

B9ED202CCT

اكتساب اور تدریس

(Learning and Teaching)

بیچلر آف ایجوکیشن (بی۔ ایڈ۔)

(دوسرا سمسٹر)

Bachelor of Education
(Second Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-979258-5-6
Course : Learning and Teaching
First Edition : August 2024
Copies : 1000
Price : 190

Programme Coordinator (B. Ed.)

Prof. Sayyad Aman Ubed, Professor (Education), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Programme Coordinator, B.Ed. (ODL)

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu & Training, MANUU

Dr. Shaikh Wasim (Member Convener)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu & Training, MANUU
(Content Editor)

Dr. Sameena Basu (Member)
Associate Professor, CDOE, MANUU

(Late) Prof. Najmus Saher (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Dr. Afshan Abdul Karim, Asst. Prof. (Education),
Dept. of Education & Training, MANUU (Language
Editor)

Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor
(Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla, Assistant
Registrar, Purchase & Stores
Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan,
Assistant Professor (C), CDOE,
MANUU

Mohd Abdul Naseer, Section
Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail, UDC, CDOE,
MANUU

Faheemuddin, LDC, Purchase &
Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University

Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India

Director: dir.dde@manuu.edu.in Publication: ddepublication@manuu.edu.in

Phone number: 040-23008314

Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Mohd Adil, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan

Printed at: Print Plus Private Limited, Chembur, Mumbai

فہرست

5	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی		پیغام
6	ڈائریکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم		پیغام
7	پروگرام کوآرڈینیٹر (بی۔ ایڈ)		کورس کا تعارف
صفحہ نمبر	مصنف	اکائی کا نام	اکائی نمبر
بلاک I: متعلم اور تدریس و اکتساب کے عمل کی تفہیم (Understanding the Learner and Teaching-Learning Process)			
9	ڈاکٹر شیخ وسیم ایسوسیٹ پروفیسر مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو Dr. Shaikh Wasim Associate Professor Centre for Distance and Online Education, MANUU	متعلم کی خصوصیات اور ضروریات (Characteristics and Needs of the Learner)	1-
34		انداز تدریس کو انداز اکتساب سے ملانا (Matching the Teaching Styles with the Learning Styles)	2-
56		تدریسی مقاصد کی وضاحت - وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی (Delineation of Instructional Objectives - Cognitive, Affective, Psychomotor)	3-
81		تدریس و اکتساب کی مہارتیں اور تدریسی اصول یا گر (Skills of Teaching & Learning and Maxims of Teaching)	4-
بلاک II: متعلمین کا تنوع (Learners' Diversity)			
102	پروفیسر شفاعت احمد روفیسر مانو، سی ٹی ای، دربھنگہ Prof. Shafayat Ahmad Professor MANUU CTE, Darbhanga	تنقیدی سوچ: تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت - متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ - اساتذہ کا کردار (Critical Thinking: Importance of Critical Thinking in Education Developing Critical Thinking among Learners-Role of Teachers)	5-
119		تخلیقیت: تخلیقیت کا تصور و تعریف، نوعیت، عمل، شناخت اسکول میں تخلیقیت کا فروغ (Creativity: Concept and Definitions of Creativity, Nature, Process, Identification, Fostering Creativity in School)	6-

138		ذہانت: IQ کا تصور، ذہانت کے اقسام، ذہانت کے نظریات: دو عوامل نظریہ، کثیرالعوامل نظریہ، گلفرڈ کی عقل (خرد) کی ساخت (نظریہ) (Intelligence: The Concept of IQ, Types of Intelligence, Theories of Intelligence; Two factor Theory, Multifactor Theory (PMI) and Guilford's Structure of Intellect Theory)	-7
156		رویہ: تصور، نوعیت، خصوصیات، رویہ کی تشکیل، رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل (Attitude: Concept, Nature, Characteristics, Formation of Attitudes and Factors Influencing Attitude)	-8
بلاک III: تدریس کی طرز رسائیاں (Approaches to Teaching)			
173	ڈاکٹر فہیم انور اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بھوپال Dr. Faheem Anwar Assistant Professor MANUU CTE, Bhopal	تدریس کی نوعیت (Nature of Teaching)	-9
196		تدریس کے درجے اور مراحل (Levels and Phases of Teaching)	-10
234		تدریس کی طرز رسائی (Approaches to Teaching)	-11
270		تدریس کے ماڈل (Models of Teaching)	-12
بلاک IV: تدریس بطور پیشہ اور نظریاتِ اکتساب و تدریس (Teaching as a Profession and Theories of Learning and teaching)			
303	ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، دربھنگہ Dr. Mohd Bahauddin Assistant Professor MANUU CTE, Darbhanga	تدریس بطور پیشہ (Teaching as a Profession)	-13
316		معلم کی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق طرز رسائی (Approaches to Teacher Development)	-14
327		اکتساب و تدریس کے نظریات (Theories of Learning and Teaching)	-15
344		تعمیری طریقہ تدریس (Constructive Methods of Teaching)	-16
360	نمونہ امتحانی پرچہ		

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ A+ حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقہ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشنے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری / گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات و اطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصول معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہو گا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم و تدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو / ہندی / انگریزی / عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔ اے، بی۔ ایس سی اور بی۔ کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصد قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقہ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقہ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامت فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈڈ سٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک ڈہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقہ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس میڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جا چکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، بی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جا رہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نوریجنل سنٹرز (بگلورو، بھوپال، در بھنگہ، دہلی، کواٹا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدر آباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امر اوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ بے واڈا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جا رہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جا رہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جا رہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈڈ سٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائریکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

زیر نظر کتاب "اكتساب و تدریس (Learning and Teaching)" مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے بی۔ ایڈ پروگرام کے تحت فاصلاتی طلبہ کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ فاصلاتی نظام تعلیم سے وابستہ طلبہ تدریسی عمل، متعلم کی نفسیاتی و انفرادی خصوصیات، اور مختلف تعلیمی نظریات کی گہری اور جامع تفہیم حاصل کر سکیں۔ یہ کتاب چار بلاک پر مشتمل ہے، جن میں ہر بلاک میں چار اکائیاں ہیں۔ یہ اکائیاں تدریسی عمل کے بنیادی نظریات سے لے کر پیشہ ورانہ مہارتوں تک تمام مراحل کا احاطہ کرتی ہیں۔

بلاک 1: متعلم اور تدریس و اکتساب کے عمل کی تفہیم: اس بلاک میں متعلم کی خصوصیات، ضروریات اور سیکھنے کے انداز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہاں یہ واضح کیا گیا ہے کہ تدریس کے مختلف انداز کو متعلم کے اکتسابی انداز کے مطابق کیسے ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، تدریسی مقاصد کی وضاحت کے ساتھ تدریسی و اکتسابی مہارتوں اور تدریسی اصولوں کو بھی پیش کیا گیا ہے، تاکہ معلم اپنے تدریسی عمل کو زیادہ با معنی، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنا سکے۔

بلاک 2: متعلمین کا تنوع: یہ بلاک متعلمین کی فکری، جذباتی اور تخلیقی انفرادیت کے پہلوؤں پر مرکوز ہے۔ اس میں تنقیدی سوچ کی اہمیت، اس کے فروغ کے طریقے اور معلم کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح تخلیقیت کے مفہوم، نوعیت، عمل، شناخت اور اسکولی ماحول میں اس کے فروغ کی حکمت عملی بیان کی گئی ہے۔ ذہانت کے مختلف نظریات بھی شامل ہیں۔ آخر میں رویہ کے مفہوم، نوعیت، تشکیل اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

بلاک 3: تدریس کی طرز سائیاں: اس بلاک میں تدریس کے بنیادی خدوخال، اس کے درجات اور مراحل بیان کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، تدریس کی مختلف طرز سائیاں تفصیلاً بیان کی گئی ہیں تاکہ معلم تدریسی عمل کو متعلم کی ضرورتوں اور حالات کے مطابق ڈھال سکے۔ بلاک کے آخر میں تدریس کے مختلف ماڈلز کی وضاحت بھی شامل ہے جو تدریس کے جدید اور سائنسی زاویے کو نمایاں کرتے ہیں۔

بلاک 4: تدریس بطور پیشہ اور نظریات اکتساب و تدریس: یہ بلاک تدریس کو ایک پیشہ ورانہ عمل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اس میں معلم کے کردار، ذمہ داریوں، پیشہ ورانہ اخلاقیات اور ضروری مہارتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مزید برآں، معلم کی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق مختلف طریقوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے تاکہ معلم اپنی پیشہ ورانہ ترقی اور کارکردگی میں مسلسل بہتری لاسکے۔ اکتساب و تدریس کے مختلف نظریات پر بحث کی گئی ہے۔ آخری اکائی میں تدریس کے تعمیری طریقہ کاروں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب طلباء اور اساتذہ دونوں کے لیے تعلیمی عمل کی گہرائیوں کو سمجھنے کا نادر موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں کوشش کی گئی ہے کہ تمام موضوعات کو آسان، واضح اور مفید انداز میں پیش کیا جائے۔ ہر اکائی کے آخر میں معروضی اور غیر معروضی سوالات دیئے گئے ہیں، جن کے ذریعے طلبہ اپنی تفہیم اور استفادے کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب فاصلاتی طلبہ کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی اور انہیں تدریس کے نظریاتی و عملی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دے گی۔

پروفیسر سید امان عبید

پروگرام کوآرڈینیٹر

اکائی 1۔ متعلم کی خصوصیات اور ضروریات

(Characteristics and Needs of the Learner)*

اکائی کے اجزاء

1.0	تمہید (Introduction)
1.1	مقاصد (Objectives)
1.2	متعلم کی خصوصیات کی تفہیم (Understanding Learner Characteristics)
1.2.1	1.2.1 وقوفی نشوونما (Cognitive Development)
1.2.2	1.2.2 ترغیب اور مشغولیت (Motivation and Engagement)
1.2.3	1.2.3 سماجی وثقافتی پس منظر (Socio-Cultural Background)
1.3	1.3 متعلم کی ضروریات کی تشخیص (Identifying Learner Needs)
1.3.1	1.3.1 تعلیمی ضروریات (Academic Needs)
1.3.2	1.3.2 سماجی اور جذباتی ضروریات (Social and Emotional Needs)
1.3.2	1.3.2 انفرادی اکتسابی اہداف (Individual Learning Goals)
1.4	1.4 متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کی تکمیل کے لیے ہدایات پر عمل آوری
	(Adapting Instruction to Meet Learner Characteristics and Needs)
1.5	1.5 خلاصہ (Summary)
1.6	1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
1.7	1.7 فرہنگ (Glossary)
1.8	1.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
1.9	1.9 تجویز کردہ اکتسابی وسائل (Suggested Learning Resources)

* Dr. Shaikh Wasim, Associate Professor, Centre for Distance and Online Education, MANUU

1.0 تمہید (Introduction)

متعلم کی مختلف انفرادی خصوصیات اور ضروریات کو پہچاننا ان اساتذہ کے لیے اہم ہے جس سے ان کے تدریسی طریقوں کو موثر بنایا جاسکے۔ سیکھنے والے کی خصوصیات کو سمجھنے میں کئی عناصر شامل ہوتے ہیں، بشمول وقوفی نشوونما، حوصلہ افزائی، سماجی ثقافتی پس منظر، اور سیکھنے کے خصوصی مقاصد۔ مزید برآں، طالب علم کی ضروریات کی نشاندہی کرنا اور ان پر توجہ دینا، خواہ اہداف تعلیمی، سماجی، جذباتی، یا ذاتی ہوں، ایک جامع اور معاون تعلیمی ماحول کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔

یہ اکائی تعلیمی ماحول میں طالب علم کے خصائص اور تقاضوں کو سمجھنے کے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس اکائی میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہر متعلم کے انفرادی اختلافات کو پہچاننا اور ان کی قدر کرنا کتنا ضروری ہے۔ سیکھنے کی مختلف ترجیحات، صلاحیتوں اور حالات کے مطابق تدریسی حکمت عملی کو اپنانا موثر تدریس اور سیکھنے کے طریقوں کی بنیاد ہے۔ انفرادی نقطہ نظر کو ترجیح دے کر، اساتذہ سیکھنے والوں میں مشغولیت، حوصلہ افزائی، اور تعلیمی کامیابی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ اور اس لیے، یہ اکائی اس بات پر بھی توجہ مرکوز کرتی ہے کہ انفرادی تفاوت کو موثر تدریس اور سیکھنے کی حکمت عملیوں کی بنیاد کے طور پر تسلیم کرنا کیوں ضروری ہے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:

- سیکھنے والوں کی متنوع خصوصیات کو سمجھنا۔ (جیسے علمی ترقی، ترغیب، سماجی ثقافتی پس منظر، اور انفرادی سیکھنے کے اہداف)۔
- موثر تدریس اور سیکھنے کے لیے سیکھنے والوں کے درمیان انفرادی تفاوت کو پہچاننے اور ان کا احترام کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرنا۔
- سیکھنے والے کی مخصوص تعلیمی، سماجی، جذباتی، اور ذاتی کامیابی کی ضروریات کی شناخت اور جائزہ لینا۔
- ایک جامع اور معاون تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے حکمت عملیوں کو دریافت کرنا جو متفرق متعلمین کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔
- مختلف سیکھنے کی ترجیحات، صلاحیتوں اور حالات کے مطابق تدریسی طریقوں کو اپنانے میں مہارت پیدا کرنا۔
- سیکھنے کی مصروفیت، حوصلہ افزائی، اور تعلیمی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے انفرادی تدریسی طریقوں کو ترجیح دینے کی اہمیت پر زور دینا۔

1.2 متعلم کی خصوصیات کی تفہیم (Understanding Learner Characteristics)

اساتذہ کے لیے متعلم کی خصوصیات کو سمجھنا انہیں موثر طریقے سے سیکھنے کی سہولت فراہم کرنے اور ان کی متنوع ضروریات کو پورا کرتے ہوئے اپنی تدریس کو موافق بنانے کے لیے ضروری ہے۔ یہ سیکشن متعلم کی خصوصیات کے کثیر جہتی پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے، جس میں علمی ترقی، ترغیب، سماجی ثقافتی پس منظر اور انفرادی طرز اکتساب شامل ہیں۔

ان جہتوں کا جامع طور پر جائزہ لے کر، آپ متعلم کی منفرد صفات اور ترجیحات کے بارے میں بصیرت حاصل کر سکتے ہیں، مزید یہ حصہ آپ کو تدریسی حکمت عملیوں کو ڈیزائن کرنے کے قابل بھی بنائے گا جس سے متعلم کی مصروفیت اور ان کی تعلیمی کامیابی میں اضافہ کیا جاسکے۔ یہ جہتیں درج ذیل ہیں۔

1.2.1 وقوف نشوونما (Cognitive Development)

وقوف ترقی یا نشوونما سے مراد دماغی افعال اور ذہنی عمل بشمول ادراک، یادداشت، استدلال، اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت کی بتدریج توسیع، ترقی اور پختگی ہے۔ پیاجے اور وائگوٹسکی جیسے ماہر نفسیات کے تجویز کردہ علمی ترقی کے مراحل کو سمجھ کر، اساتذہ تدریسی سرگرمیوں کو طلباء کی علمی صلاحیتوں کے ساتھ ہم آہنگ کر سکتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ سیکھنے کا عمل ترقیاتی طور پر مناسب ہو اور سیکھنے والوں کی مدد کے لیے معاون ہو۔

دماغی افعال کی بتدریج توسیع، ترقی اور پختگی، بشمول ادراک، یادداشت، استدلال، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو وقوف ترقی یا علمی نشوونما کہا جاتا ہے۔ اساتذہ وقوف نشوونما کے ان مراحل کی تفہیم کر کے اکتسابی سرگرمیوں کو طلباء کی وقوف صلاحیتوں سے مماثل بنا سکتے ہیں جنہیں پیاجے (Piaget) اور وائگوٹسکی (Vygotsky) جیسے معروف نظریہ نگاروں نے پیش کیا ہے۔ اس طرح، سیکھنے کی سرگرمیاں اعانت اور ترقی کے لحاظ سے موزوں سیکھنے والوں کو علمی یا وقوفی اہداف کو پورا کرنے میں مدد مل سکے۔

جیسا کہ اساتذہ کے لیے Piaget اور Vygotsky کے تجویز کردہ نمایاں نظریات کے مطابق وقوف نشوونما کے مراحل کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ وہ سیکھنے والے کی خصوصیات کے بارے میں اپنی سمجھ کو تشکیل دیتے ہیں اور تدریسی طریقوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ تو آئیے ان نظریات کا مطالعہ کریں:

1.2.1.1 جین پیاجے کا وقوف نشوونما کا نظریہ (Jean Piaget's Theory of Cognitive Development)

جین پیاجے کا وقوف نشوونما کا نظریہ فکر میں اس قابلیت کی تبدیلی پر زور دیتا ہے جو انسانی زندگی کے چار الگ الگ مراحل سے گزرنے کے ساتھ قابلیت میں ہونے والی تبدیلی پر زور دیتا ہے:

- i. حسی حرکی مرحلہ (پیدائش سے 2 سال): اس مرحلے میں، شیرخوار اپنے حواس اور موٹر اعمال کے ذریعے دنیا کو دریافت کرتے ہیں۔ وہ چیزوں (object) کی مستقل مزاجی کو فروغ دیتے ہیں اور وجہ اور اثر کے تعلقات کو سمجھنا شروع کرتے ہیں۔
- ii. ماقبل تفاعلی مرحلہ (2 سے 7 سال): اس مرحلے میں بچے علامتی کھیل میں مشغول ہوتے ہیں اور زبان کی مہارت کو فروغ دیتے ہیں۔ تاہم، وہ تحفظ کو سمجھنے کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں (اس خیال کے ساتھ کہ شکل میں تبدیلی کے باوجود مقدار ایک جیسی رہتی ہے) اور اپنا پرستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جہاں وہ دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔

iii. مادی (ٹھوس) تفاعلی مرحلہ (7 سے 11 سال): اس مرحلے کے دوران، بچے زیادہ منطقی ہو جاتے ہیں اور اور ٹھوس (Concrete) چیزوں پر عمل کرتے ہیں۔ وہ تحفظ کی مہارتیں تیار کرتے ہیں اور رجعت پذیر (reversibility) اور درجہ بندی (classification) کے تصورات کو سمجھنے لگتے ہیں۔

iv. رسمی تفاعلی مرحلہ (11 سال اور اس سے زیادہ): اس مرحلے میں افراد تجریدی سوچ اور خیالی استدلال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ امکانات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں اور منظم طریقے سے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

جین پیاہجے کے وقوفی نشوونما کے مراحل کی تفہیم کر کے اساتذہ مختلف ترقیاتی سطحوں پر سیکھنے والوں کی وقوفی مہارتوں اور حدود کو پہچان سکتے ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بنا کر تدریسی طریقوں کی رہنمائی کرتا ہے کہ طلباء کی علمی نشوونما کو فروغ دینے کے لیے سرگرمیوں اور وسائل کی مناسب ساخت اور سہولت فراہم کی جائے۔

1.2.1.2 لیو ویگوتسکی کا وقوفی نشوونما کا سماجی ثقافتی نظریہ

(Lev Vygotsky's Sociocultural Theory of Cognitive Development)

وائگوٹسکی کا نظریہ ذہنی نشوونما میں سماجی میل جول اور ثقافتی اثرات کے کردار پر زور دیتا ہے۔ ان کے مطابق، علمی / وقوفی ترقی اُس وقت ہوتی ہے جب سیکھنے والا کسی زیادہ علم رکھنے والے فرد (More Knowledgeable Other – MKO) کی مدد سے ایسے کام انجام دیتا ہے جو وہ اکیلا نہیں کر سکتا۔ اس عمل کو قربت کا علاقہ (Zone of Proximal Development – ZPD) کہا جاتا ہے۔ وائگوٹسکی نے سہارے (Scaffolding) کا نظریہ بھی پیش کیا، جس میں استاد یا قابل ساتھی (MKO) سیکھنے والے کو مشکل کام کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس مدد کے ذریعے سیکھنے والا آہستہ آہستہ نیا علم اور مہارت حاصل کرتا ہے اور مدد پر انحصار کرنے کے بجائے خود مختار بن جاتا ہے۔

بر آں مزید، وائگوٹسکی نے علمی عمل کی تشکیل میں ثقافتی آلات، جیسے زبان، علامتوں اور نمونوں کی اہمیت پر زور دیا۔ یہ ثقافتی آلات دنیا کے ساتھ سیکھنے والوں کے تعامل میں ثالثی کرتے ہیں اور ان کی علمی یا وقوفی نشوونما کو متاثر کرتے ہیں۔

وائگوٹسکی کے سماجی ثقافتی نظریہ کو سمجھنے سے معلمین کو علمی ترقی کو فروغ دینے میں سماجی تعامل، تعاون، اور ثقافتی طور پر متعلقہ ہدایات کی اہمیت کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ یہ ساتھیوں کے تعاون (peer collaboration)، مکالمے (dialogue)، اور سیکھنے کے لیے معنی خیز سیاق و سباق (meaningful contexts for learning) کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پیاہجے کے علمی نشوونما کے مراحل کو سمجھ کر فکر میں ان معیاری تبدیلیوں کے بارے میں بصیرت حاصل کی جاسکتی ہے جو سیکھنے والوں کے بالغ ہوتے ہی رونما ہوتی ہیں، جبکہ وائگوٹسکی کا سماجی ثقافتی نظریہ وقوفی نشوونما میں سماجی تعاملات اور ثقافتی اثرات کے کردار کو نمایاں کرتا ہے۔ جہاں Piaget زبان سے زیادہ خیالات کو اہمیت دیتا ہے دوسری طرف Vygotsky خیالات سے زیادہ زبان کی

نشوونما پر زور دیتا ہے۔ ان نقطہ نظر کو یکجا کر کے، معلمین تدریسی طریقوں کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جو سیکھنے کے تجربات اور سیکھنے والوں کی علمی نشوونما میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور سیکھنے کے عمل میں بامعنی مشغولیت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

1.2.1.3 وقوفی نشوونما اور سیکھنے کی صلاحیتوں اور حکمت عملیوں پر اس کے اثرات

(Cognitive development: It's impacts on learning abilities and strategies)

وقوفی نشوونما سیکھنے والوں کی صلاحیتوں اور حکمت عملیوں کو مختلف طریقوں سے نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے، مزید ان امور کو بھی متاثر کرتی ہے کہ وہ معلومات کو کیسے سمجھتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں اور اسے کیسے برقرار رکھتے ہیں۔ آئیے وقوفی نشوونما اور سیکھنے کی صلاحیتوں / حکمت عملیوں کا درمیان تعلق کو تفصیل سے مطالعہ کریں:

I. سیکھنے کی صلاحیتوں پر اثر (Impact on Learning Abilities):

(a) توجہ اور مرکز نگاہ (Attention and Focus): جیسے جیسے بچے وقوفی نشوونما کے مراحل سے گزرتے ہیں، ان کی توجہ کا دورانیہ اور کاموں پر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت عموماً بڑھتی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، سینسری موٹر مرحلے میں شیرخوار بچوں کی توجہ کا دورانیہ کم ہو سکتا ہے، جب کہ کنکریٹ آپریشنل مرحلے میں بڑے بچے طویل عرصے تک توجہ برقرار رکھ سکتے ہیں۔ معلمین مشغول اور متنوع سیکھنے کے تجربات فراہم کر کے توجہ مرکوز کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جو سیکھنے والوں کی دلچسپیوں کو حاصل کر سکتے ہیں اور ان کی علمی صلاحیتوں کو چیلنج کر سکتے ہیں۔

(b) یادداشت (Memory): وقوفی نشوونما سیکھنے والوں کی یادداشت کی صلاحیتوں اور حکمت عملیوں کو متاثر کرتی ہے۔ چھوٹے بچے معلومات کو انکوڈ کرنے کے لیے حسی اور موٹر تجربات پر انحصار کر سکتے ہیں، جب کہ بڑے بچے یادداشت کی برقراری کو بڑھانے کے لیے زیادہ نفیس یادداشت کی تکنیکوں، جیسے تنظیم اور وضاحت، استعمال کرتے ہیں۔ اساتذہ یادداشت کی حکمت عملیوں کو واضح طور پر سکھا سکتے ہیں اور سیکھنے والوں کو انکوڈنگ، اسٹوریج اور بازیافت کے عمل کی مشق کرنے کے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔

(c) مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت (Problem-Solving Skills): وقوفی نشوونما مسائل کو حل کرنے کی مہارتوں کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے، سیکھنے والوں کو حکمت عملی سے کاموں تک پہنچنے اور تنقیدی سوچ کو لاگو کرنے کے قابل بناتی ہے۔ جیسے جیسے سیکھنے والے وقوفی نشوونما کے مراحل سے گزرتے ہیں، وہ تعلقات کو سمجھنے، منطقی استخراج (making logical deductions) کرنے، اور مسائل کے تخلیقی حل پیدا کرنے میں زیادہ ماہر ہو جاتے ہیں۔ معلمین سیکھنے والوں کو ایسی مستند اور کھلی سرگرمیاں پیش کر کے مسئلہ حل کرنے کی مہارت کو فروغ دے سکتے ہیں جن کے لیے طلباء کو اپنے علم اور استدلال کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

II. سیکھنے کی حکمت عملی پر اثر (Impact on Learning Strategies):

(a) مابعد وقوف (Metacognition): وقوفی نشوونما سیکھنے والوں کی مینا کو گنیٹو بیداری، یا ان کے سیکھنے کے عمل کی نگرانی اور ان کو منظم کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ بڑے بچے عام طور پر زیادہ علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں، جیسے کہ اہداف کا تعین کرنا، حکمت

عملیوں کی منصوبہ بندی کرنا، پیشرفت کی نگرانی کرنا، اور نتائج کا جائزہ لینا۔ معلمین واضح میٹا کونسیٹو حکمت عملیوں کی تعلیم دے کر اور طلبہ کو اپنے سیکھنے کے تجربات پر غور کرنے کی ترغیب دے کر میٹا کونسیٹو کو فروغ دے سکتے ہیں۔

(b) حکمتی اکتساب کے نقطہ نظر (Strategic Learning Approaches): وقوفی نشوونما سیکھنے اور مسائل کے حل کے لیے سیکھنے والوں کے نقطہ نظر کو متاثر کرتی ہے۔ چھوٹے بچے آزمائشی اور غلطی کی تکنیکوں اور ٹھوس حکمت عملیوں کا استعمال کر سکتے ہیں، جبکہ بڑے بچے زیادہ منظم منصوبہ بندی، مفروضے کی جانچ، اور خود اصلاح میں حصہ لیتے ہیں۔ اساتذہ مسئلہ حل کرنے کی موثر حکمت عملیوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے، ان کے استدلال کے عمل پر رائے فراہم کر سکتے ہیں۔ سیکھنے کے چیلنجوں کے لیے منظم طریقہ کار کو استعمال کرنے کے لیے ان کی کوششوں کی حمایت کر کہ حکمتی اکتساب کی تکنیک کو نافذ کرنے میں طلباء کی مدد کر سکتے ہیں۔

(c) اکتساب کی منتقلی (Transfer of Learning): وقوفی نشوونما سیکھنے والوں کی سیاق و سباق میں علم اور مہارت کو منتقل کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ بڑے بچے عام طور پر منتقلی کی زیادہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں، پہلے سے سیکھے گئے تصورات اور حکمت عملیوں کو نئے حالات اور مسائل پر لاگو کرتے ہیں۔ معلمین سیکھنے کے تجربات تخلیق کر کے منتقلی کی سہولت فراہم کر سکتے ہیں جو مختلف ڈومینز کے درمیان روابط پر زور دیتے ہیں، حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں علم کے اطلاق کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور منتقلی کی حکمت عملیوں پر علمی اور ادراکی عکاسی کو فروغ دیتے ہیں۔

بطور خلاصہ آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وقوفی نشوونما متعلم کی صلاحیتوں اور حکمت عملیوں پر توجہ، یادداشت، مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں، علمی آگاہی، اور اکتساب کے نقطہ نظر کو تشکیل دے کر متاثر کرتی ہے۔ وقوفی نشوونما اور سیکھنے کے درمیان تعلق کو سمجھنا معلمین کو تدریسی طرز عمل کو ڈیزائن کرنے کے قابل بناتا ہے جو سیکھنے والوں کی علمی کرتے ہیں، اور سیکھنے کے عمل میں بامعنی مشغولیت کو فروغ دیتے ہیں۔

1.2.2 حوصلہ افزائی اور مشغولیت (Motivation and Engagement)

حوصلہ افزائی طلباء کے سیکھنے کے تجربات اور نتائج کو ڈھالنے کا ایک اہم پہلو ہے۔ اساتذہ ایک اچھا سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جو مستقل مصروفیت اور فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ ان عناصر کی چھان بین سے ممکن ہے جو محرکات پر اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے اندرونی اور خارجی محرکات، خود افادیت کے عقائد، اور ذاتی مفادات۔ داخلی محرک کی قدر کو پہچانا اور بامعنی سیکھنے کے تجربات کی فراہمی اساتذہ کو تحریک دیتی ہے کہ وہ طلباء کو خود ہدایت اور زندگی بھر سیکھنے والے بننے کی ترغیب دیں۔

1.2.2.1 متعلم کی ترغیب پر اثر انداز ہونے والے عوامل (Factors that influence learner motivation)

سیکھنے والے کی حوصلہ افزائی پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی نشاندہی کرنا اساتذہ کے لیے دلچسپ اور موثر سیکھنے کے ماحول کو تخلیق کرنے کے لیے ضروری ہے۔ کئی اہم عوامل محرک کو متاثر کرتے ہیں، بشمول:

- i. اندرونی بمقابلہ خارجی حوصلہ افزائی (Intrinsic vs. Extrinsic Motivation): اندرونی محرک سے مراد اپنی خاطر کسی سرگرمی میں مشغول ہونے کی اندرونی خواہش سے ہے، جو ذاتی لطف، دلچسپی، یا اطمینان سے وجود میں آتی ہے۔ سیکھنے والے جو اندرونی طور پر حوصلہ افزا ہوتے ہیں ان کے سیکھنے کی کوششوں میں خود ہدایت اور مستقل مزاج ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔
- دوسری طرف، خارجی محرک یا حوصلہ افزائی میں بیرونی انعامات یا سزائیں شامل ہیں جو رویے کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اس میں درجات، تعریف، یا ٹھوس انعامات شامل ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ خارجی محرکات مختصر مدت میں موثر ہو سکتے ہیں، لیکن وہ طویل مدتی مشغولیت یا گہرے اکتساب کو فروغ نہیں دے سکتے جب تک کہ وہ اندرونی اہداف کے ساتھ منسلک نہ ہوں۔
- ii. خود (Self-Efficacy): خود سے مراد کسی فرد کے مخصوص حالات میں کامیاب ہونے کی اپنی صلاحیت پر یقین ہے۔ اعلیٰ خود افادیت کے حامل سیکھنے والوں میں چیلنجنگ اہداف طے کرنے، کوشش کرنے اور رکاوٹوں کا سامنا کرنے پر ثابت قدم رہنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ خود افادیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں ماضی کے تجربات، دوسروں کی رائے، اور مشاہداتی سیکھنا (مثلاً، دوسروں کو کامیاب دیکھنا) شامل ہیں۔
- iii. دلچسپی اور مناسبت (Interest and Relevance): متعلم زیادہ حوصلہ افزا ہوتے ہیں جب وہ سیکھنے کے مواد کو دلچسپ، متعلقہ، اور ذاتی طور پر معنی خیز طریقے سے سمجھتے ہیں۔ اساتذہ نصاب کو سیکھنے والوں کی دلچسپیوں، تجربات اور حقیقی دنیا سے جوڑ کر حوصلہ بڑھا سکتے ہیں۔ سیکھنے کی سرگرمیوں میں انتخاب اور خود مختاری فراہم کرنا بھی مصروفیت اور حوصلہ افزائی کو بڑھاتا ہے۔
- iv. اہداف کا تعین اور بازرسی (Goals Setting and Feedback): واضح ہدف کی ترتیب اور بروقت تاثرات سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اہداف سمت اور توجہ فراہم کرتے ہیں، جبکہ تاثرات سیکھنے والوں کو ان کی پیشرفت سے آگاہ کرتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی کوششوں سے مطابقت کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ مخصوص، چیلنجنگ، اور قابل حصول اہداف کا تعین، نیز تعمیری تاثرات فراہم کرنا، حوصلہ افزائی کرتا ہے اور مسلسل بہتری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- v. سماجی عوامل (Social Factors): سماجی تعاملات اور تعلقات سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی پر نمایاں طور پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے ماحول، معاون ساتھی تعلقات، اور مثبت استاد اور طالب علم کے تعاملات سے تعلق اور مشغولیت کے احساس میں مدد ملتی ہے۔ اس کے برعکس، منفی سماجی تجربات، جیسے ہم مرتبہ تنازعہ یا اساتذہ کی حمایت کی کمی، حوصلہ افزائی کو کمزور کر سکتی ہے اور سیکھنے کے نتائج کو روک سکتی ہے۔
- آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ معلمین سیکھنے کے ایسے تجربات کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جو اندرونی حوصلہ افزائی کریں، خود افادیت کو فروغ دیں، با معنی اہداف قائم کریں، موثر آراء فراہم کریں، اور ان خصوصیات کو پہچان کر اور سمجھ کر خوشگوار سماجی روابط کو فروغ دیں۔ حوصلہ افزائی کے لیے یہ مکمل نقطہ نظر ایک معاون اور دل چسپ تعلیمی ماحول کو فروغ دیتا ہے جس میں تمام طلباء کامیاب ہو سکتے ہیں۔

1.2.2.2 سیکھنے کی سرگرمیوں میں ترغیب اور مشغولیت کو فروغ دینے کی حکمت عملی

(Strategies to foster motivation and engagement in learning activities)

سیکھنے کی سرگرمیوں میں حوصلہ افزائی اور مشغولیت کو فروغ دینے کے لیے حکمت عملیوں کی کھوج کرنا معلمین کے لیے سیکھنے کے متحرک اور موثر ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ یہاں غور کرنے کے لئے چند حکمت عملی پیش ہیں:

i. اکتساب کا ایک مثبت ماحول بنائیں (Create a Positive Learning Environment): ایک ایسے کمرہ جماعت ماحول قائم کریں جو کوشش، استقامت اور تعاون کی قدر کرے۔ ایک معاون اور جامع ماحول پیدا کریں جہاں تمام سیکھنے والے قابل احترام، قابل قدر، اور شرکت کے لیے حوصلہ افزائی محسوس کریں۔ مثبت طرز عمل کو تقویت دینے کے لیے کامیابیوں پر تحسین و داد دیں اور سیکھنے والوں کو اپنی کوششیں جاری رکھنے کی ترغیب دیں۔

ii. اکتساب کو حقیقی دنیا سے جوڑیں: (Connect Learning to Real-World Relevance): سیکھنے کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق، مسائل اور اطلاق سے جوڑ کر معنی خیز بنائیں۔ پڑھائے جانے والے تصورات کی عملی مطابقت اور مضمرات کو نمایاں کریں، سیکھنے والوں کو یہ دکھائیں کہ وہ کمرہ جماعت سے باہر اپنی زندگی میں اپنے علم کو کیسے لاگو کر سکتے ہیں۔ تجرباتی طور پر سیکھنے کے مواقع فراہم کریں جو سیکھنے والوں کو ان کی کوششوں کا براہ راست اثر دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

iii. انتخاب اور خود مختاری کی پیشکش (Offer Choice and Autonomy): سیکھنے کی سرگرمیوں، منصوبوں، یاد دلچسپی کے موضوعات کے انتخاب میں خود مختاری فراہم کر کے سیکھنے والوں کو باختیار بنائیں۔ قابل اطلاق سیکھنے کے راستے فراہم کریں جو سیکھنے کی ترجیحات اور طرزوں کی ایک وسیع رینج کو ایڈجسٹ کریں۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ذاتی اہداف بنا کر اور یہ فیصلہ کر کے کہ وہ اپنی تعلیم تک کیسے پہنچنا چاہتے ہیں اپنی تعلیم کی ذمہ داری قبول کریں۔

iv. واضح اہداف اور توقعات طے کریں (Set Clear Goals and Expectations): سیکھنے والوں کو مقصد اور سمت کا احساس فراہم کرنے کے لیے سیکھنے کے مقاصد، توقعات، اور کارکردگی کے معیارات سے آگاہ کریں۔ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی اور ترقی کے احساس کو برقرار رکھنے کے لیے سیکھنے کے بڑے اہداف کو چھوٹے، قابل حصول سنگ میل میں تقسیم کریں۔ اہداف کے تعین کے عمل میں سیکھنے والوں کو شامل کریں، تاکہ وہ اپنے خیالات اور خواہشات میں حصہ ڈال سکیں۔

v. (بازرسی) تاثرات اور حوصلہ افزائی فراہم کریں (Provide Feedback and Encouragement): بروقت اور مثبت تاثرات فراہم کریں جو طلباء کی کوششوں، ترقی اور ترقی کے مواقع کو تسلیم کرے۔ مثبت طرز عمل کو تقویت دینے کے لیے تعریف اور حوصلہ افزائی کا استعمال کریں اور طلباء کو اپنے سیکھنے کے عمل میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب دیں۔ کام کی قدر پر زور دے کر، غلطیوں سے سیکھ کر، اور مسائل کو ترقی کے مواقع کے طور پر دیکھ کر ترقی کی ذہنیت کی حوصلہ افزائی کریں۔

vi. متنوع اور مشغول تدریسی حکمت عملیوں کو شامل کریں (Incorporate Varied and Engaging Instructional Strategies): مختلف قسم کی تدریسی حکمت عملیوں کا استعمال کریں، جیسے کہ انٹرایکٹو لیکچرز، مباحثے، ہینڈ آن ایکسرسائز،

سمیلیشنز، اور ملٹی میڈیا ٹولز۔ مشغولیت کو بڑھانے اور مختلف قسم کے سیکھنے کے انداز کو اپنانے کے لیے ٹیکنالوجی ٹولز اور ڈیجیٹل وسائل کو مربوط کریں۔ سیکھنے کو مزید پر لطف اور دلکش بنانے کے لیے کھیل، پہیلیاں، اور باہمی اکتساب کی سرگرمیاں شامل کریں۔

vii. ہم مرتبہ تعاون کو فروغ دیں (Promote Peer Collaboration): ایک ایسے باہمی اکتساب کے ماحول کو فروغ دیں جہاں سیکھنے والے مل کر کام کرتے ہیں، خیالات کا اشتراک کرتے ہیں، اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ گروپ پروجیکٹس، مباحثے، یا مسئلہ حل کرنے والے کام تفویض کریں جو ٹیم ورک اور تعاون کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ سیکھنے والوں کی سماجی اور تعلیمی ترقی میں معاونت کے لیے ہم مرتبہ رہنمائی، تدریس، اور ہم مرتبہ کے تاثرات کے مواقع فراہم کریں۔

viii. تنوع اور شمولیت کی حوصلہ افزائی کریں (Encourage Diversity and Inclusivity): سیکھنے والوں کے متنوع پس منظر، تجربات اور آراء کو پہچانیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ تدریسی وسائل اور سرگرمیاں بنائیں جو سیکھنے والوں کی ثقافتی، لسانی اور تجرباتی تنوع کی نمائندگی کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام طلباء نصاب اور کمرہ جماعت کے ماحول میں احترام، شامل، اور نمائندگی محسوس کرتے ہیں۔

ان حکمت عملیوں کو لاگو کرنے سے، معلمین حوصلہ افزا اور پر جوش سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو سیکھنے والوں کو فعال طور پر حصہ لینے، اپنی کوششوں میں جاری رہنے، اور با معنی اکتساب کے نتائج حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

1.2.3 سماجی و ثقافتی پس منظر (Socio-Cultural Background)

سیکھنے والوں کا سماجی و ثقافتی پس منظر ان کے تعلیمی تجربات اور نقطہ نظر کو نمایاں طور پر متاثر کرتا ہے۔ نسل، زبان، سماجی اقتصادی حیثیت، اور ثقافتی اصول جیسے عوامل طلباء کی شناخت، اقدار اور سیکھنے کے انداز کو تشکیل دیتے ہیں۔ اساتذہ کو اپنے کلاس رومز کے اندر تنوع کو پہچاننا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، ثقافتی طور پر جوابدہ تدریسی طریقوں کو شامل کرنا جو طلباء کی ثقافتی شناخت اور تجربات کی توثیق کرتے ہیں۔ طلباء کے ثقافتی اثاثوں کو بروئے کار لا کر اور نصاب میں متعدد نقطہ نظر کو شامل کر کے، اساتذہ جامع تعلیمی ماحول پیدا کر سکتے ہیں جہاں طلبہ خود کو قابل قدر اور قابل احترام محسوس کریں۔

1.2.3.1 سماجی و ثقافتی پس منظر پر غور کرنے کی حکمت عملی

(Strategies to consider Socio-Cultural Background)

طلبہ کا سماجی-ثقافتی پس منظر اساتذہ کے لیے جامع اور ثقافتی طور پر جوابدہ اکتساب کے ماحول کو تخلیق کرنے کے لیے اہم ہے جہاں تمام طلباء قابل قدر، تعاون یافتہ، اور مصروفیت محسوس کرتے ہیں۔ غور کرنے کے لئے چند حکمت عملی مندرجہ ذیل ہیں:

i. ثقافتی بیداری اور حساسیت (Cultural Awareness and Sensitivity): اساتذہ کو اپنے طلباء کے ثقافتی پس منظر، اقدار، عقائد اور روایات کو سمجھنے کے لیے سرگرمی سے کوشش کرنی چاہیے۔ کمرہ جماعت میں پیش کی جانے والی مختلف ثقافتوں پر تبادلہ

خیال کے دوران ان ثقافتوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے وقت نکالیں، بشمول رسم و رواج، تعطیلات اور بولی جانے والی زبانیں۔ ثقافتی دقیانوسی تصورات اور مفروضوں سے پرہیز کریں، اور کمرہ جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں جو تنوع کا احترام اور حوصلہ افزائی کرے۔

ii. ثقافتی طور پر مناسب مواد شامل کریں (Incorporate Culturally Relevant Content): نصابی مواد، نصابی کتب اور سیکھنے کے وسائل میں مختلف نقطہ نظر، آراء اور تجربات شامل کریں۔ ایسے مواد، مثالوں، اور کیس اسٹڈیز کا انتخاب کریں جو طالب علم کے ثقافتی تنوع کی نمائندگی کرتے ہوں۔ طلباء کو مشغول کرنے اور سیکھنے کو مزید با معنی اور متعلقہ بنانے کے لیے ثقافتی لحاظ سے موزوں ادب، موسیقی، آرٹ اور میڈیا کا استعمال کریں۔

iii. زبان کی حمایت اور رسائی (Language Support and Access): مادری زبان سیکھنے والے یا دوسری زبانیں بولنے والے طلباء کے لیے زبان کی مدد فراہم کریں۔ زبان کی نشوونما اور فہم میں مدد کے لیے دولسانی یا کثیر لسانی وسائل، تدریسی مواد، اور تشخیصات پیش کریں۔ زبان کے حصول اور بین الثقافتی رابطے کی سہولت کے لیے ہم مرتبہ تعاون اور ہم مرتبہ تدریس کی حوصلہ افزائی کریں۔

iv. ایک مشمولاتی کمرہ جماعت کا ماحول بنائیں (Create an Inclusive Classroom Climate): طلباء کے درمیان باہمی احترام، ہمدردی اور افہام و تفہیم کو فروغ دے کر تعلق اور برادری کے احساس کو فروغ دیں۔ کمرہ جماعت کے اصول اور توقعات قائم کریں جو جامع رویے کو فروغ دیتے ہیں، جیسے فعال سنا، متنوع نقطہ نظر کی قدر کرنا، اور چیلنجنگ دقیانوسی تصورات وغیرہ۔ امتیازی سلوک، تعصب، یا تعصب کے واقعات کو فوری اور حساس طریقے سے حل کریں، اور ہمدردی اور سماجی انصاف کو فروغ دینے کے لیے انہیں قابل تعلیم لحاظ کے طور پر استعمال کریں۔

v. خاندان اور معاشرہ میں مصروفیت (Family and Community Engagement): استاد کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ طلباء کے تعلیمی تجربات میں خاندان اور برادریاں کتنی ضروری ہیں۔ مختلف سماجی-ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کے ساتھ مثبت تعلقات استوار کریں، اور ان کے تاثرات اور تعلیمی عمل میں شرکت کے لیے ان سے درخواست کریں۔ طلباء کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق اور تجربات میں اپنی تعلیم کو لاگو کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے کمیونٹی تنظیموں، ثقافتی اداروں اور مقامی رہنماؤں کے ساتھ تعاون کریں۔

vi. مناسب تدریسی حکمت عملیوں اور اندازہ قدر کو اپنائیں (Adapt appropriate Instructional Strategies and Assessments): مختلف سماجی و ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے شاگردوں کی منفرد ضروریات اور سیکھنے کے انداز کو پورا کرنے کے لیے مختلف تدریسی انداز استعمال کریں۔ مختلف قسم کے سیکھنے کے انداز کو اپنانے کے لیے، مختلف قسم کے تعلیمی حربوں کا استعمال کریں، جیسے کہ بصری، سمعی، کائینتھیک، اور لمسیاتی (Tactile) نقطہ نظر۔ متبادل تشخیصات اور تشخیصی نظام فراہم کریں جو طلباء کو ثقافتی طور پر مناسب طریقوں سے معلومات پر اپنی فہم اور مہارت کا مظاہرہ کرنے کے قابل بنائیں۔

vii. مساوات اور رسائی کو فروغ دیں (Promote Equity and Access): تمام طلباء کی سماجی و ثقافتی پس منظر سے قطع نظر، ان کے لیے وسائل، مواقع، اور تعلیمی تجربات تک مساوی رسائی کی وکالت کریں۔ نظامی رکاوٹوں اور عدم مساوات کی نشاندہی کریں اور ان کو حل کریں جو پسماندہ یا کم نمائندگی والے گروہ کے طلباء کو غیر متناسب طور پر متاثر کر سکتی ہیں۔ ساتھیوں، منتظمین، اور کمیونٹی پارٹنرز کے ساتھ مل کر ایسی پالیسیاں اور طرز عمل بنائیں جو تعلیم میں مساوات، تنوع اور شمولیت کو فروغ دیں۔

سیکھنے والوں کے سماجی و ثقافتی پس منظر پر غور کرنے اور ان حکمت عملیوں کو لاگو کرنے سے، اساتذہ جامع تعلیمی ماحول تشکیل دے سکتے ہیں جہاں تمام طلباء اپنی نسل، سماجی و اقتصادی حیثیت، زبان یا ثقافتی ورثے سے قطع نظر، کامیابی کے لیے بااختیار محسوس کر سکتے ہیں۔

1.2.3.2 تدریسی طرز رسائی اور کلاس روم کے ماحول کے لیے مضمرات

(Implications for instructional approaches and classroom environment)

سیکھنے والوں کے سماجی و ثقافتی پس منظر کو سمجھنا تدریسی نقطہ نظر اور کمرہ جماعت کے ماحول پر اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔ متنوع سماجی-ثقافتی نقطہ نظر کو تسلیم کرنے اور ان کو شامل کرنے سے، اساتذہ جامع تعلیمی ماحول تشکیل دے سکتے ہیں جو مساوات، تنوع اور ثقافتی رد عمل کو فروغ دیتے ہیں۔ یہاں ان مضمرات کی تفصیل بیان کی گئی ہے:

I. تدریسی طرز رسائی (Instructional Approaches):

(a) ثقافتی طور پر جوابدہ تدریس (Culturally Responsive Teaching): معلمین کو ایسے تدریسی انداز اپنانا چاہیے جو طلبہ کی ثقافتی شناخت، تجربات اور جاننے کے طریقوں کی عکاسی اور توثیق کریں۔ اس میں متنوع نقطہ نظر، آراء اور مثالوں کو نصاب اور تدریسی مواد میں شامل کرنا شامل ہے۔ ثقافتی طور پر جوابدہ تدریسی طریقوں میں شامل ہیں:

- ثقافتی طور پر متعلقہ مواد اور مواد کا استعمال کرنا جو طلباء کے پس منظر اور تجربات سے مطابقت رکھتا ہو۔
- طلباء کی دلچسپیوں، روایات اور ثقافتی نمونوں کو اسباق اور سرگرمیوں میں شامل کرنا۔
- متنوع اکتسابی انداز، مواصلات کے نمونوں، اور سماجی ثقافتی اصولوں سے مطابقت کرنے کے لیے تدریسی حکمت عملیوں کو اپنانا۔
- طلباء کو اپنے ثقافتی علم، کہانیوں اور نقطہ نظر کو ہم جماعتوں کے ساتھ بانٹنے کے مواقع فراہم کرنا۔

(b) تفریق اور شخصیت سازی (Differentiation and Personalization): سیکھنے والوں کے سماجی-ثقافتی پس منظر کو پہچاننے کے لیے اساتذہ کو طلباء کی متنوع ضروریات اور صلاحیتوں کو پورا کرنے کے لیے ہدایات کو مناسب طریقے سے ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں شامل ہے۔

- سیکھنے کے متعدد راستے فراہم کرنا، طلباء کو مواد کے ساتھ ان طریقوں سے مشغول ہونے کی اجازت دینا جو ان کے لیے بامعنی اور قابل رسائی ہوں۔

- سیکھنے کی سرگرمیوں میں انتخاب اور خود مختاری کی پیشکش، طلباء کو ایسے موضوعات، مواد، یا پروجیکٹس کو منتخب کرنے کی اجازت دیتا ہے جو ان کی دلچسپیوں اور قابلیتوں کے مطابق ہوں۔
- زبان کی اہلیت کی سطح، سابقہ علم، اور سماجی ثقافتی تجربات کے حساب سے تعلیم میں ترمیم کرنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام طلباء فعال طور پر حصہ لے سکتے ہیں اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔

II. کمرہ جماعت کا ماحول (Classroom Environment):

- (a) ثقافتی نمائندگی اور تنوع (Cultural Representation and Diversity): کمرہ جماعت کے ماحول کو طالب علموں کے پس منظر اور تجربات کے تنوع کی عکاسی کرنی چاہیے، اس سے تعلق اور شمولیت کے احساس کو فروغ دینا چاہیے۔ اس میں شامل ہے:
- ثقافتی طور پر متنوع تصاویر، پوسٹرز، نمونے اور ادب کی نمائش کرنا جو مختلف نسلوں، زبانوں اور ثقافتی روایات کی نمائندگی کرتے ہیں۔
 - تعلیمی سال بھر میں ثقافتی تعطیلات، تقریبات، اور کامیابیوں کا جشن منانا، متنوع کمیونٹیز کے تعاون کو تسلیم کرنا۔
 - ایک خوش آئند اور قبول کرنے والا ماحول بنانا جہاں طلباء اپنے سماجی و ثقافتی پس منظر سے قطع نظر قابل قدر، عزت اور حمایت محسوس کریں۔

- (b) سماجی انصاف اور مساوات کا فروغ (Promotion of Social Justice and Equity): کلاس روم کے ماحول کو سماجی انصاف، مساوات، اور تعصب مخالف رویوں کو فروغ دینا چاہیے۔ نصابی مواد اور کلاس روم کے مباحثوں کے ذریعے اقتدار (Power)، استحقاق (Privilege) اور امتیاز (Discrimination) کے مسائل کو حل کرنا۔ سماجی انصاف کے مسائل، جیسے نسل پرستی، جنس پرستی، ہوموفوبیا، اور معاشی عدم مساوات کے بارے میں تنقیدی سوچ اور مکالمے کی حوصلہ افزائی کرنا۔ طلباء کو وکالت، فعالیت، اور کمیونٹی سروس پروجیکٹس میں مشغول ہونے کے مواقع فراہم کرنا جو مساوات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دیتے ہیں۔

- (c) خاندان اور معاشرے میں مصروفیت (Family and Community Engagement): متنوع سماجی-ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے خاندانوں اور کمیونٹیز کے ساتھ شراکت داری قائم کرنا کمرہ جماعت کے ماحول کو مضبوط کرتا ہے۔ کمرہ جماعت میں خاندان کے افراد کا خیر مقدم کرنا اور انہیں طلباء کے ساتھ اپنی ثقافتی روایات، مہارت اور وسائل کا اشتراک کرنے کی دعوت دینا۔ اساتذہ اور خاندانوں کے درمیان مواصلات کی کھلی لائنیں قائم کرنا، اس بات کو یقینی بنانا کہ ثقافتی اختلافات اور نقطہ نظر کی قدر کی جائے اور ان کا احترام کیا جائے۔ سماجی تنظیموں اور ثقافتی اداروں کے ساتھ مل کر سیکھنے کے بھرپور تجربات اور طلباء کو اپنی برادریوں سے جڑنے کے مواقع فراہم کرنا۔

خلاصہ یہ کہ سیکھنے والوں کے سماجی و ثقافتی پس منظر کو سمجھنا تدریسی نقطہ نظر اور کمرہ جماعت کے ماحول پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ثقافتی طور پر جو ابده تدریسی طریقوں کو اپنانے، تفریق ہدایات، تنوع اور مساوات کو فروغ دینے، اور خاندان اور کمیونٹی کی مصروفیت کو

فروغ دے کر، اساتذہ جامع تعلیمی ماحول تشکیل دے سکتے ہیں جو تمام طلباء کو کامیاب ہونے اور ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے باختیار بناتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

1. متن کے مطابق سیکھنے والے کی خصوصیات کو سمجھنے کا ایک لازمی پہلو کیا ہے؟
 (a) سیکھنے والوں کے درمیان انفرادی اختلافات اور تنوع کو تسلیم (b) تمام سیکھنے والوں کے لیے معیاری تدریسی طریقوں کو نافذ کرنا کرنا
 (c) مکمل طور پر علمی ترقی کے مراحل پر توجہ مرکوز کرنا (d) سیکھنے کے ماحول میں سماجی ثقافتی پس منظر کو نظر انداز کرنا
2. Piaget کے علمی نشوونما کے نظریہ کے مطابق، تجریدی سوچ اور فرضی استدلال کس مرحلے کی خصوصیت رکھتا ہے؟
 (a) سینسری موٹر اسٹیج (b) پری آپریشنل مرحلہ (c) کنکریٹ آپریشنل مرحلہ (d) فارمل آپریشنل مرحلہ
3. سیکھنے کی سرگرمیوں میں حوصلہ افزائی اور مشغولیت کو فروغ دینے کے لیے ایک کلیدی حکمت عملی کیا ہے، جیسا کہ متن میں بحث کی گئی ہے؟
 (a) سیکھنے کی سرگرمیوں میں محدود انتخاب اور خود مختاری فراہم کرنا
 (b) سیکھنے اور حقیقی دنیا کی مطابقت کے درمیان رابطوں سے گریز کرنا
 (c) مثبت طرز عمل کو تقویت دینے کے لیے کامیابیوں اور کامیابیوں کا جشن منانا
 (d) ہدایات کے لیے ایک ہی سائز کے تمام انداز کو استعمال کرنا

1.3 متعلم کی ضروریات کی شناخت کرنا (Identifying Learner Needs)

تعلیم کے تناظر میں، طالب علم کی ضروریات کو سمجھنا موثر اور انفرادی نوعیت کی ہدایات کی پیشکش کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اساتذہ جامع اور معاون تعلیمی ماحول کو فروغ دے سکتے ہیں جو اپنے طلباء کی انفرادی ضروریات کو جان کر اور ان کا جواب دے کر طالب علم کی کامیابی اور فلاح و بہبود کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اساتذہ مسلسل تشخیص، سیکھنے والوں کے ساتھ تعاون، اور خاندانوں اور برادریوں کے ساتھ شمولیت کے ذریعے سیکھنے والوں کی قوتوں، مسائل اور اہداف کے بارے میں اہم بصیرت حاصل کر سکتے ہیں، جس سے وہ ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات تیار کر سکتے ہیں جو تمام طلباء کی مختلف ضروریات سے مماثل ہوں۔

1.3.1 تعلیمی ضروریات (Academic Needs)

تعلیمی ضروریات ان مخصوص تقاضوں اور مسائل کا حوالہ دیتی ہیں جن کا طالب علموں کو مطالعہ کرنے اور تعلیمی علم اور صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرنے کے دوران سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان ضروریات کو سمجھنا اور ان پر توجہ دینا معلمین کے لیے موثر ہدایات کے ڈیزائن

اور طلبہ کی تعلیمی ترقی میں معاونت کے لیے ضروری ہے۔ یہ سیکشن تعلیمی ضروریات کے دو اہم اجزاء پر غور کرتا ہے: سیکھنے والوں کے ماضی کے علم اور سمجھ کا اندازہ لگانا، اور مخصوص تعلیمی طاقتوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی کرنا۔

I. متعلم کی سابقہ معلومات اور تفہیم کا اندازہ لگانا:

(Assessing Learners' Prior Knowledge and Understanding)

سیکھنے والوں کی سابقہ معلومات اور تفہیم کا اندازہ لگانے میں اس بارے میں معلومات اکٹھی کرنا شامل ہے کہ طلباء پہلے سے کیا جانتے ہیں اور پڑھائے جانے والے مواد کے سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔ یہ عمل مؤثر ہدایات کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔ سیکھنے والوں کی سابقہ معلومات کا اندازہ لگانے کے لیے کئی حکمت عملیوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے:

(a) قبل از تشخیص (Pre-assessment): نئے مواد کو متعارف کرانے سے پہلے، اساتذہ طالب علموں کے موجودہ علم، ہنر، اور موضوع سے متعلق غلط فہمیوں کا اندازہ لگانے کے لیے پہلے سے تشخیص کا انتظام کر سکتے ہیں۔ یہ سوالات، سروے، تصوراتی نقشے، یا کھلے سوالات کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

(b) غیر رسمی مشاہدات (Informal observation): اساتذہ کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کے دوران طلباء کے تعاملات، بات چیت اور رد عمل کا مشاہدہ کر سکتے ہیں تاکہ ان کی سابقہ معلومات اور سمجھ کا اندازہ لگایا جاسکے۔ مشاہدات طلباء کی مصروفیت، اعتماد، اور موضوع میں مہارت کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کر سکتے ہیں۔

(c) سابقہ کام کا جائزہ (Review of prior work): طلباء کی سابقہ تفویضات، سابقہ تشخیص، اور پروجیکٹس کا جائزہ لینے سے اساتذہ کو طاقتوں اور کمزوریوں کے نمونوں کی نشاندہی کرنے اور اہدائی ہدایات کے لیے علاقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ یہ سابقہ تجزیہ بار بار آنے والی غلط فہمیوں یا تفہیم میں خلاء کو ظاہر کر سکتا ہے جن کو بروقت دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سیکھنے والوں کی سابقہ معلومات اور تفہیم کا اندازہ لگا کر، اساتذہ تدریسی رفتار، تفریق، اور معاونت کے بارے میں باخبر فیصلے کر سکتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ تمام طلباء کے پاس سیکھنے کے نئے تجربات کی ٹھوس بنیاد ہے۔

II. مخصوص تعلیمی طاقتوں اور کمزوریوں کی شناخت

(Identifying Specific Academic Strengths and Weaknesses)

مخصوص تعلیمی طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے میں مختلف مواد کے شعبوں، مہارتوں اور تشخیصات میں طلباء کی کارکردگی کا تجزیہ کرنا شامل ہے تاکہ مہارت کے شعبوں اور بہتری کی ضرورت کے شعبوں کا تعین کیا جاسکے۔ یہ تکنیک اساتذہ کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ سیکھنے کی مختلف ضروریات والے بچوں کو توجہ مرکوز مدد اور افزودگی فراہم کر سکیں۔ تعلیمی طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے کے لیے کئی حکمت عملیوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے:

(a) تشکیلی جائزے (Formative Assessment): جاری تشکیلاتی جائزے، جیسے کوئز، سلپ ٹیسٹ، اور کمرہ جماعت میں ہونے والے مباحثہ، طلباء کی علمی تصورات کی تفہیم اور مہارت پر حقیقی وقت کی رائے فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ اس معلومات کو طاقت اور کمزوری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے اور اس کے مطابق اپنی تدریس کو ڈھالنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

(b) تشخیصی جائزے (Diagnostic Assessment): تشخیصی امتحانات کا مقصد طلباء کی تعلیمی کارکردگی میں مشکل یا غلط فہمی کے مخصوص شعبوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ یہ جائزے معیاری امتحانات، تشخیصی انٹرویوز، یا کارکردگی کے اسائنمنٹس کی شکل اختیار کر سکتے ہیں جو موضوع اور صلاحیتوں کے لیے مخصوص ہوتے ہیں جن کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(c) طالب علم کی خود محاسبہ (Student Self-Assessment): طلباء کو اپنے سیکھنے پر غور کرنے اور ان کی طاقتوں اور کمزوریوں کا اندازہ لگانے کی ترغیب دینا ان کے سیکھنے کے بارے میں آگاہی اور ملکیت کو فروغ دے سکتا ہے۔ ٹولز جیسے سیکھنے کے جریدے، خود تشخیصی روبرکس، اور اہداف کے تعین کی سرگرمیاں طلباء کو بہتری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے اور سیکھنے کے اہداف کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

اساتذہ طلباء کی مخصوص تعلیمی قوتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کر کے، ہدایات میں فرق کر سکتے ہیں، ہدفی مداخلتیں فراہم کر سکتے ہیں، اور ہر طالب علم کی تعلیمی ترقی اور کامیابی میں معاونت کے لیے بہتری کے مواقع پیش کر سکتے ہیں۔ آخر میں، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں سیکھنے والوں کی پیشگی معلومات اور ہدایات سے آگاہ کرنے کے لیے سمجھ بوجھ کا اندازہ لگانا اور معاونت اور بہتری کے مواقع کے لیے مخصوص تعلیمی طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنا شامل ہے۔ مختلف قسم کی تشخیصی حکمت عملیوں کو بروئے کار لا کر اور طلباء کو خود تشخیص اور عکاسی کے عمل میں شامل کر کے، اساتذہ ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو تمام طلباء کی متنوع تعلیمی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔

1.3.2 سماجی اور جذباتی ضروریات (Social and Emotional Needs)

سماجی اور جذباتی ضروریات طلباء کی مجموعی فلاح و بہبود اور ترقی کے لازمی پہلو ہیں۔ ان ضروریات کو پہچاننا اور ان پر توجہ دینا معلمین کے لیے معاون اور جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے جہاں تمام طلباء قابل قدر، محفوظ، اور کامیاب ہونے کے لیے بااختیار محسوس کرتے ہیں۔ اس سیکشن میں، ہم سیکھنے والوں کی سماجی اور جذباتی بہبود کی اہمیت کو دریافت کریں گے اور کلاس روم کے مثبت ماحول کو فروغ دینے کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کریں گے۔

1.3.2.1 سیکھنے والوں کی سماجی اور جذباتی بہبود کی اہمیت

(Importance of Learners' Social and Emotional Well-being)

طلباء کی سماجی اور جذباتی بہبود کا ان کی حوصلہ افزائی، تعلیمی کارکردگی، اور کلاس روم میں مجموعی کامیابی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ طلباء سیکھنے میں حصہ لینے، خطرات مول لینے، اور مشکلات کا سامنا کرنے پر ثابت قدم رہنے کے لیے زیادہ مائل ہوتے ہیں جب وہ خود کو محفوظ، جڑے

ہوئے، اور حمایت یافتہ محسوس کرتے ہیں۔ دوسری طرف، غیر حل شدہ جذباتی اور سماجی مسائل تعلیم میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، رویے سے متعلق خدشات پیدا کر سکتے ہیں، اور طالب علموں کی مجموعی صحت کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔

اساتذہ کو طلباء کی تمام ضروریات کو اولیت دینے کی ضرورت ہے اور یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تعلیمی اور سماجی-جذباتی ترقی کس طرح ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تعلیمی کامیابی کے لیے ایک ٹھوس بنیاد بنائیں اور ایک خوشگوار اسکول کا ماحول پیدا کریں جہاں تمام طلبہ اپنی سماجی اور جذباتی ضروریات کو پورا کر کے پھل پھول سکیں۔

1.3.2.2 ایک معاون اور مشمولاتی تعلیمی ماحول کی تشکیل کے لیے حکمت عملی

(Strategies for Creating a Supportive and Inclusive Learning Environment)

ایک معاون اور مشمولاتی جامع تعلیمی ماحول کی تشکیل میں طلباء کی سماجی اور جذباتی نشوونما اور فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے لیے کمرہ جماعت کے طریقوں، پالیسیوں اور تعاملات کو ڈیزائن کرنا شامل ہے۔ اس طرح کے ماحول کو بنانے کے لیے کئی حکمت عملیوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے:

i. مثبت تعلقات استوار کریں (Build Positive Relationships) احترام اور ہمدردی کی بنیاد پر طلباء کے ساتھ مثبت تعلقات استوار کریں۔ طلباء کو انفرادی طور پر جاننے کے لیے وقت نکالیں، اسکول سے باہر ان کی زندگیوں میں دلچسپی ظاہر کریں، اور دیکھ بھال اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں۔

ii. سماجی جذباتی تعلیم کو فروغ دیں: (SEL) Promote Socio-Emotional Learning طلباء کو خود آگاہی، خود نظم و نسق، سماجی بیداری، تعلقات کی مہارتیں، اور ذمہ دارانہ فیصلہ سازی کو فروغ دینے میں مدد کے لیے سماجی-جذباتی اکتساب کے طریقوں اور اصولوں کو روزانہ کی ہدایات میں ضم کریں۔ زندگی کی ان ضروری مہارتوں کو سکھانے اور تقویت دینے کے لیے سماجی-جذباتی اکتساب کا نصاب، سرگرمیاں، اور مباحثوں میں استعمال کریں۔

iii. انیسیت کے احساس کو فروغ دیں (Foster a Sense of Belonging): ایک کمرہ جماعت کی ایسی آب و ہوا بنائیں جہاں تمام طلباء اپنے آپ کو قابل قدر، قابل احترام اور شامل محسوس کریں۔ تنوع کا جشن منائیں، اختلافات کی قبولیت کو فروغ دیں، اور غنڈہ گردی، امتیازی سلوک، یا اخراج کے واقعات کو فوری اور مؤثر طریقے سے حل کریں۔

iv. جذباتی سہارا فراہم کریں (Provide Emotional Support): اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء کی سماجی اور جذباتی ضروریات سے ہم آہنگ رہیں اور ضرورت کے مطابق مناسب مدد اور رہنمائی فراہم کریں۔ طلباء کو اپنے جذبات کا اظہار کرنے، اپنے تجربات کا اشتراک کرنے اور قابل اعتماد بالغوں یا ساتھیوں سے مدد لینے کے مواقع فراہم کریں۔

v. تنازعات اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں سکھائیں (Teach Conflict Resolution and Problem-Solving Skills): اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء کو تنازعات کو حل کرنے، جذبات کو سنبھالنے اور مسائل کو تعمیری طریقے سے حل کرنے کی

حکمت عملیوں سے آراستہ کریں۔ مثبت سماجی تعاملات اور تعلقات کو فروغ دینے کے لیے مواصلت کی مہارتیں، فعال سننے، ہمدردی، اور نقطہ نظر اختیار کرنا سکھائیں۔

vi. مثالی مثبت طرز عمل (Model Positive Behaviour): اساتذہ کا طرز عمل مثالی ہونا چاہیے۔ طلباء اور ساتھیوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت، اساتذہ کو مثبت طرز عمل، رویوں اور اقدار کو نمونہ بنا کر ایک اچھی مثال پیش کرنی چاہیے۔ انھیں اپنے روزمرہ کے اعمال اور فیصلوں میں ہمدردی، مہربانی، انصاف پسندی اور چمک دکھانی چاہیے۔ ان حکمت عملیوں کو لاگو کرنے سے، اساتذہ ایک معاون اور جامع تعلیمی ماحول تشکیل دے سکتے ہیں جو طلباء کی سماجی اور جذباتی بہبود کو ترجیح دیتا ہے، مثبت تعلقات اور روابط کو فروغ دیتا ہے، اور احترام، ہمدردی اور تعلق کی ثقافت کو فروغ دیتا ہے۔ تعلیم کے لیے یہ جامع نقطہ نظر طالب علموں کو کلاس روم کے اندر اور باہر دونوں طرح سے تعلیمی، سماجی اور جذباتی طور پر ترقی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

1.3.3 انفرادی اکتسابی اہداف (Individual Learning Goals)

انفرادی اکتسابی اہداف مخصوص مقاصد ہیں جو طلباء اپنے سیکھنے اور ترقی کی رہنمائی کے لیے خود طے کرتے ہیں۔ سیکھنے والوں کو ذاتی اکتسابی اہداف کا تعین کرنے کی ترغیب دینا۔ ان مقاصد کے ساتھ تدریسی سرگرمیوں کو ہم آہنگ کرنا طلباء کی، خود مختاری، اور سیکھنے کی ملکیت کو فروغ دینے کے بنیادی پہلو ہیں۔ اس حصے میں ہم انفرادی اکتساب کے اہداف اور ان کو تدریسی طریقوں میں شامل کرنے کے لیے حکمت عملیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالیں گے۔

1.3.3.1 متعلم کو ذاتی اکتساب کے اہداف طے کرنے کی ترغیب دینا

(Encouraging Learners to Set Personal Learning Goals)

متعلم کو ذاتی اکتساب کے اہداف طے کرنے کی ترغیب دینے سے وہ اپنے سیکھنے کے تجربے کی ملکیت حاصل کر سکتے ہیں، بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور اپنے اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ جب طلباء اپنے اہداف کا تعین کرنے میں فعال طور پر حصہ لیتے ہیں، تو وہ اپنی تعلیم میں زیادہ حوصلہ افزا اور مشغولیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اہداف کی ترتیب کو آسان بنانے کے لیے کئی حکمت عملیوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے:

- i. عکاسی کو فروغ دیں: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی قوتوں، چیلنجوں، دلچسپیوں اور خواہشات پر غور کریں۔ ماضی کی کامیابیوں اور بہتری کے شعبوں پر خود تشخیص اور عکاسی کے مواقع فراہم کریں۔
- ii. اسمارٹ اہداف مقرر کریں: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء کو مخصوص، قابل پیمائش، قابل حصول، متعلقہ، اور وقت کے پابند (SMART) اہداف کے تعین میں رہنمائی کریں جو واضح، مخصوص اور قابل حصول ہوں۔ کامیابی کی نگرانی کے لیے طلباء کو بڑے اہداف کو چھوٹے، قابل عمل اقدامات میں تقسیم کرنے میں مدد کریں۔

iii. انتخاب اور خود مختاری فراہم کریں: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء کو ان کی دلچسپیوں، جذباتوں اور سیکھنے کی ضروریات کی بنیاد پر اپنے سیکھنے کے اہداف کا انتخاب کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ ضرورت کے مطابق رہنمائی اور مدد فراہم کریں، لیکن طلباء کو اپنے اہداف اور فیصلہ سازی کے عمل کی ملکیت لینے کی اجازت دیں۔

iv. ترقی کی ذہنیت کی حوصلہ افزائی کریں: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اہداف کے حصول میں کوشش، استقامت اور لچک کی اہمیت پر زور دے کر ترقی کی ذہنیت کو فروغ دیں۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ چیلنجوں کو قبول کریں، ناکامیوں سے سیکھیں، اور غلطیوں کو سیکھنے اور ترقی کے مواقع کے طور پر دیکھیں۔

1.3.3.2 تدریسی سرگرمیوں کو متعلم کے انفرادی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کرنا

(Aligning Instructional Activities with Learners' Individual Objectives)

متعلم کے انفرادی اہداف کے ساتھ تدریسی سرگرمیوں کو ترتیب دینے میں سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کرنا شامل ہے جو طلباء کی مخصوص ضروریات، دلچسپیوں اور خواہشات کو پورا کرنے کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ جب ہدایات طالب علموں کے انفرادی مقاصد کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں، تو ان کے مشغول، حوصلہ افزائی، اور کامیاب ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ سیکھنے والوں کے اہداف کے ساتھ تدریسی سرگرمیوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے کئی حکمت عملیوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے:

i. ذاتی نوعیت کے اکتسابی راستے (Personalized Learning Paths): اساتذہ کو طالب علموں کے لیے ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات فراہم کرنے چاہئیں، جس سے وہ اپنی دلچسپیاں حاصل کر سکیں، نئے عنوانات دریافت کر سکیں، اور اپنی رفتار سے کام کر سکیں۔ مختلف سیکھنے کے انداز اور اہداف کو پورا کرنے کے لیے اسائنمنٹس، پروجیکٹس، اور سیکھنے کے راستے میں انتخاب اور لچک فراہم کریں۔

ii. تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction): طلباء کی مختلف ضروریات اور صلاحیتوں کو پورا کرنے کے لیے ہدایات میں فرق کریں۔ طلباء کو ان کے اہداف کے حصول میں مدد کرنے کے لیے متعدد تدریسی طریقہ کار، وسائل، اور سہارا فراہم کریں۔ طلباء کی انفرادی ترقی اور مہارت کی بنیاد پر توسیع، بہتری اور تدارک کے مواقع فراہم کریں۔

iii. مقصد پر مبنی تاثرات (Goal-Oriented Feedback): اساتذہ کو ایسے تاثرات فراہم کرنے چاہیے جو طلباء کے انفرادی اہداف اور سیکھنے کے مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔ اساتذہ طلباء کو مخصوص، قابل عمل تاثرات پیش کریں جو ان کی طاقتوں اور بہتری کے شعبوں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے اور اپنے مقاصد تک پہنچنے میں ان کی مدد کرتا ہے۔

iv. پیشرفت کی باقاعدہ نگرانی (Regular Progress Monitoring): طلباء کی اپنے اہداف کی طرف پیشرفت کا اندازہ لگانے اور ضرورت کے مطابق ہدایات کو تبدیل کرنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ باقاعدگی سے طلباء کی پیش رفت کی نگرانی کا نفاذ

کریں۔ طلباء کو اپنی ترقی کی خود نگرانی کرنے، اپنے سیکھنے پر غور کرنے، اور اپنی کامیابیوں اور چیلنجوں کی بنیاد پر اپنے اہداف پر نظر ثانی کرنے کے مواقع فراہم کریں۔

طلباء کو ذاتی اکتسابی اہداف کا تعین کرنے اور ان مقاصد کے ساتھ تدریسی سرگرمیوں کو ترتیب دینے کی ترغیب دینے سے، معلمین ایک متعلم مرکز ماحول بنا سکتے ہیں جو طلباء کی ملکیت، حوصلہ افزائی اور کامیابی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ نقطہ نظر طلباء کو اپنے سیکھنے کی ملکیت حاصل کرنے، اپنے شوق کو آگے بڑھانے اور اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے کا اختیار دیتا ہے۔

1.4 متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہدایات کو اپنانا

(Adapting Instruction to Meet Learner Characteristics and Needs)

متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہدایات میں ترمیم کرنا جامع اور موثر تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے اہم ہے جس میں تمام طلبہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس سیکشن میں مختلف متعلم (سیکھنے والوں) کی بنیاد پر ہدایات کو حسب ضرورت بنانے کے طریقے شامل ہیں اور تدریسی طریقوں اور وسائل کی مثالیں دی گئی ہیں جنہیں انفرادی سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

1.4.1 تفریقی ہدایات کے لیے حکمت عملی (Strategies for Differentiating Instruction)

تفریقی ہدایات میں طلباء کی مختلف ضروریات، دلچسپیوں اور مہارتوں کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقوں، مواد، اور سیکھنے کی سرگرمیوں میں ترمیم کرنا شامل ہے۔ اساتذہ متعدد سیکھنے کے راستے پیش کر کے اور طلباء کی منفرد صلاحیتوں، چیلنجوں اور ترجیحات کو حل کر کے طالب علم کی مصروفیت اور کامیابی کو بڑھا سکتے ہیں۔ تفریقی ہدایات کے کئی حکمت عملیاں ہیں، بشمول:

- i. لچکدار گروہ بندی (Flexible Grouping): طالب علموں کو ان کی تیاری کی سطح، دلچسپیوں، یا سیکھنے کے انداز کی بنیاد پر ٹارگٹڈ ہدایات اور مدد فراہم کرنے کے لیے لچکدار گروہ بندی کریں۔ متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف قسم کے گروہ بندی کے ڈھانچے، جیسے پورے گروہ، چھوٹے گروہ، یا انفرادی ہدایات کا استعمال کریں۔
- ii. درجہ بند تفویضات (Tiered Assignments): تمام طلباء کے لیے چیلنج کی مناسب سطح فراہم کرنے کے لیے تفویضات یا کام پیش کریں جو پیچیدگی، گہرائی، یا چیلنج کی سطح میں مختلف ہوں۔ اعلیٰ درجے کے سیکھنے والوں کے لیے توسیعی سرگرمیاں، جدوجہد کرنے والے طلبہ کے لیے اضافی مدد، اور گریڈ کی سطح پر طلبہ کے لیے معیاری تفویضات فراہم کریں۔
- iii. سہاروں والی ہدایات (Scaffolded Instruction): پیچیدہ کاموں یا تصورات کو چھوٹے، زیادہ قابل انتظام اقدامات میں تقسیم کریں اور طالب علموں کو افہام و تفہیم اور آزادی پیدا کرنے میں مدد کرنے کے لیے سہاروں، معاونت اور اشارے فراہم کریں۔ دھیرے دھیرے طلباء کو ذمہ داری چھوڑ دیں تاکہ وہ مہارت اور اعتماد کا مظاہرہ کر سکیں۔

- iv. انتخاب اور خود مختاری: (Choice and Autonomy) طلباء کو سیکھنے کی سرگرمیوں، منصوبوں، یا تشخیصی فارمیٹس کے انتخاب میں خود مختاری کی پیشکش کریں۔ اختیارات یا چکدر سیکھنے کے معاہدوں کا ایک مینو فراہم کریں جو طلباء کو دلچسپی کے موضوعات کو آگے بڑھانے، مختلف طریقوں سے سیکھنے کا مظاہرہ کرنے اور اپنی رفتار سے کام کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔
- v. امتیازی وسائل (Differentiated Resources): متنوع سیکھنے کی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق متعدد تدریسی مواد، وسائل اور ٹیکنالوجی فراہم کریں۔ طالب علم کے سیکھنے میں مدد کے لیے ملٹی میڈیا وسائل، انٹرایکٹو سمیلیشنز اور معاون ٹیکنالوجی پیش کریں۔

1.4.2 تدریسی طریقوں اور وسائل کی مثالیں (Examples of Instructional Methods and Resources)

- i. یونیورسل ڈیزائن فار لرننگ (UDL): UDL ہدایات کو ڈیزائن کرنے کا ایک فریم ورک ہے جو تمام سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ UDL اصول سیکھنے والوں کی صلاحیتوں، پس منظر اور سیکھنے کی ترجیحات میں تغیر کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے نمائندگی، مشغولیت، اور اظہار کے متعدد ذرائع فراہم کرنے پر زور دیتے ہیں۔
- ii. ٹیکنالوجی انضمام (Technology Integration): ہدایات کی ترویج اور ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات فراہم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی ٹولز اور ڈیجیٹل وسائل کا استعمال کریں۔ تعلیمی سافٹ ویئر، ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز، انٹرایکٹو وائٹ بورڈز، اور آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز کو متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات اور دلچسپیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے اپنی مرضی کے مطابق بنایا جاسکتا ہے۔
- iii. تفریق شدہ تدریسی مواد (Differentiated Instructional Materials): متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تدریسی مواد کو ڈھالیں۔ فہم، تنظیم، اور مشغولیت کی حمایت کرنے کے لیے گرافک آرگنائزرز، بصری امداد فراہم کریں۔ طلباء کے انفرادی اہداف اور صلاحیتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے تفویضات، تشخیصات اور کاموں میں ترمیم کریں۔
- iv. ہم مرتبہ تعاون اور ہم مرتبہ ٹیوشن (Peer Collaboration and Peer Tutoring): طلباء کے لیے اضافی مدد اور افزودگی فراہم کرنے کے لیے ہم مرتبہ تعاون اور ہم مرتبہ ٹیوشن کی حوصلہ افزائی کریں۔ مختلف صلاحیتوں یا پس منظر کے حامل طلباء کو پروجیکٹس، مواصلات، یا مسئلہ حل کرنے کے کاموں پر مل کر کام کرنے کے لیے جوڑیں۔ ہم مرتبہ ٹیوشن پروگرام طلباء کو معاون اور باہمی تعاون کے ماحول میں اپنے ساتھیوں سے تعلیمی تعاون حاصل کرنے کے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔
- ان حکمت عملیوں کو نافذ کرنے اور تدریسی طریقوں اور وسائل کی ایک حد سے فائدہ اٹھا کر، اساتذہ تمام سیکھنے والوں کی منفرد خصوصیات اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہدایات میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر متنوع پس منظر، متنوع صلاحیتوں، اور متنوع انداز اکتساب کے طلباء کے لیے مساوات، شمولیت، اور تعلیمی کامیابی کو فروغ دے سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

- 1- ماہرین تعلیم طلباء کو ان کی تیاری کی سطح، دلچسپیوں، یا سیکھنے کے انداز کی بنیاد پر کیسے گروہ بند کرتے ہیں؟
(a) ٹائرڈ اسائنمنٹس (ب) لچکدار گروہ بندی (ج) یوڈی ایل (د) تفریق شدہ مواد
- 2- متنوع سیکھنے والوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے نمائندگی کرنے، مشغول کرنے اور اظہار کرنے کے مختلف طریقے پیش کرنے پر _____ زور دیتا ہے؟
(a) امتیازی ہدایات (ب) ہم مرتبہ تعاون (ج) یوڈی ایل (د) سہاروں والی ہدایات
- 3- کون سے طریقہ میں پیچیدہ کاموں کو چھوٹے مراحل میں توڑنا اور سمجھنے کے لیے معاونت فراہم کرنا شامل ہے؟
(a) انتخاب اور خود مختاری (ب) سہاروں والی ہدایات (ج) ٹائرڈ اسائنمنٹس (د) تفریق شدہ وسائل

1.5 خلاصہ (Summary)

متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کو سمجھنا موثر تدریس اور طالب علم کی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ انفرادی طالب علم کی منفرد صفات، پس منظر، اور سیکھنے کے انداز کو پہچان کر، اساتذہ متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنی ہدایات کو ڈھال سکتے ہیں اور ایسے تعلیمی ماحول کو تیار کر سکتے ہیں جہاں تمام طلباء ترقی کر سکیں۔

اس علم کا اطلاق اساتذہ کو طلباء کی طاقتوں، چیلنجوں اور دلچسپیوں سے نمٹنے کے ذریعے تدریس کی تاثیر کو بڑھانے کی اجازت دیتا ہے۔ ہدایات میں فرق کر کے، ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات فراہم کر کے، اور کلاس روم میں معاون ماحول کو فروغ دے کر، اساتذہ طالب علم کی مصروفیت، حوصلہ افزائی اور کامیابی کو زیادہ سے زیادہ کر سکتے ہیں۔

آخر میں، متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کو سمجھنا نہ صرف موثر تدریس کے لیے ضروری ہے بلکہ مساوات، شمولیت، اور طالب علم کی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے بھی ضروری ہے۔ تمام سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات کی قدر کرتے ہوئے اور ان کا جواب دے کر، معلمین سیکھنے کے ایسے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو طلباء کو اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے اور تاحیات سیکھنے والے بننے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- مذکورہ بالا بحث کے بعد طلباء
- متعلم کی مختلف ضروریات اور خصوصیات کو سمجھیں گے۔
- متعلم کے درمیان انفرادی اختلافات کو پہچانیں گے اور ان کا احترام کریں گے۔

- موثر تدریسی حکمت عملیوں کا اطلاق کریں گے، جیسے کہ پیشگی معلومات کا اندازہ لگانا اور معاون ماحول کو فروغ دینا۔
- متعلم کی ضروریات کے مطابق ہدایات کو ترتیب دیں گے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ یہ متنوع سیکھنے والوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔
- طالب علم کی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے متعلم کی ضروریات کے علم کو استعمال کرنے کی اہمیت کی تعریف کریں گے۔

1.7 فرہنگ (Glossary)

- متعلم کی خصوصیات (Learner Characteristics): انفرادی طالب علموں کی منفرد صفات، پس منظر، اور سیکھنے کے انداز جو ان کے سیکھنے کے تجربات کو متاثر کرتے ہیں۔
- سماجی و ثقافتی پس منظر (Socio-cultural Backgrounds): نسلی، لسانی، اور سماجی اقتصادی سیاق و سباق جس میں افراد بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں، ان کے عقائد، اقدار اور سماجی تعاملات کو متاثر کرتے ہیں۔
- انفرادی اکتسابی اہداف (Individual Learning Goals): طلباء کی طرف سے ذاتی نوعیت کے مقاصد جو ان کے سیکھنے اور پیشرفت کی رہنمائی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں، جو ان کی دلچسپیوں، طاقتوں اور بہتری کے شعبوں کی عکاسی کرتے ہیں۔
- تفریقی ہدایات (Differentiating Instruction): طلباء کی متنوع ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقوں، مواد اور سرگرمیوں کو اپنانا، کلاس روم میں مساوات اور شمولیت کو فروغ دینا۔
- یونیورسل ڈیزائن فار لرننگ (UDL): ہدایات کو ڈیزائن کرنے کا ایک فریم ورک جو متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات اور ترجیحات کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے نمائندگی، مشغولیت، اور اظہار کے متعدد ذرائع فراہم کرتا ہے۔

1.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1۔ کون سی اصطلاح انفرادی طلباء کی منفرد خصوصیات اور سیکھنے کے انداز کو بیان کرتی ہے؟
 a. سیکھنے کی ترجیحات b. سیکھنے والے کی c. طلباء کے پروفائلز d. تعلیمی انداز خصوصیات
- 2۔ کون سا نظریہ علمی ترقی کے مراحل پر توجہ مرکوز کرتا ہے، بشمول سینئر و میٹر اور رسمی آپریشنل مراحل؟
 a. ایرکسن کا نظریہ b. پیاجے کا نظریہ c. وانگوٹسکی کا نظریہ d. فرائیڈ کا نظریہ
- 3۔ ----- ثقافتی، نسلی، اور سماجی اقتصادی سیاق و سباق کو بیان کرتا ہے جو افراد کی ترقی کو متاثر کرتے ہیں۔
 a. ثقافتی ورثہ b. سماجی و اقتصادی حیثیت c. سیکھنے والے پس منظر d. سماجی ثقافتی پس منظر

- 4- کون سا فریم ورک متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات اور ترجیحات کو ایڈجسٹ کرنے کے مختلف طریقے فراہم کرتا ہے؟
- a. تفریق شدہ ہدایات
b. یونیورسل ڈیزائن فار لرننگ (UDL)
c. ذاتی نوعیت کی تعلیم
d. طالب علم پر مبنی تعلیم
- 5- کون سی اصطلاح طالب علموں کی طرف سے اپنے سیکھنے اور ترقی کی رہنمائی کے لیے مقرر کردہ اہداف سے مراد ہے؟
- a. ذاتی سیکھنے کے مقاصد
b. طلباء کے اہداف
c. انفرادی سیکھنے کے اہداف
d. تعلیمی اہداف
- 6- طالب علموں کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقوں کو ایڈجسٹ کرنا کس حکمت عملی میں شامل ہے؟
- a. ذاتی نوعیت کی ہدایات
b. موزوں تعلیم
c. تفریق شدہ ہدایات
d. انفرادی تعلیم
- 7- علمی ترقی کے کس مرحلے میں افراد تجریدی سوچ کا مظاہرہ کرتے ہیں؟
- a. سینئر موڈرل اسٹیج
b. پری آپریشنل اسٹیج
c. کنکریٹ آپریشنل اسٹیج
d. فارمل آپریشنل اسٹیج
- 8- کون سا انتخاب طالب علموں کی جذباتی اور سماجی صحت کی مجموعی حالت کو بہتر طور پر بتاتا ہے؟
- a. دماغی صحت
b. جذباتی استحکام
c. سماجی بہبود
d. سماجی اور جذباتی بہبود
- 9- کون سی اصطلاح طالب علم کی انفرادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حسب ضرورت ہدایات کو بیان کرتی ہے؟
- a. ذاتی نوعیت کی تعلیم
b. انفرادی ہدایات
c. ٹیلرڈیٹچنگ
d. موافقت تعلیم
- 10- کون سی اصطلاح طلباء کی متنوع ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقوں، مواد اور سرگرمیوں کو ایڈجسٹ کرنے کی وضاحت کرتی ہے؟
- a. ذاتی نوعیت کی تعلیم
b. انفرادی ہدایات
c. تفریق شدہ ہدایات
d. اپنی مرضی کے مطابق تعلیم

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- "متعلم کی خصوصیات" کی وضاحت کریں اور ایک مثال فراہم کریں۔
- 2- Piaget کے نظریہ کے مطابق علمی ترقی کے ایک مرحلے کی وضاحت کریں۔
- 3- تعلیم میں سماجی اور ثقافتی پس منظر کی اہمیت بیان کریں۔
- 4- طلباء کے لیے "انفرادی اکتساب کے اہداف" مقرر کرنے کا مقصد کیا ہے؟ مختصر اوضاحت کریں۔
- 5- مختصر اوضاحت کریں کہ کس طرح "تفریقی ہدایات" کلاس روم میں متنوع سیکھنے والوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- ثقافتی پس منظر بچوں کے سیکھنے کے طریقہ کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟ مناسب مثالوں کے ساتھ تفصیل سے بیان کریں۔

- 2- Piaget کا نظریہ کیا ہے؟ بچے کیسے سیکھتے ہیں؟ اور اساتذہ کمرہ جماعت میں اس نظریہ کو کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟ مناسب مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔
- 3- یونیورسل ڈیزائن فار لرننگ (UDL) کے پیچھے بنیادی خیالات کیا ہیں، اور وہ ہر قسم کے طلباء کو بہتر طریقے سے سیکھنے میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
- 4- تفریق شدہ ہدایات سے کیا مراد ہے؟ اساتذہ مختلف ضروریات والے طلباء کی مدد کرنے کے لیے اس کا استعمال کیسے کر سکتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
- 5- ذاتی نوعیت کی تدریس کیوں اہم ہے، اور یہ طلباء کو بہتر طریقے سے سیکھنے میں کس طرح مدد کرتی ہے؟ تفصیل سے بتائیں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

Q.No	Answer Key	Q.No	Answer Key
1	B	6	C
2	B	7	D
3	D	8	D
4	B	9	A
5	A	10	C

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- Association for Supervision and Curriculum Development. (2017). *DifferentiationCentral*. <https://www.ascd.org/programs/differentiated-instruction.aspx>
- Cronbach, I. J. (1970). *Essentials of psychological testing* (3rd ed.). Harper and Row Publishers.
- Dandapani, S. (2007). *Advanced educational psychology*. Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Das, M. K. (2014). *Educational psychology*. PHI Learning Pvt. Ltd.

- Ebel, R. L. (1979). *Essentials of psychological measurement*. Prentice Hall International Inc.
- Kulshrestha, S. P. (1997). *Educational psychology*. Meerut: Raj Printers.
- Kuppuswamy. (2006). *Advanced educational psychology*. Sterling Publishers Private Ltd.
- Krishnan, K. A. (2016). *Teaching of social studies*. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Mukhopadhyay, A. (2015). *Educational psychology: Developing learners*. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Pandey, R. P. (2011). *Teaching of English*. Discovery Publishing House.
- Piaget, J. (1972). *The psychology of the child*. Basic Books.
- Rose, D. H., & Meyer, A. (2002). *Teaching every student in the digital age: Universal design for learning*. ASCD.
- Shaikh, S. S. (2018a). *Changing pedagogies to cope up with new generation*.
- Shaikh, S. S. (2018b). *Constructivism: Learning and teaching*.
- Shaikh, S. S. (2020). *Changing practices and trends in education: Need to adopt in India*. ISSN 2581-5733.
- Sharma, R. S. (2019). *Educational psychology: A practical approach*. Pearson Education India.
- Singh, R. (2005). *Teacher education and educational technology*. Discovery Publishing House.
- Tomlinson, C. A. (2014). *The differentiated classroom: Responding to the needs of all learners*. ASCD.
- Vygotsky, L. S. (1978). *Mind in society: The development of higher psychological processes*. Harvard University Press.

اکائی 2۔ طرز تدریس کو طرز اکتساب سے مربوط کرنا

(Matching the Teaching Styles with the Learning Styles)*

اکائی کے اجزاء

- 2.0 تمہید (Introduction)
- 2.1 مقاصد (Objectives)
- 2.2 اکتساب کو سمجھنا (Understanding Learning Styles)
 - 2.2.1 اکتساب کا تصور اور معنی (Concept and Meaning of Learning Styles)
 - 2.2.2 اکتساب کے اجزاء (Components of learning styles)
- 2.3 اکتساب کے اقسام (Types of learning styles)
 - 2.3.1 اکتساب کے نظریاتی فریم ورک اور ماڈلز
 - 2.3.2 مماثل انداز تدریس اور اکتساب کی اہمیت
 - 2.3.3 تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ ملانے کی حکمت عملیاں
 - 2.3.4 مماثل انداز تدریس اور اکتساب میں درپیش چیلنجز
- 2.4 خلاصہ (Summary)
- 2.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
- 2.6 فرہنگ (Glossary)
- 2.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
- 2.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

2.0 تمہید (Introduction)

تعلیم کے میدان میں، تدریس اور اکتساب کے اسلوب کی پیچیدگیاں اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ تدریسی طرزیں روایتی لیکچر پر مبنی نقطہ نظر سے زیادہ شرکت کرنے والے اور عمیق انداز تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اسی طرح، بچوں کے سیکھنے کے مختلف

* Dr. Shaikh Wasim, Associate Professor, Centre for Distance and Online Education, MANUU

انداز ہوتے ہیں، جیسے کہ بصری، سمعی، عضلاتی، اور پڑھنے / لکھنے کی ترجیحات، جو سب پر اثر انداز ہوتی ہیں کہ وہ علم کو کیسے پروسس کرتے ہیں اور ان کو کیسے مربوط کرتے ہیں۔

ان طرزوں کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ ان کا براہ راست اثر طلباء کی مصروفیت، فہم اور مجموعی تعلیمی کامیابی پر پڑتا ہے۔ جب اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں کی شناخت اور ان کے طلباء کے ترجیحی طرز اکتساب سے مربوط ہونے کے لیے وقت نکالتے ہیں، تو وہ متحرک اور جامع تعلیمی ماحول کو فروغ دیتے ہیں۔ ایسے تدریسی طریقوں کو نافذ کرنے سے جو طلباء کی مخصوص ترجیحات کے مطابق ہوتے ہیں، اساتذہ طلبہ میں گہری مصروفیت پیدا کر سکتے ہیں، فہم کو بہتر بنا سکتے ہیں، اور سیکھنے کے عمل میں فعال شرکت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

مزید یہ کہ، تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ ہم آہنگ کرنا محض تدریسی نظریہ سے بالاتر ہے۔ یہ ایک عملی کوشش ہے جس کے ٹھوس فوائد ہیں۔ تحقیق نے مستقل طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ جب تدریسی طریقے طلباء کے انداز اکتساب کے مطابق بنائے جاتے ہیں، تو سیکھنے کے نتائج میں قابل ذکر بہتری آتی ہے۔ طلباء کے تصورات کو مؤثر طریقے سے سمجھنے، معلومات کو برقرار رکھنے، اور اپنے علم کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں لاگو کرنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

مزید برآں، تعلیم میں مساوات اور تنوع کی حوصلہ افزائی کے لیے صف بندی ضروری ہے۔ سیکھنے کے مختلف اندازوں کو پہچان کر، اساتذہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام طلباء، پس منظر یا سیکھنے کی ترجیحات سے قطع نظر، تعلیمی مواقع تک مساوی رسائی حاصل کریں۔ ایسا کرنے سے، وہ سیکھنے کے ماحول کو فروغ دیتے ہیں جس میں ہر طالب علم اپنے آپ کو قابل قدر، تعاون یافتہ، اور کامیاب ہونے کے لیے باختیار محسوس کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ سمجھنا اور مؤثر طریقے سے ملانا مؤثر تدریسی عمل کا سنگ بنیاد ہے۔ اس نقطہ نظر کو اپنانے سے، معلمین طلباء کے سیکھنے کے تجربات کو بہتر بنا سکتے ہیں، جامعیت اور مساوات کے کلچر کو فروغ دے سکتے ہیں، اور بالآخر، طلباء کو تعلیمی اور اس سے آگے اپنی مکمل صلاحیتوں تک پہنچنے کے لیے باختیار بنا سکتے ہیں۔

2.1 مقاصد (Objectives)

- سیکھنے کے انداز کے تصور اور معنی کی وضاحت کرنا اور ان اجزاء کی نشاندہی کرنا جو ان میں حصہ ڈالتے ہیں۔
- تدریس اور انداز اکتساب کو اپنانے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کرنا۔
- تدریسی طرزوں کو سیکھنے کے مختلف انداز میں ڈھالنے کے لیے مختلف حکمت عملیوں کو دریافت کرنا۔
- تدریس اور انداز اکتساب سے متعلق چیلنجوں اور خدشات کی نشاندہی کرنا۔
- تعلیمی ترتیبات میں سیکھنے کے انداز کے ساتھ تدریسی طرزوں کو ملانے کی حکمت عملیوں کو سمجھنا۔

2.2 اکتساب کو سمجھنا (Understanding Learning Styles)

2.2.1 انداز اکتساب کا تصور اور معنی (Concept and Meaning of Learning Styles)

سیکھنے کے انداز بہت سے طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں جن میں لوگ معلومات حاصل کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ انتخاب اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ لوگ کس طرح سیکھتے ہیں اور تعلیمی وسائل اور سیکھنے کے ماحول سے منسلک ہوتے ہیں۔ عوامل کی ایک وسیع رینج سیکھنے کے انداز کو متاثر کرتی ہے، بشمول علمی، حسی، شخصیت کے خصائص، سابقہ تجربات اور ثقافتی پس منظر وغیرہ۔

بنیادی طور پر، انداز اکتساب کا تصور اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ نئے علم اور مہارتوں کو حاصل کرنے کے لیے افراد کے پاس منفرد طاقتیں، ترجیحات اور حکمت عملی ہوتی ہے۔ کچھ افراد بصری اکتساب میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں، چارٹ، خاکوں یا ویڈیوز میں پیش کردہ معلومات کو دیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ دوسرے لوگ سمعی اکتساب کی حمایت کر سکتے ہیں، لیکچرز، مباحثے، یا آڈیو ریکارڈنگ سننے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مزید برآں، کچھ افراد کا انداز اکتساب حرکیاتی ہو سکتا ہے، جو ہاتھ سے چلنے والی سرگرمیوں، تجربات، یا انٹرایکٹو سمیلیشنز کو ترجیح دیتے ہیں۔ آخر میں، وہ لوگ ہیں جو پڑھنے / لکھنے کے سیکھنے کے انداز کو ترجیح دیتے ہیں، اپنے اکتساب کے عمل کو سہارا دینے کے لیے تحریری متن، نوٹ لینے، اور تحریری وضاحتوں پر انحصار کرتے ہیں۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ سیکھنے کے انداز مخصوص خصوصیات نہیں ہیں بلکہ ترجیحات ہیں جو سیاق و سباق اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ افراد سیکھنے کے اسلوب کے امتزاج کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، جس میں ایک انداز دوسروں کے مقابلے میں زیادہ غالب ہو سکتا ہے۔

مزید برآں، سیکھنے کے انداز باہمی طور پر مخصوص نہیں ہوتے ہیں، اور افراد اپنے مختلف انداز اکتساب کے مطابق مختلف تدریسی طریقوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر، سیکھنے کے انداز کو سمجھنے میں ان متنوع طریقوں کو پہچاننا اور ان کا احترام کرنا شامل ہے جن میں افراد معلومات پر کارروائی کرتے ہیں اور بہترین طریقے سے سیکھتے ہیں۔ ان ترجیحات کو تسلیم کرنے اور ان کو ایڈجسٹ کرنے سے، اساتذہ جامع اور موثر سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جو تمام سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

2.2.2 اکتساب کے اجزاء (Components of learning styles)

انداز اکتساب کئی کلیدی اجزاء پر مشتمل ہوتے ہیں جو اجتماعی طور پر اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ افراد کس طرح معلومات حاصل کرنے، اس پر کارروائی کرنے اور اسے برقرار رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ اجزاء ان مخصوص طریقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتے

ہیں جن میں افراد سیکھنے کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور اپنے سیکھنے کے ماحول کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ انداز اکتساب کے بنیادی اجزاء میں شامل ہیں:

- 1- حسی طریقہ کار (Sensory Modalities): حسی طریقوں سے مراد بنیادی چینلز ہیں جن کے ذریعے افراد معلومات کو سمجھتے ہیں۔ سب سے زیادہ عام طور پر تسلیم شدہ حسی طریقوں میں بصری، سمعی اور کائینتھٹک ہیں۔ بصری اکتساب والے بصری اشارے جیسے تصاویر، خاکے اور چارٹ کے ذریعے معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ دوسری طرف سمعی اکتساب والے، سننے اور زبانی وضاحت کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ عضلاتی (kinaesthetic) اکتساب والے اپنے تجربات اور جسمانی سرگرمیوں کے ذریعے بہترین طریقے سے سیکھتے ہیں جو ان کے رابطے اور حرکت کے احساس کو شامل کرتے ہیں۔
- 2- وقوفی عمل (Cognitive Processes): علمی عمل سیکھنے میں شامل ذہنی سرگرمیوں کو گھیرے ہوئے ہیں، جیسے یادداشت، استدلال، مسئلہ حل کرنا، اور توجہ۔ افراد اپنی طاقتوں اور رجحانات کی بنیاد پر بعض علمی عمل کے لیے ترجیحات کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ سیکھنے والے منطقی استدلال اور تجزیاتی سوچ میں سبقت لے سکتے ہیں، جب کہ دوسروں میں مضبوط تخلیقی صلاحیتیں ہو سکتی ہیں اور وہ سیکھنے کے لیے جامع، فطری انداز کو ترجیح دیتے ہیں۔
- 3- انفارمیشن پروسیسنگ کے انداز (Information Processing Styles): انفارمیشن پروسیسنگ کے انداز ان طریقوں کی وضاحت کرتے ہیں جن میں افراد نئی معلومات کو منظم اور احساس دلاتے ہیں۔ کچھ سیکھنے والے تصورات کو سمجھنے کے لیے مرحلہ وار طریقہ اختیار کرتے ہوئے، ترتیب وار معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ دوسرے لوگ عالمی پروسیسنگ کے انداز کو ترجیح دے سکتے ہیں، جس میں معلومات کو مکمل طور پر دیکھنا اور مختلف عناصر کے درمیان رابطہ قائم کرنا شامل ہے۔ انفارمیشن پروسیسنگ کے انداز میں تنظیم، ساخت، اور پروسیسنگ کی گہرائی کے لیے ترجیحات بھی شامل ہیں۔
- 4- سیکھنے کی ترجیحات (Learning Preferences): سیکھنے کی ترجیحات میں ان مخصوص حکمت عملیوں اور تکنیکوں کو شامل کیا جاتا ہے جنہیں افراد سیکھنے کی سرگرمیوں میں مشغول ہونے پر استعمال کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس میں مطالعہ کے بعض طریقوں، نوٹ لینے کی حکمت عملی، اور سیکھنے کے وسائل کی ترجیحات شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ سیکھنے والے تحریری مواد کا استعمال کرتے ہوئے آزادانہ طور پر مطالعہ کرنے کو ترجیح دے سکتے ہیں، جبکہ دیگر سیکھنے کے باہمی تجربات یا ملٹی میڈیا وسائل کو ترجیح دے سکتے ہیں۔
- 5- ماحولیاتی عوامل (Environmental Factors): ماحولیاتی عوامل بیرونی حالات اور ترتیبات کا حوالہ دیتے ہیں جن میں سیکھنا ہوتا ہے۔ یہ عوامل افراد کے سیکھنے کے تجربات اور ترجیحات کو نمایاں طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔ ماحولیاتی عوامل میں روشنی، شور کی سطح، کمرہ جماعت کی ترتیب، اور سماجی حرکیات جیسے عناصر شامل ہیں۔ کچھ سیکھنے والے پرسکون، اچھی طرح سے منظم ماحول میں ترقی کر سکتے ہیں، جبکہ دوسرے زیادہ انٹر ایکٹو اور متحرک ترتیبات کو ترجیح دے سکتے ہیں۔

سیکھنے کے اسلوب کے ان اجزاء کو سمجھنے اور ان پر غور کرنے سے معلمین اپنے طلباء کی مختلف ضروریات اور ترجیحات کو بہتر طریقے سے پورا کرنے کے لیے اپنی تدریسی تکنیکوں اور سیکھنے کی سرگرمیوں کو اس کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔ یہ حکمت عملی سیکھنے کے زیادہ موثر تجربات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جبکہ طلباء کی مصروفیت، حوصلہ افزائی اور تعلیمی کارکردگی کو بھی بڑھاتی ہے۔

2.3 اکتساب کے اقسام (Types of learning styles)

انداز اکتساب ان ترجیحی طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں جنہیں افراد نئی معلومات حاصل کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ طرز میں مختلف طریقوں پر مشتمل ہیں جن کے ذریعے افراد سیکھنے کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور اپنے ماحول کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ مختلف قسم کے انداز اکتساب کو سمجھنا معلمین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے طلباء کی متنوع ضروریات کو موثر طریقے سے پورا کرنے کے لیے اپنے تدریسی انداز کو تیار کریں۔ اس انداز اکتساب کی چار بنیادی اقسام ہیں:

1- بصری انداز اکتساب (Visual Learning Style): بصری اکتساب والے بصری محرکات جیسے کہ تصاویر، خاکے، چارٹ اور ویڈیوز کے ذریعے معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بصری شکل میں پیش کی گئی معلومات کو دیکھنے کے لئے ایک مضبوط ترجیح رکھتے ہیں، کیونکہ یہ انہیں معلومات کو بہتر طور پر سمجھنے اور برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ بصری اکتساب والے اکثر بصری آلات، رنگین پریزنٹیشنز، اور مظاہروں سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو تصورات اور خیالات کو واضح کرتے ہیں۔ وہ اپنے سیکھنے کے عمل کو سہارا دینے کے لیے تحریری مواد، جیسے نصابی کتب اور ہینڈ آؤٹس پر بھی بہت زیادہ انحصار کر سکتے ہیں۔

2- سمعی انداز اکتساب (Auditory Learning Style): سمعی انداز اکتساب والے سننے اور زبانی بات چیت کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بولے جانے والے الفاظ، لیکچرز، مباحثے اور آڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے پیش کی گئی معلومات کو سمجھنے اور برقرار رکھنے کی گہری صلاحیت رکھتے ہیں۔ سمعی انداز اکتساب والوں میں اکثر تال کا شدید احساس ہوتا ہے اور وہ معلومات کو بار بار سننے یا بلند آواز سے بیان کرنے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ گروہی مباحثوں، اور زبانی پیشکشوں میں مشغول ہونے سے بھی لطف اندوز ہو سکتے ہیں، جہاں وہ سرگرمی سے حصہ لے سکتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ خیالات کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔

3- عضلاتی انداز اکتساب (Kinesthetic Learning Style): عضلاتی انداز اکتساب والے، جنہیں ٹیکنالوجی لرنرز بھی کہا جاتا ہے، تجربات اور جسمانی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں سیکھنے کے عمل میں مکمل طور پر مشغول ہونے کے لیے اپنے ماحول کے ساتھ نقل و حرکت اور تعامل کی سخت ضرورت ہے۔ عضلاتی طور پر سیکھنے والے ایسے حالات میں ترقی کرتے ہیں جہاں وہ اشیاء میں چلا سکتے ہیں، تجربات کر سکتے ہیں، اور کردار ادا کرنے یا نقلی میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ وہ بہترین طریقے سے سیکھتے ہیں جب وہ تصورات کو دریافت کرنے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنے رابطے، حرکت، اور توازن کے احساس کو فعال طور پر استعمال کرتے ہیں۔

4۔ پڑھنے / لکھنے کی ترجیح (Reading / Writing Preference): پڑھنے / لکھنے کی ترجیح رکھنے والے افراد تحریری متن کو اپنے سیکھنے کے بنیادی انداز کے طور پر پسند کرتے ہیں۔ وہ مواد کو پڑھنے، نوٹ لکھنے، اور تحریری مشقوں میں مشغول ہونے کے ذریعے معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پڑھنا / لکھنا سیکھنے والے نصابی کتابیں پڑھنا، تفصیلی نوٹ لینا، مضامین لکھنا، اور تحریری تفویضات کو مکمل کرنا جیسی سرگرمیوں میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ وہ آزادانہ طور پر کام کرنے کو ترجیح دے سکتے ہیں اور پیچیدہ تصورات کی اپنی سمجھ کو گہرا کرنے کے لیے پڑھنے اور لکھنے میں وقت گزار سکتے ہیں۔

یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ زیادہ تر افراد سیکھنے کے ان طرزوں کے امتزاج کی نمائش کرتے ہیں، جس میں ایک یا دو طرزیں دوسروں سے زیادہ غالب ہوتی ہیں۔ مزید برآں، سیاق و سباق اور مخصوص سیکھنے کے کام کے لحاظ سے سیکھنے کے انداز مختلف ہو سکتے ہیں۔ سیکھنے کے مختلف طرزوں کو سمجھ کر اور ان کو تدریسی طریقوں میں ہم آہنگ کرنے سے، معلمین جامع اور پرکشش سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جو تمام طلباء کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرتا ہے۔

2.3.1 انداز اکتساب کے نظریاتی فریم ورک نمونے / خاکے

(Theoretical frameworks and models of learning styles)

انداز اکتساب کے نظریاتی فریم ورک اور ماڈلز کو سمجھنا اساتذہ کو قیمتی بصیرت فراہم کرتا ہے کہ افراد کس طرح معلومات کو سیکھتے اور اس پر کارروائی کرتے ہیں۔ یہ فریم ورک اکتساب کی ترجیحات کی مختلف جہتوں کی درجہ بندی اور سمجھنے کے لیے منظم طریقے پیش کرتے ہیں۔ تین نمایاں نظریاتی فریم ورک اور سیکھنے کے انداز کے ماڈلز میں ذیل شامل ہیں:

I. کولب کا تجرباتی اکتساب کا نظریہ (Kolb's Experiential Learning Theory):

کولب کا تجرباتی اکتساب کا نظریہ، جسے ڈیوڈ اے کولب نے 1970 کی دہائی میں تجویز کیا تھا، یہ انداز اکتساب کے سب سے زیادہ بااثر نمونوں میں سے ایک ہے۔ یہ نظریہ بتاتا ہے کہ سیکھنا ایک چکر (Cyclic) عمل ہے جس میں چار مراحل شامل ہیں: ٹھوس تجربہ، عکاس مشاہدہ، تجریدی تصورات، اور فعال تجربہ۔ کولب کے مطابق، افراد نے ان چار مراحل میں مشغولیت کے اپنے غالب انداز کی بنیاد پر سیکھنے کے انداز کو ترجیح دی ہے۔

(a) ٹھوس تجربہ (Concrete Experiment-CE): اس مرحلے میں کسی چیز کا تجربہ کرنا شامل ہے، یا تو براہ راست مشاہدے کے ذریعے یا کسی صورت حال میں عملی شمولیت کے ذریعے۔ مثال کے طور پر، ایک طالب علم جو سائنس کے تجربے میں حصہ لے رہا ہے یا کسی تاریخی مقام کا فیلڈ ٹرپ کر رہا ہے وہ ٹھوس تجربے میں مشغول ہوگا۔

(b) عکاسی مشاہدہ (Reflective Observation-RO): کسی چیز کا تجربہ کرنے کے بعد، افراد اپنے تجربات اور مشاہدات پر غور کرتے ہیں۔ وہ تجزیہ کرتے ہیں کہ کیا ہوا، مختلف نقطہ نظر پر غور کریں، اور اپنے تجربات کے پیچھے معنی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ عکاس مشاہدے میں جرنلنگ، مباحثے، یا خود شناسی شامل ہو سکتی ہے۔

(c) تجریدی تصور (Abstract Conceptualization-AC): اس مرحلے میں، افراد تجریدی تصورات اور نظریات تشکیل دے کر اپنے تجربات کا احساس دلاتے ہیں۔ وہ اپنے تجربات اور موجودہ علم کے درمیان تعلق پیدا کرتے ہیں، مفروضے تیار کرتے ہیں، اور مظاہر کی وضاحت کے لیے ذہنی ماڈل بناتے ہیں۔ تجریدی تصور میں اکثر تنقیدی سوچ، تجزیہ اور معلومات کی ترکیب شامل ہوتی ہے۔

(d) فعال تجربہ (Active Experiment-AE): آخر میں، افراد اپنے نئے بنائے گئے تصورات اور نظریات کو حقیقی دنیا کے حالات میں فعال طور پر استعمال کرتے ہوئے لاگو کرتے ہیں۔ وہ اپنے مفروضوں کی جانچ کرتے ہیں، پیشین گوئیاں کرتے ہیں، اور اپنے علم کو عملی طور پر لاگو کرنے کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ فعال تجربات میں تجربات کرنا، مسائل کو حل کرنا، یا نئی حکمت عملیوں کو نافذ کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

کولب کے مطابق، متعلم مندرجہ ذیل چار بنیادی طریقہ کار کو اپناتے ہوئے اپنے پسندیدہ انداز اکتساب کا تعین کرتے ہیں:

- i. متنوع (Diverging): متنوع سیکھنے والے ٹھوس تجربے اور عکاس مشاہدے کے مراحل میں سبقت رکھتے ہیں۔ وہ تخیلاتی، تخلیقی، اور کھلے ذہن کے ہوتے ہیں، اور وہ نتائج اخذ کرنے سے پہلے مختلف زاویوں کا مشاہدہ اور ان پر غور کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ متنوع سیکھنے والے ایسے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں جو ریسرچ، ذہنی الجھن اور تخلیقی اظہار کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
- ii. استحالہ کرنا (Assimilating): استحالہ کرنے والے متعلم عکاس مشاہدے اور تجریدی تصور میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہ تجزیاتی، منطقی اور منظم سوچ رکھنے والے ہوتے ہیں جو معلومات کو عملی طور پر لاگو کرنے سے پہلے اسے منظم اور تجزیہ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ استحالہ کرنے والے متعلم کو ایسی سرگرمیوں کی طرف راغب کیا جاتا ہے جن میں پیچیدہ تصورات کو سمجھنا، معلومات کی ترکیب کرنا، اور نظریات کو تیار کرنا شامل ہے۔

iii. مرکوزیت / ارتکاز (Converging): کنورجنگ متعلم تجریدی تصور اور فعال تجربات میں سبقت رکھتے ہیں۔ وہ عملی، نتائج پر مبنی افراد ہیں جو حقیقی دنیا کی ترتیبات میں نظریاتی علم کو لاگو کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مائل متعلم مسائل کو حل کرنے، تجربات کرنے، اور نئے آئیڈیاز کو عملی طور پر نافذ کرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

iv. موافقت پذیر (Accommodating): موافقت پذیر متعلم وہ ہوتے ہیں جو فعال ت اور عملی تجربے میں ترقی کرتے ہیں۔ وہ تجرباتی اکتساب پر انحصار کرتے ہیں اور مشق سے سیکھنا پسند کرتے ہیں۔ موافقت پذیر متعلم ہمت، بے ساختہ اور لچکدار افراد ہوتے ہیں جو خطرات مول لینا اور اپنے تجربات سے سیکھنا پسند کرتے ہیں۔

کولب کا تجرباتی اکتساب کا نظریہ اکتسابی چکر کے چاروں مراحل میں متعلم کو شامل کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ افراد کی مختلف ترجیحات ہو سکتی ہیں کہ وہ ہر مرحلے میں کیسے مشغول ہوں۔ ان ترجیحات کو سمجھ کر، اساتذہ سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جو ان کے طلباء کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرتے ہیں، بالآخر سیکھنے کے نتائج کو بڑھاتے ہیں اور گہری سمجھ کو فروغ دیتے ہیں۔

II. VARK ماڈل (بصری، سمعی، پڑھنا/لکھنا، عضلاتی)

VARK Model (Visual, Auditory, Reading/Writing, Kinesthetic)

VARK ماڈل، جو نیل فلمینگ نے 1980 کی دہائی کے آخر میں تیار کیا تھا، اکتساب کے مختلف انداز کو سمجھنے اور ان کی درجہ بندی کرنے کا ایک مقبول فریم ورک ہے۔ VARK کا مطلب بصری (visual)، سمعی (Auditory)، پڑھنا/لکھنا (Reading/Writing) اور عضلاتی (Kinesthetic) ہے، جو ان چار بنیادی طریقوں کی نمائندگی کرتا ہے جن کے ذریعے افراد معلومات حاصل کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

1- بصری (Visual): بصری س طور پر سیکھنے والے بصری محرکات، جیسے تصاویر، خاکے، چارٹ اور ویڈیوز کے ذریعے معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بصری شکل میں پیش کی گئی معلومات کو دیکھنے کے لئے ایک مضبوط ترجیح رکھتے ہیں، کیونکہ یہ انہیں معلومات کو بہتر طور پر سمجھنے اور برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ بصری طور پر سیکھنے والے اکثر بصری وسائل، رنگین پریزنٹیشنز، اور مظاہروں سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو تصورات اور نظریات کو واضح کرتے ہیں۔

2- سمعی (Auditory): سمعی طور پر سیکھنے والے سننے اور زبانی بات چیت کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بولے جانے والے الفاظ، لیکچرز، مباحثے اور آڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے پیش کی گئی معلومات کو سمجھنے اور برقرار رکھنے کی گہری صلاحیت رکھتے ہیں۔ سمعی طور پر سیکھنے والے معلومات کو بار بار سننے یا بلند آواز سے بیان کرنے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اور وہ اکثر گروہی مباحثوں اور زبانی پیشکشوں میں مشغول ہونے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

3- پڑھنا/لکھنا (Reading/Writing): پڑھنے/لکھنے کی ترجیح رکھنے والے افراد اپنے سیکھنے کے بنیادی طریقہ کے طور پر تحریری متن کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ نصابی کتابیں پڑھنے، تفصیلی نوٹ لینے، مضامین لکھنے، اور تحریری اسائنمنٹس کو مکمل کرنے جیسی سرگرمیوں میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ پڑھنے/لکھنے والے آزادانہ طور پر کام کرنے کو ترجیح دے سکتے ہیں اور پیچیدہ تصورات کی اپنی سمجھ کو گہرا کرنے کے لیے پڑھنے اور لکھنے میں وقت گزار سکتے ہیں۔

4- عضلاتی (Kinesthetic): عضلاتی طور پر سیکھنے والے، جنہیں ٹیکنائٹس سیکھنے والے بھی کہا جاتا ہے، تجربات اور جسمانی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں سیکھنے کے عمل میں مکمل طور پر مشغول ہونے کے لیے اپنے ماحول کے ساتھ نقل و حرکت اور تعامل کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ عضلاتی طور پر سیکھنے والے ایسے حالات میں ترقی کرتے ہیں جہاں وہ اشیاء کا استعمال کر سکتے ہیں، تجربات کر سکتے ہیں، اور کردار ادا کرنے یا نقالی میں مشغول ہو سکتے ہیں۔

VARK ماڈل تسلیم کرتا ہے کہ افراد اکثر ان طریقوں میں سے ایک یا زیادہ کے لیے ترجیحات رکھتے ہیں، کچھ ترجیحات دوسروں کے مقابلے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ مزید برآں، افراد سیاق و سباق اور مخصوص سیکھنے کے کام کے لحاظ سے سیکھنے کے انداز کے امتزاج کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔

VARK سوالنامہ ایک وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا آلہ ہے جو کہ چار طریقوں پر مبنی کسی فرد کے انداز اکتساب کی ترجیحات کا تعین کرتا ہے۔ VARK ماڈل کے مطابق ان کے ترجیحی اکتسابی انداز کو سمجھنا متعلم اور اساتذہ کو تدریسی تکنیکوں اور سیکھنے کی سرگرمیوں کو تبدیل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے اساتذہ انفرادی ضروریات اور ترجیحات کو بہتر طریقے سے پورا کر سکتے ہیں، بالآخر، تدریس اور سیکھنے کے عمل کی تاثیر کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

III. ہنی اور مفورڈ طرز اکتساب کا سوالنامہ

(Honey and Mumford's Learning Styles Questionnaire)

ہنی اور مفورڈ کے انداز اکتساب کا سوالنامہ پیٹر ہنی اور ایلن مفورڈ کے کام پر مبنی ہے، جنہوں نے کولب کے تجرباتی اکتساب کے نظریے (ELT) پر توسیع کی۔ یہ سوالنامہ کسی فرد کے اکتساب اور مسائل کے حل کے لیے ان کے نقطہ نظر کی بنیاد پر اس کے پسندیدہ انداز اکتساب کی شناخت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ چار الگ الگ طرزوں میں درجہ بند کرتا ہے:

1- فعالیت پسند (Activist): فعالیت پسند وہ افراد ہوتے ہیں جو تجربات اور فعال تجربات کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ نئے اور مشکل کاموں میں مشغول ہونے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اکثر بغیر کسی پیشگی منصوبہ بندی یا غور کے نئے تجربات میں کودتے ہیں۔ ک فعالیت پسند افراد متحرک اور انٹرایکٹو سیکھنے کے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں جہاں وہ آزمائش اور غلطی کے ذریعے نئے تصورات کو دریافت کر سکتے ہیں۔

2- عکاس (Reflector): عکاس وہ افراد ہیں جو سیکھنے کی سرگرمیوں میں فعال طور پر مشغول ہونے سے پہلے بیچھے ہٹنا اور مشاہدہ کرنا پسند کرتے ہیں۔ وہ بنیادی نمونوں اور رابطوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے تجربات کا تجزیہ کرنے اور ان پر غور کرنے کے لیے وقت نکالتے ہیں۔ عکاس رائے کو اہمیت دیتے ہیں اور اکثر محتاط مشاہدے، سوچے سمجھے تجزیہ اور خود شناسی کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

3- نظریہ ساز (Theorists): نظریہ ساز وہ افراد ہیں جو منطقی استدلال اور تجریدی تصور کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ بنیادی اصولوں، نظریات اور فریم ورک کو دریافت کرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں تاکہ یہ سمجھ سکیں کہ چیزیں کیسے کام کرتی ہیں۔ نظریہ ساز تجزیاتی اور تنقیدی مفکرین ہوتے ہیں جو مظاہر پر حکمرانی کرنے والے بنیادی اصولوں اور نظریات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ منظم سیکھنے کے ماحول کی قدر کرتے ہیں جو تصوراتی تفہیم اور منطقی استدلال پر زور دیتے ہیں۔

4- عملیت پسند (Pragmatists): عملیت پسند وہ افراد ہیں جو عملی استعمال اور حقیقی دنیا کے مسائل کے حل کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ عمل پسند ہوتے ہیں، اور عملی مسائل کو حل کرنے کے لیے علم اور ہنر کو کس طرح استعمال کرنا ہے اس پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ عملیت پسند سیکھنے کے تجربات کی قدر کرتے ہیں اور اکثر نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں لاگو کرنے کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

ہنی اور مفورڈ کا انداز اکتساب کا سوالنامہ تعلیمی اور پیشہ ورانہ تناظر میں وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ افراد کے ترجیحی انداز اکتساب کا اندازہ لگایا جاسکے اور تدریسی طریقوں کی رہنمائی کی جاسکے۔ متعلم کی ترجیحات کو سمجھنا اساتذہ کو اپنی تدریسی تکنیکوں اور سیکھنے کی

سرگرمیوں میں ترمیم کرنے کی اجازت دیتا ہے تاکہ وہ سیکھنے کے مختلف اسلوب کو پورا کر سکیں، جس کے نتیجے میں طلباء کی مصروفیت، حوصلہ افزائی اور سیکھنے کے نتائج میں اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- انداز اکتساب کے مختلف اجزاء بتائے؟
2- کولب کا تجرباتی اکتساب کے نظریہ پر روشنی ڈالے؟

2.3.2 تدریس اور طرز اکتساب میں ارتباط کی اہمیت

(Importance of Matching Teaching and Learning Styles)

انداز اکتساب کے ساتھ تدریسی طرزوں کا ملاپ کئی وجوہات کی بنا پر تعلیم میں ضروری ہے، ہر ایک سیکھنے کے عمل کی مجموعی تاثیر اور جامعیت میں معاون ہے۔

i. بہتر طالب علم کی مصروفیت اور حوصلہ افزائی (Enhanced Student Engagement and Motivation)

تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے بنیادی فوائد میں سے ایک طالب علم کی مصروفیت اور حوصلہ افزائی میں نمایاں اضافہ ہے۔ جب اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں کو طلباء کے سیکھنے کے ترجیحی طریقوں سے مماثل بناتے ہیں، تو اس سے سیکھنے کا ایک زیادہ حوصلہ افزا اور متعلقہ تجربہ ہوتا ہے۔ طلباء مواد سے زیادہ جڑے ہوئے محسوس کرتے ہیں اور سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر حصہ لینے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بصری سیکھنے والے بصری امداد اور مظاہروں کے ساتھ پیش کیے جانے پر زیادہ مشغول ہو سکتے ہیں، جب کہ عضلاتی طور پر سیکھنے والے سیکھنے کی سرگرمیوں میں ترقی کر سکتے ہیں۔ طلباء کی انفرادی ترجیحات کو پورا کرنے سے، اساتذہ ان کے تجسس اور سیکھنے کے لیے جوش و خروش کو بھڑکا سکتے ہیں، جس سے کمرہ جماعت کے اندر اور باہر دونوں طرح کی مصروفیت اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

ii. بہتر اکتسابی نتائج (Improved Learning Outcomes):

تدریس اور اکتساب کے انداز کے ملاپ کا ایک اور اہم فائدہ اکتسابی نتائج میں نمایاں بہتری ہے۔ تحقیق نے مستقل طور پر دکھایا ہے کہ جب تدریسی طریقے طلباء کے ترجیحی انداز اکتساب کے مطابق ہوتے ہیں، تو ان کے تصورات کو مؤثر طریقے سے سمجھنے، معلومات کو برقرار رکھنے، اور تعلیمی کامیابی کی اعلیٰ سطح حاصل کرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، سمعی سیکھنے والے ایسے ماحول میں سبقت لے سکتے ہیں جہاں لیکچرز اور زبانی وضاحتیں نمایاں ہوں، جبکہ بصری سیکھنے والے بصری طور پر محرک مواد اور مظاہروں سے زیادہ فائدہ اٹھا

سکتے ہیں۔ معلومات کو ایسے طریقوں سے پیش کرنے سے جو طلباء کے انفرادی سیکھنے کے انداز سے مطابقت رکھتے ہوں، اساتذہ کو موضوع کی گہرائی سے سمجھنے اور اس پر عبور حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے، جس سے تشخیص میں کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور علم کی طویل مدتی برقراری ہوتی ہے۔

iii. مشمولاتی تعلیمی ماحول بنانا (Creating Inclusive Learning Environments):

تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ ہم آہنگ کرنا بھی جامع اور مساوی تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے جہاں تمام طلباء قابل قدر اور معاون محسوس کرتے ہیں۔ سیکھنے کی متنوع ترجیحات کو پہچان کر اور ان سے مطابقت کرتے ہوئے، اساتذہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہر طالب علم کو مواد کے ساتھ اس طرح مشغول ہونے کا موقع ملے جو ان کی منفرد ضروریات اور طاقت کے مطابق ہو۔ یہ نقطہ نظر طالب علموں کے پس منظر، صلاحیتوں، یا سیکھنے کی ترجیحات سے قطع نظر ان میں تعلق اور بااختیار بنانے کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ مزید برآں، یہ انفرادی اختلافات کے لیے احترام اور تعریف کے کلچر کو فروغ دیتا ہے، جو ایک زیادہ جامع معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے۔ اپنے مرہم جماعت کے اندر سیکھنے کے اسلوب کے تنوع کو اپناتے ہوئے، معلمین ایک ایسا ماحول تیار کر سکتے ہیں جہاں ہر طالب علم تعلیمی ترقی کر سکے اور کامیاب ہو سکے۔

خلاصہ یہ کہ، انداز اکتساب کے ساتھ تدریسی طرزوں کا ملاپ طلبہ کی مشغولیت اور حوصلہ افزائی، سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنانے، اور جامع سیکھنے کے ماحول کی تخلیق کے لیے بہت ضروری ہے۔ اپنے طالب علموں کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کو پہچان کر، اساتذہ متحرک اور موثر سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو تمام سیکھنے والوں کو اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے کے لیے بااختیار بناتے ہیں۔

2.3.3 تدریسی طرزوں کو طرز اکتساب سے مربوط کرنے کی حکمت عملیاں

(Strategies for Matching Teaching Styles with Learning Styles)

تدریسی انداز کو انداز اکتساب کے ساتھ موثر طریقے سے ملانے کے لیے، اساتذہ مختلف حکمت عملیوں کو استعمال کر سکتے ہیں جو طلباء کی انفرادی ترجیحات اور رجحانات کا اندازہ لگانے سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ طلباء کس طرح اپنے اکتساب کو ترجیح دیتے ہیں، معلم اپنے تدریسی طریقے تیار کر سکتے ہیں تاکہ سیکھنے کے دلچسپ اور جامع تجربات پیدا ہوں۔

I. طلباء کے طرز اکتساب کا اندازہ لگانا (Assessing Students' Learning Styles):

1- طرز اکتساب کی فہرست کا استعمال (Using Learning Style Inventories): لرننگ اسٹائل انوینٹریز ایسے ٹولز ہیں جنہیں

سیکھنے کے مختلف طریقوں کے لیے افراد کی ترجیحات کا اندازہ لگانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ انوینٹریز عام طور پر سوالنامے یا سروے پر مشتمل ہوتی ہیں جو طلباء سے بصری، سمعی، حرکیاتی، اور پڑھنے / لکھنے کے سیکھنے کے انداز کے بارے میں ان کی ترجیحات کے بارے میں پوچھتی ہیں۔ ان کے جوابات کی بنیاد پر، اساتذہ طلباء کے سیکھنے کے ترجیحی طریقوں کے بارے میں بصیرت حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے مطابق اپنے تدریسی طریقوں کو اپنا سکتے ہیں۔ عام طور پر استعمال شدہ سیکھنے کے انداز کی فہرستوں کی مثالوں میں VARK

سوالنامہ اور ہنی اور مقررہ کے سیکھنے کے انداز کا سوالنامہ شامل ہے۔ ان انویسٹریوں کے انتظام کے ذریعے، اساتذہ طلباء کی سیکھنے کی ترجیحات میں نمونوں اور رجحانات کی شناخت کر سکتے ہیں اور اس معلومات کو ان کی تدریسی منصوبہ بندی سے آگاہ کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

2- مشاہداتی طریقے (Observational Methods): رسمی انویسٹریوں کے علاوہ، ماہرین تعلیم مشاہدے اور تعامل کے ذریعے بھی طلباء کے انداز اکتساب کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ طلباء کس طرح سیکھنے کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں، کمرہ جماعت کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں، اور تعلیمی مواد کے ساتھ تعامل کرتے ہیں، اساتذہ اپنی ترجیحی اکتساب کے طریقوں کے بارے میں قیمتی بصیرت حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بصری سیکھنے والے تفصیلی نوٹ لینے، خاکے بنانے، یا بصری امداد کا قریب سے جائزہ لینے کے لیے ترجیح ظاہر کر سکتے ہیں، جب کہ سمعی سیکھنے والے لیکچرز کے دوران توجہ سے سننے یا گروپ مباحثوں میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترجیح ظاہر کر سکتے ہیں۔ طلباء کے طرز عمل اور رد عمل پر توجہ دے کر، اساتذہ طلباء کے انفرادی انداز اکتساب کے ساتھ بہتر طور پر ہم آہنگ ہونے کے لیے اپنے تدریسی انداز کو تیار کر سکتے ہیں۔

ان تشخیصی حکمت عملیوں کو بروئے کار لا کر، اساتذہ طلباء کی سیکھنے کی ترجیحات کے بارے میں گہری سمجھ حاصل کر سکتے ہیں اور مؤثر طریقے سے ان کے تدریسی انداز کو طلباء کی انفرادی ضروریات اور طاقتوں کے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ تدریسی منصوبہ بندی کے لیے یہ فعال نقطہ نظر پر کشش اور ذاتی نوعیت کے سیکھنے کے تجربات پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے جو طالب علم کی کامیابی اور ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔

II. تدریسی طریقوں میں لچک: (Flexibility in teaching approaches)

تدریسی طریقوں میں لچک سے مراد اساتذہ کی اپنے تدریسی طریقوں کو اپنانے اور ان میں ترمیم کرنے کی اہلیت ہے تاکہ وہ اپنے طلباء کی متنوع سیکھنے کی ضروریات اور ترجیحات کو ایڈجسٹ کریں۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ طلباء کے سیکھنے کے انداز، طاقتیں اور ترجیحات مختلف ہوتی ہیں، اساتذہ جامع اور مؤثر سیکھنے کے ماحول کو تخلیق کرنے کے لیے لچکدار تدریسی حکمت عملیوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

1- تدریسی طریقوں کی موافقت (Adaptation of Teaching Methods): اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں کو اپنے طلباء کی متنوع ضروریات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔ اس میں مختلف تدریسی تکنیکوں کو اپنانا شامل ہو سکتا ہے جیسے لیکچرز، مباحثے، پنڈ آن سرگرمیاں، اور ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز۔ مثال کے طور پر، ایک استاد سمعی سیکھنے والوں کو مواد فراہم کرنے کے لیے لیکچر کی شکل کا استعمال کر سکتا ہے، جبکہ بصری سیکھنے والوں کی مدد کے لیے بصری امداد اور مظاہروں کو شامل کر سکتا ہے۔ تدریسی طریقوں کی ایک متنوع رینج کو بروئے کار لاتے ہوئے، اساتذہ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ تمام طلباء کو مواد کے ساتھ ان طریقوں سے مشغول ہونے کے مواقع میسر ہوں جو ان کے پسندیدہ انداز اکتساب کے مطابق ہوں۔

2- متنوع تدریسی تکنیکوں کو شامل کرنا (Incorporating Diverse Instructional Techniques): معلمین متنوع تدریسی تکنیکوں کو اپنے اسباق میں ضم کرتے ہیں تاکہ سیکھنے کے مختلف طریقوں کو متاثر کیا جاسکے۔ اس میں بصری سیکھنے والوں کی مدد کے لیے بصری امداد جیسے چارٹ، خاکے، اور ویڈیوز کا استعمال، سمعی سیکھنے والوں کو شامل کرنے کے لیے گروپ ڈسکشن اور کوآپریٹو اکتسابی

سرگرمیوں کو شامل کرنا، اور عضلاتی یا حرکتی سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہینڈ آن تجربات اور حرکتی سرگرمیاں فراہم کرنا شامل ہو سکتا ہے۔ مختلف قسم کی تدریسی تکنیکیں پیش کر کے، اساتذہ متحرک اور حوصلہ افزا تعلیمی ماحول بنا سکتے ہیں جو ان کے طلباء کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کے مطابق ہو۔

3۔ سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کرنا (Providing Multiple Avenues for Learning): اساتذہ مختلف سیکھنے کی ترجیحات کے ساتھ طالب علموں کی مطابقت کے لیے سیکھنے کے متعدد مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔ اس میں سیکھنے کے مختلف طریقوں کو سپورٹ کرنے کے لیے متعدد وسائل اور مواد، جیسے نصابی کتابیں، آن لائن وسائل، آڈیو ریکارڈنگ، اور ہینڈ آن مواد کی پیشکش شامل ہے۔ مثال کے طور پر، ایک استاد پڑھنے / لکھنے والے انداز اکتساب کے طلبہ کے لیے تحریری نوٹ اور ریڈنگ فراہم کر سکتا ہے، جبکہ عضلاتی طور پر سیکھنے والوں کے لیے انٹر ایکٹو سمولیشنز اور تجرباتی سیکھنے کے مواقع بھی پیش کر سکتا ہے۔ سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کر کے، معلمین اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ تمام طلباء کو ان وسائل تک رسائی حاصل ہو جو ان کے پسندیدہ انداز اکتساب کے مطابق ہوں۔

مجموعی طور پر، تدریسی طریقہ کار میں چلک اساتذہ کو اپنے طلباء کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے اور جامع تعلیمی ماحول بنانے کی اجازت دیتی ہے جہاں تمام متعلم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کے تدریسی طریقوں کو اپنا کر، متنوع تدریسی تکنیکیں کو شامل کر کے، اور سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کر کے، اساتذہ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہر طالب علم کو مواد کے ساتھ ان طریقوں سے مشغول ہونے کے مواقع میسر ہوں جو ان کے سیکھنے کے انداز اور ترجیحات کی حمایت کرتے ہوں۔

III. سیکھنے کے لیے متعدد مواقع فراہم کرنا (Providing Multiple Avenues for Learning):

تدریسی طرزوں کو سیکھنے کے انداز سے مؤثر طریقے سے مماثل بنانے کے لیے، اساتذہ ایسے حربے استعمال کر سکتے ہیں جو طلباء کو سیکھنے کے مختلف مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ مواد کے ساتھ مشغول ہونے اور مجموعی طور پر برقراری کو قائم رکھنے اور فہم کو بڑھانے کے متعدد طریقے فراہم کر کے مختلف سیکھنے کی ترجیحات کی حمایت کر سکتے ہیں۔

1۔ بصری وسائل اور مظاہرے (Visual Aids and Demonstrations): بصری وسائل اور مظاہروں میں تصورات کے بارے میں طالب علموں کی سمجھ کو بڑھانے کے لیے بصری عناصر جیسے چارٹ، خاکے، گراف اور ویڈیوز کا استعمال شامل ہے۔ بصری انداز اکتساب والے، خاص طور پر، ان ٹولز سے فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ یہ تجریدی خیالات کی ٹھوس نمائندگی فراہم کرتے ہیں۔ اسباق میں بصری امداد اور مظاہروں کو شامل کر کے، معلمین بصری سیکھنے والوں کے لیے مواد کو زیادہ قابل رسائی اور پرکشش بنا سکتے ہیں، پیچیدہ تصورات کو زیادہ مؤثر طریقے سے سمجھنے میں طالب علموں کی مدد کر سکتے ہیں۔

2۔ سمعی وسائل جیسے لیکچرز اور پوڈکاسٹ (Auditory Resources such as Lectures and Podcasts): سمعی وسائل، جیسے لیکچرز، مباحثے، اور پوڈکاسٹ، سمعی سیکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں جو سننے اور زبانی بات چیت کے ذریعے سیکھنا پسند کرتے ہیں۔ لیکچرز طلباء کو زبانی وضاحت اور بحث کے مواقع فراہم کرتے ہیں، جبکہ پوڈکاسٹ آڈیو مواد کی فراہمی کے لیے ایک اضافی ذریعہ پیش کرتے

ہیں۔ سمعی وسائل کو ہدایات میں شامل کر کے، معلم سمعی سیکھنے والوں کی ترجیحات کو پورا کر سکتے ہیں اور انہیں اپنی ترجیحی طریقہ کار کے ذریعے مواد کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع بھی فراہم کر سکتے ہیں۔

3- ہینڈ آن سرگرمیاں اور تجربی اکتسابی مواقع (Hands-on Activities and Experiential Learning Opportunities): ہینڈ آن سرگرمیاں اور تجرباتی اکتسابی مواقع میں عملی اپیلی کیشنز اور حقیقی دنیا کے تجربات کے ذریعے مواد کے ساتھ فعال شرکت اور مشغولیت شامل ہے۔ عضلاتی طور پر سیکھنے والے، خاص کر، ان سرگرمیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ وہ انہیں اپنے رابطے اور حرکت کے حواس کو مشغول کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ہینڈ آن سرگرمیاں اور تجرباتی سیکھنے کے مواقع فراہم کر کے، معلمین متحرک اور متعامل سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو تصورات کی گہری سمجھ اور برقراری کو فروغ دیتے ہیں۔

4- مواد مطالعہ اور تحریری تفویضات (Reading Materials and Writing Assignments): مواد مطالعہ اور تحریری تفویضات ان سیکھنے والوں سے اپیل کرتے ہیں جو پڑھنے اور لکھنے کے ذریعے معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ پڑھنے کا مواد جیسے کہ نصابی کتابیں، مضامین، اور آن لائن وسائل طلباء کو تحریری وضاحتیں اور مثالیں فراہم کرتے ہیں، جبکہ تحریری تفویضات انہیں اپنے خیالات کو منظم کرنے اور مواد کے بارے میں اپنی سمجھ کو واضح کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پڑھنے کے مواد اور تحریری تفویضات کو ہدایات میں شامل کر کے، اساتذہ پڑھنے / لکھنے کے طور پر سیکھنے والوں کی ترجیحات کی حمایت کر کے اور انہیں اپنی ترجیحی طریقوں کے ذریعے مواد کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر، سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کرنا اساتذہ کو سیکھنے کی متنوع ترجیحات کو اپنانے اور طالب علم کی مصروفیت، فہم، اور برقراری کو قائم رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ سیکھنے کے مختلف اندازوں سے مماثل وسائل اور سرگرمیوں کی ایک رینج پیش کر کے، معلمین جامع اور موثر سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جہاں تمام طلباء کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اپنی پیشرفت کی جانچ کریں: (Check Your Progress)
1- مماثل انداز تدریس اور اکتساب کی اہمیت کو مختصر آجاگر کریں۔
2- تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ ملانے کی حکمت عملیوں کی وضاحت کریں؟

2.3.4 طرز تدریس اور اکتساب ارتباط میں درپیش چیلنجز

(Challenges in matching teaching styles with learning styles)

تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ موثر طریقے سے ملانے کی جستجو میں، معلمین کو مختلف چیلنجز اور تحفظات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن پر یکساں اور جامع اکتسابی ماحول کو یقینی بنانے کے لیے توجہ دی جانی چاہیے۔ جو درج ذیل ہیں:

1- صرف ایک ہی انداز تدریسی پر زیادہ انحصار (Over reliance on only one teaching style): بنیادی چیلنجوں میں سے ایک واحد تدریسی انداز یا تدریسی طریقہ پر زیادہ انحصار کرنے کا رجحان ہے۔ معلمین پہلے سے طے شدہ طور پر تدریسی طریقوں پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں جو ان کی اپنی ترجیحات کے مطابق ہوں یا وہ سب سے زیادہ مؤثر سمجھتے ہیں، نادانستہ طور پر اپنے طلباء کی مختلف سیکھنے کی ضروریات اور ترجیحات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ایک تدریسی انداز پر یہ حد سے زیادہ انحصار ان طلباء میں منقطع اور مایوسی کا باعث بن سکتا ہے جن کے سیکھنے کے ترجیحی انداز مناسب طور پر شامل نہیں ہیں۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے، اساتذہ کو مختلف تدریسی طریقوں اور تدریسی تکنیکوں کو شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ سیکھنے کے مختلف طریقوں اور ترجیحات کو مد نظر رکھا جاسکے۔

2- ایک ہی کمرہ جماعت کے اندر مختلف سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرنا (Addressing Diverse Learning Needs Within a Single Classroom): ایک اور چیلنج ایک ہی کمرہ جماعت میں طلباء کی مختلف سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ آج کے کمرہ جماعت میں، اساتذہ کو طلباء کی بڑھتی ہوئی متنوع آبادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تمام طلباء کی ضروریات کو پورا کرنا مشکل ہو سکتا ہے، خاص طور پر تب جب وسائل اور مدد محدود ہو۔ اساتذہ کو اپنے طلباء کی مختلف ضروریات اور ترجیحات سے مطابقت کے لیے اپنے تدریسی انداز کو تیار کرنے کے لیے مختلف تدریسی تکنیکوں کو استعمال کرنا چاہیے۔ اس میں متبادل تفویضات فراہم کرنا، اضافی مدد یا افزودگی کے مواقع فراہم کرنا، اور ایک معاون اور جامع تعلیمی ماحول کو فروغ دینا شامل ہو سکتا ہے جہاں تمام طلباء قابل قدر اور احترام محسوس کرتے ہوں۔

3- ثقافتی تحفظات اور سیکھنے کی ترجیحات (Cultural Considerations and Learning Preferences): طلباء کی سیکھنے کی ترجیحات اور تجربات کی تشکیل میں ثقافتی تحفظات بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ اساتذہ کے لیے ایک بڑا چیلنج بن سکتا ہے۔ مختلف ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلباء کے سیکھنے کے الگ الگ انداز، مواصلاتی انداز، اور سیکھنے کے طریقے ہو سکتے ہیں جن کو دھیان میں رکھنا چاہیے۔ اساتذہ کو ثقافتی تنوع کا خیال رکھنا چاہیے اور ثقافتی طور پر جو ابده تدریسی طریقوں کو شامل کرنا چاہیے جو طلبہ کی ثقافتی شناخت اور پس منظر کا احترام کرتے ہیں۔ اس میں متنوع نقطہ نظر اور مواد کو ہدایات میں شامل کرنا، جامع کمرہ جماعت کے مباحثوں کو فروغ دینا، اور طلباء کے لیے اپنے منفرد ثقافتی تجربات اور نقطہ نظر کا اشتراک کرنے کے مواقع پیدا کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

4- تشخیص اور تعین قدر کے طریقے (Assessment and Evaluation Methods): تشخیص اور تعین قدر کے طریقے ایک اور چیلنج پیش کرتے ہیں جب تدریس کے انداز کو سیکھنے کے انداز سے ملایا جاتا ہے۔ روایتی تشخیصی طریقے جیسے کہ معیاری ٹیسٹ اور تحریری امتحانات طلباء کی مواد کی سمجھ اور مہارت کی درست پیمائش نہیں کر سکتے ہیں، خاص طور پر مختلف طرز کے سیکھنے والے طلباء کے لیے۔ اساتذہ کو مختلف قسم کی تشخیصی تکنیکوں کو استعمال کرنا چاہیے جو سیکھنے کے مختلف طریقوں اور ترجیحات کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔ اس میں کارکردگی پر مبنی جائزے، پروجیکٹ پر مبنی جائزے، پورٹ فولیوز، اور جائزے کی متبادل شکلیں شامل ہو سکتی ہیں جو طلباء کو اپنے علم اور ہنر کو ان طریقوں سے ظاہر کرنے کی اجازت دیتی ہیں جو ان کی انفرادی طاقتوں اور صلاحیتوں کی عکاسی کرتی ہیں۔

ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، معلمین جامع اور موثر تعلیمی ماحول بنا سکتے ہیں جو تمام طلباء کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرتا ہے۔ لچک، ثقافتی رد عمل، اور امتیازی ہدایات کو اپناتے ہوئے، اساتذہ اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہر طالب علم کو تعلیمی اور اس سے آگے ترقی کی منازل طے کرنے اور کامیاب ہونے کا موقع ملے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں: (Check Your Progress)
1۔ مماثل انداز تدریس اور اکتساب میں درپیش چیلنجز پر تبادلہ خیال کریں۔

2.4 خلاصہ (Summary)

اس پورے اکائی کے دوران، ہم نے انداز اکتساب کے ساتھ تدریسی طرزوں کے ملاپ کی اہمیت کو دریافت کیا ہے۔ ہم نے مختلف تدریسی اور سیکھنے کے اسلوب کو سمجھنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا، بشمول بصری، سمعی، عضلاتی، اور پڑھنے / لکھنے کی ترجیحات وغیرہ۔ ہم نے تدریسی طریقوں کو طالب علموں کے ترجیحی اکتسابی انداز کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے فوائد کو اجاگر کیا، جیسے بہتر مصروفیت، سیکھنے کے بہتر نتائج، اور جامع سیکھنے کے ماحول کی تخلیق۔ مزید برآں، ہم نے تدریسی طرزوں کو سیکھنے کے انداز کے ساتھ ملانے کے لیے مختلف حکمت عملیوں کا جائزہ لیا، جس میں طلباء کے سیکھنے کے انداز کا اندازہ لگانا، تدریسی طریقوں میں لچک، اور سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کرنا شامل ہیں۔

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ، تدریسی طرزوں کو انداز اکتساب کے ساتھ ملانا موثر اور جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے جہاں تمام طلباء ترقی کر سکیں۔ سیکھنے کی متنوع ترجیحات کو پہچان کر اور ان کو ایڈجسٹ کر کے، اساتذہ طلباء کو زیادہ موثر طریقے سے مشغول کر سکتے ہیں، سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنا سکتے ہیں، اور سیکھنے والوں کے درمیان تعلق اور باختیار بنانے کے احساس کو فروغ دے سکتے ہیں۔ معلمین کے طور پر، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم لچک، ثقافتی رد عمل، اور مختلف ہدایات کو اپنائیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہر طالب علم کو تعلیمی طور پر کامیابی حاصل کرنے اور اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے کا موقع ملے۔

2.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے اختتام پر:

- طلباء انداز اکتساب کے تصور کی وضاحت کرنے اور ان میں تعاون کرنے والے مختلف اجزاء کو پہچاننے کے قابل ہوں گے۔
- طلباء تعلیمی سیاق و سباق میں انداز اکتساب کے ساتھ تدریسی طریقوں کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت کو سمجھیں گے۔

- طلباء کو مختلف حکمت عملیوں سے آشنائی حاصل ہوگی جس کا مقصد تدریسی طرزوں کو مختلف سیکھنے کے اندازوں کے ساتھ ملانا ہے، سیکھنے کے موثر ماحول کو آسان بنانا ہے۔
- طلباء تدریس اور سیکھنے کے اسلوب کو سیدھ میں لانے سے وابستہ مشترکہ چیلنجوں اور تحفظات کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں گے، جس سے باخبر فیصلہ سازی اور مسائل کو حل کرنے کی اجازت ہوگی۔
- طلباء حکمت عملیوں کو لاگو کرنے کے عملی طریقے سیکھیں گے جو تعلیمی ترتیبات میں تدریسی انداز کو سیکھنے کے انداز کے ساتھ ہم آہنگ کرتی ہیں اور طلباء کی مصروفیت اور سیکھنے کے نتائج کو بڑھاتی ہیں۔

2.6 فرہنگ (Glossary)

- 1- انداز تدریسی (Teaching Style): کمرہ جماعت میں ہدایات فراہم کرنے اور سیکھنے کے تجربات کو آسان بنانے کے لیے اساتذہ کے ذریعے استعمال کیے جانے والے منفرد طریقے اور تکنیک۔
- 2- طرز اکتساب (Learning Styles): افراد کی ترجیحات اور رجحانات ہیں کہ وہ کس طرح بہترین طریقے سے سیکھتے ہیں، بشمول ان کے ترجیحی طریقے، ماحول اور علمی حکمت عملی۔
- 3- صف بندی (Alignment): اس بات کو یقینی بنانے کا عمل کہ تدریس کے طریقے طلباء کے سیکھنے کے انداز سے مماثل ہیں تاکہ مشغولیت، سمجھ بوجھ اور علم کی برقراری کو بہتر بنایا جاسکے۔
- 4- مشغولیت (Engagement): سیکھنے کی سرگرمیوں کے دوران طلباء کی طرف سے ظاہر کی جانے والی شمولیت، دلچسپی، اور شرکت کی سطح سے مراد ہے، جس میں اس وقت اضافہ ہوتا ہے جب تدریس کے انداز ان کی سیکھنے کی ترجیحات کے مطابق ہوتے ہیں۔
- 5- سیکھنے کی ترجیحات (Learning Preferences): وہ مخصوص طریقے جن میں افراد معلومات حاصل کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، جو حسی طریقوں، ماحولیاتی حالات، اور ذاتی تجربات جیسے عوامل کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں۔
- 6- مشمولاتی تعلیمی ماحول (Inclusive Learning Environments): تعلیمی ترتیبات جو متنوع سیکھنے کی ترجیحات، ثقافتی پس منظر، اور انفرادی ضروریات کا احترام کرتی ہیں اور ان کو ایڈجسٹ کرتی ہیں تاکہ تمام طلباء کے کامیاب ہونے کے یکساں مواقع کو یقینی بنایا جائے۔
- 7- بصری اکتساب (Visual Learning Style): ان افراد سے مراد ہے جو بصری امداد جیسے چارٹ، گراف، خاکے اور ویڈیوز کے ذریعے سیکھنا پسند کرتے ہیں۔ وہ معلومات کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں جب اسے بصری طور پر پیش کیا جاتا ہے۔
- 8- سمعی اکتساب (Auditory Learning Style): ان افراد کی وضاحت کرتا ہے جو سمعی محرکات جیسے لیکچرز، مباحثے اور آڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے بہترین سیکھتے ہیں۔ وہ سننے اور بولنے کے ذریعے معلومات کو برقرار رکھنے میں مہارت رکھتے ہیں۔

9- عضلاتی اکتساب (Kinesthetic Learning Style): ان افراد کی خصوصیت کرتا ہے جو ہاتھوں پر تجربات، حرکت، اور احساسات کے ذریعے سب سے زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھتے ہیں۔ وہ سیکھنے کے ماحول میں ترقی کرتے ہیں جو انہیں مواد کے ساتھ جسمانی طور پر مشغول ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔

10- کولب کا تجرباتی اکتسابی نظریہ (Kolb's Experiential Learning Theory): ڈیوڈ کولب کے کام کی بنیاد پر، یہ نظریہ سیکھنے کے چکر کے چار مراحل کا خاکہ پیش کرتا ہے: ٹھوس تجربہ، عکاس مشاہدہ، تجریدی تصور، اور فعال تجربہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیکھنا ایک مسلسل عمل ہے جس میں یہ چار مراحل شامل ہیں۔

11- VARK ماڈل (VARK Model): نیل فلیمنگ کے ذریعہ تیار کردہ، VARK ماڈل سیکھنے کی ترجیحات کو چار طریقوں میں درجہ بند کرتا ہے: بصری، سمعی، پڑھنا/لکھنا، اور عضلاتی۔ اس سے افراد اور معلمین کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ مختلف سیکھنے والے کس طرح معلومات حاصل کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

12- ٹھوس تجربہ (Concrete Experience): سیکھنے کا ایک انداز جو ہینڈ آن یا تجرباتی سیکھنے سے وابستہ ہے، جہاں افراد جسمانی اشیاء یا حقیقی زندگی کے تجربات کے ساتھ براہ راست تعامل کے ذریعے سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

13- عکاس مشاہدہ (Reflective Observation): سیکھنے کا ایک انداز ان افراد کی خصوصیت ہے جو نتائج اخذ کرنے یا فیصلے کرنے سے پہلے تجربات کا مشاہدہ اور ان پر غور کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اکثر حالات کا مختلف زاویوں سے تجزیہ کرتے ہیں۔

14- تجریدی تصورات (Abstract Conceptualization): ایک سیکھنے کا انداز منطقی استدلال اور تنقیدی سوچ کے ذریعے تصورات اور نظریات کو سمجھنے پر مرکوز ہے۔ اس طرز کے حامل افراد تصوراتی اور نظریات کے تجزیہ میں مشغول ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔

15- فعال تجربہ (Active Experimentation): ایک سیکھنے کا انداز جس میں نئے تصورات کو سیکھنے کے لیے کاموں، تجربات، یا مسئلہ حل کرنے کی سرگرمیوں میں فعال طور پر شامل ہونا شامل ہے۔ افراد افہام و تفہیم کو بڑھانے کے لیے نظریات اور تصورات کو عملی صورتوں میں لاگو کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

2.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1- وہ بنیادی ذرائع کیا ہیں جن کے ذریعے افراد حسی طریقوں میں معلومات کو سمجھتے ہیں؟
(a) زبانی، مقامی، اور سپریش (b) بصری، سمعی، اور عضلاتی (c) منطقی، جذباتی اور سماجی (d) تجرباتی، تخلیقی، اور عملی
- 2- سیکھنے کے انداز کے کون سے جزو میں دماغی سرگرمیاں جیسے یادداشت، استدلال، اور مسئلہ حل کرنا شامل ہے؟
(a) حسی طریقہ کار (b) وقوفی عمل (c) انفارمیشن پروسیڈنگ کے انداز (d) سیکھنے کی ترجیحات

- 3- سیکھنے کی سرگرمیوں میں مشغول ہونے پر سیکھنے والے مخصوص حکمت عملیوں اور تکنیکوں کو کس چیز میں استعمال کرنا پسند کرتے ہیں؟
 (a) حسی طریقہ کار (b) علمی عمل (c) انفارمیشن پروسیسنگ کے انداز (d) سیکھنے کی ترجیحات
- 4- درج ذیل میں سے کون سا سیکھنے کا انداز بصری محرکات کے ذریعے معلومات پر کارروائی کرنے کو ترجیح دیتا ہے؟
 (a) سمعی سیکھنے کا انداز (b) عضلاتی سیکھنے کا انداز (c) بصری سیکھنے کا انداز (d) پڑھنے / لکھنے کی ترجیح
- 5- پڑھنے / لکھنے کی ترجیح رکھنے والے افراد کے لیے سیکھنے کا بنیادی طریقہ کیا ہے؟
 (a) بصری ایڈز (b) آڈیو ریکارڈنگ (c) تحریری متن (d) وقوفی عمل
- 6- مماثل تدریس اور سیکھنے کے طریقوں کو نافذ کرنے میں کون سے چیلنجز شامل ہیں؟
 (a) ایک ہی کلاس روم میں سیکھنے کی متنوع ضروریات کو پورا کرنا (b) سیکھنے کے متعدد مواقع فراہم کرنا
 (c) ایک تدریسی انداز پر حد سے زیادہ انحصار (d) یہ سبھی
- 7- اساتذہ ایک ہی کلاس روم میں سیکھنے کی متنوع ضروریات کو کیسے پورا کر سکتے ہیں؟
 (a) ثقافتی تحفظات کو نظر انداز کر کے (b) طلباء کے درمیان مقابلے کو فروغ دے کر
 (c) چکدر تدریسی طریقوں کو لاگو کر کے (d) معیاری تشخیص کے طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے
- 8- سیکھنے کے انداز کے کون سے جز میں دماغی سرگرمیاں جیسے یادداشت اور مسئلہ حل کرنا شامل ہے؟
 (a) حسی طریقہ کار (b) علمی عمل (c) انفارمیشن پروسیسنگ اسٹائلز (d) سیکھنے کی ترجیحات
- 9- سیکھنے کے انداز میں ماحولیاتی عوامل کی بنیادی توجہ کیا ہے؟
 (a) نئی معلومات کو منظم اور احساس دلانا (b) ترتیب وار معلومات پر کارروائی کرنا
 (c) بیرونی حالات اور ترتیبات جن میں سیکھنا ہوتا ہے۔ (d) سیکھنے کے لیے مخصوص حکمت عملی اور تکنیک
- 10- سیکھنے کے انداز کا کون سا نظریاتی فریم ورک ٹھوس تجربے، عکاس مشاہدے، تجریدی تصورات، اور فعال تجربات پر زور دیتا ہے؟
 (a) کولب کا تجرباتی سیکھنے کا نظریہ (b) VARK ماڈل
 (c) ہنی اور مفورڈ کے سیکھنے کے انداز کا سوالنامہ (d) بلوم کی درجہ بندی

مختصر جوابات کے حامل سوالات: (Short answer type questions)

- 1- انداز اکتساب کے اجزاء کیا ہیں؟
 2- حسی طریقوں کی وضاحت کریں اور مثالیں فراہم کریں۔
 3- سیکھنے میں وقوفی عمل کی کیا اہمیت ہے؟
 4- انفارمیشن پروسیسنگ کے انداز اور سیکھنے پر ان کے اثرات کی وضاحت کریں۔

- 5- سیکھنے کی ترجیحات کی وضاحت کریں اور مثالیں دیں۔
- 6- ماحولیاتی عوامل سیکھنے کے تجربات کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟
- 7- سیکھنے کی چار بنیادی اقسام کیا ہیں؟
- 8- کولب کے تجرباتی سیکھنے کا نظریہ بیان کریں۔
- 9- سیکھنے کے انداز کے VARK ماڈل کی مختصر وضاحت کریں۔
- 10- تدریسی انداز کو سیکھنے کے انداز کے ساتھ ملانے کے لیے کچھ حکمت عملی کیا ہیں؟
- 11- سیکھنے کے انداز کے تناظر میں علمی عمل کیا ہیں؟ مثالیں دیں۔
- 12- سیکھنے کی ترجیحات میں کیا شامل ہے، اور وہ کیوں اہم ہیں؟
- 13- سیکھنے کے تجربات پر ماحولیاتی عوامل کے اثرات پر مختصر گفتگو کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات: (Long Answer Questions)

- 1- انداز اکتساب کے تصور اور تعلیم میں ان کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔ اپنے نکات کو واضح کرنے کے لیے مثالیں دیں۔
- 2- کولب کے تجرباتی سیکھنے کے نظریے کا VARK ماڈل کے ساتھ موازنہ کریں۔ یہ فریم ورک سیکھنے کے انداز کو سمجھنے میں کس طرح تعاون کرتے ہیں؟
- 3- مؤثر سیکھنے کے نتائج کو فروغ دینے میں مماثل تدریس اور سیکھنے کے انداز کی اہمیت کی وضاحت کریں۔ اپنی وضاحت کی حمایت کرنے کے لیے حقیقی دنیا کے منظر نامے فراہم کریں۔
- 4- سیکھنے کے اسلوب کے ساتھ تدریسی انداز کو مؤثر طریقے سے ملانے کے لیے تین حکمت عملیوں کو دریافت کریں۔ ہر حکمت عملی سے وابستہ فوائد اور چیلنجوں پر تبادلہ خیال کریں۔
- 5- مماثل تدریس اور سیکھنے کے طریقوں کو لاگو کرنے میں دو چیلنجوں اور تحفظات کا تجزیہ کریں۔ ان چیلنجوں پر قابو پانے اور جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے حکمت عملی تجویز کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

Q.No	Answer Key	Q.No	Answer Key
1	B	6	D
2	B	7	C
3	D	8	B
4	C	9	C
5	C	10	A

2.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- "Teaching to Diversity: The Three-Block Model of Universal Design for Learning" by Jennifer Katz
- "How to Differentiate Instruction in Academically Diverse Classrooms" by Carol Ann Tomlinson
- "Understanding by Design" by Grant Wiggins and Jay McTighe
- "The Art and Science of Teaching: A Comprehensive Framework for Effective Instruction" by Robert J. Marzano
- "The Differentiated Classroom: Responding to the Needs of All Learners" by Carol Ann Tomlinson
- "Matching Teaching Style to Learning Style May Not Help Students" by Daniel T. Willingham (Article in American Educator)
- "Teaching Styles and Learning Styles: Which Style Works Best?" by Rita Stafford and Kenneth J. Dunn (Journal of Agricultural Education)
- "The Myth of Learning Styles" by Cedar Riener, Daniel Willingham, and Keith Millis (Change: The Magazine of Higher Learning)
- "Learning Styles: Concepts and Evidence" by Harold Pashler, Mark McDaniel, Doug Rohrer, and Robert Bjork (Psychological Science in the Public Interest)
- "Teaching to Students' Learning Styles" by Harold Pashler, Mark McDaniel, Doug Rohrer, and Robert Bjork (Journal of Educational Psychology)
- Shaikh Shabbir, Shaikh. (2018). Changing Pedagogies to Cope Up with New Generation.
- Shaikh Shabbir, Shaikh. (2018). Constructivism: Learning and Teaching.
- Shaikh Shabbir, Shaikh. (2020). Changing Practices and Trends in Education: Need to Adopt in India. 2581-5733.
- Das, M. K. (2014). Educational Psychology. PHI Learning Pvt. Ltd.

- Krishnan, K. A. (2016). Teaching of Social Studies. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Pandey, R. P. (2011). Teaching of English. Discovery Publishing House.
- Singh, R. (2005). Teacher Education and Educational Technology. Discovery Publishing House.
- Cronbach, I.J. (1970), Essentials of Psychological Testing, 3rd ed., New York, Harper and Row Publishers
- Dandapani, S. (2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Ebel, Robert L, (1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.
- Kulshrestha, S.P. (1997), Educational Psychology – Raj Printers – Meerut Kuppuswamy,
- (2006), Advanced Educational Psychology, New Delhi. 11) Sterling Publishers Private Ltd

Online Resources:

- Understanding Learning Styles: Education Corner
- Matching Teaching Styles with Learning Styles: Teach.com
- Differentiating Instruction to Meet the Needs of All Students: ASCD
- The Science of Learning Styles: [APA PsycNet](#)
- Universal Design for Learning: CAST

اکائی 3۔ تدریسی مقاصد کی وضاحت - وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی

(Delineation of Instructional Objectives – Cognitive, Affective, Psychomotor)*

اکائی کے اجزاء

- 3.0 تمہید (Introduction)
- 3.1 مقاصد (Objectives)
- 3.2 تعلیم میں تدریسی مقاصد (Instructional objectives in education)
 - 3.2.1 3.2.1 تعلیم میں تدریسی مقاصد کی اہمیت (Importance of Instructional objectives in education)
 - 3.3 وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی جہات کا جائزہ (Overview of Cognitive, Affective, and Psychomotor Domains)
 - 3.3.1 3.3.1 علمی یا وقوفی جہت (Cognitive Domain)
 - 3.3.2 3.3.2 جذباتی یا تاثراتی جہت (Affective Domain)
 - 3.3.3 3.3.3 حرکیاتی جہت (Psychomotor Domain)
 - 3.3.4 3.3.4 مختلف ڈومینز کا انضمام (Integration of Different Domains)
 - 3.4 اہداف کو تدریسی طریقوں کے ساتھ ترتیب دینا (Aligning Objectives with Instructional Practices)
 - 3.4.1 3.4.1 تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ تدریسی مقاصد کو ہم آہنگ کرنے کے طریقے (Methods of Aligning Instructional Objectives with Teaching Strategies)
 - 3.4.2 3.4.2 مقاصد کے حصول کی پیمائش کے لیے مختلف تشخیصی تکنیکوں کو یکجا کرنا (Integrating Diverse Assessment Techniques to Measure Attainment of Objectives)
- 3.5 خلاصہ (Summary)
- 3.6 اکتسابی نتائج (Learning outcomes)
- 3.7 فرہنگ (Glossary)
- 3.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
- 3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Dr. Shaikh Wasim, Associate Professor, Centre for Distance and Online Education, MANUU

3.0 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں، ہم تدریسی مقاصد کے بنیادی تصور اور تعلیمی تناظر میں ان کی اہمیت کا جائزہ لیں گے۔ ہم اس اہم کردار پر تبادلہ خیال کریں گے جو تدریسی مقاصد تدریس اور اکتساب کے عمل کی منصوبہ بندی میں ادا کرتے ہیں اور اساتذہ اور طلباء کے لیے ایک روڈ میپ کے طور پر کام کرتے ہیں۔

اس سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ طلباء سے ہم کیا توقع کر سکتے ہیں۔ یہ تدریسی مقاصد اکتسابی تجربے کو سمت، ہم آہنگی اور توجہ فراہم کرنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

مزید برآں، ہم تدریسی مقاصد کے تین اہم ڈومینز پر بات کریں گے: وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی۔ ہر ڈومین سیکھنے کے ایک الگ پہلو کی نمائندگی کرتا ہے اور اس میں مخصوص قسم کے علم، ہنر اور رویے شامل ہیں۔ علمی یا وقوفی ڈومین کا تعلق فکری مہارتوں اور علم کے حصول سے ہے، جذباتی یا تاثراتی ڈومین میں رویے، اقدار اور عقائد شامل ہیں، جبکہ سائیکو میٹریا حرکیاتی ڈومین جسمانی مہارتوں اور موثر صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

اس پورے اکائی میں، ہمارا مقصد ان ڈومینز کو تفصیل سے دریافت کرنا ہے، ان کی منفرد خصوصیات، مقاصد، اور تشخیص کے طریقوں کو اجاگر کرنا ہے۔ وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کی جامع تفہیم حاصل کرنے سے، معلمین زیادہ موثر اور جامع سیکھنے کے تجربات ڈیزائن کر سکتے ہیں جو سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرتے ہیں۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مقاصد درج ذیل ہیں:

- تدریس اور اکتساب کے تناظر میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز کے باہمی ربط کو بیان کرنا۔
- تدریسی حکمت عملیوں اور تشخیصی تکنیکوں کے ساتھ تدریسی مقاصد کو ترتیب دینے کی اہمیت کی نشاندہی کرنا۔
- تدریسی مقاصد کو تدریسی طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے مختلف طریقوں کا اطلاق کرنا۔
- جامع ترقی کو فروغ دینے میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں مقاصد کو یکجا کرنے کی تاثیر کا جائزہ لینا۔
- تدریسی مقاصد کے حصول کی پیمائش کے لیے مختلف تشخیصی تکنیکوں کو نافذ کرنا۔
- طلباء کے سیکھنے اور ترقی پر مسلسل اور جامع تشخیص کے اثرات کا تجزیہ کرنا۔
- مربوط تدریسی ڈیزائن کے اصولوں کو لاگو کرنا تاکہ ہم آہنگ اور طلباء کے لیے سیکھنے کے تجربات پیدا ہوں۔

3.2 تعلیم میں تدریسی مقاصد (Instructional objectives in education)

تعلیم میں تدریسی مقاصد وہ بیانات ہیں جو واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ سبق یا کورس مکمل کرنے کے بعد طلباء کو کیا حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ یہ مقاصد اساتذہ کے لیے ایک روڈ میپ کے طور پر کام کرتے ہیں، ان کی منصوبہ بندی کرنے اور موثر ہدایات کی فراہمی میں رہنمائی کرتے ہیں، نیز طلبہ کے لیے، یہ سمجھنے میں ان کی مدد کرتے ہیں کہ ان سے کیا توقع کی جاتی ہے اور وہ کیا سیکھیں گے۔

تدریسی مقاصد کو سیکھنے کے مقاصد کی سطح کی بنیاد پر مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ان زمروں میں اکثر شامل ہوتے ہیں:

- علمی یا قونی مقاصد (Cognitive Objectives) جو فکری مہارتوں اور علم کے حصول پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جیسے یاد رکھنا، سمجھنا، لاگو کرنا، تجزیہ کرنا، تشخیص کرنا اور تخلیق کرنا۔ جذباتی مقاصد (Affective Objectives) جو رویوں، اقدار اور جذبات کو مخاطب کرتے ہیں، جس کا مقصد مناسب طرز عمل، عقائد اور احساسات کو فروغ دینا ہے۔ حرکیاتی مقاصد (Psychomotor Objectives) ان میں جسمانی مہارتیں اور ہم آہنگی شامل ہوتی ہے، جیسے کہ کھیلوں، دستکاریوں، یا پرفارمنگ آرٹس میں ضروری۔ تدریسی مقاصد کو واضح طور پر بیان کرتے ہوئے، اساتذہ ایسے سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جو طلباء کو مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں مدد کرنے میں با مقصد، مربوط اور موثر ہوں۔ مزید برآں، تدریسی مقاصد تشخیص کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتے ہیں، جس سے اساتذہ کو طالب علم کی ترقی کا جائزہ لینے اور ضرورت کے مطابق ہدایات کو ایڈجسٹ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔

3.2.1 تعلیم میں تدریسی مقاصد کی اہمیت (Importance of Instructional objectives in education)

تدریسی مقاصد تعلیمی منظر نامے میں بنیادی عناصر کے طور پر کام کرتے ہیں، جو تدریس اور اکتساب کے عمل کی رہنمائی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی اہمیت کو ذیل اہم نکات سے واضح کیا جاسکتا ہے:

1- وضاحت اور توجہ (Clarity and Focus): تدریسی مقاصد واضح طور پر بیان کرتے ہوئے وضاحت اور توجہ فراہم کرتے ہیں کہ سیکھنے کے تجربے کے اختتام تک طلباء سے کیا حاصل کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ وہ مطلوبہ سیکھنے کے نتائج کے واضح بیانات کے طور پر کام کرتے ہیں، اساتذہ اور سیکھنے والوں دونوں کو تدریسی سرگرمیوں کے مقصد اور سمت کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔

2- منصوبہ بندی کے لیے رہنمائی (Guidance for Planning): تدریسی مقاصد اساتذہ کے لیے تدریسی حکمت عملیوں، سرگرمیوں اور جائزوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت رہنما خطوط کے طور پر کام کرتے ہیں۔ تدریسی طریقوں اور مواد کو متعین مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کر کے، اساتذہ اپنے سبق کے منصوبوں میں ہم آہنگی اور مطابقت کو یقینی بنا سکتے ہیں، جس سے تدریس کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

3- تشخیصی صف بندی (Assessment Alignment): واضح تدریسی مقاصد سیکھنے کے اہداف کے ساتھ تشخیصی صف بندی میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ معلمین ایسے جائزے ڈیزائن کر سکتے ہیں جو طلباء کے مخصوص مقاصد کے حصول کی براہ راست پیمائش کرتے ہیں، طلباء کی پیشرفت پر با معنی تاثرات فراہم کرتے ہیں اور تدریسی فیصلہ سازی سے آگاہ کرتے ہیں۔

4- طالب علم کی مشغولیت اور ترغیب (Student Engagement and Motivation): اچھی طرح سے متعین تدریسی مقاصد سیکھنے کے لیے واضح توقعات اور اہداف فراہم کر کے طالب علم کی مشغولیت اور حوصلہ افزائی کو بڑھا سکتے ہیں۔ جب طالب علم سمجھتے ہیں کہ ان سے کیا توقع کی جا رہی ہے اور یہ کیوں ضروری ہے، تو وہ سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر حصہ لینے اور کامیابی کے لیے کوشش کرنے کے لیے زیادہ حوصلہ افزائی کا امکان رکھتے ہیں۔

5- جوابدہی اور تشخیص (Accountability and Evaluation): تدریسی مقاصد تدریسی پروگراموں اور مداخلتوں کی تاثیر کا جائزہ لینے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کر کے تعلیم میں جوابدہی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ طلباء کی اصل کارکردگی کا بیان کردہ مقاصد سے موازنہ کر کے، اساتذہ اور تعلیمی ادارے ان کے تدریسی طریقوں کے اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور بہتری کے لیے باخبر فیصلے کر سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ، تدریسی مقاصد موثر تدریس اور سیکھنے کے لازمی اجزاء ہیں، جو تعلیمی عمل میں وضاحت، رہنمائی اور جوابدہی فراہم کرتے ہیں۔ واضح سیکھنے کے نتائج کو بیان کرنے سے، تدریسی مقاصد اچھی منصوبہ بندی، بامعنی تشخیص، اور طالب علم کی مصروفیت میں سہولت فراہم کر سکتے ہیں، جو بالآخر سیکھنے کے بہتر نتائج اور تعلیمی کامیابی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

3.3 وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی جہات کا جائزہ

(Overview of Cognitive, Affective, and Psychomotor Domains)

تعلیم میں، سیکھنے کے مقاصد کو اکثر تین اہم ڈومینز میں درجہ بندی کیا جاتا ہے: وقوفی، جذباتی اور حرکیاتی۔ ہر ڈومین سیکھنے کے ایک الگ پہلو کی نمائندگی کرتا ہے اور اس میں مخصوص قسم کے علم، مہارت اور طرز عمل شامل ہوتے ہیں:

3.3.1 علمی یا وقوفی جہت (Cognitive Domain)

علمی یا وقوفی ڈومین، جیسا کہ تعلیمی نفسیات میں بیان کیا گیا ہے، دانشورانہ مہارتوں، علم کے حصول، اور سیکھنے میں شامل ذہنی عمل کے دائرے کو گھیرے ہوئے ہے۔ یہ ڈومین اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ طلباء کس طرح معلومات کو سمجھتے ہیں، اس پر کارروائی کرتے ہیں، اور کس طرح منظم کرتے ہیں، نیز وہ اس علم کو مسائل کو حل کرنے، فیصلے کرنے، اور تنقیدی سوچ میں مشغول ہونے کے لیے کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ وقوفی ڈومین کا تعلق ذہنی صلاحیتوں اور اعلیٰ درجے کی سوچ کی مہارتوں کی نشوونما سے ہے جو سیکھنے والوں کو معلومات کو مؤثر طریقے سے سمجھنے، تجزیہ کرنے، جانچنے اور ترکیب کرنے کے قابل بناتی ہے۔

وقوفی ڈومین میں ذہنی عمل کی ایک وسیع رینج شامل ہے، بشمول:

- یادگاری (Remembering): یادداشت کے ذریعے معلومات، حقائق اور تصورات کو یاد کرنے کی صلاحیت۔

- تفہیم (Understanding): معلومات کو سمجھنے اور اس کی تشریح کرنے کی صلاحیت، تصورات کے معنی کو سمجھنے، اور خیالات کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت۔
- اطلاق (Applying): مسائل کو حل کرنے، کاموں کو انجام دینے، اور نئے سیاق و سباق میں تصورات کو لاگو کرنے کے لیے حاصل کردہ علم اور سمجھ کو استعمال کرنے کی مہارت۔
- تجزیہ کرنا (Analysing): پیچیدہ معلومات کو اس کے اجزاء میں تقسیم کرنے، نمونوں اور رشتوں کی شناخت کرنے اور بنیادی ڈھانچے کو سمجھنے کی صلاحیت۔
- ترکیب سازی (Synthesizing): ترکیب سازی کچھ نیا بنانے یا کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے مختلف عناصر، نظریات یا معلومات کو یکجا کرنے کا عمل ہے۔ مختلف سیاق و سباق میں، ترکیب سازی میں متفرق ذرائع، تصورات، یا ڈیٹا کو یکجا کرنا شامل ہو سکتا ہے تاکہ ایک متفقہ تفہیم تخلیق کی جاسکے۔
- تشخیص (Evaluating): معلومات، دلائل، اور ثبوت کے معیار، درستگی، اور مطابقت کا تنقیدی جائزہ لینے کی صلاحیت۔
- تخلیق کرنا (Creating): نئے آئیڈیاز، بصیرت، اور حل پیدا کرنے کی مہارت، اور اصل مصنوعات یا حل بنانے کے لیے معلومات کی ترکیب کرنا۔

A. بلوم کی درجہ بندی: وقوفی مقاصد کی سطحوں کو سمجھنا:

(Bloom's Taxonomy: Understanding the levels of cognitive objectives)

1950 کی دہائی میں بنجمن بلوم اور ان کے ساتھیوں کے ذریعہ تیار کردہ بلوم کی درجہ بندی، تعلیمی مقاصد اور علمی عمل کی درجہ بندی کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر ابھری۔ ابتدائی طور پر تعلیمی تشخیص کے میدان میں مقاصد کی درجہ بندی کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئی، بلوم کی درجہ بندی کو تب سے تدریسی ڈیزائن، نصاب کی ترقی، اور تعلیمی مشق میں بڑے پیمانے پر اپنایا گیا۔ 2001 میں لورین اینڈرسن کی سربراہی میں ماہرین تعلیم کے ایک گروپ کی طرف سے شائع ہونے والی سب سے قابل ذکر نظر ثانی کی گئی، جس میں علمی عمل کے درجہ بندی میں تازہ ترین اصطلاحات اور ترمیمات شامل ہیں۔

1۔ وقوفی مقاصد کی سطحوں کو سمجھنا (Understanding the Levels of Cognitive Objectives):

(a) علم (Knowledge)

- علم کی سطح پر، سیکھنے والوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقائق پر مبنی معلومات، تصورات اور اصطلاحات کو یاد رکھیں۔
- اس سطح پر اہداف ضروری طور پر اس کی اہمیت کو سمجھے بغیر معلومات کی یادداشت اور پہچان پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔
- علمی سطح پر سرگرمیوں کی مثالوں میں فہرست بنانا، تعریف کرنا، شناخت کرنا اور بیان کرنا شامل ہیں

(b) فہم (Comprehension)

- فہم کے مقاصد کے لیے سیکھنے والوں سے معلومات کی تشریح، وضاحت، یا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں بیان کر کے اس کی سمجھ کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے تصورات، اصولوں یا طریقہ کار کے معنی بیان کر سکتے ہیں۔
- فہم کی سطح پر سرگرمیوں میں معلومات کا خلاصہ، وضاحت، یا تشریح شامل ہو سکتی ہے۔

(c) اطلاق (Application)

- اطلاق کے مقاصد میں مسائل کو حل کرنے، کام انجام دینے، یا نئے حالات میں تصورات کو لاگو کرنے کے لیے حاصل شدہ علم اور سمجھ کا استعمال شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے اپنے علم کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں منتقل کر سکتے ہیں اور تصورات کے عملی اطلاق کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔
- اطلاق کی سطح پر سرگرمیوں میں مسائل کو حل کرنا، طریقہ کار کو انجام دینا، یا نئے حالات میں اصولوں کا اطلاق شامل ہو سکتا ہے۔

(d) تجزیہ (Analysis)

- تجزیہ کے مقاصد کے لیے سیکھنے والوں کو معلومات کو اس کے اجزاء میں تقسیم کرنے، نمونوں کی شناخت کرنے، اور تعلقات کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے پیچیدہ معلومات کی ساخت، تنظیم اور اجزاء کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔
- تجزیہ کی سطح پر سرگرمیوں میں معلومات میں درجہ بندی، موازنہ، متضاد، یا نمونوں کی شناخت شامل ہو سکتی ہے۔

(e) ترکیب (Synthesis)

- ترکیب کے مقاصد میں نئے پیٹرن، ڈھانچے، یا بصیرت پیدا کرنے کے لیے معلومات کو مربوط اور منظم کرنا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے موجودہ علم کو جدید طریقوں سے ملا کر نئے آئیڈیاز، ڈیزائن یا حل پیدا کر سکتے ہیں۔
- ترکیب کی سطح پر سرگرمیوں میں اصل مصنوعات یا حلوں کی ڈیزائننگ، کمپوزنگ، تعمیر، یا تیار کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

(f) تشخیص یا تعین قدر (Evaluation)

- تشخیص کے مقاصد کے لیے سیکھنے والوں سے معلومات، دلائل، یا مصنوعات کے معیار، درستگی اور اہمیت کا تنقیدی جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے ثبوت اور معیار کی بنیاد پر باخبر فیصلے، یا سفارشات کر سکتے ہیں۔
- تشخیص کی سطح پر سرگرمیوں میں تنقید کرنا، فیصلہ کرنا، اندازہ لگانا، یا نقطہ نظر یا مصنوعات کا دفاع کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

بلوم کی درجہ بندی

سطح	تفصیل	سرگرمیوں کی مثالیں
علم	حقائق پر مبنی معلومات، تصورات اور اصطلاحات کو یاد کریں۔	فہرست بنانا، تعریف کرنا، شناخت کرنا۔
فہم	اپنے الفاظ میں معلومات کی تشریح، وضاحت، یا خلاصہ کریں۔	خلاصہ بیان کرنا، وضاحت کرنا۔
اطلاق	مسائل کو حل کرنے یا کاموں کو انجام دینے کے لیے حاصل کردہ علم اور سمجھ کا اطلاق کریں۔	مسائل کو حل کرنا، اور کاموں کو انجام دینا۔
تجزیہ	معلومات کو حصوں میں تقسیم کریں، پیٹرن کی شناخت کریں، اور تعلقات کو سمجھیں۔	درجہ بندی کرنا، موازنہ کرنا۔
ترکیب	نئے پیٹرن، ڈھانچے، یا بصیرت پیدا کرنے کے لیے معلومات کو مربوط اور منظم کریں۔	ڈیزائننگ، کمپوزنگ، تعمیر۔
تشخیص یا تعین قدر	معلومات یا دلائل کے معیار، صداقت اور اہمیت کا تنقیدی جائزہ لیں۔	تنقید کرنا، فیصلہ کرنا، اندازہ لگانا۔

خلاصہ یہ کہ، بوم کی درجہ بندی علمی مقاصد کو سمجھنے اور ان کی درجہ بندی کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے جو قونی عمل کی پیچیدگی پر مبنی ہے۔ درجہ بندی کی مختلف سطحوں پر مقاصد کو ہدف بنا کر، اساتذہ سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جو سیکھنے والوں میں سوچ اور فکری ترقی کے بتدریج اعلیٰ سطح کو فروغ دیتے ہیں۔

B. علمی مقاصد کی مثالیں اور اطلاقات (Examples and applications of cognitive objectives)

علمی مقاصد فکری مہارتوں اور علم کے حصول پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان مقاصد کا مقصد سیکھنے والوں کے سوچنے کے عمل کو متحرک کرنا، ان کی مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھانا، اور تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ ذیل میں مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں علمی مقاصد کی مثالیں اور اطلاقات دیے گئے ہیں:

سطح (Levels)	مثالیں (Examples)	اطلاقات (Applications)
علم (Knowledge)	طلباء امریکی انقلاب کی اہم تاریخوں اور واقعات کو یاد کر سکیں گے۔	کونزیا فلیش کارڈز کا استعمال طلباء کے حقائق پر مبنی معلومات جیسے کہ تاریخوں، ناموں اور واقعات کی یاد کا اندازہ لگانے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

فہم (Comprehension)	طلباء ایک ادبی متن کے اہم موضوعات کا اپنے الفاظ میں خلاصہ کریں گے۔	کمرہ جماعت کے مباحثے یا تحریری تفویضات طلباء کو ادبی متن کا تجزیہ اور تشریح کرنے پر اکسا سکتے ہیں، جو کہ کلیدی موضوعات اور تصورات کے بارے میں ان کی سمجھ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
اطلاق (Application)	طلباء ریاضی کے مسائل کو حل کریں گے جن میں Pythagoras کے نظریہ کا اطلاق شامل ہے۔	ریاضی کی ورک شیٹس یا مسئلہ حل کرنے کی مشقیں طلباء کو حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ریاضی کے اصولوں اور فارمولوں کو لاگو کرنے کے مواقع فراہم کر سکتی ہیں۔
تجزیہ (Analysis)	طلباء ایک سائنسی تجربے کا تجزیہ کریں گے اور متغیرات، کنٹرولز اور مفروضوں کی شناخت کریں گے۔	لیب رپورٹس یا تحقیقی منصوبوں کے لیے طلباء کو تجرباتی ڈیٹا کا تجزیہ کرنے، نمونوں کی شناخت کرنے اور شواہد کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنا۔
ترکیب (Synthesis)	طلباء ایک ملٹی میڈیا پریزنٹیشن بنائیں گے جس میں ایک دیئے گئے عنوان پر متعدد ذرائع سے معلومات کی ترکیب کی جائے گی۔	پراجیکٹ پر مبنی سیکھنے کی سرگرمیاں یا گروپ پروجیکٹ طلباء کو مختلف ذرائع سے معلومات کی ترکیب کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں، جیسے کہ مضامین، ویڈیوز، اور انٹرویوز، اصل پیشکشیاں یا رپورٹیں بنانا۔
تشخیص یا تعین قدر (Evaluation)	طلباء تحقیقی منصوبے کے لیے آن لائن ذرائع کی ساکھ اور اعتبار کا جائزہ لیں گے۔	تحقیقی تفویضات یا تشریح شدہ کتابیات طلباء کو ذرائع کے معیار، درستگی اور تعصب کا تنقیدی جائزہ لینے پر آمادہ کر سکتی ہیں، جس سے انہیں معلوماتی خواندگی کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔

مندرجہ بالا مثالیں واضح کرتی ہیں کہ کس طرح علمی مقاصد کو فعال سیکھنے، تنقیدی سوچ، اور علم کی برقراری کو فروغ دینے کے لیے متنوع تعلیمی ترتیبات میں لاگو کیا جاسکتا ہے۔ علمی مقاصد کو ہدف بنا کر، معلمین سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کر سکتے ہیں جو طلباء کو اعلیٰ ترتیب کے سوچنے والے کاموں میں مشغول اور انہیں تعلیمی اور حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں کامیابی کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔

3.3.2 جذباتی یا تاثراتی جہت (Affective Domain)

جذباتی یا تاثراتی ڈومین سیکھنے کے جذباتی اور سماجی پہلوؤں سے متعلق ہے، رویوں، اقدار اور عقائد کی نشوونما پر زور دیتا ہے۔ اس میں سیکھنے والوں کے جذبات، محرکات، اور باہمی تعلقات شامل ہیں، جو اس بات پر اثر انداز ہوتے ہیں کہ وہ سیکھنے کے تجربات کو کیسے سمجھتے ہیں، ان کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں اور ان کا جواب دیتے ہیں۔ تاثراتی ڈومین طرز عمل اور فیصلہ سازی کی تشکیل میں جذبات اور رویوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے، سیکھنے میں علمی اور جذباتی عمل کے درمیان باہمی ربط کو اجاگر کرتا ہے۔

A. کراتھوال کی درجہ بندی: تاثراتی مقاصد کی سطح کو سمجھنا

(Krathwohl's Taxonomy: Understanding the Levels of Affective Objectives)

ڈیوڈ کراتھوول اور ان کے ساتھیوں نے تاثراتی ڈومین کی درجہ بندی کو 1950 کی دہائی میں تیار کیا تھا، جو سیکھنے کے تاثراتی نتائج سے متعلق تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ یہ خاص طور پر تاثراتی ڈومین پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے بلوم کی درجہ بندی کے کام پر استوار ہے۔ راتھوول کی درجہ بندی میں اصطلاحات کو بہتر بنانے اور جذباتی عمل کے درجہ بندی کو واضح کرنے کے لیے برسوں کے دوران نظر ثانی کی گئی۔

تاثراتی مقاصد کی سطح کو سمجھنا (Understanding the Levels of Affective Objectives)

1۔ وصول کرنا (Receiving)

- اس میں محرکات یا تجربات کے لیے کھلا اور باخبر رہنا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے سیکھنے کے مواد یا محرکات کے لیے دھیان سے اور جوابدہ ہوتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں فعال طور پر لیکچر سننا، مظاہروں کا مشاہدہ کرنا، یا بصری امداد پر توجہ دینا شامل ہیں۔

2۔ جواب دینا (Responding)

- متحرک طور پر حصہ لینا اور محرکات یا تجربات کا جواب دینا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے سیکھنے کی سرگرمیوں میں مشغول ہونے اور مواصلات میں حصہ لینے کے لیے آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں سوالات پوچھنا، ہدایات پر عمل کرنا، یا گروپ کی سرگرمیوں میں حصہ لینا شامل ہے۔

3۔ قدر کرنا (Valuing)

- رویوں، اقدار اور عقائد کی قدر یا اہمیت کو اندرونی بنانا اور ان کی تعریف کرنا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے بعض اقدار یا اصولوں سے وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور تنوع کا احترام کرتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں دوسروں کی رائے کے احترام کا مظاہرہ کرنا، ہمدردی کا مظاہرہ کرنا، یا ثقافتی اختلافات کے لیے تعریف کا اظہار کرنا شامل ہے۔

4- تنظیم (Organization)

- ایک مربوط فریم ورک میں اقدار، عقائد، اور رویوں کو منظم اور ترجیح دینا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے ذاتی قدر کا نظام تیار کرتے ہیں اور اقدار کو اپنے فیصلہ سازی کے عمل میں ضم کرتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں اقدار کے ساتھ منسلک ذاتی اہداف کا تعین، متضاد اقدار کے درمیان تنازعات کو حل کرنا، یا اخلاقی استدلال کا مظاہرہ کرنا شامل ہے۔

5- شخصیت سازی (Characterization)

- اس سطح میں اقدار اور عقائد کو اس حد تک اندرونی بنانا شامل ہے کہ وہ کسی کی شناخت کا حصہ بن جائیں۔
 - اس سطح پر سیکھنے والے مسلسل اپنی اقدار اور عقائد کے مطابق رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
 - اس کی مثالوں میں دیانتداری کا مظاہرہ کرنا، ہمدردی سے کام لینا، یا سماجی انصاف کی وکالت کرنا شامل ہے۔
- کراتھوولہل کی تاثراتی ڈومین کی درجہ بندی (Krathwohl's Taxonomy of the Affective Domain) معلمین کو سیکھنے کے تاثراتی نتائج کی شناخت، بیان کرنے اور اندازہ لگانے کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ تاثراتی مقاصد کو نشانہ بنا کر، اساتذہ سیکھنے والوں میں مثبت رویوں، اقدار اور طرز عمل کو فروغ دے سکتے ہیں، ذاتی ترقی اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دے سکتے ہیں۔

B. تاثراتی مقاصد کی مثالیں اور اطلاقات (Examples and applications of affective objectives)

تاثراتی مقاصد رویوں، اقدار، عقائد، اور جذباتی رد عمل کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان مقاصد کا مقصد سیکھنے والوں میں مثبت رویوں، ہمدردی، سماجی ذمہ داری، اور اخلاقی استدلال کو فروغ دینا ہے۔ ذیل میں مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں متاثر کن مقاصد کی مثالیں اور اطلاقات دیے گئے ہیں:

سطح (Levels)	مثالیں (Examples)	اطلاقات (Applications)
وصول کرنا (Receiving):	طلباء کمرہ جماعت کے مباحثوں کے دوران فعال طور پر سننے اور اسپیکر کے ساتھ آنکھ سے رابطہ برقرار رکھ کر توجہ کا مظاہرہ کریں گے۔	مشاہداتی تشخیص یا خود عکاسی کی سرگرمیوں کا استعمال طلباء کی توجہ اور سیکھنے کے تجربات کے لیے رد عمل کی سطح کا اندازہ لگانے کے لیے کیا جاسکتا ہے۔
جواب دینا (Responding):	طلباء سوالات پوچھ کر، خیالات کا اشتراک کر کے، اور ساتھیوں کو تعمیری آراء فراہم کر کے گروپ مباحثوں میں سرگرمی سے حصہ لیں گے۔	گروپ پروجیکٹس، باہمی تعاون کی سرگرمیاں، یا کمرہ جماعت کے مباحثے طلباء کو فعال طور پر مشغول ہونے اور مباحثوں میں حصہ لینے کے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔

قدر کرنا (Valuing):	طلباء اپنے نقطہ نظر کو فعال طور پر سن کر اور ان پر غور کر کے تنوع کے احترام کا مظاہرہ کریں گے۔	کردار ادا کرنے کی مشقیں، کیس اسٹڈیز، یا کثیر الثقافتی لٹرچر طلباء کو متنوع نقطہ نظر اور ثقافتوں کے لیے ہمدردی اور تعریف پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔
تنظیم (Organization):	طلباء اپنے روزمرہ کے معمولات اور فیصلہ سازی میں ماحول دوست طرز عمل کو شامل کر کے ماحولیاتی پائیداری کو ترجیح دیں گے۔	ماحولیاتی آگاہی کی مہمات، کمیونٹی سروس کے منصوبے، یا پائیداری کے اقدامات طلباء کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی اقدار کو منظم کریں اور ماحولیاتی ذمہ داری کو ان کے طرز عمل میں ضم کریں۔
شخصیت سازی (Characterization)	طلباء مشکل حالات میں بھی اخلاقی اصولوں اور اقدار کی مسلسل پابندی کرتے ہوئے دیانتداری کا مظاہرہ کریں گے۔	اخلاقی مخمصے (Ethical dilemma) کے مباحث، کیس اسٹڈیز، یا خدماتی اکتسابی پروجیکٹ (Service Learning Projects) طلباء کو اپنی اقدار پر غور کرنے اور اخلاقی فیصلہ سازی کا مظاہرہ کرنے کے مواقع فراہم کر سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا جدول میں زیر بحث مثالیں اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ سیکھنے والوں میں مثبت رویوں، اقدار اور طرز عمل کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی ترتیبات میں کس طرح تاثراتی مقاصد کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ تاثراتی مقاصد کو نشانہ بنا کر، اساتذہ سیکھنے کے ایسے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو ہمدردی، سماجی ذمہ داری، اور اخلاقی استدلال کو فروغ دیتے ہیں، جو طلباء کی مجموعی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

3.3.3 حرکیاتی جہت (Psychomotor Domain)

حرکیاتی یا سائیکو موٹر ڈومین جسمانی مہارتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما اور اضافہ پر محیط ہے۔ اس سے مراد متعدد کام ہیں جن کے لیے مربوط حرکات اور عضلاتی کنٹرول کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے موسیقی کا آلہ بجانا، سرجری کرنا، یا کھیلوں میں مشغول ہونا۔ تعلیمی ترتیبات میں، سائیکو موٹر ڈومین سیکھنے کے تجربات اور عملی مہارت کی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جس سے طلباء کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں میں نظریاتی معلومات کا اطلاق کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ حرکیاتی مقاصد پر توجہ مرکوز کر کے، اساتذہ بچوں کو جسمانی کاموں کو مکمل کرنے کی مہارت اور اعتماد حاصل کرنے میں مدد کر سکتے ہیں، انہیں تعلیمی اور پیشہ ورانہ دونوں کاموں میں کامیابی کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔

A. سمپسن کی درجہ بندی: حرکی مقاصد کی سطحوں کو سمجھنا:

(Simpson's Taxonomy: Understanding the levels of psychomotor objectives)

سمپسن کی درجہ بندی، جو 1970 کی دہائی میں رابرٹ سمپسن نے قائم کی تھی، جسمانی مہارتوں اور موٹر صلاحیتوں کی پیچیدگی کی بنیاد پر حرکیاتی مقاصد کی درجہ بندی کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے۔ یہ حرکیاتی ڈومین پر توجہ مرکوز کر کے پچھلی درجہ بندیوں میں

بہتری لاتا ہے، جیسے ڈیو کی درجہ بندی (Dave's Taxonomy)۔ سمپسن کی درجہ بندی اساتذہ کو حرکیاتی مہارتوں کی شناخت، تشخیص اور سکھانے کا ایک منظم طریقہ پیش کرتا ہے، جس سے وہ طلباء میں ہنرمندی کی موثر نشوونما کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

حرکی مقاصد کی سطح کو سمجھنا (Understanding the levels of psychomotor objectives)

1- ادراک (Perception)

- اس سطح میں حرکیاتی سرگرمی کی رہنمائی کے لیے حسی اشارے استعمال کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے کسی خاص کام یا سرگرمی سے متعلق حسی محرکات کا پتہ لگانے، پہچاننے یا ان میں فرق کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

- اس کی مثالوں میں چھو کر اشیاء کی شناخت کرنا، شکلوں یا ساخت کے درمیان امتیاز کرنا، یا بصری اشارے کو پہچاننا شامل ہیں۔

2- تیاری کرنا (Set):

- اس سطح میں کام کرنے یا انجام دینے کی تیاری شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے جسمانی سرگرمی میں مشغول ہونے سے پہلے ذہنی تیاری اور توجہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں کام شروع کرنے کے لیے تیاری کا مظاہرہ کرنا، سامان یا مواد تیار کرنا، یا مخصوص حالت یا موقف اپنانا شامل ہے۔

3- ہدایت شدہ رد عمل (Response):

- اس سطح میں معلم کی رہنمائی میں تقلید یا آزمائش اور غلطی کی تعلیم شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے دوسروں کی طرف سے ظاہر کردہ بنیادی حرکات یا افعال کی نقل یا نقل کر سکتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں مرحلہ وار ہدایات، مظاہروں کی نقل کرنا، یا نگرانی میں موٹر کی بنیادی مہارتوں کی مشق کرنا شامل ہیں۔

4- طریقہ کار (Mechanism):

- اس سطح میں کسی مخصوص مقصد کو حاصل کرنے یا کسی کام کو مکمل کرنے کے لیے نقل و حرکت (Movements) کو مربوط کرنا شامل ہے۔

- اس سطح پر سیکھنے والے حرکیاتی مہارتوں کو درستگی اور باقاعدگی کے ساتھ انجام دینے میں مہارت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- اس کی مثالوں میں مہارت کے ساتھ اشیاء کو جوڑنا، معمول کے طریقہ کار یا تکنیکوں کو انجام دینا، یا کنٹرول کے ساتھ سادہ حرکات کو انجام دینا شامل ہیں۔

5- پیچیدہ واضح رد عمل (Complex Overt Response):

- اس سطح میں ایک ترتیب یا پیٹرن میں متعدد حرکات کی مطابقت پذیری شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے پیچیدہ کاموں یا اعمال کو انجام دینے کے لیے موٹر مہارتوں کو یکجا اور مربوط کر سکتے ہیں۔

- مطابقت پذیر معمولات، موٹر کی پیچیدہ ترتیب، اور کھیلوں یا پرفارمنگ آرٹس میں جدید طریقے حاصل کرنا اس کی کچھ مثالیں ہیں۔

6- موافقت (Adaptation):

- اس سطح میں بدلتے ہوئے حالات یا ماحولیاتی تقاضوں کے جواب میں نقل و حرکت کو تبدیل کرنا یا موافق بنانا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے مختلف سیاق و سباق یا حالات میں موٹر مہارتوں کا اطلاق کرتے وقت چلک اور موافقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- اس سطح کی مثالوں میں تاثرات کے رد عمل میں گرفت کو تبدیل کرنا، آلات میں تبدیلیوں کو فٹ کرنے کے طریقوں میں ترمیم کرنا، اور غیر متوقع مسائل کے حل کو بہتر بنانا شامل ہیں۔

7- ابتدا (Origination):

- اس سطح میں نئی نقل و حرکت، تکنیک، یا حکمت عملی بنانا یا اختراع کرنا شامل ہے۔
- اس سطح پر سیکھنے والے مسائل کو حل کرنے یا اہداف کے حصول کے لیے نئے طریقوں کو تیار کرنے میں تخلیقی صلاحیتوں اور خود مختاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- اس سطح کی مثالوں میں رقص کی نئی حرکتیں ایجاد کرنا، جسمانی چیلنجوں کے لیے اختراعی حل وضع کرنا، یا اصل ترتیب یا معمولات کو ڈیزائن کرنا شامل ہیں۔

B. حرکیاتی مقاصد کی مثالیں اور اطلاقات (Examples and applications of psychomotor objectives)

سائیکو موٹر مقاصد جسمانی مہارتوں، موٹر صلاحیتوں اور ہم آہنگی کی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان مقاصد کا مقصد مختلف کاموں کو انجام دینے میں دستی مہارت، درستگی اور مہارت کو بڑھانا ہے۔ یہاں مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں سائیکو موٹر مقاصد کی کچھ مثالیں اور اطلاقات ہیں:

سطح (Levels)	مثالیں (Examples)	اطلاقات (Applications)
ادراک (Perception):	طلباء آنکھوں پر پٹی باندھ کر حسی سرگرمی کے دوران مختلف آلات موسیقی کی شناخت کرنا سیکھیں گے۔	حسی تلاش کی سرگرمیاں طلباء کو چھونے سے متعلق امتیازی مہارتوں کو فروغ دینے اور چھونے کی بنیاد پر اشیاء کو سمجھنے اور ان میں فرق کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے میں مدد کر سکتی ہیں۔
تیاری کرنا (Set):	سائنس کا تجربہ شروع کرنے سے پہلے، طلباء ضروری مواد اور آلات کو اکٹھا اور منظم کریں گے۔	طلباء کو واضح ہدایات اور مواد کی تنظیم کے کاموں کی فراہمی ان کی مدد کر سکتی ہے کہ وہ ہاتھ سے چلنے والی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کے لیے تیاری اور امداد کی کو فروغ دیں۔

ہدایت شدہ رد عمل (Response):	کھانا پکانے کی کلاس میں، طلباء استاد کی رہنمائی میں سبزیاں کاٹنے کے لیے مرحلہ وار ہدایات پر عمل کریں گے۔	استاد کی طرف سے فوری تاثرات کے ساتھ منظم مشقی سیشن طالب علموں کو نقل اور تکرار کے ذریعے بنیادی حرکیاتی مہارتوں اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔
طریقہ کار (Mechanism):	لکڑی کے کام کرنے والی کلاس کے طلباء لکڑی پر پیچیدہ ڈیزائن تراشنے کے لیے آلات استعمال کرنے میں مہارت کا مظاہرہ کریں گے۔	ترقی پسند ہنر سازی کی سرگرمیاں اور گائیڈڈ پریکٹس سیشن طلباء کو موٹر کی عمدہ مہارت اور مخصوص تکنیکوں کو انجام دینے میں درستگی پیدا کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔
پیچیدہ واضح رد عمل (Complex Overt Response):	کھلاڑی جمنا سٹکس میں پیچیدہ معمولات میں مہارت حاصل کریں گے، جس میں پلٹائیں، موڑیں، اور مربوط حرکتیں شامل ہوں گی۔	ایک منظم تربیتی پروگرام اور ریہرسل سیشنز کھلاڑیوں کو پٹھوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ درستگی اور روانی کے ساتھ عمل کے پیچیدہ سلسلے کو انجام دینے کے لیے درکار ہم آہنگی میں مدد کر سکتے ہیں۔
موافقت (Adaptation):	چٹان پر چڑھنے کی مشق میں حصہ لینے والے طلباء سطح کی ساخت اور چڑھنے کی دیوار کی پیچیدگی کے لحاظ سے اپنے چڑھنے کے طریقہ میں تبدیلی کریں گے۔	متنوع ماحول اور مختلف چیلنجوں کی نمائش طلباء کو مختلف سیاق و سباق میں حرکیاتی مہارتوں کو لاگو کرنے میں موافقت اور لچک پیدا کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔
ابتدا (Origination):	رقص کرنے والے طلباء رقص کے اصل معمولات کی کوریوگرافی کریں گے، اختراعی حرکات اور تخلیقی تاثرات کو یکجا کریں گے۔	تخلیقی تحقیقی ورکشاپس اور باہمی تعاون کے منصوبے طلباء کو نئی حرکات کے ساتھ تجربہ کرنے اور اپنے منفرد انداز اور تکنیکوں کو تخلیق کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

یہ مثالیں واضح کرتی ہیں کہ کس طرح حرکیاتی مقاصد کو تعلیمی ترتیبات میں لاگو کیا جاسکتا ہے تاکہ مختلف کاموں کو انجام دینے میں جسمانی مہارت، ہم آہنگی اور مہارت کی نشوونما کو فروغ دیا جاسکے۔ حرکیاتی مقاصد کو نشانہ بنا کر، ماہرین تعلیم سیکھنے کے ایسے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو طلباء کو مشغول کر سکتے ہیں اور متنوع شعبوں اور سرگرمیوں میں فعال مہارت کی نشوونما میں سہولت فراہم کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

ذیل سوالات کے جوابات دیں

1- سوچ سے متعلق مقصد کون سا ہے؟

- (a) مختلف ثقافتوں کو سمجھنا
(b) دوسری جنگ عظیم کی وجوہات کا تجزیہ
(c) صحیح طریقے سے ہاتھ دھونا سیکھیں۔
(d) کلاسیکی موسیقی کی تعریف کرنا

2- احساسات یا رویوں کو ظاہر کرنے کے بارے میں ہے؟

- (a) ریاضی کا مسئلہ حل کرنا
(b) نظام تنفس کے بارے میں جاننا
(c) ہم جماعتوں کی رائے کا احترام کرنا
(d) مثلث کے علاقوں کا حساب لگانا

3- جس میں جسمانی مہارتیں شامل ہیں؟

- (a) بجلی کے اصولوں کو سمجھنا
(b) نظم کا تجزیہ کرنے کے لیے تنقیدی سوچ کا استعمال
(c) باسکٹ بال ڈرامنگ کا مظاہرہ کرنا
(d) موسیقیاتی تبدیلی کے اثرات پر بحث کرنا

4- سب سے موزوں مقصد کون سا ہے؟

- (a) متواتر جدول کے عناصر کو یاد رکھنا
(b) ریاضی کے مسائل حل کرنے میں تخلیقی ہونا
(c) خیالات پیش کرنے میں اعتماد محسوس کرنا
(d) بیعت کی صحیح تلاوت کرنا

3.3.4 مختلف ڈومینز کا انضمام: (Integration of Different Domains)

تعلیم میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز کا انضمام سیکھنے اور ترقی کے مختلف پہلوؤں کے باہمی ربط کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ تعلیم کے لیے جامع نقطہ نظر پر زور دیتا ہے، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ علمی عمل، جذباتی رد عمل، اور جسمانی مہارتیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ تمام ڈومینز میں مقاصد کو یکجا کر کے، اساتذہ با معنی اور جامع سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات اور صلاحیتوں کو پورا کرتے ہیں۔

I. وقوفی، جذباتی، اور حرکی جہات کے باہمی ربط کو تسلیم کرنا

(Recognizing the Interconnectedness of Cognitive, Affective, and Psychomotor Domains)

سیکھنے کے علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز الگ تھلگ پہلو نہیں ہیں بلکہ انسانی ترقی کے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے پہلو ہیں۔ وقوفی عمل، جیسے کہ تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنا، جذبات، رویوں، اور عقائد (موثر ڈومین) کے ساتھ ساتھ جسمانی مہارتوں اور صلاحیتوں

(سائنیکو موٹر ڈومین) سے متاثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح، جذباتی رد عمل اور رویے علمی کارکردگی اور حرکیاتی مہارتوں کی نشوونما کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ان باہمی روابط کو تسلیم کرنا اساتذہ کو سیکھنے کے مربوط تجربات کو ڈیزائن کرنے کی اجازت دیتا ہے جو جامع ترقی کو فروغ دیتے ہیں اور تمام سیکھنے والوں کو مخاطب کر سکتے ہیں۔

II. تمام جہات کے مقاصد کو یکجا کرنے کی حکمت عملی (Strategies for Integrating Objectives Across Domains)

1- پروجیکٹ پر مبنی اکتساب (Project Based Learning): طلباء کو ایسے منصوبوں میں شامل کریں جن کے لیے ان سے وقوفی علم کو لاگو کرنے، ٹیم ورک اور ہمدردی جیسی جذباتی مہارتیں تیار کرنے، اور مینڈ آف سرگرمیوں کے ذریعے سائنیکو موٹر صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، کمیونٹی سروس پروجیکٹ میں سماجی مسائل (علمی) کی تحقیق کرنا، ساتھیوں کے ساتھ تعاون کرنا (جذباتی) اور حل (حرکیاتی) کو نافذ کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

2- تجرباتی اکتساب (Experiential Learning): تجرباتی اکتساب کے مواقع فراہم کریں جو طالب علموں کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں مشغول کرتے ہیں، انہیں علمی، جذباتی، اور نفسی-حرکی (حرکیاتی) مہارتوں کو باضابطہ طور پر مربوط کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کسی تاریخی مقام کے فیلڈ ٹرپ میں تاریخ (علمی) کے بارے میں سیکھنا، سائٹ کی اہمیت (جذباتی) پر غور کرنا، اور ارد گرد کے ماحول (حرکیاتی) کو تلاش کرنا شامل ہو سکتا ہے۔

3- استفسار پر مبنی اکتساب (Inquiry-Based Learning): استفسار پر مبنی اکتساب کے تجربات کو فروغ دیں جو طلباء کو سوالات پوچھنے، مسائل کی چھان بین اور حل تیار کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر علمی مشغولیت کو فروغ دیتا ہے، تجسس اور دلچسپی (جذباتی) کو متحرک کرتا ہے، اور اس میں ہاتھ سے تجربہ یا مواد (حرکیاتی) کا استعمال شامل ہو سکتا ہے۔

4- عکاسی کے طریقے (Reflective Practices): عکاسی کی ایسی سرگرمیاں شامل کریں جو طلباء کو اپنے سیکھنے کے تجربات کے بارے میں تنقیدی انداز میں سوچنے، ان کے جذباتی رد عمل کا اندازہ لگانے، اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے پر اکساتی ہیں۔ عکاس پر یکٹس مینا کو گنیٹو بیداری (علمی)، جذباتی خود آگاہی (جذباتی) کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، اور اس میں بہتری کے لیے اہداف طے کرنا شامل ہو سکتا ہے (حرکیاتی)۔

5- تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction): سیکھنے کے متنوع انداز، ترجیحات، اور صلاحیتوں سے مطابقت کے لیے ہدایات میں ترمیم کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام سیکھنے والوں کو ڈومینز میں بامعنی طور پر مشغول ہونے کے مواقع میسر ہوں۔ سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کریں، جس سے طلباء مختلف طریقوں اور تشخیص کے طریقوں کے ذریعے اپنی سمجھ اور مہارت کا مظاہرہ کر سکیں۔ مثال کے طور پر، تاریخ کے اسباق میں بصری امداد (علمی ڈومین)، گروہی مباحث (جذباتی ڈومین)، اور ہاتھ سے چلنے والی سرگرمیاں جیسے مصنوعات (Artifact) کا تجزیہ یا ماضی کے واقعہ کو اداکاری کے ذریعے دوبارہ پیش کرنا (Historical Re-enactments) (حرکیاتی ڈومین) شامل ہو سکتا ہے۔

6- بین الضابطہ پروجیکٹس (Interdisciplinary Projects): بین الضابطہ پروجیکٹس کو ڈیزائن کریں جو متعدد مضامین کے علاقوں سے مواد کو یکجا کرتے ہیں، جس سے طلباء کو سیکھنے کے مختلف ڈومینز کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ بین الضابطہ منصوبے علمی چمک کو فروغ دیتے ہیں، بین الضابطہ سوچ (جزباتی ڈومین) کو فروغ دیتے ہیں، اور اس میں باہمی تعاون کے ساتھ مسئلہ حل کرنے والے کام (حرکیاتی ڈومین) شامل ہو سکتے ہیں۔

یہ حکمت عملی تعلیم میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز کے انضمام کو فروغ دیتی ہیں، جامع ترقی کو فروغ دیتی ہیں اور طلباء کو متنوع سیاق و سباق میں کامیابی کے لیے تیار کرتی ہیں۔ سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کر کے جو سیکھنے کی باہم جڑی ہوئی نوعیت کو حل کرتے ہیں، اساتذہ طلباء کے لیے مشغول ہونے، سیکھنے اور بڑھنے کے بھرپور اور با معنی مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔

3.4 اہداف کو تدریسی طریقوں کے ساتھ ترتیب دینا

(Aligning Objectives with Instructional Practices)

موثر تدریس میں تدریسی مقاصد کو مناسب تدریسی حکمت عملیوں اور تشخیصی تکنیکوں کے ساتھ ترتیب دینا شامل ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ سیکھنے کے اہداف پورے ہو گئے ہیں۔ ہدایات کے طریقوں کے ساتھ مقاصد کو احتیاط سے ہم آہنگ کرنے سے، اساتذہ ہم آہنگ سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو طالب علم کو سمجھنے اور مواد پر عبور حاصل کرنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اس سیکشن میں ہم تدریسی اہداف کو تدریسی حکمت عملیوں سے ہم آہنگ کرنے کے طریقوں کی کھوج اور مقاصد کے حصول کی پیمائش کے لیے مختلف تشخیصی تکنیکوں کے بارے میں جانے گے۔

3.4.1 تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ تدریسی مقاصد کو ہم آہنگ کرنے کے طریقے

(Methods Aligning Instructional Objectives with Teaching Strategies)

- 1- بازگشت خاکہ نقطہ نظر (Backward Design Approach): مطلوبہ سیکھنے کے نتائج (مقاصد) کی شناخت کر کے اور پھر ان نتائج کی حمایت کے لیے ہدایات اور تشخیص کو ڈیزائن کر کے تدریسی منصوبہ بندی کا عمل شروع کریں۔ یہ نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تدریسی سرگرمیاں اور جائزے براہ راست سیکھنے کے مطلوبہ اہداف کے ساتھ منسلک ہوں۔
- 2- نصاب کی نقشہ سازی (Curriculum Mapping): نصابی معیارات، سیکھنے کے مقاصد، اور تدریسی مواد کا مکمل جائزہ لیں تاکہ معاہدے کے شعبوں اور ممکنہ خلا کی نشاندہی کی جاسکے۔ معلمین مقاصد، مواد اور تدریسی طریقوں کے درمیان تعلقات کو نقشہ بنا کر نصاب میں ہم آہنگی اور تسلسل کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔
- 3- تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction): سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات، ترجیحات اور صلاحیتوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے تدریسی حکمت عملیوں میں ترمیم کریں۔ سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کریں، طلباء کو مختلف طریقوں (مثلاً، بصری،

سمعی، کائینتھینک) اور تدریسی طریقوں (مثلاً، براہ راست ہدایات، انکوائری پر مبنی سیکھنے، کوآپریٹو لرننگ) کے ذریعے مواد کے ساتھ مشغول ہونے کی اجازت دیں۔

4- فعال اکتسابی تکنیکیں (Active Learning Techniques): فعال سائنسی حکمت عملیوں کو شامل کریں جو طالب علم کی مشغولیت، شرکت، اور تعاون کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ سرگرمیاں جیسے گروپ ڈسکشن، مسئلہ حل کرنے کے کام، ہینڈ آن تجربات، اور پراجیکٹ پر مبنی سیکھنے سے تصورات کی گہری تفہیم اور اطلاق کو فروغ ملتا ہے۔

آخر میں، تدریسی اہداف کو تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا موثر تدریس اور سیکھنے کے لیے سب سے اہم ہے۔ اختتامی خاکہ نقطہ نظر، نصاب کی نقشہ سازی، تفریق شدہ ہدایات، اور فعال سیکھنے کی تکنیک جیسے طریقوں کو استعمال کرنے سے اساتذہ کو ایک مربوط اور پرکشش سیکھنے کا تجربہ بنانے میں مدد مل سکتی ہے جو مطلوبہ نتائج حاصل کرتے ہوئے متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ ان طریقوں کو بروئے کار لاکر، معلمین گہری تفہیم کو فروغ دے سکتے ہیں، تعاون کو فروغ دے سکتے ہیں، اور بالآخر طالب علم کی کامیابی میں معاونت کر سکتے ہیں۔

3.4.2 مقاصد کے حصول کی پیمائش کے لیے مختلف تشخیصی تکنیکوں کو یکجا کرنا

(Integrating Diverse Assessment Techniques to Measure Attainment of Objectives)

1- تشکیلی جانچ: (Formative Assessment) طلباء کی پیشرفت پر نظر رکھنے اور بروقت تاثرات فراہم کرنے کے لیے تشکیلاتی تشخیصی تکنیکوں جیسے کوئز، پول، ایگزٹ ٹکٹ، اور کمرہ جماعت کے مشاہدات کا استعمال کریں۔ تشکیلاتی جائزے طاقت کے شعبوں اور بہتری کی ضرورت والے علاقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتے ہیں، جس سے اساتذہ کو اس کے مطابق ہدایات کو ایڈجسٹ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔

2- مجموعی جانچ: (Summative Assessment) طالب علم کے سیکھنے کے نتائج اور تدریسی مقاصد کے حصول کا جائزہ لینے کے لیے یونٹ یا کورس کے اختتام پر سیمیوسا سیمینٹس کا انتظام کریں۔ خلاصہ کے جائزوں میں ٹیسٹ، پروجیکٹس، پورٹ فولیوز، پریزنٹیشنز، یا کارکردگی کے جائزے شامل ہو سکتے ہیں جو طلباء کی مجموعی مہارت اور مواد میں مہارت کی پیمائش کرتے ہیں۔

3- مسلسل اور جامع اندازہ قدر (Continuous and Comprehensive Evaluation-CCE): مسلسل اور جامع (CCE) ایک تشخیصی تکنیک ہے جس میں پورے تعلیمی سال کے دوران طلباء کی سیکھنے کی پیشرفت کا مسلسل اور جامع جائزہ شامل ہوتا ہے۔ طلباء کی تعلیمی کامیابیوں اور مجموعی ترقی کی ایک جامع تصویر فراہم کرنے کے لیے یہ مختلف تشخیصی طریقوں کو مربوط کرتا ہے، بشمول کمرہ جماعت کا کام، گھر کام، پروجیکٹس، پریزنٹیشنز، کوئز، اور عملی مظاہرے۔ سی سی ای مسلسل نگرانی، بروقت فیڈبک، اور علمی، جزباتی، اور حرکیاتی مہارتوں کی تشخیص پر زور دیتا ہے تاکہ ذاتی نوعیت کے سیکھنے اور مجموعی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔

4- مستند جانچ (Authentic Assessment): ایسے جائزوں کی منصوبہ بندی کریں جو حقیقی دنیا کے کاموں اور سیاق و سباق کی آئینہ دار ہوں، جس سے طلباء مستند طریقوں سے اپنے علم اور مہارت کا مظاہرہ کر سکیں۔ مستند جائزے، جیسے کیس اسٹڈیز، سیمینارز، یا مسئلہ حل کرنے کے کام، عملی زندگی کے حالات میں سیکھنے کے اطلاق اور منتقلی کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

5- ہم جماعت ساتھی اور خود کے ذریعہ جانچ (Peer and Self-Assessment): ہم مرتبہ اور خود تشخیصی سرگرمیاں شامل کریں جو طلباء کو ان کی سیکھنے کی پیشرفت پر غور کرنے اور اپنے ساتھیوں کو تعمیری تاثرات فراہم کرنے کا اختیار دیتی ہیں۔ ہم مرتبہ اور خود تشخیص علمی شعور کو فروغ دیتے ہیں اور طلباء کو اپنے سیکھنے کی ملکیت لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔

تدریسی اہداف کو تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ ترتیب دے کر اور مختلف تشخیصی تکنیکوں کو شامل کر کے، معلمین ہم آہنگ اور موثر سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو طالب علم کی کامیابی اور ترقی کی حمایت کرتے ہیں۔ صف بندی یا ترتیب اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تدریسی طریق کار با مقصد، مربوط اور طالب علم پر مرکوز ہوں، جو تمام سیکھنے والوں کے لیے با معنی سیکھنے کے نتائج کا باعث بنتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں: (Check Your Progress)

ذیل سوالات کے جوابات دیں:

1- تعلیم میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز کا انضمام کس طرح مکمل ترقی میں معاون ہے؟

- a. یہ الگ تھلگ سیکھنے کے تجربات پیدا کرتا ہے۔
b. یہ سیکھنے کے مختلف پہلوؤں کے باہمی ربط کو تسلیم کرتا ہے۔
c. یہ صرف علمی عمل پر زور دیتا ہے۔
d. یہ سیکھنے میں جذباتی رد عمل کو نظر انداز کرتا ہے۔

2- کون سی تدریسی حکمت عملی طالب علموں کو حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں شامل کرتی ہے تاکہ علمی، جذباتی، اور نفسی حرکیاتی مہارتوں کو باضابطہ طور پر مربوط کیا جاسکے۔

- a. پروجیکٹ پر مبنی تعلیم
b. تفریق شدہ ہدایات
c. عکاس طرز عمل
d. تجرباتی اکتساب
3- کون سا طریقہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تدریسی سرگرمیاں اور جائزے براہ راست سیکھنے کے مطلوبہ اہداف کے ساتھ منسلک ہوں؟

- a. تفریق شدہ ہدایات
b. نصاب کی نقشہ سازی
c. فعال سیکھنے کی تکنیک
d. ہم مرتبہ اور خود تشخیص
4- کون سی تشخیصی تکنیک پورے تعلیمی سال کے دوران طلباء کی سیکھنے کی پیشرفت کا جاری اور جامع جائزہ فراہم کرتی ہے؟

- a. خلاصہ تشخیص
b. مستند تشخیص
c. ابتدائی تشخیص
d. مسلسل اور جامع تشخیص (CCE)

a.

3.5 خلاصہ (Summary)

اس پورے اکائی کے دوران، ہم نے موثر تدریس اور سیکھنے کے لیے علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کو بیان کرنے کی اہمیت کو دریافت کیا۔ ہم نے ان ڈومینز کے باہمی ربط اور جامع ترقی اور طالب علم کی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی طریقوں اور تشخیصی تکنیکوں کے ساتھ مقاصد کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔

علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کو بیان کرنا جامع سیکھنے کے تجربات پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے جو طلباء کی متنوع ضروریات اور صلاحیتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان ڈومینز میں مقاصد کو یکجا کر کے، ماہرین تعلیم ایسی ہدایات تیار کر سکتے ہیں جو طالب علموں کو فکری، جذباتی اور جسمانی طور پر مشغول کرے، گہری سمجھ، با معنی مشغولیت، اور مہارت کے اطلاق کو فروغ دے سکے۔ تدریسی منصوبہ بندی کے لیے یہ جامع نقطہ نظر طالب علم کے مرکز میں سیکھنے کو فروغ دیتا ہے، ذاتی نوعیت کی ہدایات میں سہولت فراہم کرتا ہے، اور سیکھنے کے نتائج کو بڑھاتا ہے۔ لہذا، معلمین کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کی وضاحت کو ترجیح دیں تاکہ تدریس اور سیکھنے کے موثر تجربات کو یقینی بنایا جاسکے۔

3.6 اکتسابی نتائج (Learning outcomes)

اس اکائی کے اختتام پر، سیکھنے والوں کو اس قابل ہونا چاہیے کہ

- 1- تدریس اور سیکھنے کے تناظر میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز کے باہمی ربط کی وضاحت کریں۔
- 2- تدریسی حکمت عملیوں اور تشخیصی تکنیکوں کے ساتھ تدریسی مقاصد کو ترتیب دینے کی اہمیت کی نشاندہی کریں۔
- 3- تدریسی مقاصد کو تدریسی طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کو یقینی بنانے کے لیے مختلف طریقوں کا اطلاق کریں۔
- 4- جامع ترقی کو فروغ دینے میں علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں مقاصد کو یکجا کرنے کی تاثیر کا اندازہ کریں۔
- 5- سیکھنے کے تجربات کو ڈیزائن کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کریں جو طلباء کو علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں مشغول کرتے ہیں۔
- 6- تدریسی مقاصد کے حصول کی پیمائش کے لیے مختلف تشخیصی تکنیکوں کو نافذ کریں۔
- 7- طالب علم کے سیکھنے اور ترقی پر مسلسل اور جامع جانچ کے اثرات کا تجزیہ کریں۔
- 8- موثر تدریس اور سیکھنے کے طریقوں کے لیے علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کو بیان کرنے کی اہمیت کو سمجھیں۔
- 9- تدریسی منصوبہ بندی اور ترسیل کو بڑھانے کے لیے اکائی میں زیر بحث کلیدی تصورات اور حکمت عملیوں کی ترکیب کریں۔
- 10- مربوط اور طلباء پر مبنی سیکھنے کے تجربات پیدا کرنے کے لیے مربوط تدریسی ڈیزائن کے اصولوں کا اطلاق کریں۔

- 1- علمی یاوقونی ڈومین (Cognitive Domain): سیکھنے کے اس دائرے سے مراد ہے جس میں علم کا حصول اور اطلاق، فکری مہارت، اور تنقیدی سوچ کی صلاحیتیں شامل ہیں۔
- 2- جذباتی ڈومین (Affective Domain): یہ ڈومین سیکھنے کی جہت سے متعلق ہے جس میں رویوں، اقدار، عقائد اور جذبات کی نشوونما اور حوصلہ افزائی، ادراک اور رویے کو متاثر کرنا شامل ہے۔
- 3- حرکیاتی ڈومین (Psychomotor Domain): یہ اس سیکھنے کے ڈومین کا احاطہ کرتا ہے جو جسمانی مہارتوں، موٹر صلاحیتوں، اور ہاتھ سے آنکھ کو آرڈینیشن کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
- 4- تدریسی مقاصد (Instructional Objectives): واضح، قابل پیمائش بیانات جو یہ بتاتے ہیں کہ سیکھنے والوں کو ہدایات کے نتیجے میں کیا جاننا، سمجھنا، یا کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔
- 5- مسلسل اور جامع تشخیص: (Continuous and Comprehensive Evaluation-CCE) ایک تشخیصی نقطہ نظر جس میں پورے تعلیمی سال کے دوران طلباء کی سیکھنے کی پیشرفت کا جاری، مسلسل اور جامع جائزہ شامل ہوتا ہے، جس میں ابتدائی اور مجموعی تشخیص کے طریقوں کو یکجا کیا جاتا ہے۔
- 6- اختتامی خاکہ (Backward Design): ایک تدریسی منصوبہ بندی کا نقطہ نظر جو مطلوبہ سیکھنے کے نتائج (مقاصد) کی شناخت کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور پھر ان نتائج کی حمایت کے لیے ہدایات اور تشخیص کو ڈیزائن کرتا ہے۔
- 7- تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction): سکھانے کا ایک نقطہ نظر جو سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات، ترجیحات، اور صلاحیتوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے ہدایت دیتا ہے، سیکھنے کے لیے متعدد راستے فراہم کرتا ہے۔
- 8- تشکیلاتی جانچ (Formative Assessment): طلباء کی پیشرفت کی نگرانی، تاثرات فراہم کرنے، اور تدریسی فیصلہ سازی کی رہنمائی کے لیے ہدایات کے دوران کی گئی جانچ۔
- 9- مجموعی جانچ (Summative Assessment): طلباء کے سیکھنے کے نتائج اور تدریسی مقاصد کے حصول کا جائزہ لینے کے لیے یونٹ یا کورس کے اختتام پر کی جانے والی جانچ۔
- 10- مستند جانچ (Authentic Assessment): تشخیصی کام جو حقیقی دنیا کے کاموں اور سیاق و سباق کی عکاسی کرتے ہیں، طالب علموں کو اپنے علم اور مہارت کو مستند طریقوں سے ظاہر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1- بلوم کی درجہ بندی بنیادی طور پر کس چیز پر مرکوز ہے؟
 a. علمی مقاصد b. جزباتی مقاصد c. حرکیاتی مقاصد d. اوپر کے سبھی
- 2- سیکھنے کے کس شعبے میں جسمانی مہارتوں اور موٹر صلاحیتوں کی نشوونما شامل ہے؟
 a. علمی ڈومین b. جزباتی ڈومین c. حرکیاتی ڈومین d. مندرجہ بالا میں سے کوئی بھی نہیں۔
- 3- مسلسل اور جامع تشخیص (CCE) کا بنیادی مقصد کیا ہے؟
 a. اختتامی امتحانات کا انعقاد کرنا b. پورے تعلیمی سال کے دوران طلباء کی سیکھنے کی پیشرفت کا جائزہ لینا
 c. طلباء کی غیر نصابی سرگرمیوں کا جائزہ لینا d. صرف تعلیمی سال کے اختتام پر فیڈ بیک فراہم کرنا
- 4- کون سا تدریسی منصوبہ بندی کا طریقہ مطلوبہ سیکھنے کے نتائج کی شناخت کے ساتھ شروع ہوتا ہے؟
 a. فارورڈ ڈیزائن b. بیکورڈ ڈیزائن c. ورٹیکل ڈیزائن d. لیٹرل ڈیزائن
- 5- تدریس کے دوران طالب علم کی پیشرفت کی نگرانی اور رائے فراہم کرنے کے لیے کون سا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے؟
 a. تشکیلاتی جانچ b. خلاصہ جانچ c. مستند جانچ d. معیار کے حوالے سے کی گئی جانچ
- 6- تفریق شدہ ہدایات کا بنیادی مرکز کیا ہے؟
 a. مختلف سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ترمیمی ہدایات b. تمام طلباء کو معیاری ہدایات فراہم کرنا
 c. روایتی تدریسی طریقوں کو نافذ کرنا d. طلباء کے انفرادی اختلافات کو نظر انداز کرنا
- 7- کون سی درجہ بندی حرکیاتی مقاصد کی مہارت کی ترقی کے ساتھ درجوں میں درجہ بندی کرتی ہے؟
 a. بلوم کی درجہ بندی b. کراتھو وھل کی درجہ بندی
 c. سمپسن کی درجہ بندی d. مندرجہ بالا میں سے کوئی بھی نہیں۔
- 8- تشخیص میں روبر کس کا کیا مقصد ہے؟
 a. صرف رائے دینے کے لیے b. طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے معیار کا خاکہ بنانا
 c. تصادفی طور پر گریڈز تفویض کرنے کے لیے d. تشخیص کو موضوعی بنانا
- 9- کس تشخیصی نقطہ نظر میں طلباء کی حقیقی دنیا کے سیاق و سباق میں علم اور ہنر کو لاگو کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانا شامل ہے؟
 a. تشکیلاتی جانچ b. مجموعی جانچ c. مستند جانچ d. معیار کے حوالے سے تشخیص
- 10- علمی، جزباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کو یکجا کرنے کا بنیادی فائدہ کیا ہے؟

- a. یہ تدریس کو مزید مشکل بنا دیتا ہے۔
b. یہ مربوط اور طالب علم پر مبنی سیکھنے کے تجربات تخلیق کرتا ہے۔
c. یہ طالب علم کی مصروفیت کو محدود کرتا ہے۔
d. یہ تدریسی حکمت عملیوں کی تاثیر کو کم کرتا ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات: (Short Answer Type Questions)

- 1- سیکھنے کا علمی ڈومین سے کیا مراد ہے؟
- 2- مسلسل اور جامع تشخیص (CCE) کی وضاحت کریں۔
- 3- تدریسی اہداف کو تدریسی حکمت عملیوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کسی ایک طریقہ کار پر تبادلہ خیال کریں۔
- 4- علمی، جذباتی، اور حرکیاتی ڈومینز میں مقاصد کو یکجا کرنے کی کیا اہمیت ہے؟
- 5- ایک مستند تشخیصی کام کی ایک مثال بیان کریں۔
- 6- تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ تدریسی مقاصد کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
- 7- تدریسی منصوبہ بندی میں بیکورڈ ڈیزائن کے تصور کی وضاحت کریں۔
- 8- سیکھنے کے جذباتی ڈومین سے کیا مراد ہے؟
- 9- تفریق شدہ ہدایات کس طرح متفرق متعلمین کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں؟
- 10- تشکیلاتی جانچ کی تعریف کریں اور اس تکنیک کی ایک مثال فراہم کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات: (Long Answer Type Questions)

- 1- موثر تدریس اور اکتساب کے لیے تدریسی حکمت عملیوں اور تشخیصی تکنیکوں کے ساتھ تدریسی مقاصد کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
- 2- جامع ترقی اور طالب علم پر مبنی سیکھنے کے تناظر میں علمی، جذباتی، اور حرکی-نفسیاتی ڈومینز کے باہمی ربط کی وضاحت کریں۔
- 3- اساتذہ جامع اکتسابی تجربات کو فروغ دینے کے لیے علمی، جذباتی، اور حرکی-نفسیاتی ڈومینز میں تدریسی مقاصد کو کیسے مربوط کر سکتے ہیں؟
- 4- طلباء کی سیکھنے کی پیشرفت کا اندازہ لگانے اور جامع ترقی کو فروغ دینے میں مسلسل اور جامع جانچ (CCE) کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔
- 5- علمی، جذباتی، اور حرکی-نفسیاتی ڈومینز میں متفرق متعلمین کی ضروریات اور ترجیحات کو ایڈجسٹ کرنے میں تفریق شدہ ہدایات کے کردار کی وضاحت کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

Q. No	Answer Key	Q. No	Answer Key
1	A	6	A
2	C	7	C
3	B	8	B
4	B	9	C
5	A	10	B

3.9 تجویز کردہ وسائل (Suggested Learning Resources)

- Anderson, L. W., Krathwohl, D. R., Airasian, P. W., Cruikshank, K. A., Mayer, R. E., Pintrich, P. R., & Wittrock, M. C. (Eds.). (2001). A taxonomy for learning, teaching, and assessing: A revision of Bloom's taxonomy of educational objectives. Longman.
- Cronbach, I. J. (1970). Essentials of psychological testing (3rd ed.). New York: Harper and Row Publishers.
- Dandapani, S. (2007). Advanced educational psychology. New Delhi: Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Darling-Hammond, L., & Falk, B. (Eds.). (2009). Using standards and assessments to support student learning. Association for Supervision and Curriculum Development.
- Das, M. K. (2014). Educational psychology. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Ebel, R. L. (1979). Essentials of psychological measurement. London: Prentice Hall International Inc.
- Gupta, A. (2014). Teaching and learning in the affective domain: Affective objectives and effective strategies. SAGE Publications India Pvt Ltd.
- Guskey, T. R. (2003). How classroom assessments improve learning. Educational Leadership, 60(5), 6–11.
- Harrow, A. J. (1972). A taxonomy of the psychomotor domain: A guide for developing behavioral objectives. Longman.
- Indian Education Network. (n.d.). Online platform connecting educators and providing access to educational resources and professional development opportunities. <https://www.indianeducationnetwork.com/>
- Khan Academy India. (n.d.). Free online courses and resources for students and educators. <https://in.khanacademy.org/>
- Krishnan, K. A. (2016). Teaching of social studies. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Kulshrestha, S. P. (1997). Educational psychology. Meerut: Raj Printers
- Kuppaswamy. (2006). Advanced educational psychology. New Delhi: Sterling Publishers Private Ltd.

- Marzano, R. J., Pickering, D. J., & McTighe, J. (1993). Assessing student outcomes: Performance assessment using the dimensions of learning model. Association for Supervision and Curriculum Development.
- Mehta, S., & Mehta, M. (2018). Integrating cognitive, affective, and psychomotor domains in teaching and learning: A review of current trends. *Journal of Educational Psychology*, 110(3), 345–362.
- Ministry of Human Resource Development, Government of India. (2016). National curriculum framework for school education. http://www.ncert.nic.in/pdf_files/ncf2005.pdf
- National Council of Educational Research and Training. (n.d.). NCERT textbooks for primary and secondary education. <https://ncert.nic.in/textbook/textbook.htm>
- Pandey, R. P. (2011). Teaching of English. Discovery Publishing House.
- Popham, W. J. (2008). Transformative assessment. Association for Supervision and Curriculum Development.
- Shaikh, S. S. (2018a). Changing pedagogies to cope up with new generation.
- Shaikh, S. S. (2018b). Constructivism: Learning and teaching.
- Shaikh, S. S. (2020). Changing practices and trends in education: Need to adopt in India. ISSN 2581-5733.
- Sharma, R., & Sharma, S. (2020). Continuous and comprehensive evaluation (CCE) in Indian education: Challenges and opportunities. *Indian Journal of Educational Research*, 4(2), 87–102.
- Singh, R. (2005). Teacher education and educational technology. Discovery Publishing House.
- Smith, J. K., & Brown, L. M. (Eds.). (2019). Teaching across the domains: Integrating cognitive, affective, and psychomotor learning. Routledge.
- Stiggins, R. J., Arter, J. A., Chappuis, J., & Chappuis, S. (2012). Classroom assessment for student learning: Doing it right—Using it well. Pearson.
- Teach Learn Web. (n.d.). Educational website offering free resources, lesson plans, and teaching tips. <https://www.teachlearnweb.com/>
- Tomlinson, C. A. (2017). How to differentiate instruction in academically diverse classrooms. Association for Supervision and Curriculum Development.
- University Grants Commission (UGC), India. (2019). Guidelines for Choice Based Credit System (CBCS). https://www.ugc.ac.in/pdfnews/4358386_Choice-Based-Credit-System.pdf
- Wiggins, G., & McTighe, J. (2005). Understanding by design. Association for Supervision and Curriculum Development.

اکائی 4۔ تدریس و اکتساب کی مہارتیں اور تدریسی اصول یا گر

(Skills of Teaching & Learning and Maxims of Teaching)*

اکائی کے اجزاء

4.0	تمہید (Introduction)
4.1	مقاصد (Objectives)
4.2	تدریسی مہارتیں (Teaching Skills)
4.3	اکتسابی مہارتیں (Learning Skills)
4.4	تعلیم کے اصول اور ماخذ یا گر (Principles of Teaching and Maxims of Teaching)
4.4.1	تدریسی اصول (Principles of Teaching)
4.4.2	تدریسی ماخذ یا گر (Maxims of Teaching)
4.5	تدریس و اکتساب کی مہارتیں اور ماخذ یا گر کی اہمیت
	(Skills of Teaching & Learning and Importance of Maxims)
4.6	خلاصہ (Summary)
4.7	اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
4.8	فرہنگ (Glossary)
4.9	نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
4.10	تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

4.0 تمہید (Introduction)

تدریس اور اکتساب متحرک عمل ہے جس میں موثر مواصلت، افہام و تفہیم اور ترقی کو آسان بنانے کے لیے بے شمار مہارتیں اور حکمت عملی شامل ہوتی ہے۔ اس باب میں، ہم تدریس اور اکتساب دونوں کے لیے درکار ضروری مہارتوں کے ساتھ ساتھ تدریس میں شامل رہنما اصولوں کا بھی جائزہ لیں گے۔

* Dr. Shaikh Wasim, Associate Professor, Centre for Distance and Online Education, MANUU

تدریسی مہارتیں مختلف قسم کی قابلیتوں کو گھیرے ہوئے ہیں جنہیں اساتذہ طلباء کو مشغول کرنے، معلومات کو مؤثر طریقے سے پہنچانے اور سیکھنے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان مہارتوں میں مواصلات کی مہارتیں، کمرہ جماعت کے انتظام کی تکنیک، اور متنوع سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہدایات کو اپنانے کی صلاحیت شامل ہے۔ مزید برآں، طلباء کے لیے علم حاصل کرنے، تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے، اور خود مختار متعلم بننے کے لیے سیکھنے کی مہارتیں بہت اہم ہیں۔ ان مہارتوں میں مطالعہ کی مہارتیں شامل ہیں جیسے نوٹ لینے اور وقت کے انتظام کے ساتھ ساتھ تنقیدی سوچ کی مہارتیں جیسے مسئلہ حل کرنے اور تجزیاتی استدلال وغیرہ۔

تدریس کے گریماخذ مختصر بیانات ہیں جو تدریس کے فن اور سائنس کے بارے میں لازوال اصولوں اور حکمت کو سمیٹتے ہیں۔ یہ ماخذ اساتذہ کے لیے رہنما اصولوں کے طور پر کام کرتے ہیں، مؤثر تدریسی طریقوں اور طریقوں کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر، اساتذہ ایک معاون سیکھنے کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں، طلباء کے تجسس اور مشغولیت کو متاثر کر سکتے ہیں، اور بامعنی سیکھنے کے تجربات کو فروغ دے سکتے ہیں۔ تدریس کے زیادہ سے زیادہ اصول ہمدردی، تخلیقی صلاحیتوں اور تدریسی پیشے میں مسلسل بہتری کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہیں۔ ان ماڈوں پر غور و فکر کے ذریعے، معلم اپنے تدریسی طریقوں کو بہتر بنا سکتے ہیں اور تدریس اور سیکھنے میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

تدریس کے گریماخذ مختصر بیانات ہیں جو ایک فن اور سائنس کے طور پر تدریس کے بارے میں لازوال اصولوں اور حکمت کو سمیٹتے ہیں۔ یہ گریماخذ اساتذہ کے لیے رہنما اصولوں کے طور پر کام کرتے ہیں، مؤثر تدریسی طریقوں کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر، اساتذہ ایک معاون اکتسابی ماحول پیدا کر سکتے ہیں، طلباء کے تجسس اور مشغولیت کو متاثر کر سکتے ہیں، اور بامعنی اکتساب کے تجربات کو فروغ دے سکتے ہیں۔ تدریس کے گریماخذ اصول ہمدردی، تخلیقی صلاحیتوں اور تدریسی پیشے میں مسلسل بہتری کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہیں۔ ان ماڈوں پر غور و فکر کے ذریعے، معلم اپنے تدریسی طریقوں کو بہتر بنا سکتے ہیں اور تدریس اور اکتساب میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

4.1 مقاصد (Objectives)

- 1- مؤثر تدریس اور اکتساب کے لیے ضروری مہارتوں کو سمجھنا۔
- 2- مختلف تدریسی مہارتوں کو دریافت کرنا، بشمول مواصلات، کلاس روم کا انتظام، اور تدریسی موافقت۔
- 3- سیکھنے کی مختلف مہارتوں جیسے مطالعہ کی تکنیک، تنقیدی سوچ، اور مسئلہ حل کرنے کی حکمت عملیوں کا جائزہ لینا۔
- 4- تدریسی طریقوں کی رہنمائی اور طالب علم کی مشغولیت اور تفہیم کو فروغ دینے میں تدریس کی زیادہ سے زیادہ اہمیت کا تجزیہ کرنا۔
- 5- تعلیمی ترتیبات تدریسی اصول یا اگر کو نافذ کرنے کے لیے عملی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کرنا۔
- 6- مؤثر ہدایات کو ڈیزائن کرنے اور فراہم کرنے میں تدریس اور اکتسابی مہارتوں تدریسی اصول یا اگر کا استعمال کرنا۔

7- طلباء کے سیکھنے اور کامیابی کو فروغ دینے میں تدریس اور سیکھنے کی مہارتوں اور تدریسی اصول کی تاثیر کا جائزہ لینا۔

4.2 تدریسی مہارتیں (Teaching Skills)

تدریسی مہارتیں وہ ضروری قابلیت ہیں جنہیں اساتذہ کمرہ جماعت میں اکتسابی تجربات کو مؤثر طریقے سے سہولت فراہم کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ مہارتیں مواصلاتی تکنیکوں سے لے کر کمرہ جماعت کے انتظام کی حکمت عملیوں تک وسیع پیمانے پر صلاحیتوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس سیکشن میں، ہم مختلف تدریسی مہارتوں کا جائزہ لیں گے اور یہ دریافت کریں گے کہ وہ سیکھنے کے متحرک اور دلکش ماحول پیدا کرنے میں کس طرح تعاون کرتے ہیں۔

A. مواصلات کی مہارتیں (Communication Skills):

مؤثر مواصلات کی مہارتیں اساتذہ کے لیے معلومات کو واضح طور پر پہنچانے، طلباء کو مشغول کرنے اور سیکھنے کے مثبت ماحول کو فروغ دینے کے لیے بنیادی ہیں۔ یہ مہارتیں زبانی (Verbal) اور غیر زبانی (Non-Verbal) مواصلات کی تکنیکوں کو شامل کرتی ہیں۔

1- زبانی مواصلات (Verbal Communication): زبانی مواصلات میں طلباء تک خیالات، ہدایات اور معلومات پہنچانے کے لیے بولی جانے والی زبان کا استعمال شامل ہے۔ مؤثر زبانی مواصلات میں شامل ہیں:

- وضاحت: واضح اور جامع زبان کا استعمال اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ طالب علم پیغام کو سمجھتے ہیں۔
 - ٹون: آواز کا مناسب لہجہ اپنانا جو جوش، ہمدردی اور اختیار کا اظہار کرتا ہے۔
 - فعال سننا: طلباء کے سوالات، تبصرے، اور خدشات کو فعال طور پر سننا اور سوچ سمجھ کر جواب دینا۔
 - سوال کرنے کی تکنیک: تنقیدی سوچ کو متحرک کرنے اور طالب علم کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے کھلے عام سوالات پوچھنا۔
- 2- غیر زبانی مواصلات (Non-Verbal Communication): غیر زبانی مواصلات سے مراد اشاروں، چہرے کے تاثرات، جسمانی زبان، اور دیگر غیر زبانی اشارے ہیں جو معنی اور جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ غیر زبانی مواصلات کے کلیدی پہلوؤں میں شامل ہیں:
- آنکھ سے رابطہ: توجہ اور مشغولیت کا اظہار کرنے کے لیے طلباء کے ساتھ آنکھ سے رابطہ برقرار رکھنا۔
 - جسمانی زبان: کھلی اور پر اعتماد باڈی لینگویج کا استعمال کرتے ہوئے رسائی اور گرمجوشی کا اظہار کرنا۔
 - چہرے کے تاثرات: جذباتی سطح پر طلباء کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لیے چہرے کے تاثرات کے ذریعے جذبات اور ہمدردی کا اظہار کرنا۔

- قربت: تعلق کے احساس کو فروغ دینے اور ایک جامع سیکھنے کا ماحول پیدا کرنے کے لیے طلباء سے جسمانی قربت کو ایڈجسٹ کرنا۔

B. کمرہ جماعت کی مہارتیں: (Classroom Management Skills)

ایک نتیجہ خیز اور منظم تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے کمرہ جماعت کا موثر انتظام ضروری ہے جہاں طلباء اپنی پڑھائی پر توجہ مرکوز کر سکیں اور تعلیمی طور پر ترقی کر سکیں۔ کمرہ جماعت کے نظم و نسق کی مہارتیں ہم آہنگی قائم کرنے، موثر طریقے سے وقت کا انتظام کرنے، اور کمرہ جماعت کے طرز عمل سے نمٹنے کے لیے مختلف تکنیکوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔

1۔ تعلق قائم کرنا: طلباء کے ساتھ مثبت تعلقات استوار کرنا ایک معاون اور سازگار تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔

تعلقات قائم کرنے کی حکمت عملیوں میں شامل ہیں:

- طلباء کو جاننا: طلباء کے پس منظر، دلچسپیوں اور طاقتوں میں دلچسپی لینا تاکہ آپس میں تعلق اور اعتماد پیدا ہو۔
 - ہمدردی اور احترام کا مظاہرہ کرنا: طلباء کے نقطہ نظر، احساسات اور تجربات کے لیے ہمدردی اور احترام کا مظاہرہ کرنا۔
 - سپورٹ اور حوصلہ افزائی فراہم کرنا: طلباء کے اعتماد اور حوصلہ افزائی کے لیے متحرک، تعریف، اور تعمیری تاثرات پیش کرنا۔
- 2۔ موثر طریقے سے وقت کا انتظام (Managing Time Effectively): وقت کے انتظام مہارتیں تدریسی وقت کو زیادہ سے زیادہ کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں کہ سیکھنے کی سرگرمیاں مقررہ وقت کے اندر مکمل ہوں۔ موثر وقت کے انتظام کی حکمت عملیوں میں شامل ہیں:

- واضح توقعات کا تعین: وقت کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے کاموں اور تفویضات کے لیے واضح ہدایات اور توقعات کا اظہار کرنا۔
- کاموں کو ترجیح دینا: اہم کاموں اور سرگرمیوں کی شناخت اور ترجیح دینا تاکہ سیکھنے کے اعلیٰ اہداف پر توجہ مرکوز کی جاسکے۔
- وقت کے انتظام کے ٹولز کا استعمال: موثر طریقے سے تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے اور منظم کرنے کے لیے ٹائمز، نظام الاوقات، اور ایجنڈا جیسے ٹولز کا استعمال۔

3۔ کمرہ جماعت میں برتاؤ کو سنبھالنا (Handling Classroom Behaviours in Teaching): کمرہ جماعت کے طرز عمل کو ایڈریس کرنا کمرہ جماعت انتظام کا ایک اہم پہلو ہے۔ کمرہ جماعت کے رویوں اور طرز عمل سے نمٹنے کے لیے موثر حکمت عملیوں میں شامل ہیں:

- واضح اصولوں اور نتائج کو قائم کرنا: ایک مثبت اور منظم سیکھنے کے ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے کمرہ جماعت کے واضح قوانین اور طرز عمل کے نتائج کو قائم کرنا۔
- مثبت کمک کو نافذ کرنا: مثبت طرز عمل کی حوصلہ افزائی اور خلل ڈالنے والے طرز عمل کی حوصلہ شکنی کے لیے مثبت کمک کی تکنیکوں جیسے تعریف، انعامات، اور ترغیبات کا استعمال۔
- مسلسل اور منصفانہ طریقے سے بدسلوکی کا ازالہ کرنا: برے برتاؤ کے واقعات کو فوری اور مستقل طور پر حل کرنا، جبکہ طلباء کے وقار کے لیے منصفانہ اور احترام کو بھی برقرار رکھنا۔

آخر میں ہم کہہ سکتے ہیں، موثر مواصلات اور کمرہ جماعت کے انتظام کی مہارتیں اساتذہ کے لیے پرکشش اور معاون تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ ان مہارتوں کا احترام کرتے ہوئے، اساتذہ طلباء کے ساتھ ہم آہنگی قائم کر سکتے ہیں، تدریسی وقت کا موثر طریقہ سے انتظام کر سکتے ہیں، اور کمرہ جماعت کے طرز عمل کو منصفانہ اور مستقل مزاجی سے حل کر سکتے ہیں۔ بالآخر، ان مہارتوں کو پروان چڑھانے سے تدریس کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے اور طلباء کے لیے سیکھنے کے مثبت نتائج میں مدد ملتی ہے۔

4.3 اکتسابی مہارتیں (Learning Skills)

اکتسابی مہارتیں وہ بنیادی صلاحیتیں ہیں جنہیں طلباء علم حاصل کرنے، تصورات کو سمجھنے، اور معلومات کو موثر طریقے سے لاگو کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ سیکشن اکتسابی مہارت کے دو اہم زمروں کو تلاش کرے گا: مطالعہ کی مہارت اور تنقیدی سوچ کی مہارت:

A. مطالعہ کی مہارتیں (Study Skills):

- 1- نوٹ لینے کی تکنیک (Note-Taking Techniques): موثر نوٹ لینا طالب علموں کے لیے لیکچرز، پڑھنے، یا مباحثوں کے دوران اہم معلومات کو حاصل کرنے اور ترتیب دینے کے لیے ایک اہم مہارت ہے۔ مختلف تکنیکیں، جیسے خاکہ، خلاصہ، یا ذہن کی نقشہ سازی، طالب علموں کو پیچیدہ معلومات کو قابل انتظام اور قابل فہم شکلوں میں جمع کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔
- 2- وقت کے انتظام کی حکمت عملی (Time Management Strategies): طلباء کے لیے تعلیمی ذمہ داریوں، غیر نصابی سرگرمیوں، اور ذاتی وعدوں کو موثر طریقے سے متوازن کرنے کے لیے وقت کا انتظام ضروری ہے۔ طلباء حکمت عملیوں کو استعمال کر سکتے ہیں جیسے کہ نظام الاوقات بنانا، کاموں کو ترجیح دینا، اور حقیقت پسندانہ اہداف کا تعین کرنا تاکہ پیداواری صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ اور تاخیر کو کم سے کم کیا جاسکے۔

- 3- فعال پڑھنے کے طریقے (Active Reading Methods): فعال پڑھنے میں پیش نظارہ (previewing)، تشریح (annotating)، سوالات (questioning)، اور خلاصہ (summarizing) جیسی حکمت عملیوں کو استعمال کرتے ہوئے متن کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہونا شامل ہے۔ متن کے ساتھ فعال طور پر تعامل کرنے سے، طلباء فہم کو بڑھا سکتے ہیں، معلومات کو بہتر طریقے سے برقرار رکھ سکتے ہیں، اور خیالات کے درمیان رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

B. تنقیدی افکار کی مہارتیں (Critical Thinking Skills):

- 1- مسئلہ حل کرنے کی تکنیک (Problem-Solving Techniques): مسائل حل کرنے کی مہارتیں طلباء کو پیچیدہ مسائل کا تجزیہ کرنے، ممکنہ حل کی نشاندہی کرنے اور ان کی تاثیر کا جائزہ لینے کے قابل بناتی ہیں۔ تکنیکوں کو بروئے کار لا کر جیسے مسائل کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا، متبادل حل کے بارے میں غور و فکر کرنا، اور مفروضوں کی جانچ کرنا، طلباء مسائل کو حل کرنے کی موثر صلاحیتیں پیدا کر سکتے ہیں۔

2- تجزیاتی استدلال (Analytical Reasoning): تجزیاتی استدلال میں منطقی نتائج اخذ کرنے اور باخبر فیصلے کرنے کے لیے معلومات کو منظم طریقے سے جانچنے کی صلاحیت شامل ہوتی ہے۔ طلباء اپنی تجزیاتی استدلال کی مہارتوں کو بڑھا سکتے ہیں جیسے کہ دلائل کا تجزیہ کرنا، نمونوں کی شناخت کرنا، اور شواہد کا تنقیدی جائزہ لینا۔

3- تخلیقی افکار کی مشقیں (Creative Thinking Exercises): تخلیقی سوچ مسائل کے حل اور فیصلہ سازی میں جدت، چمک اور اصلیت کو فروغ دیتی ہے۔ طالب علم دماغی طوفان (brain storming)، دماغی نقشہ سازی (mind mapping)، پس منظر کی سوچ کی پہیلیاں (lateral thinking puzzles)، اور کردار ادا کرنے کی سرگرمیوں (role-playing activities) جیسی مشقوں کے ذریعے تخلیقی سوچ کی مہارتیں تیار کر سکتے ہیں۔ یہ مشقیں طلباء کو باکس سے باہر سوچنے، نئے خیالات پیدا کرنے، اور متبادل نقطہ نظر کو تلاش کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

آخر میں، طلباء کے لیے تعلیمی طور پر کامیاب ہونے اور زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے سیکھنے کی مہارتیں ضروری ہیں۔ مطالعہ کی مہارتوں جیسے کہ نوٹ لینے، وقت کا انتظام، اور فعال پڑھنے سے، طلباء معلومات کو مؤثر طریقے سے پروسس کرنے اور برقرار رکھنے کی اپنی صلاحیت کو بڑھا سکتے ہیں۔ مزید برآں، تنقیدی سوچ کی مہارتیں تیار کرنا جیسے مسئلہ حل کرنا، تجزیاتی استدلال، اور تخلیقی سوچ طلباء کو چیلنجوں سے نمٹنے، باخبر فیصلے کرنے، اور تجسس اور اعتماد کے ساتھ سیکھنے تک پہنچنے کا اختیار دیتی ہے۔ سیکھنے کی ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے سے، طلباء خود ہدایت یافتہ سیکھنے والے بن سکتے ہیں جو تعلیمی اور پیشہ ورانہ دنیا کی پیچیدگیوں کو نیوگیٹ کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- کچھ اہم مواصلاتی مہارتیں کون سی ہیں جو اساتذہ کے پاس ہونی چاہئیں؟
2- اساتذہ کلاس روم کے رویے کو مؤثر طریقے سے کیسے منظم کر سکتے ہیں؟

4.4 تعلیم کے اصول اور ماخذ یا گر (Principles of Teaching and Maxims of Teaching)

تدریس ایک فن اور سائنس دونوں ہے جس کا مقصد علم اور تجربات کے اشتراک کے ذریعے سیکھنے کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ تدریس کی تاثیر بعض اصولوں اور ماخذ یا گر کی پابندی پر منحصر ہے جو اساتذہ کے لیے بنیادی رہنما خطوط کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ اصول تدریس و اکتساب کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے سمت، ساخت اور حکمت عملی فراہم کرتے ہیں۔

تدریس کے اصول بنیادی اصول ہیں جو اساتذہ کو مطلوبہ سیکھنے کے نتائج حاصل کرنے کے لیے اپنی ہدایات کو ڈیزائن کرنے اور فراہم کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ مقاصد، فعال مشغولیت، مطابقت، انفرادی نقطہ نظر، اور منظم منصوبہ بندی میں وضاحت پر زور دیتے ہیں۔

ماخذیاگر، اکثر تجربے پر مبنی رہنما خطوط ہیں جو قابل عمل حکمت عملی اور تکنیک پیش کر کے اصولوں کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ اکتساب کو زیادہ موثر، مشغول، اور طلباء کی ضروریات کے مطابق بنانے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ یہ اصول اور ماخذیاگر ایک منظم، متحرک، اور جوابدہ تعلیمی ماحول بنانے میں مدد کرتے ہیں جو سیکھنے والوں میں فکری اور نفسیاتی دونوں طرح کی نشوونما کو فروغ دیتا ہے۔

4.4.1 تدریسی اصول (Principles of Teaching)

تدریس ایک متحرک عمل ہے جس کا مقصد سیکھنے کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ یہ ایک فن اور سائنس دونوں ہے، جس میں نفسیاتی اور فکری ترقی کو فروغ دینے کے لیے علم اور تجربات کا اشتراک شامل ہے۔ مؤثر تدریس کو بنیادی اصولوں کے ایک سیٹ سے تقویت ملتی ہے جو اساتذہ کو ان کے عمل میں رہنمائی کرتے ہیں۔ ان اصولوں کو وسیع پیمانے پر عمومی اصولوں اور نفسیاتی اصولوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

A. تدریس کے عمومی اصول (General Principles of Teaching)

1- ہدایت کا اصول (Principle of Direction): واضح مقاصد کا قیام تدریس میں سمت اور مقصد فراہم کرتا ہے۔ یہ مقاصد اس بات کا خاکہ پیش کرتے ہیں کہ سیکھنے والوں سے کیا حاصل کرنے کی توقع کی جاتی ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اساتذہ اور طلباء دونوں تدریسی عمل کے دوران مرکوز اور مربوط رہیں۔

2- اکتساب بذریعہ عمل کا اصول (Principle of Learning by Doing): اس اصول میں فعال سیکھنے پر زور دیا جاتا ہے، جہاں طلباء خود سیکھنے کو فروغ دینے والی سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ اصول اس خیال پر مبنی ہے کہ سیکھنا اس وقت زیادہ موثر ہوتا ہے جب طلباء فعال طور پر حصہ لیتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے اسے اصل زندگی میں لاگو کرتے ہیں۔

3- دلچسپی اور زندگی سے ارتباط جڑنے کا اصول (Principle of Interest and Linking with Life): حقیقی زندگی کے حالات اور مثالوں کو شامل کر کے، اساتذہ سیکھنے والوں میں دلچسپی پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ نہ صرف سیکھنے کو مزید متعلقہ بناتا ہے بلکہ علم کی برقراری اور اطلاق کو بھی بڑھاتا ہے۔

4- انفرادی تفاوت کے لحاظ کا اصول (Principle of Making Provision for Individual Differences): اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ہر طالب علم ذہانت، صلاحیتوں اور پس منظر کے لحاظ سے منفرد ہے، اساتذہ کو ان انفرادی اختلافات کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے اپنا نقطہ نظر تیار کرنا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تمام طلباء کو سیکھنے کا مساوی موقع ملے۔

5- انتخاب کا اصول (Principle of Selection): علم کے مسلسل پھیلنے ہوئے دائرہ کار کو دیکھتے ہوئے، اساتذہ کو احتیاط سے ایسے مواد اور تدریسی طریقہ کار اور حکمت عملی کا انتخاب کرنا چاہیے جو متعلقہ جامع اور سیکھنے والوں کے مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔

6- منصوبہ بندی کا اصول (Principle of Planning): موثر تدریس کے لیے منظم منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں سبق کے منصوبوں کی ترقی، تدریسی امداد کا انتخاب، اور حکمت عملی اور طریقوں کی تشکیل شامل ہے۔ یہ دستیاب وقت کے اندر وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بناتا ہے۔

7- تقسیم اور نظر ثانی کا اصول (Principle of Division and Revision): تفہیم کی سہولت کے لیے، موضوع کو قابل انتظام یونٹوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے جو منطقی طور پر جڑے ہوئے ہوں۔ علم کو تقویت دینے اور طویل مدتی برقراری کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدہ نظر ثانی ضروری ہے۔

8- تخلیق اور تفریح کا اصول (Principle of Creation and Recreation): کمرہ جماعت کا ایسا ماحول بنانا جو تخلیقی صلاحیتوں اور مزاح کو پروان چڑھائے، سیکھنے کے تجربے کو بڑھا سکتا ہے، اسے مزید پر لطف اور موثر بنا سکتا ہے۔

9- فعال شرکت اور مشغولیت کا اصول (Principle of Active Participation and Involvement): بچوں پر مرکز طریقوں پر زور دینا طلباء کی فعال شرکت اور شمولیت کو یقینی بناتا ہے، سیکھنے کے عمل میں ان کے خود اعتمادی اور مشغولیت کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔

10- تدریس میں جمہوریت کا اصول (Principle of Democracy in Teaching): تدریس میں جمہوریت کا اصول سیکھنے کے ماحول کی تخلیق پر زور دیتا ہے جو جمہوری نظریات کی قدر کرتا ہے اور اسے فروغ دیتا ہے جیسے مساوات، شرکت، تعاون اور متنوع آراء کا احترام۔ یہ اصول اس یقین میں جڑا ہوا ہے کہ معلم کو نہ صرف علم فراہم کرنا چاہیے بلکہ طلبہ کو ایک جمہوری معاشرے میں فعال، باخبر اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے بھی تیار کرنا چاہیے۔

تدریس کے عمومی اصول موثر تعلیم کے لیے ایک جامع رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ واضح مقاصد اور فعال سیکھنے پر توجہ مرکوز اور دل چسپ ہدایات کو یقینی بناتے ہیں۔ حقیقی زندگی کے سیاق و سباق اور واضح مقاصد مطابقت اور وضاحت کو بڑھاتے ہیں۔ انفرادی اختلافات کو پہچاننا اور مناسب مواد کا انتخاب شمولیت اور مطابقت کو یقینی بناتا ہے۔ منظم منصوبہ بندی اور ساختی مواد کی ترسیل وقت اور وسائل کو بہتر بناتی ہے۔ آخر میں، تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا اور مدد کرنا اور طلباء کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرنا پر اعتماد، مصروف متعلم کو تیار کرتا ہے۔

B. تدریس کے نفسیاتی اصول (Psychological Principles of Teaching):

1- آمادگی کا اصول (Principle of Readiness): تدریس کو طلبہ کی نفسیاتی اور ذہنی تیاری کے ساتھ ہم آہنگ کیا جانا چاہیے۔ اس میں سیکھنے والوں کے ترقیاتی مرحلے کو سمجھنا اور فہم کو بڑھانے کے لیے اس کے مطابق ہدایات کو اپنانا شامل ہے۔

- 2- اطمینان اور اثر کا اصول (Principle of Satisfaction and Effect): طلباء کے موثر طریقے سے سیکھنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے جب وہ اس سے مطمئن ہوتے ہیں جو وہ سیکھ رہے ہیں۔ اساتذہ کو ایک مثبت ربط بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ طلباء اپنے کاموں سے مکمل اور مطمئن محسوس کریں۔
 - 3- توجہ کا اصول (Principle of Attention): طالب علموں کی توجہ حاصل کرنا اور ان کو برقرار رکھنا اہم ہے۔ طلباء کو مواد میں مشغول اور دلچسپی رکھنے کے لیے اساتذہ کو مختلف محرکات اور سرگرمیوں کو شامل کرنا چاہیے۔
 - 4- تحریک یا ترغیب کا اصول (Principle of Motivation): موثر سیکھنے میں حوصلہ افزائی ایک اہم عنصر ہے۔ اساتذہ کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں جو حوصلہ افزائی اور دلچسپی کو فروغ دیں، طلباء کے لیے سیکھنے کے عمل کو مزید پرکشش بنائیں۔
 - 5- گروہی حرکیات کا اصول (Principle of Group Dynamics): گروہی حرکیات کو سمجھنا اساتذہ کو باہمی اکتساب کو بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے۔ پراجیکٹ پر مبنی سیکھنے جیسے طریقے گروپ کے مطلوبہ رویوں کو فروغ دے سکتے ہیں اور کمرہ جماعت کا جمہوری ماحول بنا سکتے ہیں۔
 - 6- کثیر الحواس طرز رسائی کا اصول (Principle of Multi-Sensory Approach): مختلف تدریسی آلات (مثلاً پروجیکٹر، موشن پیکچرز، پرنٹ شدہ مواد، آڈیو ایڈز) کو شامل کر کے کثیر حسی نقطہ نظر کا استعمال روایتی بلیک بورڈ تدریس کے مقابلے میں بہتر سیکھنے کے نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔
 - 7- رواداری، تعاون اور تعریف کا اصول (Principle of Tolerance, Cooperation, and Praise): اساتذہ کو رواداری، تعاون پر مبنی، اور تعریف پیش کرتے ہوئے کمرہ جماعت کے معاون ماحول کو فروغ دینا چاہیے۔ یہ طلباء کی کوششوں اور خیالات کی تعریف کرنے میں مدد کرتا ہے، سیکھنے کے مثبت ماحول میں حصہ ڈالتا ہے۔
- موثر تدریس کی جڑیں ان اچھی طرح سے متعین اصولوں میں ہیں، جو تدریس کے سیکھنے کے عمل کو بڑھانے کے لیے رہنما اصولوں کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر، اساتذہ ایک منظم، مشغول، اور معاون ماحول بنا سکتے ہیں جو سیکھنے کے بہترین نتائج کی سہولت فراہم کر سکتا ہے۔

4.4.2 تدریسی ماخذاگر (Maxims of Teaching)

تدریسی ماخذاگر جامع اور گہرے بیانات ہیں جو تدریس بطور فن اور سائنس کے بارے میں بنیادی اصولوں اور حکمت کو سمیٹتے ہیں۔ یہ ماخذ اساتذہ کے لیے رہنما اصولوں کے طور پر کام کرتے ہیں، موثر تدریسی طریقوں کے بارے میں بصیرت پیش کرتے ہیں۔ وہ برسوں کے تدریسی تجربے اور تعلیمی تحقیق سے حاصل کی گئی کشید حکمت فراہم کرتے ہیں، ہر سطح پر ماہرین تعلیم کو لازوال مشورے پیش کرتے ہیں۔ تدریسی ماخذاگر کی اہمیت ان کی عکاسی کرنے، فیصلہ سازی کی رہنمائی کرنے اور تدریس میں عموماً کی گئی کوششوں کی صلاحیت میں

مضمربے۔ ان ماڈوں پر عمل کرتے ہوئے، معلم ایک معاون سیکھنے کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں، طلباء کی مصروفیت کو فروغ دے سکتے ہیں، اور با معنی سیکھنے کے تجربات کو آسان بنا سکتے ہیں۔

4.4.2.1 تدریسی ماخذ یا گر کی وضاحت (Explanation of Maxims in Teaching)

تدریسی ماخذ یا گر میں اصولوں اور نظریات کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کیا جاتا ہے جو مؤثر تدریسی طریقوں کا مرکز ہیں۔ وہ تدریس کے مختلف پہلوؤں پر رہنمائی پیش کرتے ہیں، بشمول تدریس، کمرہ جماعت کا انتظام، طلباء کی مصروفیت، اور پیشہ ورانہ اخلاقیات۔ مثال کے طور پر، تدریسی ماخذ "مجھے بتاؤ اور میں بھول جاؤ، مجھے سکھاؤ اور میں یاد رکھوں، مجھے شامل کرو اور میں سیکھوں" سیکھنے کے عمل میں فعال سیکھنے اور طالب علم کی شرکت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح، "معمولی استاد کہتا ہے۔ اچھا استاد وضاحت کرتا ہے۔ اعلیٰ استاد اس کا مظاہرہ کرتا ہے۔" طلبہ کی ترغیب اور کامیابی پر متاثر کن تدریس کے تبدیلی کے اثرات کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ ماخذات ماہرین تعلیم کے لیے یاد دہانی کے طور پر کام کرتے ہیں کہ وہ عہدگی کے لیے کوشش کریں، ایک مثبت سیکھنے کے ماحول کو فروغ دیں، اور طلبہ کو اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے کے لیے با اختیار بنائیں۔

تدریس کے کئی ماخذ ہیں جو درج ذیل ہیں:

I. معلوم سے نامعلوم - نامعلوم سے معلوم (Known to Unknown - Unknown to Known)

(a) تصور: معلوم سے نامعلوم نقطہ نظر واقف تصورات یا تجربات سے شروع ہوتا ہے جو طالب علموں کو اور اس میں نئے تصورات یا مزید مشکل تصورات کو سابقہ معلومات سے منسلک کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ حکمت عملی پیشگی علم کو تقویت دیتی ہے۔ یہ طلباء کو نئے مواد سے منسلک کرنے میں بھی مدد کرتی ہے جو پہلے سے جانتے ہیں۔

(b) معلوم سے نامعلوم نقطہ نظر کو نافذ کرنے کی حکمت عملی: معلمین طلباء کے نامعلوم علم کا اندازہ لگانے کے، نئے تصورات کو متعارف کرانے کے لیے تشبیہات یا حقیقی زندگی کی مثالوں کا استعمال کرتے ہوئے، اور کاموں یا تصورات کی پیچیدگی کو بتدریج بڑھانے کے لیے سہاروں کی ہدایات کے ذریعے عمل میں لاسکتے ہیں۔

(c) مثالیں اور اطلاق: مثال کے طور پر، فریکشن کو پڑھاتے وقت، ایک معلم طالب علموں سے $3/8$ یا $5/6$ جیسے مزید پیچیدہ حصوں کو متعارف کرانے سے پہلے، $1/2$ اور $1/4$ جیسے واقف حصوں کی شناخت اور موازنہ کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے۔ اسی طرح، نئے الفاظ کے الفاظ متعارف کرواتے وقت، اساتذہ ان کو ان الفاظ سے جوڑ سکتے ہیں جو طلباء پہلے سے جانتے ہیں یا معنی کو واضح کرنے کے لیے واقف سیاق و سباق کا استعمال کر سکتے ہیں۔

II. آسان سے پیچیدہ اور پیچیدہ سے آسان (Simple to Complex - Complex to Simple)

(a) تصور اور وضاحت: آسان سے پیچیدہ نقطہ نظر میں بنیادی تصورات سے زیادہ جدید تک معلومات کو منطقی پیش رفت میں پیش کرنا شامل ہے۔ اس کے برعکس، پیچیدہ سے آسان نقطہ نظر میں پیچیدہ خیالات کو سمجھنے کی سہولت کے لیے مزید قابل انتظام حصوں میں تقسیم کرنا شامل ہے۔

(b) تدریس اور اکتساب میں عملی اطلاق: معلمین پیچیدہ موضوعات کو چھوٹی، زیادہ قابل ہضم اکائیوں میں تقسیم کر کے اور واضح وضاحتیں اور مثالیں فراہم کر کے طالب علم کی سمجھ میں مدد کے لیے آسان سے پیچیدہ نقطہ نظر کا اطلاق کر سکتے ہیں۔ پیچیدہ سے آسان نقطہ نظر میں ایک پیچیدہ تصور کے کلیدی اجزاء یا اصولوں کی نشاندہی کرنا اور مزید پیچیدہ تفصیلات میں جانے سے پہلے انہیں آسان طریقے سے پیش کرنا شامل ہے۔

(c) مثالیں اور اطلاق: مثال کے طور پر، فوٹو سنٹھیس جیسے سائنس کے تصور کو پڑھاتے وقت، اساتذہ اس میں شامل مختلف عوامل اور مراحل کو آہستہ آہستہ متعارف کرانے سے پہلے آسان الفاظ میں بنیادی عمل کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، لکھنے کی مہارتیں سکھاتے وقت، اساتذہ زیادہ پیچیدہ تحریری کاموں میں آگے بڑھنے سے پہلے جملے کی ساخت اور بنیادی گرامر کے اصولوں کے ساتھ شروع کر سکتے ہیں جیسے مضمون کی تشکیل وغیرہ۔

III. ٹھوس سے تجریدی اور تجریدی سے ٹھوس (Concrete to Abstract – Abstract to Concrete):

(a) تصور: ٹھوس سے تجریدی نقطہ نظر میں تجریدی تصورات کو متعارف کرانے کے لیے ٹھوس، حقیقی دنیا کی مثالوں یا تجربات کا استعمال شامل ہے۔ اس کے برعکس، تجریدی سے ٹھوس نقطہ نظر میں تجریدی خیالات کو ٹھوس، قابل مشاہدہ مظاہر سے جوڑنا شامل ہے تاکہ انہیں مزید قابل فہم اور متعلقہ بنایا جاسکے۔

(b) ٹھوس سے تجریدی اور اس کے برعکس منتقلی کی تکنیک: معلمین تجریدی تصورات کو واضح کرنے کے لیے ہاتھ سے چلنے والی سرگرمیوں، بصری امداد، اور حقیقی زندگی کی مثالوں کا استعمال کر کے ٹھوس سے تجریدی میں منتقلی کی سہولت فراہم کر سکتے ہیں۔ تجریدی سے ٹھوس میں منتقلی کے لیے، اساتذہ تشبیہات، استعارے، یا عملی اطلاقات فراہم کر سکتے ہیں جو تجریدی خیالات کو واقف تجربات یا اشیاء سے جوڑتے ہیں۔

(c) مثالیں اور اطلاق: مثال کے طور پر، جمہوریت کے تصور کو سمجھاتے وقت، معلمین اکثریت کی حکمرانی یا اختیارات کی علیحدگی جیسے تجریدی اصولوں پر غور کرنے سے پہلے طلباء کی روزمرہ کی زندگی میں جمہوری عمل اور اداروں کی مثالوں پر بحث کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس، ریاضی کے تصورات جیسے کہ کسریا فیصد پڑھاتے وقت، اساتذہ تجریدی ریاضیاتی تصورات کو سمجھنے میں طلباء کی مدد کے لیے بصری نمائندگی یا حقیقی دنیا کے منظر نامے استعمال کر سکتے ہیں۔

IV. مخصوص سے عام - عام سے مخصوص (Specific to General – General to Specific):

(a) تصور: مخصوص سے عام نقطہ نظر میں مخصوص مثالوں سے شروع کرنا اور پھر ان سے وسیع تر عمومیات یا اصول تیار کرنا شامل ہے۔ اس کے برعکس، عام سے مخصوص نقطہ نظر عام اصولوں یا تصورات سے شروع ہوتا ہے اور پھر ان کا اطلاق مخصوص مثالوں پر ہوتا ہے۔

(b) تدریس میں مخصوص سے عام۔ عام سے مخصوص کو شامل کرنا: معلمین وسیع تر عموماً یا نظریات پر بحث کرنے سے پہلے مخصوص تصورات یا اصولوں کو واضح کرنے کے لیے کیس اسٹڈیز، مثالوں، یا حقیقی زندگی کے منظر ناموں کا استعمال کر کے مخصوص سے عام نقطہ نظر کو شامل کر سکتے ہیں۔ عمومی سے مخصوص نقطہ نظر میں بڑے نظریات یا اصولوں کو پیش کرنا اور پھر ان کی مطابقت اور قابل اطلاقیت کو ظاہر کرنے کے لیے انہیں مخصوص معاملات یا مثالوں پر لاگو کرنا شامل ہے۔

(c) حقیقی دنیا کی مثالیں: مثال کے طور پر، تاریخی واقعات کی تعلیم دیتے وقت، اساتذہ وسیع تر تاریخی رجحانات یا موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے مخصوص کیس اسٹڈیز یا واقعات کا جائزہ لے کر شروع کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس، جب حرکت کے قوانین جیسے سائنسی اصول پڑھاتے ہیں، تو اساتذہ مخصوص مثالوں یا تجربات پر لاگو کرنے سے پہلے عام اصولوں کو متعارف کروا کر شروع کر سکتے ہیں۔

V. کل سے جُز سے جُز سے کل (Whole to Part - Part to Whole):

(a) تصور: کل سے جُز سے جُز سے کل نقطہ نظر میں معلومات یا تصورات کو چھوٹے اجزاء یا تفصیلات میں تقسیم کرنے سے پہلے ان کو مکمل طور پر پیش کرنا شامل ہے۔ اس کے برعکس، جُز سے کل نقطہ نظر انفرادی اجزاء یا تفصیلات کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور پھر انہیں ایک بڑے، مربوط مکمل تصور میں ضم کر دیتا ہے۔

(b) کل سے جُز سے جُز سے کل کے لیے تدریسی حکمت عملی: معلمین کسی موضوع کے مخصوص اجزاء یا خصوصیات کو زیادہ تفصیل سے جاننے سے پہلے اس کا جائزہ یا خلاصہ پیش کر کے مکمل سے جزوی تکنیک کا استعمال کر سکتے ہیں۔ پارٹ جُز سے کل حکمت عملی ایک بڑے سیاق و سباق یا فریم ورک میں یکجا کرنے سے پہلے الگ الگ حصوں یا مثالوں کو پیش کرتی ہے۔

(c) کمرہ جماعت میں اطلاق: مثال کے طور پر، پانی کے چکر جیسے مشکل تصور کی تعلیم دیتے وقت، اساتذہ مخصوص مراحل یا اجزاء پر جانے سے پہلے پورے عمل کا جائزہ پیش کر کے شروع کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس، کسی ادبی کام جیسے ناول یا ڈرامے کو پڑھاتے ہوئے، اساتذہ اس بات پر غور کرنے سے پہلے کہ وہ کام کے اہم موضوعات یا پیغام میں کس طرح حصہ ڈالتے ہیں، خاص اقتباسات یا کرداروں کا تجزیہ کر کے شروع کر سکتے ہیں۔

VI. مشاہدہ سے تجزیہ - تجزیہ سے مشاہدہ: (Observation to Analysis - Analysis to Observation)

(a) تصور: مشاہدے میں مظاہر، واقعات یا طرز عمل کے محتاط مشاہدے کے ذریعے معلومات یا ڈیٹا اکٹھا کرنے کا عمل شامل ہے۔ دوسری طرف، تجزیہ میں پیٹرن، تعلقات، یا بنیادی اصولوں کی شناخت کے لیے مشاہدہ شدہ ڈیٹا یا معلومات کے معنی کی تشریح اور ضابطہ کشائی شامل ہے۔

(b) مشاہداتی اکتساب اور تجزیہ کی تکنیکیں: معلمین طلباء کو حقیقی دنیا کے واقعات دیکھنے، تجربات کرنے، یا بینڈ آن سرگر میوں میں حصہ لینے کی اجازت دے کر مشاہداتی تعلیم کو فروغ دے سکتے ہیں۔ ڈیٹا کا تجزیہ، تنقیدی مطالعہ، اور مسئلہ حل کرنے کی سرگرمیاں جو طلباء سے مواد کا تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے کا مطالبہ کرتی ہیں، یہ سب تجزیہ کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔

(c) مثالیں: مثال کے طور پر، جب سائنسی تحقیقات کی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں، اساتذہ طلباء کو قدرتی مظاہر کا مشاہدہ کرنے کی اجازت دینے کے لیے تجربات یا مظاہرے کر سکتے ہیں اور پھر نتائج اخذ کرنے کے لیے ڈیٹا کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، تاریخی تجزیہ پڑھاتے وقت، اساتذہ ماضی کے واقعات یا ثقافتوں کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے کے لیے طالب علموں کو جانچنے اور تشریح کرنے کے لیے بنیادی ماخذ دستاویزات یا نمونے پیش کر سکتے ہیں۔

VII. تجزیہ سے ترکیب - ترکیب سے تجزیہ: (Analysis to Synthesis - Synthesis to Analysis)

- (a) تجزیہ اور ترکیب کی وضاحت: تجزیہ میں جانچ اور تفہیم کے لیے پیچیدہ معلومات کو اس کے اجزاء یا عناصر میں توڑنا شامل ہے۔ دوسری طرف، ترکیب میں نئی بصیرت یا تفہیم پیدا کرنے کے لیے الگ الگ عناصر یا نظریات کو ایک مربوط مکمل تصور میں ضم کرنا شامل ہے۔
- (b) تجزیہ اور ترکیب کی مہارت کو فروغ دینے کے طریقے: اساتذہ طلباء کو معلومات کا تنقیدی جائزہ لینے، نمونوں یا رجحانات کی نشاندہی کرنے اور منطقی نتیجہ اخذ کرنے کے مواقع فراہم کر کے تجزیہ کی مہارت کو فروغ دے سکتے ہیں۔ ترکیب کی مہارتیں ان سرگرمیوں کے ذریعے تیار کی جاسکتی ہیں جن میں طلباء کو نئے تناظر یا حل پیدا کرنے کے لیے مختلف نظریات یا تصورات کو یکجا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- (c) عملی مثالیں: مثال کے طور پر، ادبی تجزیے کی تعلیم دیتے وقت، ماہرین تعلیم طلبہ سے ناول کے موضوعات، کرداروں اور پلاٹ کے عناصر کا تجزیہ کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں، اس سے پہلے کہ ان کی بصیرت کو ایک مربوط تشریح یا تنقید میں شامل کریں۔ سائنس میں، طلباء مفروضے وضع کرنے یا سائنسی مظاہر کے بارے میں نتائج اخذ کرنے کے لیے اپنے نتائج کی ترکیب کرنے سے پہلے تجرباتی ڈیٹا کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

آخر میں، تدریس کے یہ ماخذ یا گر معلمین کے لیے قیمتی رہنما خطوط کے طور پر کام کرتے ہیں، جو با معنی اکتساب کے تجربات کو آسان بنانے کے لیے موثر تدریسی طریقوں اور حکمت عملیوں کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ ان ماڈلوں کو سمجھنے اور لاگو کرنے سے، معلمین متحرک اور دل چسپ سیکھنے کے ماحول بنا سکتے ہیں جو طالب علم کی سمجھ، تنقیدی سوچ، اور تاحیات اکتساب کو فروغ دیتے ہیں۔

4.5 تدریس و اکتساب کی مہارتیں اور ماخذ یا گر کی اہمیت

(Skills of Teaching & Learning and Importance of Maxims)

تدریس اور اکتساب کی مہارتوں اور ماخذ یا گر کی اہمیت تعلیمی نتائج، طالب علم کی مصروفیت، اور سیکھنے کے تجربے کے مجموعی معیار پر ان کے گہرے اثرات میں مضمر ہے۔ یہاں ان کی اہمیت کی تفصیلی وضاحت ہے:

- 1- موثر تدریسی عمل (Effective Instructional Practices): تدریسی مہارتیں معلمین کے لیے معلومات کو موثر طریقے سے پہنچانے، سمجھنے میں سہولت فراہم کرنے، اور سیکھنے کے دلچسپ ماحول پیدا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ مواصلاتی تکنیکوں، کمرہ جماعت کے انتظام کی حکمت عملیوں، اور تدریسی طریقوں میں مہارت حاصل کر کے، اساتذہ اپنے طلباء کے لیے سیکھنے کے تجربے کو بہتر بنا سکتے ہیں، جس سے تعلیمی کامیابیوں اور نتائج میں بہتری آتی ہے۔

- 2- طالب علم کی مشغولیت اور حوصلہ افزائی (Student Engagement and Motivation): جب اساتذہ کے پاس تدریسی مہارتوں کی متنوع رینج ہوتی ہے، تو وہ اپنے طلباء کی انفرادی ضروریات اور اکتسابی انداز کو پورا کر سکتے ہیں، جس سے اعلیٰ سطح کی مصروفیت اور حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے۔ ہنرمند اساتذہ انٹر ایکٹو تدریسی طریقے استعمال کرتے ہیں، ملٹی میڈیا ٹولز کا استعمال کرتے ہیں، اور طلباء کی دلچسپی اور سیکھنے کے لیے جوش پیدا کرنے کے لیے فعال شمولیت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
- 3- سیکھنے کی سہولت (Facilitation of Learning): سیکھنے کی مہارتیں طلباء کے لیے اتنی ہی اہم ہیں کیونکہ وہ انہیں علم کو جذب کرنے، برقرار رکھنے اور مؤثر طریقے سے لاگو کرنے کی صلاحیتوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ وہ طلباء کو مضبوط مطالعہ کی مہارتیں، تنقیدی سوچ کی صلاحیتیں، اور وقت کے انتظام کی تکنیک رکھتے ہیں وہ تعلیمی چیلنجوں کو نیوگیٹ کرنے، اپنے مطالعے میں کامیاب ہونے، اور زندگی بھر سیکھنے کی عادات تیار کرنے کے لیے بہتر طریقے سے لیس ہوتے ہیں۔
- 4- کلی ترقی (Holistic Development): تدریس اور اکتساب دونوں مہارتیں طلباء کی مجموعی نشوونما میں حصہ ڈالتی ہیں، جس میں نہ صرف تعلیمی کارکردگی بلکہ ذاتی ترقی، سماجی مہارتیں اور جذباتی بہبود بھی شامل ہے۔ وہ معلمین جو ایک معاون سیکھنے کا ماحول بناتے ہیں اور طلباء کی سیکھنے کی مہارتوں کو تیار کرتے ہیں وہ ان کو خود مختار، خود ہدایتی متعلم بننے میں مدد کرتے ہیں جو مختلف سیاق و سباق اور مسائل کے مطابق ڈھل سکتے ہیں۔
- 5- ہدایات کے لیے رہنما اصول (Guiding Principles for Instruction): تعلیم کے ماخذ یا گرا رہنما اصولوں کے طور پر کام کرتے ہیں جو لازوال حکمت اور مؤثر تدریسی طریقوں کو سمیٹتے ہیں۔ ان ماڈلوں پر عمل کرتے ہوئے، معلم اپنے تدریسی فیصلوں اور طریقہ کار کی رہنمائی کرتے ہوئے، درس اور اکتساب کے بہترین طریقوں کی بصیرت حاصل کرتے ہیں۔ ماخذ یا گرا اساتذہ کو اپنے تدریسی طریقوں پر غور کرنے، ان کی تدریسی تکنیکوں کو بہتر بنانے اور تعلیم میں بہترین کارکردگی کے لیے مسلسل کوشش کرنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔
- 6- عکاسی کی مشق کا فروغ (Promotion of Reflective Practice): تدریس کے ماخذ یا گرا اساتذہ کو عکاسی مشق میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتے ہیں، انہیں اپنے تدریسی طریقوں، تدریسی حکمت عملیوں اور کمرہ جماعت کے تعاملات کا تنقیدی جائزہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس بات پر غور کرنے سے کہ وہ ان رہنما اصولوں پر کتنی اچھی طرح عمل کرتے ہیں، اساتذہ بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں، اختراعی طریقوں کے ساتھ تجربہ کر سکتے ہیں، اور اپنے طلباء کی ضروریات کو بہتر طریقے سے پورا کرنے کے لیے اپنے تدریسی طریقوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔
- 7- پیشہ ورانہ مہارت کی آبیاری (Cultivation of Professionalism): تدریس و اکتساب کی مہارتیں، تدریس کے ماخذ یا گرا پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ، تعلیمی میدان میں پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دینے میں معاون ہیں۔ اساتذہ جو اپنی تدریسی صلاحیتوں کو مسلسل تیار کرتے ہیں، زندگی بھر سیکھنے میں مشغول رہتے ہیں، اور مؤثر ہدایات کے اصولوں کو برقرار رکھتے ہیں، وہ اپنے پیشے اور اپنے طلباء کی کامیابی اور فلاح و بہبود کے لیے وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ، تدریس و اکتساب کی مہارتیں، تدریسی ماخذیاگر کے ساتھ، موثر تعلیم کے لازمی اجزاء ہیں۔ وہ طلباء کی مشغولیت کو فروغ دینے، سیکھنے میں سہولت فراہم کرنے، جامع ترقی کو فروغ دینے، اور اساتذہ کو ان کے تدریسی طریقوں میں رہنمائی کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان اصولوں کو اپناتے ہوئے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی مسلسل کوشش کرتے ہیں، متحرک اور افزودہ سیکھنے کے تجربات تخلیق کر سکتے ہیں جو طلباء کو اپنی مکمل صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے لیے باختیار بناتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- تدریس اور اکتساب میں حقیقی دنیا کی مثالوں کو شامل کرنے کی اہمیت کی وضاحت کریں۔ 2- تدریس کی ماخذیاگر اساتذہ کو ان کے تدریسی طریقوں میں کیسے رہنمائی کرتی ہیں؟

4.6 خلاصہ (Summary)

اکائی "تدریس و اکتسابی مہارتیں تدریسی ماخذیاگر" اساتذہ کے لیے ضروری قابلیت اور موثر تدریسی طریقوں کے لیے رہنما اصولوں کی تلاش کرتی ہے۔ یہ مختلف تدریسی مہارتوں کا احاطہ کرتی ہے، جیسے مواصلات، کمرہ جماعت کا انتظام، اور متنوع سیکھنے والوں کے ساتھ موافقت کے ساتھ ساتھ سیکھنے کی مہارتیں جیسے مطالعہ کی تکنیک اور تنقیدی سوچ۔ مزید برآں، یہ اکائی تدریس کے متعدد اعضاء پر روشنی ڈالتی ہے، جن میں "نامعلوم سے معلوم"، "اسان سی پیچیدہ"، "ٹھوس سے مجرد"، "خاص سے عمومی"، "کل سے جز"، "مشاہدہ سے تجزیہ"، اور "تجزیہ سے ترکیب" شامل ہے۔

یہ تدریسی ماخذیاگر ہدایتی نقطہ نظر کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتے ہیں جو سمجھنے، مشغولیت اور علم کو برقرار رکھنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، "نامعلوم سے نامعلوم" نقطہ نظر طلباء کے موجودہ علم کو بتدریج نئے تصورات متعارف کروانے پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح، "Concrete to Abstract" میکسم تجریدی تصورات کو واضح کرنے کے لیے حقیقی دنیا کی مثالوں کے استعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، جس سے وہ طالب علموں کے لیے زیادہ قابل تعلق اور قابل فہم ہیں۔

مزید برآں، یونٹ عملی مثالوں اور اطلاعات کے ساتھ تدریس اور اکتساب کے سیاق و سباق میں ان ماخذات کو لاگو کرنے کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کرتا ہے۔ ٹھوس اور تجریدی تصورات کے درمیان منتقلی سے لے کر مشاہداتی مہارتوں اور تجزیاتی سوچ کو پروان چڑھانے تک، معلمین متحرک اور دل چسپ سیکھنے کے تجربات تخلیق کرنے کے لیے ان ماڈلوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

آخر میں، تدریس اور اکتساب کی مہارتوں کو سمجھ کر اور ان کا اطلاق سے، اساتذہ ایسے معاون تعلیمی ماحول پیدا کر سکتے ہیں جو طالب علم کی سمجھ، تنقیدی سوچ، اور تاحیات سیکھنے کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ اصول معلمین کے لیے رہنمائی کی روشنی کے طور پر کام کرتے ہیں، انہیں بامعنی سیکھنے کے تجربات کو آسان بنانے اور طالب علم کی کامیابی کی ترغیب دینے کے لیے باختیار بناتے ہیں۔

4.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے اختتام پر زیر تربیت معلمین اس قابل ہونا چاہیے کہ

- 1- ضروری تدریسی اور سیکھنے کی مہارتوں کی سمجھ کا مظاہرہ کریں، بشمول مواصلات، کمرہ جماعت کا انتظام، اور تدریسی موافقت۔
- 2- طلباء کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے والے پرکشش اور موثر تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے مختلف تدریسی مہارتوں کا اطلاق کریں۔
- 3- تعلیمی کارکردگی اور فہم کو بڑھانے کے لیے اکتساب کی مختلف مہارتیں، جیسے کہ مطالعہ کی تکنیک، تنقیدی سوچ، اور مسئلہ حل کرنے کی حکمت عملیوں کا استعمال کریں۔
- 4- تدریسی طریقوں کی رہنمائی اور طالب علم کی مشغولیت اور تفہیم کو فروغ دینے میں تدریسی ماحول یا گر کی مطابقت اور اہمیت کا تجزیہ کریں۔
- 5- تدریسی ڈیزائن اور ڈیلیوری میں تدریس کے ماحول یا گر کو شامل کرنے کے لیے عملی حکمت عملیوں کو نافذ کریں۔
- 6- ایسی ہدایات کو ڈیزائن اور ڈیلیوری کریں جو تدریس اور سیکھنے کی مہارتوں کو مربوط کرے اور طالب علم کے سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنانے کے لیے تدریسی ماحول یا گر کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔
- 7- طلباء کے سیکھنے اور کامیابی کو بہتر بنانے میں تدریس اور سیکھنے کی مہارتوں اور تدریسی ماحول یا گر کی تاثیر کا اندازہ کریں اور ضرورت کے مطابق مطابقت کریں۔

4.8 فرہنگ (Glossary)

- تدریسی مہارتیں (Teaching Skills): قابلیتیں اور صلاحیتیں جو معلمین کے ذریعہ موثر ہدایات کو آسان بنانے اور سیکھنے کے دلچسپ ماحول پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔
- اکتسابی مہارتیں (Learning Skills): علم حاصل کرنے، تنقیدی سوچ کو فروغ دینے، اور آزادانہ طور پر سیکھنے والے بننے کے لیے طلباء کی جانب سے استعمال کی جانے والی صلاحیتیں اور حکمت عملی۔
- تدریسی ماحول یا گر (Maxims of Teaching): رہنما اصول اور لازوال حکمت جو موثر تدریسی طریقوں اور حکمت عملیوں کو سمیٹتی ہے۔

- معلوم سے نامعلوم - نامعلوم سے معلوم (Known to Unknown - Unknown to Known): ایک تدریسی نقطہ نظر جو واقف تصورات یا تجربات سے شروع ہوتا ہے، موجودہ علم کی بنیاد پر بتدریج نئے، زیادہ پیچیدہ خیالات متعارف کرواتا ہے۔
- آسان سے پیچیدہ اور پیچیدہ سے آسان: (Simple to Complex - Complex to Simple) تدریس اور سیکھنے کا طریقہ جس میں بنیادی تصورات سے زیادہ جدید تصورات کی طرف بڑھنا یا پیچیدہ خیالات کو مزید قابل انتظام حصوں میں تقسیم کرنا شامل ہے۔
- ٹھوس سے تجریدی اور تجریدی سے ٹھوس (Concrete to Abstract - Abstract to Concrete): ایک تدریسی حکمت عملی جس میں تجریدی تصورات کو ٹھوس، حقیقی دنیا کی مثالوں یا تجربات سے جوڑنا شامل ہے تاکہ تفہیم میں آسانی ہو اور اس کے برعکس۔
- مخصوص سے عام - عام سے مخصوص (Specific to General - General to Specific): تدریسی نقطہ نظر مخصوص مثالوں یا مثالوں سے شروع ہوتا ہے اور ان سے وسیع تر عمومیات یا اصول تیار کرتا ہے، اور اس کے برعکس۔
- کل سے جُز - جُز سے کل (Whole to Part - Part to Whole): معلومات یا تصورات کو چھوٹے اجزاء یا تفصیلات میں تقسیم کرنے سے پہلے ان کو مکمل طور پر پیش کرنے کا طریقہ تدریس، اور اس کے برعکس۔
- مشاہدہ سے تجزیہ - تجزیہ سے مشاہدہ: (Observation to Analysis - Analysis to Observation): مشاہدے کے ذریعے معلومات اکٹھا کرنے اور پیٹرن یا رشتوں کی شناخت کے لیے اس کی تشریح کرنے کا عمل، اور اس کے برعکس۔
- تجزیہ سے ترکیب - ترکیب سے تجزیہ: (Analysis to Synthesis - Synthesis to Analysis): پیچیدہ معلومات کا تجزیہ اس کے اجزاء کو سمجھنے کے لیے اور نئی بصیرت یا افہام و تفہیم پیدا کرنے کے لیے الگ الگ عناصر یا خیالات کی ترکیب کرنا، اور اس کے برعکس۔

4.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی قسم کے سوالات (Objective Type Questions)

- 1- مندرجہ ذیل میں سے کون سی تدریسی مہارت کی مثال ہے؟
 a. وقت کا انتظام b. نوٹ بندی c. تنقیدی سوچ d. کمرہ جماعت کا انتظام
- 2- کون سے نقطہ نظر میں واقف تصورات سے شروع کرنا اور آہستہ آہستہ نئے، زیادہ پیچیدہ خیالات کو متعارف کروانا شامل ہے؟
 a. آسان سے پیچیدہ اور پیچیدہ سے آسان b. معلوم سے نامعلوم
 c. ٹھوس سے تجریدی اور تجریدی سے ٹھوس d. مخصوص سے عام
- 3- تدریس میں "کل سے جُز" نقطہ نظر کا مقصد کیا ہے؟

a. معلومات کو غیر منظم انداز میں پیش کرنا
b. سیاق و سباق فراہم کیے بغیر صرف مخصوص تفصیلات پر توجہ مرکوز کرنا

c. معلومات کو توڑنے سے پہلے اسے مکمل طور پر پیش کرنا
d. تعارف کو چھوڑ کر براہ راست نتیجے پر جانے کے لیے
4- مندرجہ ذیل میں سے کون سی سیکھنے کی مہارت کی مثال ہے؟

a. کلاس روم مینجمنٹ
b. وقت کا انتظام
c. اظہار خیال سے متعلقہ مہارتیں
d. تنقیدی سوچ
5- تعلیم کا کون سا ماخذ نئے تصورات کو متعارف کرانے سے پہلے واقف تصورات سے شروع کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے؟
a. مشاہدہ سے تجزیہ
b. معلوم سے نامعلوم
c. ٹھوس سے تجریدی
d. خاص سے عام
6- "ٹھوس سے تجریدی" نقطہ نظر میں کیا شامل ہے؟

a. عام اصولوں سے شروع کرنا اور پھر انہیں مخصوص مثالوں پر لاگو کرنا
b. تجریدی تصورات کو متعارف کرانے کے لیے ٹھوس، حقیقی دنیا کی مثالوں کا استعمال
c. پیچیدہ خیالات کو چھوٹے اجزاء میں توڑنا
d. مخصوص مثالوں سے شروع کرنا اور پھر وسیع تر عمومیات کو ڈرائنگ کرنا

7- کس تدریسی مہارت میں کمرہ جماعت میں طالب علم کے رویے کو مؤثر طریقے سے منظم کرنا شامل ہے؟

a. نوٹ بندی
b. مواصلات
c. کمرہ جماعت کا انتظام
d. تنقیدی سوچ

8- کس نقطہ نظر میں بنیادی تصورات سے زیادہ جدید تصورات تک معلومات کو منطقی پیش رفت میں پیش کرنا شامل ہے؟

a. معلوم سے نامعلوم
b. آسان سے پیچیدہ
c. ٹھوس سے تجریدی
d. مخصوص سے عام

9- "تجزیہ سے ترکیب" نقطہ نظر کا مقصد کیا ہے؟

a. پیچیدہ معلومات کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا
b. مخصوص مثالوں کے ساتھ شروع کرنے کے لیے اور پھر

وسیع تر عمومیات کھینچنا

c. الگ الگ عناصر یا نظریات کو مربوط مکمل میں ضم کرنا
d. معلومات کو توڑنے سے پہلے اسے مکمل طور پر پیش کرنا

10- کمرہ جماعت میں مؤثر مواصلت کو آسان بنانے کے لیے درج ذیل میں سے کون سی کلیدی تدریسی مہارت ہے؟

a. زبانی مواصلات
b. وقت کا انتظام
c. تنقیدی سوچ
d. غیر زبانی مواصلات

مختصر جوابی سوالات (Short Answer Type Questions)

1- تدریس میں نامعلوم سے نامعلوم طریقہ کار سے کیا مراد ہے، اور یہ طالب علم کے سیکھنے کو کیسے فائدہ پہنچاتا ہے؟

2- تدریس میں آسان سے پیچیدہ نقطہ نظر کی وضاحت کریں اور اس کے اطلاق کی ایک مثال فراہم کریں۔

- 3- ٹھوس سے تجریدی نقطہ نظر سے کیا مراد ہے، اور یہ تدریس میں کیوں ضروری ہے؟
- 4- تدریس میں خاص سے عمومی نقطہ نظر کی وضاحت کریں اور اس کے نفاذ کی ایک مثال دیں۔
- 5- کل سے جُز اس طریقہ تدریس میں کیا شامل ہے، اور یہ طالب علم کو سمجھنے میں کس طرح سہولت فراہم کرتا ہے؟
- 6- تدریس میں مشاہدے اور تجزیہ کی وضاحت کریں، اور سیکھنے کے عمل میں ان کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
- 7- اساتذہ طلباء میں تجزیہ کی مہارت کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں، اور وہ تنقیدی سوچ کے لیے کیوں ضروری ہیں؟
- 8- تدریس میں ترکیب سے کیا مراد ہے، اور یہ تجزیہ سے کیسے مختلف ہے؟
- 9- تدریس اور اکتساب میں حقیقی دنیا کی مثالوں کو شامل کرنے کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
- 10- تدریس کی ماخذ یا اگر اساتذہ کو ان کے تدریسی طریقوں میں کیسے رہنمائی کرتی ہیں؟
- 11- کچھ اہم مواصلاتی مہارتیں کون سی ہیں جو اساتذہ کے پاس ہونی چاہئیں؟
- 12- اساتذہ کلاس روم کے رویے کو مؤثر طریقے سے کیسے منظم کر سکتے ہیں؟
- 13- ایک مطالعہ کی مہارت کا نام بتائیں جسے طلباء اپنی سیکھنے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- 14- تعلیم میں تنقیدی سوچ کی مہارت کی کیا اہمیت ہے؟
- 15- تدریس اور اکتساب میں سہاروں کے تصور کی مختصر وضاحت کریں۔

طویل جوابی قسم کے سوالات: (Long Answer Type Questions)

- 1- مؤثر تدریس اور اکتساب میں مواصلات کی مہارتوں کے کردار پر بحث کریں، مثالیں فراہم کریں کہ ان مہارتوں کو کمرہ جماعت میں کیسے لاگو کیا جاسکتا ہے، تبصرہ کریں۔
- 2- سیکھنے کا سازگار ماحول پیدا کرنے میں کمرہ جماعت کے انتظام کی اہمیت کی وضاحت کریں، اور ایسی حکمت عملی فراہم کریں جنہیں اساتذہ اپنے کلاس رومز کو مؤثر طریقے سے منظم کرنے کے لیے استعمال کر سکیں۔
- 3- طالب علم کی کامیابی میں مطالعہ کی مہارت کی اہمیت کو بیان کریں، اور مخصوص تکنیکوں پر تبادلہ خیال کریں جنہیں طلباء اپنی مطالعہ کی عادات کو بڑھانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- 4- تعلیم میں تنقیدی سوچ کی مہارتوں کی اہمیت کا تجزیہ کریں، اور اس کی مثالیں فراہم کریں کہ اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں میں تنقیدی سوچ کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں۔
- 5- پڑھانے اور سیکھنے میں سہاروں کے تصور کو دریافت کریں، اس کے فوائد پر تبادلہ خیال کریں اور اس بات کی مثالیں فراہم کریں کہ اساتذہ کس طرح طالب علم کے سیکھنے میں مدد کے لیے سہاروں کی تکنیک کو نافذ کر سکتے ہیں۔
- 6- تدریسی ماخذ یا اگر کی اہمیت پر بحث کریں اور کلاس روم میں اس کے نفاذ کے لیے مخصوص حکمت عملی فراہم کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

Q.No	Answer Key	Q.No	Answer Key
1	D	6	B
2	B	7	C
3	C	8	B
4	D	9	C
5	B	10	A

4.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- Anderson, L. W., Krathwohl, D. R., Airasian, P. W., Cruikshank, K. A., Mayer, R. E., Pintrich, P. R., ... & Wittrock, M. C. (Eds.). (2001). A taxonomy for learning, teaching, and assessing: A revision of Bloom's taxonomy of educational objectives. Longman.
- Chauhan, S. S. (2009). Teacher education in India. APH Publishing Corporation.
- Cronbach, I. J. (1970). Essentials of psychological testing (3rd ed.). Harper and Row Publishers.
- Dandapani, S. (2007). Advanced educational psychology. Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Darling-Hammond, L., & Falk, B. (Eds.). (2009). Using standards and assessments to support student learning. Association for Supervision and Curriculum Development.
- Das, M. K. (2014). Educational psychology. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Ebel, R. L. (1979). Essentials of psychological measurement. Prentice Hall International Inc.
- Harrow, A. J. (1972). A taxonomy of the psychomotor domain: A guide for developing behavioral objectives. Longman.
- Jyotika. (2023, October 13). Principles of teaching and effective ways of teaching. Adda247. <https://www.adda247.com/teaching-jobs-exam/principles-of-teaching/>
- Krishnan, K. A. (2016). Teaching of social studies. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Kulshrestha, S. P. (1997). Educational psychology. Raj Printers.
- Kuppaswamy. (2006). Advanced educational psychology. Sterling Publishers Private Ltd.
- Marzano, R. J., Pickering, D. J., & McTighe, J. (1993). Assessing student outcomes: Performance assessment using the dimensions of learning model. Association for Supervision and Curriculum Development.

- Pandey, R. P. (2011). Teaching of English. Discovery Publishing House.
- Popham, W. J. (2008). Transformative assessment. Association for Supervision and Curriculum Development.
- Shaikh, S. S. (2018a). Changing pedagogies to cope up with new generation.
- Shaikh, S. S. (2018b). Constructivism: Learning and teaching.
- Shaikh, S. S. (2020). Changing practices and trends in education: Need to adopt in India. ISSN 2581-5733.
- Singh, R. (2005). Teacher education and educational technology. Discovery Publishing House.
- Smith, J. K., & Brown, L. M. (Eds.). (2019). Teaching across the domains: Integrating cognitive, affective, and psychomotor learning. Routledge.
- Stiggins, R. J., Arter, J. A., Chappuis, J., & Chappuis, S. (2012). Classroom assessment for student learning: Doing it right—Using it well. Pearson.
- Tomlinson, C. A. (2017). How to differentiate instruction in academically diverse classrooms. Association for Supervision and Curriculum Development.
- Wiggins, G., & McTighe, J. (2005). Understanding by design. Association for Supervision and Curriculum Development.

اکائی 5۔ تنقیدی افکار / فکر: تعلیم میں تنقیدی افکار کی اہمیت - متعلمین میں تنقیدی افکار / فکر کا فروغ - اساتذہ کا کردار

(Critical Thinking: Importance of Critical Thinking in Education Developing Critical Thinking among Learners–Role of Teachers)*

اکائی کے اجزاء

5.1	تمہید (Introduction)
5.2	مقاصد (Objectives)
5.3	تنقیدی افکار / فکر (Critical Thinking)
5.3.1	تنقیدی افکار / فکر کا تصور اور نوعیت (The Concept and Nature of Critical Thinking)
5.3.2	تعلیم میں تنقیدی افکار / فکر کی اہمیت (Importance of Critical Thinking in Education)
5.3.3	متعلمین میں تنقیدی افکار / فکر کا فروغ - اساتذہ کا کردار
	(Developing Critical Thinking among Learners–Role of Teachers)
5.4	خلاصہ (Summary)
5.5	اكتسابی نتائج (Learning Outcomes)
5.6	فرہنگ (Glossary)
5.7	نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
5.8	تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

5.1 تمہید (Introduction)

دنیا میں جتنے بھی مخلوق ہیں سبھی قدرت کی دین ہے۔ سبھی مخلوق میں ایک مخلوق انسان بھی ہے جسے اللہ نے عقل و شعور دیا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم سبھی جانتے ہیں کہ انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ دو افراد ایک جیسے نہیں ہوتے یعنی انفرادی اختلاف ہوتا ہے۔ انسان کی ظاہری شکل سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ الگ الگ ملکوں میں لوگوں کی شکل و صورت مختلف ہوتی ہے۔ کوئی گورا ہے تو کوئی کالا اور بہت

* Prof. Shafayat Ahmad, Professor, MANUU CTE, Darbhanga

سارے لوگ درمیانی شکل و صورت کے ہوتے ہیں۔ فرد میں شکل و صورت کے ساتھ ساتھ عادات و سوچ میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ ہر فرد کے سوچنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔ اس کا کسی چیز کو دیکھنے کا نظریہ الگ ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر اس کا تصور بیان کرتا ہے۔ سوچ و سمجھ انسان کی بنیادی چیزیں ہیں جو دوسرے مخلوق سے الگ کرتی ہیں۔ انسان نے اسی عقل و شعور و سوچ کی بنیاد پر دنیا میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ حالانکہ اللہ نے دنیا میں ساری چیزیں مہیا کر دی ہیں لیکن پھر بھی انسان ذہنی سوچ، سمجھ اور تحقیق کے بنیاد پر اسے استعمال کرنے کے لائق بنالیتے ہیں۔ انسانی ترقی اسی ترتیب میں ہوئی ہے۔ پہلے لوگ خانہ بدوش کی زندگی گزارتے تھے پھر مہذب یعنی پھر وہ گھر و مکان بنانے لگے یہ اسی سوچ کا نتیجہ ہے۔ آج انسان اونچے اونچے گھروں میں رہتے ہیں لیکن اس کی بنیاد اس کی سوچ ہے۔

یہ اس کورس کی پہلی اکائی ہے۔ اس اکائی میں ہم تنقیدی سوچ کی تصور و نوعیت پر تفصیلی بات ہوگی۔ اس کے ساتھ اس اکائی میں تنقیدی سوچ کی تعلیم میں اس کی اہمیت پر بحث کی جائے گی جو آپ کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ درس و تدریس کا تعلق متعلمین سے ہے جس کی ذمہ داری ایک اساتذہ پر ہے اس لئے اس اکائی میں آپ متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ کیسے ہو اس سے بہ خوبی واقفیت ہوگی۔

5.2 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہوں گے کہ
- تنقیدی سوچ کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- تنقیدی سوچ کا تصور بیان کر سکیں۔
- تنقیدی سوچ کا تعلیم میں اہمیت بیان کر سکیں۔
- متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ کیسے ممکن ہو بتا سکیں۔
- تنقیدی سوچ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار بیان کر سکیں۔
- تنقیدی سوچ کی افادیت بیان کر سکیں۔

5.3 تنقیدی افکار / فکر (Critical Thinking)

انسان پیدائش کے ساتھ ہی کچھ خصوصیات کا مالک ہوتا ہے۔ یہ خصوصیات ہی انسان کو جانور سے الگ کرتی ہے۔ ویسے یہ خصوصیات مختلف ہیں لیکن کچھ خصوصیات جیسے وقوفی قابلیت، جسمانی قابلیت، زبان کی قابلیت، سوچنے کی قابلیت، سماجی آہنگی کی قابلیت، تخلیقی سوچ کی قابلیت، تنقیدی سوچ کی قابلیت، مطابقت کی قابلیت، ترسیل کی قابلیت، فیصلہ لینے کی قابلیت شامل ہے۔

مندرجہ بالا قابلیت میں جو اہم ہے وہ وقوفی قابلیت ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ انسان کی نشوونما حمل سے کرموت تک ہوتی رہتی ہے اور ظاہر ہے کہ وقوفی قابلیت کی بھی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ وقوفی نشوونما میں سوچنے کی قابلیت کا ایک اہم مقام ہے۔ یہ وہی چیز ہے جو ایک انسان کو حیوان سے الگ کرتی ہے اور جو ایک خوشگوار زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔ انسان اس قابلیت کے بنیاد پر ترقی کی راہ پر

گامزن ہو سکا ہے۔ انسان جب سوچنا شروع کیا تو لباس و حجاب بھی وہی سوچ کا نتیجہ ہے۔ الگ الگ ملک اور الگ مذاہب میں لباس و حجاب کا الگ مقام ہے اور مختلف ہے۔ آج اسی لباس کے بنیاد پر مذاہب کو دیکھے اور پہچانے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی انسان نے مختلف قسم کی ایسی چیزیں بنائیں جو پہلے موجود نہ تھیں۔ جیسے کمپیوٹر، موبائل، ہوائی جہاز، ٹرین، بس وغیرہ۔ سوچ ایک وقوفی سرگرمی ہے۔ یعنی انسان دماغی سرگرمی کے بنیاد پر کسی ملنے کا حل کرتا ہے۔ سوچ کے اقسام بہت سارے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

● تجریدی یا مجرد سوچ (Abstract Thinking)

● تجزیاتی سوچ (Analytical Thinking)

● ٹھوس سوچ (Concrete Thinking)

● تخلیقی سوچ (Creative Thinking)

● تنقیدی سوچ (Critical Thinking)

● انعطافی سوچ (Convergent Thinking)

● ایسوسی ایٹو سوچ (Associative Thinking)

لیکن یہاں صرف تنقیدی سوچ پر تفصیل سے بحث کی جائے گی تاکہ آپ اس لفظ کا مفہوم و معنی سے آگاہ ہو جائیں اور بچوں میں اس کا فروغ بھی ہو سکے۔

5.3.1 تنقیدی افکار / فکر کا تصور و نوعیت (Concept and Nature of Critical Thinking)

لفظ تنقید سننے میں ایسا لگتا ہے کہ منفی لفظ ہے۔ کیونکہ جب ہم اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں تو عام ذہن میں اس کا مفہوم نکالا جاتا ہے غلطی نکالنا اور اسی طرح کی سمجھ میں ہمارے دماغ میں گھر کر گئی ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم کسی دوست کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ میرے کام کی تنقید کرتا ہے۔ یعنی کہ وہ دوست ہماری کام میں کمی نکالتا ہے۔ اگر انسان اچھے سوچ کا مالک ہو تو یہ وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہی تو وہ بنیاد ہے جس سے اس کام کو اور بہتر ڈھنگ سے کیا جاسکتا ہے۔ یعنی یہ ہوا کہ کسی کام کو بہتر کرنا ہی تنقید کا مقصد ہے۔ تنقید کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ مشاہدہ کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کر سکے تاکہ اس میں ترمیم ہو اور وہ کام بہتر ہو جائے۔ اس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ تنقیدی سوچ مختلف طریقے سے اور ذہنی طور پر سوچنا ہے۔ یہ ایک قسم کی سوچ ہے جو ایک انسان اپنے اعتماد اور رویہ کو الگ رکھ کر مسئلہ کی سچائی کو تیار کرتا ہے۔ سوچنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ لیکن زیادہ تر سوچ تعصب، طرفداری، مسخ شدہ، جانبدار، جزوی اور بدینتی کا شکار ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود ہماری زندگی کا معیار اس پر منحصر ہوتا ہے کہ ہمارے جو خیالات ہیں وہ کس درجے کے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ہم کچھ پیدا کر پاتے ہیں اور بناتے ہیں۔ حالانکہ معیاری سوچ کی ایک الگ خوبی ہوتی جہاں انصاف پسند غیر جانبدار کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس لئے اس طرح کی سوچ کو ترجیح دینی چاہئے۔

صحیح معنوں میں اگر تنقیدی سوچ کی تعریف بیان کریں تو اس کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ تنقیدی سوچ کسی سوچ کا تجزیہ و قدر پیمائی کرنے

کافن ہے جو اس کے بہتری کے نظریے سے کام کرتی ہے۔ اس طرح یہ ایک چیلنج خیالاتی عمل کے طرف اشارہ کرتی ہے جو ایک نئے معلومات اور سمجھ پیدا کرتی ہے۔

Critical thinking is a form of “Directed problem focused thinking in which the individual test ideas or possible solutions for error of drawbacks” یعنی تنقیدی سوچ ہدایت یافتہ، مسئلہ پر مرکوز سوچ کی ایک شکل ہے جس میں فرد خیالات یا غلطیوں یا خرابیوں کے ممکنہ حل کی جانچ کرتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں تنقیدی سوچ عقیدے اور عمل کے رہنمائی کے طور پر مشاہدے، تجربے، عکاسی، استدلال یا مواصلت سے اکٹھی کی گئی ہو یا پیدا کردہ معلومات کو فعال اور مہارت کے ساتھ تصور کرنے، تجربہ کرنے، ترکیب کرنے کا فکری طور پر نظم و ضبط والا عمل ہے۔

Stephen D. Brookfield (1987) نے تنقیدی سوچ کے مندرجہ ذیل اجزاء بتائے ہیں:

- 1- مفروضوں کی شناخت اور چیلنج کرنا تنقیدی سوچ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔
 - 2- سیاق و سباق کی اہمیت کو چیلنج کرنا تنقیدی سوچ کے لئے بہت ضروری ہے۔
 - 3- تنقیدی مفکرین متبادل تصور کرنے اور تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
 - 4- متبادل تصور کرنا اور تلاش کرنا عکاس شکوک و شبہات کا باعث بنتا ہے۔
- Stella Cottrell ((2005 کے مطابق "تنقیدی سوچ غور و فکر کا ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں مہارتوں اور رویوں کی ایک وسیع رینج شامل ہوتی ہے۔ ان کے مطابق تنقیدی سوچ میں مندرجہ ذیل نکات کی شمولیت ہے:

- دوسرے لوگوں کے موقوف دلائل اور نتائج کی نشاندہی کرنا۔
- متبادل نقطہ نظر کے ثبوت کا جائزہ لینا۔
- مخالف دلائل اور شواہد کو منصفانہ طور پر تولنا۔
- سطحوں کے پیچھے دیکھنا اور غلط یا غیر منصفانہ مفروضوں کی شناخت کرنا۔
- کچھ پوزیشنوں کو دوسروں کے مقابلے دلکش بنانے کے لئے استعمال کی جانے والی تکنیکوں کو پہچاننا۔
- ایک منظم طریقے سے مسائل پر غور کرنا جس میں منطق اور بصیرت کی شمولیت ہو۔
- اچھے ثبوتوں اور مفروضوں کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کرنا کہ دلائل درست اور قابل جواز ہیں۔
- ایک نقطہ نظر کو منظم، واضح، معقول طریقے سے پیش کرنا جو دوسروں کو قائل کرتا ہے۔

اوپر دی گئی تفصیلات اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ تنقیدی سوچ ایک قسم کی سوچ ہے جس میں آپ جو کچھ پڑھتے، سنتے، کہتے یا لکھتے ہیں اس کے بارے میں سوال، تجزیہ، تشریح، جائزہ اور فیصلہ کرنا شامل ہے۔ تنقید کی اصلاح یونانی لفظ Kritikos سے آئی ہے جس کا

مطلب ہے انصاف کرنے یا سمجھنے کے قابل۔

تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔

1- وضاحت یا صراحت (Clarity): کوئی کہانی، کام یا تدریس کرتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ اسے وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔ تنقیدی سوچ میں تنقید کرنے والا یہ سوال پیدا کر سکتا ہے کہ کیا آپ مزید تفصیل کریں یا پھر یہ کہ آپ کے مطابق اس کا مطلب کیا ہے۔ یعنی کہ جو چیزیں پیش کی جا رہی ہیں اس کی وضاحت یا صراحت ہو تبھی جا کر یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ تنقیدی سوچ پیدا کی جاسکے۔

2- درستگی (Accuracy): تنقیدی سوچ کا معیار اس بات پر غور کرتا ہے کہ ہم اس کا جائزہ کیسے لے سکتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو اسے کیسے پتا لگا سکتے ہیں۔ اور ہم اس کی جانچ کیسے کر سکتے ہیں۔ تنقیدی سوچ کے لئے درستگی بلاشبہ ضروری ہے۔ سچائی تک پہنچنے یا اس کے قریب جانے کے لئے تنقیدی مفکرین درست اور مناسب معلومات تلاش کرتے ہیں۔ وہ حقائق چھاتے ہیں کیونکہ آگے بڑھنے اور اس کا تجزیہ کرنے سے پہلے انہیں صحیح معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔

3- اختصار (Precision): تنقیدی سوچ کے اس معیار میں تنقید کرنے والا اس بات پر غور و فکر کرتا ہے کہ اس کی مزید وضاحت کیسے کرے۔ یعنی تفصیل کی ضروری سطح کے عین مطابق ہو مخصوص ہو۔ جیسے ایک بیان واضح اور درست دونوں ہو سکتا ہے لیکن اختصار نہیں۔

4- مناسب (Relevance): جب کسی مسئلہ کے بارے میں بات ہے تو اس مسئلے سے تعلق قائم کرنا چاہئے اور ساتھ ساتھ یہ مسئلہ کا حل کرنے میں کیسے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یعنی اس بات کو یقینی بنانا کہ مسئلہ کو واضح طور پر سمجھا جاتا ہے اور ممکنہ حل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی اہم ہے کہ ہر جواب میں کون سی طاقت اور کمزوریاں آتی ہیں۔ مناسب کا مطلب یہ ہے کہ زیر بحث معلومات اور خیالات کو زیر بحث مسئلے کے لئے منطقی طور پر معنی خیز ہونا چاہئے۔

5- عمیق (گہرائی) (Depth): تنقیدی سوچ کے اس معیار میں آپسی عوامل کے بارے میں جانکاری ہونی چاہئے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو اس مسئلہ کو مشکل بنا دیا ہے یا سوال کی پیچیدگی کو جانتا ہو۔ گہرائی پیچیدگیوں اور متعدد باہمی تعلقات پر مشتمل ہے۔ اس کا مطلب صورتحال، سیاق و سباق، خیال یا سوال میں بہت سے متغیرات کے ذریعے سوچنے میں مکمل ہونا ہے۔ ایک بیان واضح، درست، عین مطابق اور متعلقہ ہو سکتا ہے لیکن اس میں گہرائی کی کمی بھی ہو سکتی ہے۔

6- وسعت (Breadth): جب تنقیدی سوچ میں وسعت کی بات کرتے ہیں تو یہاں مسئلہ کو دوسرے نظریے سے بھی دیکھنا چاہتے ہیں، دوسرے لفظوں میں وسعت ایک سے زیادہ نقطہ نظر کا احاطہ کرتا ہے۔ مسائل کو ایک صف میں شامل کرنا سوال پوچھنے اور دو طرح کے رابطے بنانے کے لئے ایک زرخیز زمین تیار کرتا ہے۔

7- اہمیت (Significance): جو مسئلہ ہے وہ اہم ہے یا یہ وہی چیز ہے جس پر توجہ مرکوز کی جاسکتی ہے اور جو سچائی ہے اس میں زیادہ اہم

کون ہے۔ یعنی تنقیدی سوچ کا اطلاق آپ کو اپنے فیصلے کرنے میں مدد کرتا ہے جس کے لئے بہت زیادہ سوچنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ زندگی کو بدل دینے والے فیصلے جیسے کہ کیریئر کو آگے بڑھانا ہے یا نہیں، اس کے لئے تنقیدی سوچ مدد کرتی ہے۔

8- منطق (Logic): دو امور کے درمیان مدلل تعلق ہے یا نہیں یہ تنقیدی سوچ کی اہم جڑ ہے۔ یا جو کیا جا رہا ہے اس کا کوئی ثبوت ہے۔ منطق استعمال کرتے ہوئے ایک شخص دلائل کا جائزہ لیتا ہے اور اچھے برے استدلال یا سچائی یا جھوٹ کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ منطق کا استعمال کرتے ہوئے آپ لوگوں کے خیالات یا دعویٰ کی جانچ کر سکتے ہیں اور اچھے فیصلے کر سکتے ہیں اور ساتھ ساتھ دنیا کے بارے میں صحیح عقائد بنا سکتے ہیں۔

9- منصف (Fairness): آخر میں تنقیدی سوچ میں یہ بات شامل ہونی چاہئے کہ ہماری سوچ منصفانہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کھلے دماغ سے سوچیں جانبدار نہ ہوں۔ یعنی کسی کے اپنے جذبات یا مفادات کا حوالہ دیئے بغیر تمام متعلقہ نقطہ نظر کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ چونکہ ہم اپنے نقطہ نظر کے حق میں متعصب ہوتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی سوچ میں انصاف کے معیار کو سب سے آگے رکھیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

1- تنقیدی سوچ کا تصور و معنی بیان کریں۔

2- تنقیدی سوچ کے اجزاء کون کون سے ہیں؟ بیان کریں۔

5.3.2 تعلیم میں تنقیدی افکار / فکر کی اہمیت (Importance of Critical Thinking in Education)

تنقیدی سوچ کئی معنوں میں مفید ہے۔ یہ اس یوں کہا جائے کہ اگر کسی چیز میں اگر بہتری چاہتے ہیں تو تنقیدی سوچ ضروری ہے۔ انسان پیدا ہونے کے بعد مختلف لوگوں کے تعلق سے آتا ہے اور وہ ساتھ ساتھ اس کی تعلیم و تربیت بھی ہوتی رہتی ہے۔ بچپن کی تعلیم غیر رسمی طور پر بچے تک پہنچتی ہے۔ اس کے بعد کی تعلیم رسمی طور پر اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے ذریعے فراہم ہوتی ہے۔ اب سوال یہاں سے پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں آگے کا نسل کس طرح کا چاہئے۔ کیا اسے صرف سوال اور جواب کرنے والا ہونا چاہئے یا پھر تنقیدی سوچ رکھنے والا۔ آپ کو جواب یہ ملے گا کہ مستقبل کے نسل کے سامنے مسائل کا انبار ہو گا اس لئے اس کی تعلیم بھی اس طرح ہونی چاہئے کہ وہ موجودہ حالات کو سمجھتے ہوئے مسئلہ کی تلاش کریں اور تعلیم کے اغراض و مقاصد بھی اسی طرح سے بنائیں جائیں تاکہ سماج کے ساتھ ساتھ ملک کا فلاح و بہبود ہو سکے۔ اب تعلیم کے واسطے بچے اسکول میں ہیں اگر جماعت میں جب کوئی طلبہ تنقیدی سوچ رکھتا ہے تو اس کی معلومات میں اضافہ ہو گا اور ساتھ ساتھ عنوان کو بھی اچھی طرح سے سمجھ لے گا۔

یہ صاف طور پر آپ سمجھ لیں کہ تنقیدی سوچ ہمیں بے وقوفی والے سوچ سے بچائے گی۔ ہم سبھی عام زندگی میں بہت سارے فیصلے لیتے ہیں جیسے کچھ خریدنا ہو، تعلقات قائم رکھنا ہو، ذاتی طرز عمل، کیریئر کا چناؤ، سبکیٹ کا چناؤ وغیرہ۔ اور بعد میں ہمیں اسی فیصلہ کا افسوس ہوتا ہے کہ کچھ ہم نے صحیح سوچ کے ساتھ وہ کام نہیں کیا اور اگر کیا ہوتا تو نقصان نہیں ہوتا۔ تنقیدی سوچ ہمیں انہی غلطیوں سے بچائے گی کہ ہم زندگی کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور زندگی میں جو فیصلہ میں وہ غور و فکر کی بنیاد یہ ہو اور تعلق پر نہ ہو۔

ہندوستان کے ساتھ اور دیگر ممالک جو جمہوریت کے طرفدار ہیں اور تعلیم و تربیت کو بہتر بنانے کے بارے میں سوچتے ہیں ان کے لئے تنقیدی سوچ بہت اہم ہے۔ تنقیدی سوچ جمہوریت کے ساتھ ساتھ تعلیمی عمل کو جان پھونکتی ہے۔ جمہوریت میں جب ہم بات کہتے ہیں کہ جو سرکار ہے اسے عوام ہی چنتے ہیں یعنی ان کی بنیاد عوام ہی ہے اور کہا جاتا ہے کہ سرکار کو کون چلاتا ہے اور کس مقصد کے لئے چلاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ عوام کے فیصلہ میں تنقیدی سوچ ہو اور ان کی معلومات وسیع ہو۔ آج کے جدید دور میں یہ بات واضح ہے کہ ملک کس طرح کے سماجی مسئلے، ماحولیاتی تباہی، مذہبی ٹکراؤ، تعصب اور گرتا ہوا تعلیمی معیار وغیرہ کے دور سے گذر رہا ہے جو خراب تنقیدی سوچ کی مثال ہے اور تب تک ہم کسی ملک کی ترقی کو بہتر نہیں کر سکتے جہاں سبھی عوام کی حفاظت ممکن نہ ہو۔

تنقیدی سوچ اپنی وجود کی بہتری کے لئے بھی ضروری ہے۔ کبھی کبھی ہم لوگ سوچتے ہیں کہ یہ ہمیں کہا گیا ہے اور اس کو ہم مانتے چلے آرہے ہیں لیکن اچھی تنقیدی سوچ میں یہ باتیں شامل ہیں کہ انسان کو جانچ کر کے اور مشاہدہ کرنے کے بعد ہی متفق ہونا چاہئے۔ تنقیدی سوچ سماج کو بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سماج میں مختلف اقسام کی سرگرمی ہوتی ہے۔ اس میں سب سے اہم سرگرمی تعلیم کی ہے۔ تعلیم سبھی کے لئے ضروری ہے کیونکہ انسان کو حیوان سے الگ کرتی ہے۔ لیکن اسے اچھی تنقیدی سوچ رکھنے والے ہی مثبت طریقے اپنا کر سماج کے لئے ترقی کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ اچھی تنقیدی سوچ رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ سبھی عوام برابر ہیں سب کے لئے تعلیم کی اہمیت برابر ہے۔ ایک جمہوری ملک کے لئے یہ ضروری ہے۔ ملک کی ترقی اس وقت ممکن ہے جب ہماری خواندگی کی شرح سو فیصد نہ ہو بلکہ اعلیٰ تعلیم کی شرح سو فیصد ہو۔ لوگوں کے رہنے سہنے کا معیار بہتر ہو اور آپس میں مل کر رہیں۔ نئی نئی چیزوں کا ایجاد ہوتا رہے یہ ظاہر ہے کہ یہ سب تنقیدی سوچ رکھنے والے پر منحصر کرتی ہے۔

Ramond S. Nickerson (1987) نے تنقیدی سوچ پر ایک اتھارٹی، علم، صلاحیتوں، رویوں اور طرز عمل کے مختلف

طریقوں کے لحاظ سے ایک اچھے تنقیدی مفکر کی خصوصیت کو مندرجہ ذیل نکات میں بتائے ہیں:

- شواہد کو مہارت اور غیر جانبداری سے استعمال کرتا ہے۔
- خیالات کو منظم کرتا ہے اور انہیں اختصار اور ہم آہنگی سے بیان کرتا ہے۔
- منطقی طور پر درست اور غلط استنباط کے درمیان فرق کرنے والے فیصلے کی حمایت کرنے کے لئے کافی ثبوت کی عدم موجودگی میں فیصلے کو معطل کر دیتا ہے۔

● استدلال اور عقلیت کے درمیان فرق کو سمجھتا ہے۔

● متبادل اقدامات کے ممکنہ نتائج کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

- مماثلت اور مشابہتیں دیکھتا ہے جو سطحی طور پر ظاہر نہیں ہوتے ہیں۔
- آزادانہ طور پر سیکھ سکتے ہیں اور ایسا کرنے میں مستقل دلچسپی رکھتے ہیں۔
- غیر رسمی طور پر پیش کردہ مسائل کو اس طرح تشکیل دے سکتا ہے کہ رسمی تکنیک، جیسے کہ ریاضی ان کو حل کرنے کے لئے استعمال کی جاسکے۔

- غیر متعلقات کی زبانی دلیل کو چھین سکتا ہے اور اسے اس کی ضروری شرائط میں بیان کر سکتا ہے۔
- ان خیالات اور نظریات کے مضمرات کے لئے اہم کسی عقیدے کی صداقت اور اس کی شدت کے درمیان فرق کے لئے حساس ہے۔ اس حقیقت سے واقف ہے کہ کسی کی سمجھ ہمیشہ محدود ہوتی ہے۔

لہذا تنقیدی سوچ آپ کو تجزیاتی اور عقلی انداز میں سوچنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ طلباء کو زندگی کے فیصلے احتیاط سے اور تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ نیز، تعلیم میں تنقیدی سوچ کی مہارتوں کا استعمال کر کے طلباء مسائل کو حل کرنے اور موثر فیصلے کرنے کی اپنی صلاحیت کو بڑھا سکتے ہیں۔ مزید برآں تعلیم میں تنقیدی سوچ ہم مرتبہ کے نقطہ نظر کی قدر کرنے، طلباء کے درمیان بہتر تعامل اور منظم طریقے سے مسائل کو حل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ تعلیم میں تنقیدی سوچ کو بڑھانے یا اضافہ کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کی مدد مل سکتی ہے:

- سوالات پوچھنا
- کتابیں پڑھنا
- ارد گرد کے ماحول سے آگاہ ہونا
- دماغ پر توجہ مرکوز کرنا۔
- مختلف نقطہ نظر کو سمجھنا

مندرجہ بالا نکات تنقیدی سوچ کی مہارت کو بڑھانے کے کچھ طریقے ہیں۔ یہ بات تو صاف ہے کہ سبھی میدان میں تنقیدی سوچ کی ضرورت ہے۔ لیکن تعلیم کے میدان میں اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی کا دار و مدار تعلیم پر ہے۔ جس طرح وہاں یا اس ملک کی تعلیم ہوگی اسی سطح کی ترقی نظر آئے گی۔ اگر کھلے دماغ کا ملک ہے تو لوگوں کے مشورے لئے جاسکتے ہیں۔ ابھی ہندوستان میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 آئی ہے۔ اگر اسے تنقیدی سوچ کے ساتھ اپنائی جا رہی ہے تو واقعی یہ ملک کے لئے ایک بہت ہی اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تنقیدی سوچ کی اہمیت تعلیم کے میدان میں نکارا نہیں جاسکتا۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد جتنی بھی تعلیمی پالیسی آئی ہے وہ سب تنقیدی سوچ سے ابھر کر آئی ہے۔ اس لئے تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے کیونکہ یہ اپنے اندر بصیرت کو بھی سمیٹے ہوئے ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

- 1- عام لفظوں میں تنقیدی سوچ کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔
- 2- تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت کو بیان کریں۔

5.3.3 متعلمین میں تنقیدی افکار / فکر کا فروغ - اساتذہ کا کردار

(Developing Critical thinking among Learners: Role of Teachers)

متعلمین کون ہیں؟ ان کا اصل کام کیا ہے؟ متعلمین کس مقصد کے تحت تعلیم و تربیت سے جڑے ہوئے ہیں؟ وہ آگے کیا کرنا چاہتے ہیں؟ یہ کچھ سوالات ہیں جو ایک عام انسان کو متعلمین بناتے ہیں۔ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ متعلمین وہ ہیں جو علم حاصل کرتے ہیں اور ان کے اندر علم کے لئے جستجو ہے۔ اس کا خاص کام ہی ہے علم حاصل کرنا۔ اس کا مقصد ایک اچھا شہری بنانا بھی ہے اور وہ علم حاصل کر کے انفرادی مقاصد کے ساتھ ساتھ سماجی مقاصد، قومی مقاصد اور زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے کام کرتا ہے۔

تعلیمی نشوونما اور سوچنے کی قوت کی بہتری کے لئے یہ ایک اہم عمل ہے۔ یعنی تعلیمی ترقی کے لئے تنقیدی سوچ نہایت ہی ضروری ہے۔ سوچ درس و تدریس کا بھی ایک اہم پہلو ہے۔ ہماری اکتسابی صلاحیت اور مسئلے کے حل کی بنیاد صحیح سوچنے کی صلاحیت پر منحصر کرتی ہے۔ یہ ہم آہنگی اور کامیاب زندگی گزارنے کے لئے بھی اہم ہے۔ جو انسان تنقیدی طور پر سوچتا ہے وہی سماج کی فلاح و بہبود میں تعاون کرتا ہے۔ سوچا کیسے جائے، سیکھتا ہے کہ اس طرح سے کیسے ہے؟ یہ ایک پیچیدہ کام ہے کیونکہ اس میں صحیح سوچنے کی تکنیک اور مشق کی جانکاری ضروری ہے۔ طلباء میں اگر تنقیدی سوچ کی نشوونما کرنی ہے تو مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اسے دور کرنے کی ضرورت ہے:

1- سابقہ معلومات کی کمی: ہر ایک کام کے لئے سابقہ معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ سابقہ معلومات سے مطلب وہ معلومات سے ہے جسے ہم پہلے سے جانتے ہیں اور آگے کے کام میں وہ مدد کرتے ہیں۔ اسی طرح تنقیدی سوچ کے لئے کچھ سابقہ معلومات چاہئے۔ تنقیدی سوچ آسان ہو یا پیچیدہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ متعلمین کی جانکاری کیسی ہے۔ خراب تنقیدی سوچ کے لئے سابقہ معلومات کی کمی مانی جاتی ہے۔ اگر اس کمی کو دور کر دیا جائے تو متعلمین میں تنقیدی سوچ کی نشوونما ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس موضوع پر بحث کے لئے یا مشورے کے لئے رکھا گیا ہو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ طلباء پہلے ہی اچھی جانکاری اور معلومات رکھتے ہوں۔

2- مطالعہ (پڑھنے) کی مہارت کا فقدان: مطالعہ اور پڑھنے کی مہارت بھی تنقیدی سوچ کو اثر انداز کر سکتی ہے اور کرتی بھی ہے۔ اکثر یہ دیکھنے کو آتا ہے کہ متعلمین کی زیادہ تر تعداد ان لوگوں کی ہے جو مطالعہ سے دور بھاگتے ہیں یا سرسری طور پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ حالانکہ متعلمین کی یہ صفت ہونی چاہئے کہ جس چیز کی بھی مطالعہ کی جائے اسے گہرائی سے مطالعہ کر لیں۔ کیونکہ یہ معلومات آگے چل کر اس متعلمین کی رہنمائی فرمائیں گے۔ اس لئے مطالعہ کرتے وقت مقاصد کو سامنے دیکھا جائے کہ آخر میں مطالعہ کا مقصد کیا ہے۔ مطالعہ کس وجہ سے کر رہے ہیں۔ اگر یہ مہارت طلباء میں نہ ہو تو وہ مضمون کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ یہ بات اجاگر ہے کہ جس چیز کی سمجھ اچھی

نہیں ہے اس کا تنقیدی جائزہ نہیں لیا جاسکتا اور نہ ہی اس میں ترمیم کی گنجائش رہتی ہے۔

3- طرفداری یا تعصب: جب کوئی شخص کسی چیز کی طرفداری کرتا ہے تو اس کا تنقیدی سوچ صحیح نہیں ہو سکتی۔ آج کل لوگوں میں اور خاص طور سے متعلمین میں جذباتی مقدار (Emotional Quotient) کی کمی پائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ فیصلہ لیتے وقت وہ تعصب کا شکار رہتا ہے چاہے اس کی بنیاد علاقہ کے حساب سے ہو یا پھر ذات پات کے حساب سے یا مذہب کے حساب سے ہوتا ہو۔ اچھی تنقیدی سوچ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ کسی کی طرفداری کرے اور نہ تعصب رکھے اگرچہ اسکول بچوں میں یہ خصوصیات کی نشوونما ہو جائے تو یہ ممکن ہے کہ تنقیدی سوچ کی بھی نشوونما ہوگی۔

4- بدگمانی (Prejudice): اگر شخص پہلے سے کسی چیز یا تصور کے لئے بدگمانی یا بد نظمی رکھتا ہو تو یہ ممکن ہے کہ وہ انصاف نہ کر پائے۔ بدگمانی ایک کیڑے کے مانند ہے جو کسی بھی چیز کی بنیاد کو ہلا سکتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی اس کا شکار ہوتا ہے تو اس کی سوچنے کی صلاحیت صفر ہو جاتی ہے اور وہ غلط فیصلہ کر بیٹھتا ہے جو تنقیدی سوچ کی مقاصد کی زوال کے لئے کافی ہے۔ ایک استاد کا اولین فرض ہوتا ہے کہ بچوں میں ان علامات کو پہنچنے نہ دیا جائے تاکہ ان میں تنقیدی سوچ بہتر طور پر فروغ ہو سکے۔

5- توہم پرستی یا غیر عقلی اعتقاد (Superstition): سماج کے ساتھ ساتھ اسکول میں توہم پرستی کا شکار ہوتے ہی ہیں۔ جب کوئی بھی شخص توہم پرستی کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کا دماغ اور ذہن کام کرنا بند کر دیتا ہے۔ لوگ اگر توہم پرستی کا شکار ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے اور اپنا اعتقاد رکھتے ہیں تو اس کی بھی سوچ صفر ہو جاتی ہے۔ اس لئے استاد کو چاہئے کہ اسکول میں طلبہ کے اندر اپنے اعتقاد یا توہم پرستی پہنچنے نہ پائے جس سے تنقیدی سوچ پر کوئی اثر آئے اور تنقیدی سوچ بہتر نہ ہوں۔

6- خود مرکزیت (Egocentrism): خود مرکزیت سوچ رکھنے والے صرف سچائی کو اپنے نظریے سے دیکھتا ہے اور خود غرض ہوتے ہیں اور سبھی چیز کو اپنے دلچسپی، تصورات اور اقدار کو دوسرے کی دلچسپی، تصورات اور اقدار کے اوپر سمجھتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہئے کہ طلباء میں اس طرح کی چیزوں کی نشوونما نہ ہو۔ بچوں میں یہ خاصیت اکثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ بہت سارے ماہرین نفسیات نے تو خود مرکزیت کو اپنے نظریے کا حصہ بھی مانا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ نشوونما کی ایک مرحلے کی خصوصیات ہے، لیکن یہاں تدبیر اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ بچہ خود مرکزیت میں ہی نہ الجھ کر رہ جائے بلکہ اس کے لئے ایک ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس میں بچہ رہ کر سچائی کو دوسرے کی نظریے سے دیکھ پائے۔

7- سماجی مرکزیت (Sociocentrism): کبھی کبھی ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ جو صرف سماج کے لئے سوچتا ہو اس نظریے سے سبھی چیز کو دیکھتا ہے۔ انسان کیونکہ سماج میں رہتا ہے اس لئے اس پر سماج کا اثر آنا ضروری ہے۔ لیکن یہاں اساتذہ کو یہ چاہئے کہ جب بچے اسکول میں داخلہ لیتے ہیں تو ایسے ماحول اور سماج کا مفہوم سمجھاتے ہوئے خودی کی نشوونما کے بارے میں بتانا ہے تاکہ اس کی شخصیت کی مکمل نشوونما ہو سکے۔ لیکن اگر ایسی چیز طلباء میں نظر آئے تو اسے دور کرنا چاہئے۔

متعلمین میں تنقیدی سوچ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار

(Teachers' Role in Developing Critical Thinking among Learners)

ایک استاد مختلف طریقے سے بچوں میں تنقیدی سوچ کو فروغ دے سکتا ہے۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

1- سوالات پوچھ کر: اکثر دیکھا گیا ہے کہ طلباء کلاس روم میں سوالات کرنے سے کتراتے ہیں۔ یہ لوگوں کے درمیان بولنے کا خوف یا شرمندگی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے کی متعلمین کے لئے ماحول اساتذہ کے ذریعہ فراہم کی جانی چاہئے کسی بچے سوالات کر سکیں جس سے اس کی پوشیدہ صلاحیتیں سامنے آسکے اور اپنے سوالات پوچھنے سے گریز نہ کریں جو طلباء کو بہتر طریقے سے سیکھنے میں مدد کرتا ہو۔ سوالات پوچھنا سیکھنے میں متعلمین کی تنقیدی سوچ کو بڑھاتا ہے۔

2- پروجیکٹ پر مبنی اکتساب: تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کے لئے طلباء میں پروجیکٹ پر مبنی اکتساب کی حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے۔ اعداد و شمار کے ذریعے حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنا بچوں کو کلاس روم سے باہر اور حقیقی دنیا میں لے جاتا ہے۔ تنقیدی سوچ کے لئے اساتذہ کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ پروجیکٹ کی شکل میں اکتساب کا ماحول بنائیے تاکہ متعلمین میں تنقیدی سوچ کی ہنر کی نشوونما ہو سکے جس کے ذریعے اسکول سے آگے کی زندگی میں کامیاب ہوں۔ پروجیکٹ مبنی اکتساب نئے علم یا معلومات، تصورات اور خیالات کو متعارف کرانے کا بہترین طریقہ ہے جس سے طلباء میں تنقیدی سوچ کے فروغ میں مدد ملے گی۔

3- سیکھنے کی آزادی: متعلمین میں نئی چیزیں سیکھنے کی جستجو ہوتی ہے اسی لئے طلباء کو چیزیں سیکھنے کی آزادی دیں۔ یہ طلباء میں تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے موثر طریقوں میں سے ایک ہے۔ نئے تصورات اور مواد کو متعارف کروانے کے بعد اساتذہ کو چاہئے کہ وہ طلبہ کو آزادی دیں کہ وہ کیا سیکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی استاد میں یہ خوبی پیم ہونی چاہئے کہ وہ جمہوریت کا نظام کلاس روم میں لاگو کرنے کی حوصلہ افزائی کریں کہ آپ آزاد ہیں کوئی بھی چیز سیکھنے کے لئے۔ جب طلباء اپنی پسند کی چیزیں سیکھیں گے تو وہ دلچسپی کے ساتھ سیکھیں جس کا نتیجہ کافی موثر ثابت ہو گا۔ اس لئے متعلمین کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے کیونکہ یہ طریقہ یقینی طور پر طلباء کو تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔

4- کہانیوں کو متعلقہ تصورات سے جوڑنا: کہانیوں کو متعلقہ تصورات سے جوڑنا بھی تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کا ایک لازمی طریقہ ہے۔ جب متعلمین کہانی کے بنیادی معنی کو سمجھتے ہیں تو ان سے کہانی سے باہر بھی مشاہدہ کرنے کو کہیں اور اس کے ساتھ ایک تعلق قائم کریں تو بہتر ہو گا۔ اس کے علاوہ اضافی مواد متعارف کروائیں جو نئی معلومات یا تصورات پیش کرتے ہیں۔

5- خیالات کا تجزیہ کرنا اور اندازہ لگانا: حقائق اور نظریات کی تاثیر کا تجزیہ اور اندازہ لگانا تنقیدی سوچ کا ایک اور بنیادی عنصر ہے۔ اگر طلباء کو اس کے مواد کے ساتھ سرگرمی سے دوسرے مواد کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں تو بنیادی خیالات کو منظم کریں اور اندازہ لگائیں کہ کیا تصور درست اور منطقی ہیں۔

6- فعال اکتساب کی مشق: طلباء کو فعال اکتساب والوں میں تبدیل کرنا تنقیدی سوچ سکھانے کا بنیادی مقصد ہے۔ کبھی کبھی یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ متعلمین فعال طور پر اکتساب میں مشغول نہیں ہوتے یا تو طلباء اکثر مواد کے ساتھ سکون سے مشغول نہیں رہتے یا اس کے بارے

میں سوچے سمجھے بغیر سیکھتے ہیں۔ اس لئے اساتذہ کا رول ضروری ہو جاتا ہے کہ بچے فعال اکتساب کی مشق کریں یعنی جو بھی چیز سیکھیں وہ بغیر سوچے سمجھے نہ سیکھیں۔

مندرجہ بالا تفصیلات کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں کو بھی اساتذہ کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ طلباء کے اندر ان سب نکات کی نشوونما نہ ہو پائے۔

- 1- گروہی دباؤ (Peer Pressure)
- 2- تقلید (Conformism)
- 3- صوبائیت (Provincialisms)
- 4- تنگ نظر (Narrow Mindedness)
- 5- بند نظر (Close Mindedness)
- 6- دلیل میں بے اعتمادی (Distrust in Reason)
- 7- اضافیانہ سوچ (Relativistic Thinking)
- 8- دقیانوسی سوچ (Stereotyping)
- 9- غیر ضروری مفروضے (Unwanted Assumptions)
- 10- انتخابی حافظہ (Selective Memory)
- 11- تردید یا انکار (Denial)
- 12- خیالی سوچ (Wishful Thinking)
- 13- قلیل مدتی سوچ (Short Term Thinking)
- 14- انتخابی ادراک (Selective Perceptive)
- 15- تبدیلی کا خوف (Fear of Change)

مذکورہ بالا دیئے گئے سارے نکات تنقیدی سوچ کے لئے رکاوٹ ہیں۔ صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو تنقیدی سوچ نہایت ضروری ہے اگر یہ ان سبھی چیزوں سے پاک ہو تبھی ہم ایک اچھے سماج و ملک کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ آخر میں اساتذہ کا کردار کافی اہم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اساتذہ کو چاہئے کہ متعلمین میں اچھے مواقع فراہم کریں یا اس طرح کا ماحول بنائیں کی تنقیدی سوچ کی نشوونما و فروغ ہو سکتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- تنقیدی سوچ کی فروغ کے لئے کون سی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے دور کرنے کی ضرورت ہے؟
2- متعلمین میں تنقیدی سوچ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار بیان کریں؟

5.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:
- انسان پیدائش کے ساتھ ہی کچھ خصوصیات کا مالک ہوتا ہے۔ اس میں سب سے اہم وقوفی صلاحیت ہے۔
- سوچ کے اقسام بہت سارے ہیں ان میں سے ہی ایک تنقیدی سوچ ہے۔
- تنقیدی سوچ کسی سوچ کا تجزیہ و قدر پیمائی کرنے کا فن ہے جو اس کے بہتری کے لئے کام کرتی ہے۔
- مفروضوں کی شناخت تنقیدی سوچ کی اجزاء میں شامل ہیں۔
- تنقیدی سوچ کے فروغ میں کوئی کہانی یا کام کی وضاحت یا صراحت اثر رکھتی۔
- تنقیدی سوچ بے وقوفی فیصلہ سے بچائے گی۔
- تنقیدی سوچ اپنی وجود کی بہتری کے لئے ضروری ہے۔
- تعلیم میں تنقیدی سوچ کو بڑھانے یا اضافہ کرنے میں سوالات پوچھنا، کتابیں پڑھنا، ارد گرد کے ماحول سے آگاہ ہونا، دماغ میں توجہ مرکوز کرنا اور مختلف نقطہ نظر کو سمجھنا ہے۔
- خراب مطالعہ یا پڑھنے کی مہارت تنقیدی سوچ کو اثر انداز کر سکتی۔
- جب کوئی شخص کسی چیز کی طرف داری کرتا ہے تو تنقیدی سوچ صحیح نہیں ہو سکتی۔
- بدگمانی سے بھی تنقیدی سوچ میں اثر پڑتا ہے یعنی انصاف کے ساتھ تنقیدی سوچ ہو تو تبدیلی آ سکتی ہے۔
- اساتذہ پر وجیکٹ پر مبنی اکتساب کو اپنا کر متعلمین میں تنقیدی سوچ کا اضافہ یا فروغ کیا جاسکتا ہے۔

5.5 خلاصہ (Summary)

انسان اپنی فطرت میں کئی صلاحیتوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، جیسے وقوفی، تخلیقی، سماجی، لسانی اور تنقیدی صلاحیتیں۔ ان میں وقوفی صلاحیت سب سے اہم ہے، کیونکہ اسی کے ذریعے انسان سوچنے، سمجھنے، تجزیہ کرنے اور نئے خیالات پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ سوچ ایک ذہنی عمل ہے جو مسئلے کے حل اور علم کی ترقی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ سوچ کی مختلف اقسام میں تنقیدی سوچ نمایاں ہے، جو حقیقت تک پہنچنے اور معقول فیصلے کرنے میں مدد دیتی ہے۔

"تنقید" کو عموماً منفی مفہوم میں لیا جاتا ہے، مگر دراصل اس کا مقصد اصلاح اور بہتری ہے۔ تنقیدی سوچ ایک ایسا عمل ہے جس میں فرد تعصب، جانبداری اور اندھی تقلید سے ہٹ کر حقائق کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیتا ہے۔ Brookfield کے مطابق یہ مفروضوں کو چیلنج کرنے، متبادل امکانات پر غور کرنے اور شک و جستجو کے جذبے کو اپنانے کا عمل ہے، جبکہ Cottrell اسے دلائل کے تجزیے، ثبوتوں کے جائزے اور منصفانہ فیصلہ سازی سے تعبیر کرتی ہیں۔

تعلیم میں تنقیدی سوچ کی پرورش طلباء کو سوال کرنے، مشاہدہ کرنے، دلائل کو پرکھنے اور منطقی فیصلے کرنے کے قابل بناتی ہے۔

اساتذہ کا کردار اس میں کلیدی ہے، جو سوالات کی حوصلہ افزائی، پروجیکٹ پر مبنی تدریس اور سیکھنے کی آزادی دے کر اسے فروغ دے سکتے ہیں۔ تنقیدی سوچ فرد کو باشعور، منصف مزاج اور سماجی ترقی کے لیے فعال شہری بناتی ہے۔

5.6 فرہنگ (Glossary)

تصور (Concept)	ایک مجرد خیال۔ کسی شے کے بارے میں اس کی فہم۔
نوعیت (Nature)	کسی شے کی بنیادی خصوصیات۔
سوچ (Thinking)	کسی چیز کے بارے میں غور کرنے یا اس کی وجہ سے دماغ کے استعمال کرنے کا عمل۔
تنقیدی سوچ (Critical Thinking)	یہ ایک قسم کی سوچ ہے جو اپنے انسان اپنے عقائد اور رویہ کو الگ رکھ کر کسی مسئلہ کی سچائی کا پتا کرنا ہے یہ قدر پیمائی کا فن ہے۔
وضاحت (Clarity)	واضح ہونے کی کیفیت۔
درستگی (Accuracy)	درستگی کی حالت۔
مناسب (Relevance)	مواد سے منسلک۔
سابقہ معلومات (Previous Knowledge)	پہلے سے سیکھی ہوئی بات۔
بدگمانی (Prejudice)	پہلے سے صحیح مان لینا۔
توہم پرستی (Superstition)	ذہن کا کام بند ہو جانا اور کسی بات سچی بھی نہ ہو صحیح مان لینا۔
خود مرکزیت (Egocentrism)	سچائی کو اپنی نظریے سے دیکھنا۔
تنگ نظر (Narrow Mindedness)	چھوٹی سوچ کسی چیز کو بصیرت سے نہ دیکھنا۔
خیالی سوچ (Wishful Thinking)	وہ سوچ جس کی سچائی نہ ہو۔

5.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ تنقیدی سوچ کے لئے ضروری ہے۔

(A) وضاحت (B) مناسب (C) درستگی (D) ان میں سے سبھی

2- خود مرکزیت کا مطلب ہے۔

(B) دوسرے کے نظریے سے دیکھنا
(D) ان میں سے کوئی نہیں

(A) اپنے نظریے سے دیکھنا
(C) A اور B دونوں

3- سوچ کے اقسام ہیں۔

(A) مجر د سوچ (B) تنقیدی سوچ (C) تخلیقی سوچ (D) ان میں سے سبھی

4- تنقید کیسا لفظ ہے؟

(A) مثبت (B) منفی (C) A اور B دونوں (D) ان میں سے کوئی نہیں

5- تنقید کی اصطلاح کس لفظ سے آیا ہے؟

(A) Catel (B) Kritikos (C) Krentice (D) Sritico

6- مندرجہ ذیل میں سے تنقیدی مفکر کی خصوصیت کون سی نہیں ہے؟

(A) استدلال میں منطق مہارت کا استعمال کرتے ہیں۔

(B) وہ اس کے دماغ کی حدود تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور مسلسل فضیلت کی جستجو میں رہتے ہیں۔

(C) وہ آزادانہ سوچتے ہیں۔

(D) وہ تنقیدی سوچ کے معیار کو برقرار رکھتا ہے۔

7- تنقیدی سوچ کی تعریف کیا ہے؟

(A) اعلیٰ سطح سوچ جس کا مقصد کسی مسئلے کا حل کرنا ہے۔ (B) دوسرے لوگوں کے دلائل میں خامیاں اور کمزوریاں تلاش کرنا۔

(C) تنقیدی انداز میں دلائل کا منطقی تجزیہ کرنا۔ (D) نظم و ضبط کی سوچ اور فیصلہ۔

8- جب آپ معلومات کا سامنا کرتے ہیں تو کن چیزوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے؟

(A) کیا یہ موجودہ ہے؟ (B) کیا یہ مکمل ہے؟ (C) کیا یہ درست ہے؟ (D) مندرجہ بالا سبھی

9- اس میں سے کس کو تنقیدی سوچ سمجھا جاسکتا ہے۔

(A) جذباتی طور پر سوچنا (B) منطقی طور پر سوچنا

(C) فعال طور پر سوچنا اور آپ کے سامنے آنے والی (D) مندرجہ بالا میں سے کوئی بھی نہیں۔

معلومات میں ممکنہ مسائل سے آگاہ رہیں۔

10- ایک تنقیدی مفکر کے لئے سب سے بڑی چیز کیا ہے؟

(A) بہت جلد نتیجے پر پہنچنا (B) ایک منطقی ذہن (C) ایک جذباتی دماغ (D) مندرجہ بالا کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- سوچ کی تعریف بیان کریں۔
- 2- تنقیدی سوچ کی تعریف و مفہوم بیان کریں۔
- 3- تنقیدی سوچ میں وقوفی صلاحیت کو بیان کریں۔
- 4- سوچ کے اقسام کون کون سے ہیں؟ بیان کریں۔
- 5- تنقیدی سوچ کے اجزاء بیان کریں۔
- 6- وضاحت کیسے تنقیدی سوچ کو بنانے میں مدد کرتی ہے؟ بیان کریں۔
- 7- مناسب اور تنقیدی سوچ میں تعلق بیان کریں۔
- 8- تنقیدی سوچ کو بڑھانے یا اضافہ کرنے کے کن کن باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے؟
- 9- خراب مطالعہ کی مہارت کیسے تنقیدی سوچ میں اثر ڈالتی ہے؟ بیان کریں۔
- 10- تنقیدی سوچ میں خود مرکزیت کیسے اثر کرتا ہے بتائیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- تنقیدی سوچ کا تصور و نوعیت بیان کریں۔
- 2- تنقیدی سوچ کی تعلیم میں اہمیت بیان کریں۔
- 3- متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ کیسے ممکن ہے بیان کریں۔
- 4- تنقیدی سوچ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار کو بیان کریں۔
- 5- تنقیدی سوچ کے فروغ میں کن کن باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

(5) - (B)	(4) - (A)	(3) - (D)	(2) - (A)	(1) - (D)
(10) (A)	(9) - (C)	(8) - (D)	(7) - (D)	(6) - (B)

5.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- Agarwal, J. C. (2007). Essentials of educational psychology. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Bhatnagar, S. (1985). Educational psychology. Loyal Book Depot.
- Chauhan, S. S. (1992). Advanced educational psychology. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.

- Mangal, S. K. (2003). Advanced educational psychology. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Mathur, S. S. (1977). Educational psychology. Vinod Pustak Mandir.
- Nirmala, J. (2022). Psychology of learning and human development. Neelkamal Publications Pvt. Ltd.
- Schopler, J., Weisz, J., & King Morgan, C. (1993). Introduction to psychology. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.

- بیگ، مرزا شوکت، خلیل، محمد ابراہیم، حسین، سید اصغر۔ (2012)۔ نفسیاتی اساس تعلی۔ دکن ٹریڈرز بک سیلر۔
- خان، محمد شریف۔ (2000)۔ تعلیم اور اس کے اصول۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- خان، محمد شریف۔ (2004)۔ جدید تعلیمی نفسیات۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- خاں، آفاق قدیم، & حسین، سید معاز۔ (2015)۔ تعلیمی نفسیات کے پہلو۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- رشید، شاذیہ، & نایاب۔ (2008)۔ تعلیمی نفسیات۔ جوران پبلی کیشنز۔
- موسیٰ، ملک محمد، & رشید، شاذیہ۔ (2008)۔ تعلیمی نفسیات اور رہنمائی۔ جوران پبلی کیشنز۔

اکائی 6۔ تخلیقیت: تخلیقیت کا تصور و تعریف، نوعیت، عمل، شناخت اسکول میں تخلیقیت کا فروغ

(Creativity: Concept and Definitions of Creativity, Nature, Process, Identification,
Fostering Creativity in School)*

اکائی کے اجزاء

6.1	تمہید (Introduction)
6.2	مقاصد (Objectives)
6.3	تخلیقیت (Creativity)
6.3.1	تخلیقیت کا تصور و تعریف (Concept and Definitions of Creativity)
6.3.2	تخلیقیت کی نوعیت (Nature of Creativity)
6.3.3	تخلیقی عمل (Creative Process)
6.3.4	تخلیقیت کی شناخت (Identification of Creativity)
6.3.5	اسکول میں تخلیقیت کا فروغ (Fostering Creativity in School)
6.4	خلاصہ (Summary)
6.5	اكتسابی نتائج (Learning Outcomes)
6.6	فرہنگ (Glossary)
6.7	نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
6.8	تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

6.1 تمہید (Introduction)

دنیا آج جیسی دکھائی دے رہی ہے ویسے پہلے نہیں تھی۔ آج آپ روپیہ پیسہ کے بدلے میں اناج خریدتے ہیں لیکن پرانے زمانے

* Prof. Shafayat Ahmad, Professor, MANUU CTE, Darbhanga

میں بارٹر سسٹم (Barter System) ہوا کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب دو یا دو سے زیادہ فریقوں کے درمیان یکساں قیمت اور خدمات کا تبادلہ کسی بھی قسم کے مالیاتی تبادلے کے بغیر کیا جاتا تھا تو اس لین دین کو بارٹر سسٹم کہا جاتا ہے۔ میسوپوٹیمیا کے قبائل ممکنہ طور پر 6000 قبل مسیح میں بارٹر سسٹم کا آغاز کیا تھا۔ لیکن آج کے دور میں لین دین کی سسٹم میں تبدیلیاں آئی ہیں جہاں ہم فون پے، گوگل پے کا استعمال اور ساتھ ساتھ روپیہ دے کر سامان کا لین دین کرتے ہیں۔ یہ فون پے اور گوگل پے تخلیقیت کی مثال ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمام انسانوں کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے۔ یعنی انفرادی اختلافات انسان کی پیدائش سے ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ گھر کے تمام فرد میں فرق پایا جاتا ہے۔ وہ فرق مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرق تخلیقیت سے متعلق ہیں۔

اس اکائی میں یہ بات ہوگی کہ تخلیقیت کیا ہے یا تخلیقی صلاحیتوں کو سائنسی انداز میں کس طرح تعریف کی گئی ہے۔ ہم لوگ اکثر لوگوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص اتنا تخلیقی ہے اور وہ بالکل بھی تخلیقی نہیں ہے۔ اس اکائی میں تخلیقیت کی نوعیت اور اس کے ساتھ اس کی کیسے نشوونما کی جائے پر بھی بحث ہوگی۔ یہ اکائی بہت ہی اہم ہے کیونکہ تخلیقی صلاحیت کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے بنیاد کا پتھر ہے اور اس کا انحصار اس کے شہریوں میں تخلیقی صلاحیتوں کی نشوونما پر ہوگا۔

6.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہوں گے کہ

- تخلیقیت کی تعریف بیان کر سکیں۔
- تخلیقیت کا تصور بیان کر سکیں۔
- تخلیقیت کی نوعیت بتا سکیں۔
- تخلیقی صلاحیتوں کی مختلف پہلو کو بیان کر سکیں۔
- تخلیقی عمل کو واضح کر سکیں۔
- تخلیقیت کی شناخت کو وضاحت کر سکیں۔
- اسکول میں تخلیقیت کا فروغ کیسے ممکن ہو بیان کر سکیں۔
- تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کر سکیں۔

6.3 تخلیقیت (Creativity)

اگر ہم غور و فکر کریں تو ہمیں سمجھ میں آتا ہے کہ یہ دنیا جو بنائی گئی ہے واقعی میں خدا کی تخلیق ہے جو نہایت ہی خوبصورت ہے۔ جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔ لیکن خدا نے ہم سب کو مختلف صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ ان میں سے وقوفی صلاحیت کے ساتھ ساتھ تخلیقی صلاحیت بھی دی جس کا استعمال ہم مختلف طور پر کرتے ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انسان کو قدیم زمانے میں بہت ساری چیزیں فراہم

نہیں تھیں جو آج کے دور میں استعمال کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں لوگ نہ تو ہوائی جہاز کا سفر کیا کرتے تھے نہ ہی موبائل کا استعمال۔ لوگ کچے گھروں میں رہتے تھے اور کچے کچے پھلوں سے پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔ لیکن وقت کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ دراصل قدیم زمانے سے عہد جدید تک کا انسانی سفر تخلیقی صلاحیت کی کہانی ہے۔

1980 میں Guilford نے کہا تھا کہ:

“Of all the qualities that man possesses, those that contribute to his creative thinking have been most important for his well being and his advancement.”

یعنی کہ ان تمام خوبیوں میں سے جو انسان کے پاس ہے جو اس کے تخلیقی سوچ میں مدد و تعاون کرتی ہے وہ اس کی بھلائی اور اس کی ترقی کے لئے سب سے اہم ہے۔ تخلیقی صلاحیت ایک فرد میں ایک بہت ہی قیمتی اور منفرد خوبی ہے جو اسے زندگی کے مختلف شعبوں میں پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ بہت سارے ماہرین نفسیات میں جنہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیت کی بنیاد پر اپنے نظریات پیش کئے۔ جین پیاجے کو یلچے جب 10 سال کا بچہ ایک سائنسی مقالہ جس کا عنوان البینو پرندہ (Albino Sparrow) تھا منظر عام پر آیا تھا اور اس کے بعد اس کا نظریہ وقوفی نظریہ کے طور پر ہمارے سامنے آیا۔ نیوٹن کا نظریہ سے بھی آپ بخوبی واقف ہوں گے جسے Laws of gravitation and Motion کے نام سے جانتے ہیں، بہت ہی چھوٹی عمر میں انہوں نے پیش کیا۔ اس لئے تخلیقی صلاحیت جو خدا کے طرف سے تحفے کے طور پر دی گئی ہے اسے بچپن سے ہی ایک اچھے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کی پرورش صحیح ہو سکے۔ یہ بات بھی سبھی جانتے ہیں کہ انسانوں میں پوشیدہ تخلیقی صلاحیت صرف ترقی یافتہ ممالک میں نہیں ہے بلکہ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں بھی باصلاحیت انسانوں میں موجود ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جو ماحول تخلیقی صلاحیت کو آگے بڑھانے کے لئے چاہئے وہ ترقی یافتہ ممالک میں شاید بہتر ہو۔ کیونکہ Torrance کہتا ہے تخلیقی مفکرین کے لئے معاشرہ بالکل وحشی ہے، خاص طور پر وہ جب جوان ہوں۔ بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو دبانے کا مطلب سیکھنے کی کمی یا معذوری، طرز عمل مسائل، ترکِ مدرسہ اور ذہنی تنازعات کے ساتھ ساتھ ملک اور انسانی ترقی کے لئے نقصان ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جدید دور کی دنیا تک کی ترقی کا سفر تواریخ بتا رہی ہے کہ لوگوں نے اپنی تخلیقی صلاحیت کی بنیاد پر پیدل سے ہوائی جہاز تک کا سفر طے کیا ہے اور ابارٹر سسٹم سے فون پے تک کا سفر بھی ہمارے سامنے ہے یہ سب مثال تخلیقی صلاحیت کا مظاہرہ کرتی ہے۔

6.3.1 تخلیقیت کا تصور و تعریف (Concept and Definition of Creativity)

تخلیقی صلاحیت وہ اہلیت ہے جس کے استعمال سے کوئی نئی بات دریافت کی جاتی ہے یا کسی ایسی چیز کی دریافت کو کہتے ہیں جو نئی ہو اور سماج کے لئے فائدہ مند ہو۔ مثال کے طور پر بلب کی تخلیق موبائل کی دریافت، ٹیلی ویژن کی تخلیق، پین کی تخلیق وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ تخلیقیت کو انسان کی سرگرمیوں اور تحصیل کے لئے لازمی جُز کہا جاتا ہے۔ اور سبھی چیزیں جس کا تعلق سائنس یا فنی بصیرت سے ہو تخلیقیت کہلاتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت کا مفہوم یہی ہے کہ ایسی چیز کی تخلیق جو نئی ہو اور جس کی اہمیت ہو۔

تخلیقی صلاحیتوں کو صرف ان لوگوں کو دیکھ کر ہی سمجھا جاسکتا ہے جو اسے انجام دیتے نظر آتے ہیں تخلیقیت تین عناصر پر مشتمل

نظام کے باہمی تعامل کے نتیجے میں ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ثقافت جس میں علامتی اصول ہوتے ہیں۔
- ایک ایسا شخص جو علامتی ڈومین میں نیا پن لاتا ہے اور
- ماہرین جو اختراعی صلاحیت پہچانتا ہے اور اس کی توثیق کرتا ہے۔

یہی ثقافت میں بھی علامتی ڈومین میں تبدیلی آتی ہے۔ اس لئے یہ تخلیقیت کے لئے اہم ہو جاتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت کو لوگوں کے حوالے سے بھی بیان اس طرح سے کیا جاسکتا ہے کہ یہ لوگوں میں اختراعی اعمال یا مصنوعات، ایک نئی تحقیق جیسے ایک مجسمہ بنانا یا کوئی سائنسی نظریہ پیش کرنا ہے۔ آپ نے مختلف مضامین میں مختلف ماہرین کے نظریات سے بہ خوبی واقف ہیں۔ اسی طرح تاج محل بھی ایک اختراعی کی مثال ہو سکتی ہے۔

تخلیق کو مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے اور اس کی تعریف کی گئی ہے۔ یہ تخلیقی خیالات اور امکانات کے ساتھ پیدا کرنے کی یا بنانے کی صلاحیت ہے۔ اس میں نئے طریقوں سے مسائل کو حل کرنے یا سوچنے کی صلاحیت شامل ہے۔ مختلف ماہرین نفسیات نے اس کی تعریف الگ الگ انداز میں کی ہے لیکن ابھی تک قابل قبول اور یقینی تعریف بیان کرنے سے ماہرین نفسیات قاصر رہے ہیں۔ زیادہ تر تخلیقیت کی تعریف میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تخلیقیت میں کچھ نئی اور مختلف چیزوں کی تعمیر ہوتی ہے۔

گلفرڈ (Guilford) کے مطالعہ کے مطابق تخلیقیت کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- کسی مسئلہ کا فوری حل سے آگے جانے کی صلاحیت (مسئلہ کا دوبارہ تعریف کرنے کی صلاحیت)۔
- غیر معمولی تصورات کے ساتھ ہم آہنگی کی صلاحیت۔
- تبدیلی کی صلاحیت یا مسئلہ میں نئی طرز نظر رکھنا۔

آئی سینک (Eysenck) اور ان کے ساتھیوں کے مطابق: تخلیقیت وہ اہلیت ہے جس کے ذریعہ نئی تخلیقات کا علم ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی میں تفکر کے روایتی نمونے سے ہٹ کر غیر معمولی تصورات پیدا ہوتے ہیں۔

Stein (1974) کے مطابق:

“Creativity is a process which results in novel work that is accepted as tenable to useful or satisfying to a group of people at some point in time.”

یعنی جس کسی عمل کا نتیجہ نیا ہو اور جو اجتماعی طور پر فائدہ کا حامل اور قابل قبول ہو وہ عمل تخلیقیت کہلاتا ہے۔ اس تعریف سے جو

بات سمجھ میں آتی ہے وہ دو طرح کی چیز ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

- عمل کا نتیجہ نیا ہو۔
- فائدہ کا حامل اور قابل قبول ہو۔

Drevdahl (1956) کے مطابق:

“Creativity is the capacity of a person to produce composition, products or ideas which are essentially new or novel and previously unknown to the producer”.

اوپر کی تعریف سے جو تخلیقیت کے لئے نکات نکل کے آتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- مصنوعات تیار کرنے کی صلاحیت۔
- تصورات یا آئیڈیا بنانے کی صلاحیت۔
- بنیادی طور پر نئے ہونا چاہئے۔
- بنیادی طور پر انوکھا (Novel) ہونا چاہئے اور
- جس کی معلومات پہلے سے نہ ہو۔

Spearman (1931) کے مطابق تخلیقیت کی تعریف نیچے بیان کی گئی ہے:

“Creativity is the power of human mind to create a new content by transforming relations and there by generating new correlates.”

مندرجہ بالا تعریف سے مندرجہ ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

- تخلیقی صلاحیت انسانی دماغ کی طاقت ہے۔
- انسانی دماغ ہی تعلقات کو تبدیل کرتا ہے۔
- انسانی دماغ ہی نئے ارتباط پیدا کرتا ہے۔
- اور اور کے تینوں نکات کی شمولیت سے نئے مواد کی تخلیق کرنے کو تخلیقیت کہا جاتا ہے۔
- اس طرح David Ausubel (1963) نے تخلیقیت کی تعریف اس طرح کی ہے:

“Creativity is a generate constellation intellectual abilities, personality variables and problem-solving traits.”

Ausubel نے تخلیقیت میں جو باتیں شمولیت کی ہے وہ مندرجہ ذیل نکات میں شامل ہے:

- تخلیقی صلاحیت میں دانشورانہ صلاحیت کی خصوصیات ہوتی ہے۔
- تخلیقی صلاحیت میں شخصیت کی متغیرات کی شمولیت ہے۔
- تخلیقی صلاحیت میں مسئلہ حل کرنے کی خصوصیات پائی جاتی ہے۔
- یہ تینوں نکات ایک عمومی برج کی شکل میں تخلیقیت کی تعریف کرنے میں کام کرتی ہے۔
- M.J. Levin (1968) نے تخلیقیت کی تعریف اس طرح سے بیان کیا ہے:

“Creativity is the ability to discover new solution to problems or to produce new ideas,

inventions or works of art. It is a special form of thinking, a way of viewing the world and interacting with it in a manner different from that of the general population.”

یعنی تخلیقی صلاحیت اوپر کے تعریف میں جیسے بیان کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل نکات میں شامل ہیں:

- مسائل کے نئے حل تلاش کرنا تخلیقی صلاحیت ہے۔
 - نئے آئیڈیا یا تصورات آنا تخلیقیت ہے۔
 - فن کی صلاحیت تخلیقیت ہے۔
 - نئے ایجادات کی صلاحیت تخلیقیت ہے۔
 - یہ سوچ کی ایک خاص شکل ہے۔
 - دنیا کو الگ طور پر دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔
 - یہ عام آبادی سے مختلف انداز میں بات چیت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
- Paplia and Olds (1978) کے تخلیقیت کی تعریف اس طرح سے کی ہے:

Creativity is the ability to see things in a new and unusual light, to see problems that no one else may even realize exist, and then to come up with new unusual and effective solutions.”

پاپلیا اور اولڈز کے تعریف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ:

- تخلیقی صلاحیت چیزوں کو ایک نئے اور غیر معمولی روشنی میں دیکھنے کی صلاحیت ہے۔
 - تخلیقی صلاحیت ایسے مسائل کو دیکھنے کی صلاحیت ہے جن کا کسی کو احساس بھی نہیں ہو سکتا۔
 - تخلیقی صلاحیت مسئلے کا نئے، غیر معمولی اور موثر حل تلاش کرنے کی صلاحیت ہے۔
- مندرجہ بالا تعریف کے بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ کوئی عمل اختراعی عمل اس وقت ہو سکتا ہے جب:
- کسی چیز کے بارے میں نئے تصورات ہو۔
 - نئی چیزوں کی دریافت ہو۔
 - یہ عمل معاشرے میں قبول ہو۔
 - صلاحیت کی نشوونما ہو۔
 - ایک تخلیق کرنے والا ہو۔
 - تخلیق کرنے والے شخص ذہنی عمل پر زور دیتے ہوں۔
 - تخلیق کار پر کام کرنے والے ثقافتی اور ماحولیاتی عوامل کی شمولیت ہو۔
 - تخلیقی صلاحیتوں میں مصنوعات، نظمیں، پینٹنگ، نظریات اور ایجادات کی شکل میں سامنے آتی ہو۔

لہذا اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تخلیقی صلاحیت ایک قدرتی عطیہ ہے جو تعلیم و تربیت کے ذریعہ نشوونما یا فروغ پاتی ہے۔ جس میں سائنسی ایجادات، دریافت یا انکشافات، ادب، شاعری، ڈرامہ، موسیقی، رقص، مصوری، مجسمہ سازی، سیاسی و سماجی قیادت، تجارت، تدریس و دیگر پیشے شامل ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- تخلیقیت کا تصور بیان کریں۔
2- تخلیقیت کا تعریف بیان کریں۔

6.3.2 تخلیقیت کی نوعیت (Nature of Creativity)

- اوپر میں بحث کئے گئے تعریفات، بنیاد پر تخلیقیت کی نوعیت کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔
- 1- تخلیقی صلاحیت عالمگیر ہے (Creativity is Universal): تخلیقی صلاحیت کی نوعیت یہ ہے کہ یہ کسی خاص طبقہ کا نہیں ہے، دوسرے لفظ میں کہیں کہ کسی ایک ضلع، گاؤں، صوبہ یا ملک تک محدود نہیں ہے اور نہ ہی تخلیقی صلاحیت کسی فرد، افراد کا گروہ، ذات، رنگ یا عقیدے تک محدود ہے۔ یہ آفاقی ہے اور عمر مقام یا ثقافت کی رکاوٹوں کا پابند نہیں ہے۔ سبھی شخص کسی حد تک تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
 - 2- تخلیقی صلاحیت پیدا انشی کے ساتھ ساتھ حاصل بھی کی جاتی ہے (Creativity is innate as well as acquired): تخلیقی صلاحیت کو خدا کا دیا ہوا تحفہ مانتے ہیں۔ یعنی تخلیقی صلاحیت پیدا انشی ہوتا ہے جو قدرت کے طرف سے عطا کی گئی ہے۔ لیکن ماحول کے اثرات کو آپ بہ خوبی سمجھتے ہیں جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ صرف جین (Genes) کو اثر انداز نہیں کرتا اس کے علاوہ سبھی چیز اس سے متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے تخلیقی صلاحیتوں کی پرورش میں ثقافتی پس منظر، تجربات اور تعلیم و تربیت کے اثر کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے تخلیقی صلاحیت کی نوعیت پیدا انشی کے ساتھ اختیاری بھی ہے۔
 - 3- تخلیقی صلاحیت ماحول کے ساتھ تعامل کا نتیجہ ہے: (Creativity is the result of some interaction): تخلیقی صلاحیت کچھ تعامل کا نتیجہ میں ہمارے سامنے آتی ہے۔ جیسے نیوٹن نے مشاہدہ کے بنیاد پر اپنے نظریات پیش کئے ہیں۔ یعنی تخلیق کار کسی چیز کی تخلیق میں بہت سے چیزوں کے تعلق میں آتا ہے اور ان کے ذہن میں نئے تصور سامنے آتے ہیں۔
 - 4- تخلیقی صلاحیت خیالات یا اشیاء کی ترکیب یا تشکیل کی صلاحیت ہے (Creativity is the ability to synthesise ideas or object): ترکیب کی صلاحیت جو تخلیقی صلاحیت کا ایک اہم جز ہے۔ جس کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ تخلیقی صلاحیت ہو۔
 - 5- تخلیقی صلاحیت کچھ نیا پیدا کرتی ہے (Creativity Produces something new): تخلیقی صلاحیت کسی فرد کی کسی نئی چیز کو

بنانے یا پیدا کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ نیا کام طلب صرف یہ نہیں ہے کہ وہ پہلی بار آئی ہو۔ مثال کے طور پر 2000ء کا زمانہ یاد ہو گا جب ہندوستان میں موبائل کا استعمال شروع ہوا تھا تب موٹورولا اور نوکیا کمپنی نے موبائل پیش کیا لیکن آج آپ اپنے آس پاس دیکھتے ہیں کہ کئی قسم کے موبائل اور اس کا کام دیکھیں۔

6۔ تخلیقیت ایک ذریعہ کے ساتھ ساتھ حاصل بھی ہے (Creativity is a means as well as end in itself): تخلیقیت فرد کو کچھ منفرد بنانے پر آمادہ کرتی ہے اس طرح یہ ایک فرد کے لئے محرک کا کام کرتا ہے۔ لیکن دوسرے کے لئے یہ بات درست نہیں ہے۔

اوپر کے نکات کے علاوہ تخلیقیت کی نوعیت میں مندرجہ ذیل باتیں بھی شامل رہتی ہیں:

- لچک (Flexibility): روایات، عادات سے آگے جانے کی صلاحیت ساتھ ساتھ خیالات اور مواد کو نئے مختلف اور غیر معمولی استعمال کے طرف موڑنے کی صلاحیت اور نوعیت کو بتاتی ہے۔
 - روانی (Fluency): بہت سے خیالات کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت یعنی ایک مسئلہ کا بہت سے ممکنہ حل۔
 - تفصیل (Elaboration): کسی خیال یا حل کی تفصیلات پر کام کرنے کی صلاحیت۔
 - ابہام کی رواداری (Tolerance of ambiguity): متضاد نظریات اور اقدار کو برقرار رکھنے اور غیر ضروری تناؤ کے بغیر مفاہمت کرنے کی صلاحیت۔
 - اصلیت یا جہلت (Originality): عام طور پر قبول شدہ خیالات سے ہٹ کر غیر معمولی شکلوں نظریات، نقطہ نظر اور حل۔
 - دلچسپی کی وسعت (Breadth of Interest): مفادات کا وسیع نقطہ نظر جس میں بڑے خیالات، وسیع معنی اور مضمرات کے لئے بہت زیادہ تشویش ہوتی ہے نہ کہ چھوٹی تفصیلات۔
 - حساسیت (Sensitivity): مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت، زندگی میں کمیوں اور ضروریات کو دیکھنے کی صلاحیت، حل تلاش کرنے اور ان ضروریات کو پورا کرنے کا چیلنج، ہماری اپنی اندرونی زندگی اور دوسروں کے احساسات اور خیالات کے لئے حساسیت۔
 - تجسس (Curiosity): خیالات کی تلاش یا تصورات کی تلاش اور دریافت کرتی خوشی اور تصورات کے ساتھ فعال طور پر تجربہ کرنا تخلیقیت کی خصوصیت میں شامل ہے یہ بچوں کی تجسس کو بتاتی ہے۔
 - آزادی (Independence): اپنی خود انحصاری اور آزادانہ طور پر چیزوں کو سوچنے کی صلاحیت۔
 - عکاسی (Reflexion): غور کرنے اور دوبارہ غور کرنے کی صلاحیت۔ اپنے خیالات کے ساتھ دوسروں کے خیالات کی بھی جائزہ لینے کی صلاحیت۔
 - عمل (Action): خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت۔
 - عزم (Commitment): گہری شمولیت کسی بھی کام کو کرنے میں اور اس میں عزم کے ساتھ کام کرنا۔
- اس طرح اوپر کی بحث سے یہ صاف ہے کہ اس کی نوعیت عالمگیر ہے۔ یعنی یہ صلاحیت پیدا انشی کے ساتھ ساتھ حاصل بھی کی

جاسکتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- تخلیقیت کی نوعیت بیان کریں۔
2- تخلیقی صلاحیت عالمگیر ہے بیان کریں۔

6.3.3 تخلیقی عمل (Creative Process)

تخلیقی عمل کو Wilson, Guilford and Christensen (1974) نے اس طرح تعریف کی ہے:

“The Creative Process is any process by which something new is produced on idea or an object including a new form or arrangement of old elements. The new creation must contribute to the solution of some problems.”

یعنی تخلیقی عمل کوئی بھی ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کچھ نیا پیدا ہوتا ہے یا بنایا جاتا ہے۔ اس میں جو شمولیت ہے وہ ہے ایک تصویر یا کوئی چیز جس میں پرانے عناصر کی نئی شکل یا ترتیب شامل ہو۔ اور جو نئی چیز بنائی گئی یا پیدا کی گئی اس کا کچھ مسائل کے حل میں تعاون ضرور ہو۔ تخلیقیت کو ایک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مد نظر کی جاتی ہے۔ جو حالات یا مسئلہ ہوتا ہے اس پر غور و خوص کرنے کے بعد مقاصد تیار کئے جاتے ہیں اور مفروضات تعمیر کئے جاتے ہیں اور اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس کے نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ تخلیقی عمل سے مراد یہی ہے کہ کسی مسئلہ کے حل میں کون کون سے مرحلے شامل ہوتے ہیں جس سے اس کے حل تک پہنچا جاسکے۔ بہت سے ماہرین نفسیات نے تخلیقی عمل کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ کچھ ماہرین نفسیات کے نتائج کو یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

Torrance and Myers (1970) نے تخلیقیت کے عمل کو مندرجہ ذیل مرحلے میں بیان کیا ہے:

- 1- مسئلے کو محسوس کرنے کا عمل
 - 2- مسئلے کو حل کرنے کے لئے مفروضات کی تشکیل یا فراہم معلومات کو اکٹھا کرنا
 - 3- مفروضات کی جانچ یا آزمائش کا عمل
 - 4- نتائج کو اخذ کرنے کا عمل
- اوپر کی تعریف سے آپ یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ تخلیقیت کی عمل میں جو سب سے پہلی بات شامل ہے وہ مسئلہ کی جانکاری ہے۔ اگر مسئلہ کی جانکاری نہ ہو تو نتیجہ کیسے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ اس تخلیقیت کے عمل میں Torrance and Myers نے اسی بات کو پہلے مرحلہ

میں رکھا ہے تب آگے کے طرف بڑھ سکتے ہیں۔

Wallas (1926) نے تخلیقیت کے عمل کو چار مرحلے میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

1- تیاری (Preparation)

2- فروغ دینا (Developing)

3- وجدان (Illumination)

4- توثیق (Verification)

والس نے پہلے مرحلے کو تیاری کے شکل میں پیش کیا ہے۔ یعنی مسئلہ کا شعوری طور پر مسلسل کام کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے مسئلہ کو سمجھنے کے لئے مسئلہ کی معنی و مفہوم کے ساتھ ساتھ اس کا تجربہ بھی کیا جاتا ہے تاکہ اس کا حل ممکن ہو سکے۔ حل سے متعلق وہ ساری چیزیں جمع کی جاتی ہیں اور اس جانچ ہونے کے بعد عمل کا منصوبہ تیار کیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اس کا ترمیم بھی کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے مرحلہ میں فروغ کا مرحلہ یعنی کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رکاوٹیں آ جاتی ہیں جس کی وجہ سے مسئلہ کو کچھ وقت کے لئے الگ رکھا جاتا ہے۔ تیسرے مرحلے میں مفکر کے دماغ میں اچانک مسئلہ حل آتا ہے اور چوتھے مرحلے میں توثیق یا اسے دہرانے کی بات آتی ہے۔ یعنی جو حل سامنے آیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ اگر صحیح نہیں ہے تو دوبارہ حل کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

Rosman (1933) تخلیقی عمل کے جو مرحلے بنائے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- ضرورت یا مشکلات کا مشاہدہ (Observation of a need or difficulty)

2- ضرورت کا تجزیہ (Analysis of the need)

3- سبھی فراہم معلومات کا سروے (Survey of all the available information)

4- سبھی معروضی حلوں کی تشکیل (Formulation of all the objective solution)

5- ان سب حلوں کی تنقیدی تجزیہ (Critical Analysis of these solution)

6- نیا تصور کا جنم (Birth of new idea – the inversion)

7- سب سے زیادہ ممکنہ حل کی جانچ کا تجربات (Experimentation to test the most promising solution)

Stein (1972) کے مطابق تخلیقی عمل کے چار مرحلے بیان کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1- تیاری (Preparation)

2- مفروضات کی تشکیل (Hypothesis Formation)

3- مفروضات کی جانچ (Hypothesis Testing)

4- نتیجہ کی خبر رسائی (Communication of the result)

مندرجہ بالا تخلیقی عمل کے جو مرحلے بنائے گئے ہیں وہ ٹھیک ہیں لیکن یہی واحد مرحلے نہیں ہیں کیونکہ یہ معین نہیں ہے۔ دوسرے

اپنے مختلف بصیرت کے بنیاد پر کسی بھی مسئلہ کا حل کر سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- تخلیقی عمل کا معنی و مفہوم بیان کریں۔
2- تخلیقی عمل کے مرحلے بیان کریں۔

6.3.4 تخلیقی صلاحیت کی شناخت (Identification of Creative Potential or ability)

اللہ نے جتنے بھی انسانوں کو بنایا ہے ان کو صرف کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے بلکہ عقل، شعور، وقوفی صلاحیت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے اور انفرادی اختلافات کی وجہ سے کسی میں زیادہ اور کسی میں کم ہوتا ہے۔ کچھ تحقیقات ہمارے اور آپ کے سامنے آئیں جس میں تخلیقی صلاحیت کی وجہ اعلیٰ درجہ کی ذہانت تو کو بتائی ہے۔ اس لئے تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت مختلف میدان میں کی جاسکتی ہے۔ جیسے دیارِ علم و ادب، جمالیاتی، میکانیکی اور سائنٹیفک وغیرہ۔ تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت مندرجہ ذیل طریقہ سے کیا جاسکتا ہے۔

1- طرز عمل کا مشاہدہ کر کے: اگر کسی شخص کی تخلیقی صلاحیت کی شناخت کرنی ہے تو اس کے طرز عمل کا مشاہدہ کر کے ہم پتہ لگا سکتے ہیں۔ انسان اپنا بھی مشاہدہ یعنی مشاہدہ باطن کر سکتا ہے۔ کبھی کچھ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود اس کے اندر تخلیقی صلاحیت موجود ہے لیکن اسے معلوم بھی نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خود کا مشاہدہ باطن کرے۔ اور دوسری صورت دوسرے کا مشاہدہ کرنا۔ یہ دو طریقے سے کیا جاتا ہے۔ ایک شریک مشاہدہ اور دوسرا غیر شریک مشاہدہ۔ شریک مشاہدہ میں مشاہدہ کار شامل ہو جاتا ہے اور غیر شریک مشاہدہ میں باہر سے ہی مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

2- فرد کا مجموعی ریکارڈ: بہت سارے اسکول طلباء کا مجموعی ریکارڈ رکھتے ہیں جہاں سے طلبہ کی تخلیقی صلاحیت کی شناخت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس طرح کا ریکارڈ والدین کے پاس بھی ہوتی ہے جہاں سے آپ شناخت کر سکتے ہیں۔

3- غیر رسمی جانچ کے ذریعہ: ہم فرد سے غیر رسمی طور پر عام بات چیت یا کلاس کے مباحثہ میں چھوٹے سوالات پوچھ سکتے ہیں جس سے فرد کی تخلیقی صلاحیت کی جانکاری مل سکتی ہے۔

4- معیاری جانچ کا استعمال کر کے: تخلیقی صلاحیت کی شناخت کے لئے غیر ملکی اور ہندوستانی دونوں طرح کے معیاری جانچ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت کی جانچ کے لئے مخصوص طور پر معیاری جانچ یا آلات موجود ہیں جن کی تفصیلات ذیل میں موجود ہیں:

کالج کے طلباء کے لئے تخلیقیت کی گلفرڈ اور میر فیلڈ کی جانچ میں چھ عوامل شامل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

i. مسئلہ کے تئیں حساسیت (Sensibility towards the problem)

ii. پھیلاؤ (Flexibility)

iii. جدت (Originality)

iv. تسلسل (Fluency)

v. تفصیل (Elaboration)

vi. از سر نو تعریف (Redefining)

اس کے علاوہ تخلیقی سوچ ٹرانس (Torrance) کا مبنی جانچ یہ جانچ نسل، جدت، تفصیلی جانچ کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزوں کی جانچ بھی کرتی ہے۔

i. تصویر مکمل جانچ

ii. دائرہ کا کام

iii. چیزوں کی اصلاح کا کام

iv. غیر معمولی استعمال

اس کے علاوہ بیرونی ممالک میں جو معیاری جانچ ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں جس سے تخلیقیت کی شناخت کی جاسکتی ہے۔

i. منیسوٹا ٹیسٹ آف کریٹیو تھنکنگ (Minnesota Test of Creative thinking)

ii. ریموٹ ایسوسی ایشن ٹیسٹ (Remote Association Test)

iii. Wallach and Kagan Creativity instruments

iv. A.C Test of Creative ability

اس کے علاوہ کچھ ہندوستان میں معیاری جانچ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

i. باقر مہدی کا تخلیقی سوچ جانچ (Baquer Mehdi's Tests of Creative Thinking)

ii. پاسیس کا تخلیقی جانچ (Passi's Test of Creativity)

iii. Sharma Divergent Production Abilities

iv. Saxena tests of Creativity

اس طرح مندرجہ بالا عوامل اور جانچ کے ذریعہ طلباء کی تخلیقی صلاحیت کو معلوم کیا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- تخلیقی صلاحیت کی شناخت ممکن ہے بیان کریں۔
2- تخلیقی صلاحیت کی شناخت کے لئے کچھ جانچ کو بیان کریں۔

6.3.5 اسکول میں تخلیقیت کا فروغ (Fostering Creativity in School)

تخلیقی صلاحیت ایک چھپی ہوئی صلاحیت ہے۔ بچہ پہلے والدین کے تعلق میں آتا ہے اور اس کی دیکھ بھال ہوتی رہتی ہے لیکن یہ دیکھ بھال غیر رسمی طور پر ہوتی ہے۔ اب والدین یا خاندان پڑھا لکھا ہو تو یہ ممکن ہے کہ بچے کی دیکھ بھال اور پرورش مناسب طور پر ہو۔ لیکن یہ مشاہدہ میں کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ بچے کی صلاحیتوں کو دیکھ کر گھر کا ماحول تیار ہو۔ ایسے میں جیسے بچے بڑے ہوتے ہیں تو اس کا داخلہ اسکول میں کر دیا جاتا ہے تاکہ آگے کی تعلیم اب رسمی طور پر ہو، تاکہ بچے آگے چل کر اپنا مستقبل سنوار سکے اور سماج و ملک کا ایک اچھا رکن اور شہری بن سکے۔ لیکن یہاں اسکول کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اب اسکول میں اساتذہ کو یہ جاننا ضروری ہو جاتا ہے کہ بچے کا سطح کیا ہے۔ یعنی اس کا سبھی صلاحیتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ درحقیقت اسکول ہی ایک مناسب جگہ ہے جہاں بچوں میں دیگر صلاحیتوں کے ساتھ تخلیقی صلاحیتوں کی مضبوط بنیاد بنانے کے لئے ایک منظم کوشش کی جانی چاہئے۔ تخلیقی صلاحیتوں کا ماحول تیار کرنے کے لئے غیر رسمی نہیں بلکہ رسمی طور پر یعنی جان بوجھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ تخلیقی صلاحیت ایک قدرتی عطیہ ہے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تعلیم و تربیت اور سازگار ماحول کے ذریعہ فروغ ممکن ہے۔ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے طلباء میں تخلیقی صلاحیت کی نشوونما کے لئے تحریک و توانائی فراہم کرنا ضروری ہے۔ کچھ ایسے بھی فرد ہیں جسے اپنی تخلیقی صلاحیت کی سمجھ نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ وہ دنیا سے رخصت بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ صلاحیت صرف شہروں میں نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر صلاحیت ہے اور سبھی انسانوں میں یہ صلاحیت کم و بیش موجود ہوتی ہے۔ تخلیقی صلاحیت کی نشوونما کے اسکول میں ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو طلباء کی شناخت کر سکیں اور اسے محرکہ فراہم کر سکیں۔ ایک اساتذہ اپنی ذمہ داری سمجھیں تو ممکن ہیں کہ تخلیقی صلاحیت کی نشوونما کا ماحول فراہم کر سکیں۔ مندرجہ ذیل طریقے و اقدامات تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں بہت مفید ثابت ہوں گے۔

1۔ تخلیقی بچے کی شناخت: سب سے پہلے اساتذہ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بچے کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو پہچانے اور تخلیقی بچے کی شناخت کے لئے کئی اقدام اٹھا سکتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہے کہ جانچ کے ذریعے ہو یا بنا جانچ کے ہو دونوں تکنیکوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ Guilford and Merrifield نے جانچ کی تکنیک تیار کی ہے جس میں روانی، لچک، جبلت (اصلیت)، نئی تعریف اور مسائل کی حساسیت کو ناپنے کے لئے ہے وہیں Getzets and Jacksons نے اپنی تحقیق میں تخلیقی صلاحیت کو جانچنے کے پانچ مختلف طریقے استعمال کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

Word Association Tests (a)

Uses of things Tests (b)

(Hidden Shapes Tests) پوشیدہ شکلوں کا ٹیسٹ (c)

(Three Different Endings) تین مختلف اختتامات (d)

Make up problems (e)

Word Association Tests میں طالب علموں کو جتنی تعریفیں اور مختلف زمروں کی تعداد دینے کی ضرورت ہے جس میں

انہیں رکھا جاسکتا ہے۔

Uses of Things Tests میں طالب علم سے کہا جاتا ہے کہ ایک عام چیز کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال بتائیں۔ وہیں پوشیدہ شکلوں کے ٹیسٹ میں ایک طالب علم کو ایک سادہ شکل کے کارڈ میں تصویر کی ایک پیچیدہ شکل تلاش کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تین مختلف اختتامات میں طالب علم کو نامکمل مختصر آقانون کے لئے تین مختلف اختتامات تجویز کرنی پڑتی ہے۔ اور آخر Make up Problems میں طالب علم کو ضروری ہے کہ وہ ایک مکمل پیرا گراف دی گئی معلومات کے بنیاد پر ریاضی کے زیادہ سے زیادہ مسائل کو حل کرے۔

2۔ رد عمل کی آزادی: معلم کو چاہئے کہ طلباء کو کام کرنے کی آزادی دیں نہ کہ کسی مخصوص رد عمل کا توقع رکھیں۔ اگر رد عمل غیر متوقع ہو تو اس کو فوراً غلط قرار دینا طلبہ کی ہمت شکنی کرنا ہے اور تخلیقی صلاحیت کی چنگاری کو بجھانا ہے۔ اساتذہ اور والدین کو چاہئے کہ ایسے مواقع فراہم کریں کہ طلبہ آزادانہ رد عمل کر سکیں۔

3۔ مناسب تقویت کی فراہمی: یہ سچ ہے کہ انفرادیت کا احساس سبھی میں ہوتا ہے لیکن کم عمری میں یہ احساس زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس عمر کے طلباء کو اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر فخر ہوتا ہے اور دوسرے کی کامیابیاں قابل توجہ نہیں ہوتی ہیں۔ طلباء کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو تقویت فراہم کر کے بچوں میں تخلیقی صلاحیت کا فروغ دیا جاسکتا ہے۔

4۔ تخلیقی قوت، لچک اور ہمت افزائی: حوصلہ افزائی کے ذریعہ طلبہ میں تخلیقی صلاحیت کا فروغ کیا جاسکتا ہے۔ سبھی طلباء ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ شرمیلے ہوتے ہیں جو اکثر یہ کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں سمجھتا ہوں لیکن دوسروں کے سامنے اسے پیش کرنے سے قاصر ہیں ایسے طلباء کو حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔

5۔ مناسب مواقع اور سازگار حالات کی فراہمی: اسکول میں طلباء کی تخلیقی صلاحیت کو سنوارنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔ یہ ذمہ داری معلم کے ساتھ اسکول کے منتظمین کی ہے۔ اس کے لئے طلباء کو آزادانہ اظہار خیال کے مواقع فراہم کرنا چاہئے۔ بہت سے ایسے ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں ہیں جیسے تحریری و تقریری مقابلہ منعقد کرنا۔ ڈرامے اور موسیقی کی پیش کش، گیمس، اسپورٹس، مذہبی و ثقافتی تقریب کا انعقاد وغیرہ۔

6۔ طلباء میں صحت مند عادتوں کا فروغ: کام کے لئے مثبت رویہ تخلیقی صلاحیت کے فروغ کے لئے ایک اہم اصول ہے۔ ایک استاد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ طلباء میں سبھی کام کے لئے مثبت رویہ کی نشوونما ہو۔ اس بات پر زور دینا چاہئے کہ کوئی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ سبھی کام برابر ہوتا ہے۔

7۔ سماج میں موجودہ تخلیقی وسائل سے استفادہ: طلباء کو ان مراکز کی سیر کرانی چاہئے جہاں تخلیقی فن کے نمونے، سائنس اور صنعتی کام کے نمونے جمع کئے گئے ہوں۔ اس سے طلباء میں تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

لہذا اسکول میں بچے کی تخلیقی فروغ کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ منصوبہ بنائیں اور کوشش کریں کہ ایسا ماحول ہو جس سے بچے میں قوت ارادی پیدا ہو اور اپنی چھپی ہوئی صلاحیت دیکھا پائے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

- 1- تخلیقیت کے فروغ میں اسکول کارول بیان کریں۔
- 2- تخلیقیت کے فروغ میں اساتذہ کارول بیان کریں۔

6.4 خلاصہ (Summary)

تخلیقیت انسانی ذہن کی وہ خوبی ہے جو اسے نئی راہیں تلاش کرنے، مسائل کے انوکھے حل نکالنے اور دنیا کو بہتر بنانے پر آمادہ کرتی ہے۔ یہ وہ قوت ہے جس نے انسان کو زمانہ قدیم کے بارٹر سسٹم سے ڈیجیٹل دور تک پہنچایا۔ تخلیقیت ایک فطری صلاحیت ہے، مگر اسے ماحول، تعلیم، تجربے اور آزادانہ سوچ کے ذریعے پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ایک تخلیقی شخص نہ صرف تجسس، حساسیت اور روانی خیال رکھتا ہے بلکہ وہ معمولی چیزوں میں بھی نئے امکانات دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تخلیقی سوچ کا عمل وجدان، مشاہدے، تجربے اور جائزے کا امتزاج ہے جو فرد کو ایک نئے تصور یا ایجاد تک پہنچاتا ہے۔ تعلیم میں تخلیقیت کو فروغ دینا اس لیے ضروری ہے کہ طلبہ محض معلومات کے حافظہ نہ رہیں بلکہ مسائل کے حل میں فعال کردار ادا کریں۔ استاد کا فریضہ ہے کہ وہ طلبہ کو سوچنے، سوال کرنے، اور اپنی رائے کے اظہار کی آزادی دے تاکہ ان کی ذہنی پرواز محدود نہ ہو۔ جب طلبہ کو اپنی دلچسپی کے مطابق سیکھنے، تجربہ کرنے اور غلطیوں سے سیکھنے کے مواقع ملتے ہیں تو ان کی تخلیقی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں۔ یوں تخلیقیت نہ صرف انفرادی نشوونما بلکہ معاشرتی ترقی کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے، کیونکہ یہی وہ قوت ہے جو علم کو زندگی سے جوڑتی اور انسانیت کو آگے بڑھاتی ہے

6.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- تخلیقی صلاحیت وہ اہلیت ہے جس کے استعمال سے کوئی نئی بات دریافت کی جاتی ہے یا کسی ایسی چیز کی دریافت کو کہتے ہیں جو نئی ہو اور سماج کے لئے فائدہ مند ہو۔
- تخلیقیت وہ اہلیت ہے جس کے ذریعہ نئی تخلیقات کا علم ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی میں تفکر کی روایتی نمونے سے ہٹ کر غیر معمولی تصورات پیدا ہوتے ہیں۔
- تخلیقی صلاحیت عالمگیر ہے۔
- تخلیقی صلاحیت پیدائشی کے ساتھ ساتھ اختیاری بھی ہے۔
- تخلیقی صلاحیت خیالات یا اشیاء کی ترکیب کی صلاحیت ہے۔
- تخلیقیت کو ایک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مد نظر کی جاتی ہے۔

- ولس نے تخلیقیت کے عمل کو چار مرحلے یعنی تیاری، فروغ دینا، وجدان اور توثیق میں بانٹا ہے۔
- تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت طرز عمل کا مشاہدہ کر کے کیا جاسکتا ہے۔
- تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت جانچ کے ذریعہ بھی ممکن ہے۔
- اسکول میں تقویت کا فروغ کے لئے طلباء کو رد عمل کی آزادی، مناسب تقویت کی فراہمی و ہمت افزائی، مناسب مواقع اور سازگار ماحول کی فراہمی اور صحت مند عادتوں کا فروغ کے ذریعہ ممکن ہے۔

6.6 فرہنگ (Glossary)

تخلیقیت (Creativity)	نئی دریافت۔
حساسیت (Sensitivity)	مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت۔
تفصیل (Elaboration)	کسی خیال یا حل کی تفصیلات پر کام کرنے کی صلاحیت۔
تجسس (Curiosity)	کسی چیز کو جاننے کی کوشش۔
آزادی (Independence)	کسی چیز پر انحصار نہیں ہوتا۔
عکاسی (Reflexation)	دوبارہ غور کرنے کی صلاحیت۔
تخلیقی عمل (Creative Process)	جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مد نظر کی جاتی ہے۔
پھیلا پن (Flexibility)	تبدیلی ہونے کی صلاحیت۔
جدت (Originality)	نقلی نہیں بلکہ حقیقی۔

6.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

- 1۔ ان میں سے کون سی چیز تخلیقیت سے متعلق ہے؟
(A) نئی چیزوں کی دریافت (B) کھانا (C) ایمانداری (D) ان میں سے کوئی نہیں
- 2۔ Wallas کے مطابق تخلیقی عمل کا پہلا مرحلہ کون سا ہے؟
(A) پڑھنا (B) مسلسل بڑھتے رہنا (C) تیاری (D) ان میں سے کوئی نہیں
- 3۔ تخلیقیت کتنے عناصر پر مشتمل نظام کے باہمی تعامل کے نتیجے میں ہوتی ہے؟
(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

- 4- Guilford کے مطابق تخلیقیت میں کون سی باتوں کی شمولیت ہے؟
 (A) کسی مسئلہ کا حل فوری سے آگے جانے کی صلاحیت
 (B) غیر معمولی تصورات کے ساتھ ہم آہنگی کی صلاحیت۔
 (C) تبدیلی کی صلاحیت
 (D) مندرجہ بالا سبھی
- 5- کس نے کہا تھا کہ تخلیقی صلاحیت میں دانشورانہ صلاحیت کی خصوصیات ہوتی ہے؟
 (A) Ausubal (B) M.J. Levin (C) Guilford (D) ان میں سے کوئی نہیں
- 6- تخلیقیت کی نوعیت کیسی ہے؟
 (A) ایک وقت کے بعد رک جاتی ہے۔
 (B) زندگی کے درمیانی وقفہ میں زیادہ ہوتی ہے۔
 (C) تخلیقی صلاحیت عالمگیر ہے۔
 (D) تخلیقی صلاحیت ملک تک محدود ہے۔
- 7- تخلیقیت کی فطرت کیسی ہے؟
 (A) خود ایک ذریعہ ہے۔ (B) یہ اختتام ہے۔
 (C) A اور B دونوں (D) ان میں سے کوئی نہیں
- 8- Rosman کے مطابق تخلیقی عمل کا پہلا مرحلہ ہے۔
 (A) تیاری (B) توثیق (C) مفروضات کی تشکیل (D) ضرورت یا مشکلات کا مشاہدہ
- 9- تخلیقی صلاحیت کی شناخت کیسے کی جاسکتی ہے؟
 (A) طرز عمل کا مشاہدہ کر کے (B) کسی جانچ کی مدد سے (C) فرد کا مجموعی ریکارڈ (D) مندرجہ بالا سبھی
- 10- اسکول میں تخلیقیت کا فروغ کیسے ممکن ہے؟
 (A) طلباء کو رد عمل کی آزادی (B) مناسب تقویت کی فراہمی
 (C) مناسب مواقع اور سازگار ماحول کی فراہمی (D) مندرجہ بالا سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- تخلیقیت کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 2- تخلیقیت کو مثال کے ذریعہ سمجھائیں۔
- 3- Stein کے تخلیقیت کی تعریف کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔
- 4- Spearman کے مطابق تخلیقیت کی تعریف کو بیان کریں۔
- 5- تخلیقی صلاحیت عالمگیر ہے۔ تنقیدی جائزہ پیش کریں۔
- 6- Wallas نے تخلیقیت کی عمل کو چار مرحلے میں بانٹا ہے۔ بیان کریں۔
- 7- Rosman کے تخلیقی عمل کے مراحل کو اپنے لفظوں میں بیان کریں۔

- 8- گلفرڈ اور میر فیلڈ کی جانچ میں کن کن عوامل کی شمولیت ہے۔ بیان کریں۔
 9- طلباء کے ردِ عمل کی آزادی سے کیسے تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے؟ بیان کریں۔
 10- تخلیقیت کے فروغ میں اساتذہ کا کردار بیان کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- تخلیقیت کے تصور کو تفصیل سے بیان کریں۔
 2- تخلیقیت کی نوعیت پر مدلل بحث کریں۔
 3- تخلیقی عمل کا معنی و مفہوم پر بحث کرتے ہوئے تخلیقی عمل کے مرحلے بھی بیان کریں۔
 4- تخلیقی صلاحیت کی شناخت کے طریقوں کو تفصیل سے بیان کریں۔
 5- اسکول میں تخلیقیت کا فروغ کیسے ہو سکتا ہے جواز پیش کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

(5) (A)	(4) (D)	(3) (C)	(2) (C)	(1) (A)
(10) (D)	(9) (D)	(8) (D)	(7) (C)	(6) (C)

6.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- پروفیسر محمد شریف خاں (2004): جدید تعلیمی نفسیات، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- ڈاکٹر آفاق ندیم خاں و سید معاز حسین (2015): تعلیمی نفسیات کے پہلو، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین نفسیاتی اساس تعلیم: (2012) دکن ٹریڈرس بک سیلر، حیدر آباد
- محمد شریف خاں (2008) تعلیم اور اس کے اصول: ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- ملک محمد موسیٰ / شاذیہ رشید (2008): تعلیمی نفسیات اور رہنمائی، جدران پبلی کیشنز
- Cronbach, I. J. (1970). *Essentials of psychological testing* (3rd ed.). Harper and Row Publishers.
- Dandapani, S. (2007). *Advanced educational psychology*. Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Ebel, R. L. (1979). *Essentials of psychological measurement*. Prentice Hall

International Inc.

- Kulshrestha, S. P. (1997). *Educational psychology*. Raj Printers.
- Kuppaswamy, B. (2006). *Advanced educational psychology*. Sterling Publishers Private Ltd.
- Mangal, S. K. (2007). *Advanced educational psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Mathur, S. S. (2007). *Educational psychology*. Vinod Pustak Mandir.
- Schopler, J., Weisz, J., King, R., & Morgan, C. (1993). *Introduction to psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.

اکائی 7- ذہانت: IQ کا تصور، ذہانت کے اقسام، ذہانت کے نظریات: دو عوامل نظریہ، کثیرالعوامل نظریہ، گلفرڈ کے ذریعے پیش کردہ ذہانت کی ساخت کا نظریہ

(Intelligence: The Concept of IQ, Types of Intelligence, Theories of Intelligence; Two factor Theory, Multifactor Theory (PMI) and Guilford's Structure of Intellect Theory)*

اکائی کے اجزاء

- 7.1 تمہید (Introduction)
- 7.2 مقاصد (Objectives)
- 7.3 ذہانت (Intelligence)
 - 7.3.1 IQ کا تصور (The Concept of IQ)
 - 7.3.2 ذہانت کے اقسام (Types of Intelligence)
 - 7.3.3 ذہانت کے نظریات (Theories of Intelligence)
 - 7.3.3.1 دو عوامل نظریہ (Two Factor Theory)
 - 7.3.3.2 کثیرالعوامل نظریہ (Multifactor Theory)
 - 7.3.3.3 گلفرڈ کی عقل (خرد) کی شناخت (Guilford Structure of Intellect)
- 7.4 خلاصہ (Summary)
- 7.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
- 7.6 فرہنگ (Glossary)
- 7.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
- 7.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Prof. Shafayat Ahmad, Professor, MANUU CTE, Darbhanga

7.1 تمہید (Introduction)

پچھلی اکائی میں یہ بات کی گئی کہ انسانوں کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے۔ آپ بھی اپنے آس پاس اسکول اور کالج میں مشاہدہ کیا ہو گا کہ ہر فرد کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے۔ ایک ہی جماعت کے بچوں پر آپ غور و فکر کریں تو آپ پائیں گے کہ کوئی بچہ زبان و ادب میں اچھے ہیں تو کوئی ریاضی، سائنس، سماجی علوم میں اچھے ہیں۔ یعنی ایک فرد کی صلاحیت دوسرے فرد سے مختلف ہے۔ اسی طرح ہر فرد کی ذہانت بھی مختلف ہوتی ہے۔ ذہانت میں انفرادی فرق ان نفسیاتی صفات میں سے ایک ہے جو ماہرین نفسیات کے لئے بہت دلچسپی کا باعث رہا ہے۔ اگر آپ نے پہلے مشاہدہ نہیں کیا ہو گا تو آپ اب بھی مشاہدہ کریں کہ بچے کیسے تصورات کو سمجھتے ہیں، ماحول سے سیکھتے ہیں، استدلال کی مختلف شکلیں استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ سیکھنے، سمجھنے اور استعمال کی صلاحیت کس طرح مختلف ہیں۔ اب یہاں ایک بات سمجھ میں آگئی ہے کہ سیکھنے کی صلاحیت کو آسانی سے پہچان سکتے ہیں لیکن جب آپ کو یہ کہا جائے کہ ذہانت کی تعریف بیان کریں تو آپ کو دشواری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اس اکائی میں ذہانت کا مفہوم، IQ کا تصور پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ ذہانت کے اقسام کے ساتھ ساتھ مختلف نظریات کا ذکر کیا جائے گا۔ یہ اکائی ایک استاد کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ ایک طلبہ کی ذہانت کو بغیر جانے اور سمجھے درس و تدریس کا کام اچھی طرح سے انجام دینے سے قاصر ہو گا۔ اس لئے اس اکائی کی مطالعات ضروری ہے تاکہ ایک استاد کے طور پر آپ اپنی ذمہ داری بخوبی نبھاسکیں۔

7.2 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کا مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہوں گے کہ
- ذہانت کی تعریف و مفہوم بیان کر سکیں۔
- ذہانت کا تصور بیان کر سکیں۔
- IQ کا تصور بیان کر سکیں۔
- IQ کا فارمولا بتا سکیں۔
- ذہانت کے اقسام کو بیان کر سکیں۔
- مجرد ذہانت کی تعریف بیان کر سکیں۔
- ٹھوس ذہانت کی تعریف بیان کر سکیں۔
- سماجی ذہانت کی تعریف بیان کر سکیں۔
- دو عوامل نظریہ کا تصور و وضاحت کر سکیں۔
- کثیر العوامل نظریہ کا تصور اور وضاحت کر سکیں۔

● گلفرڈ کا نظریہ کا تصور اور وضاحت بتائیں۔

7.3 ذہانت (Intelligence)

ذہانت ایک ایسا لفظ ہے جسے لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہیں عام طور پر لوگ ذہانت کا مطلب طلباء کی کامیابی سے لگاتے ہیں۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی مضمون میں حاصل نمبرات ہی ذہانت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈکشنری کے لفظوں میں ذہانت کو اکتساب اور عمل پذیری کی صلاحیت سے تصور کیا جاتا ہے۔ قدیم یونانی فلسفی مانتے تھے کہ ذہانت میں تمام تصوری اعمال شامل ہیں۔

تعلیمی نفسیات ذہانت کی تعریف ایک الگ انداز میں کرتا ہے۔ ان تعریفات کو مندرجہ ذیل زمرے میں بانٹ کر دیکھا جاسکتا ہے:

(A) ہم آہنگی کی صلاحیت (Ability to Adjust)

کچھ ماہرین نفسیات ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ ذہانت ہم آہنگی کی صلاحیت ہے۔ چند تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں:

Ebbinghaus کے مطابق:

“It is capacity to integrate the thing.”

یعنی ذہانت چیزوں کو مربوط کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہاں پر جس لفظ پر زور دیا گیا ہے وہ لفظ مربوط ہے۔

Stern کے مطابق:

“Intelligence is the ability to adjust oneself in a new situation.”

ذہانت ایک نئی صورت حال میں خود کو ہم آہنگ کرنے کی صلاحیت ہے۔

Burt نے ذہانت کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

“It is capacity to flexible adjustment.”

Burt نے ذہانت کو چمک دار ہم آہنگی کی صلاحیت سے تعبیر کیا ہے۔

Ross ذہانت کے بارے میں تعریف اس طرح سے کرتے ہیں:

“Conscious adaptation to new situation is intelligence.”

یعنی نئی صورت حال کی شعوری موافقت ذہانت ہے۔

(B) سیکھنے کی صلاحیت (Ability to Learn)

دوسرے زمرے میں سیکھنے کی صلاحیت کو ذہانت کی تعریف بیان کی ہے۔ عام فہم زبان میں بھی زیادہ تر لوگ یہی مانتے ہیں کہ

ذہانت سیکھنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔ اس سے متعلق چند تعریفات مندرجہ ذیل ہیں:

Woodworth کے مطابق:

“Intelligence is the ability to acquire capacity.”

ذہانت صلاحیت حاصل کرنے کی اہلیت ہے۔ اس تعریف سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ دوسری دیگر صلاحیت بھی اس پر منحصر کرتی ہے۔

Dearborn کے مطابق:

“It is capacity to learn or profit by experience.”

یہ تجربہ سے سیکھنے یا فائدہ اٹھانے کی صلاحیت ہے۔

Thorndike کے مطابق:

“Intelligence is the ability to make profitable use of part experience.”

تھارن ڈائیک کے مطابق ذہانت ماضی کے تجربے کا فائدہ مند استعمال کرنے کی صلاحیت ہے۔

Buckingham کے مطابق:

“Intelligence is the ability to learn.”

ذہانت سیکھنے کی صلاحیت ہے۔

(C) تجریدی سوچ کو جاری رکھنے کی صلاحیت (Ability to Carry Abstract Thinking)

اس زمرے میں آنے والی تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں:

Terman کے مطابق:

“An individual is intelligent in proportion as he is able to carry on abstract thinking.”

یعنی ایک فرد تناسب میں ذہین ہوتا ہے کیونکہ وہ تجریدی سوچ کو جاری رکھنے کے قابل ہوتا ہے۔

Binet کے مطابق:

“Intelligence is capacity to think well to judge well and to be self critical.”

ذہانت اچھی طرح سے فیصلہ کرنے اور خودی کی تنقید کرنے کی صلاحیت ہے۔

Burt نے اس زمرے میں ذہانت کی تعریف اس طرح سے کی ہے۔

“Intelligence is ability to judge well, to comprehend well to reason well.”

ذہانت اچھی طرح سے فیصلہ کرنے، اچھی طرح سے سمجھنے اور اچھی طرح سے استدلال کرنے کی صلاحیت ہے۔

Freeman کے مطابق:

ذہین شخص متناسب انداز میں تجریدی (غیر مادی) غور و فکر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے (یعنی مسائل کے حل میں وہ جذباتی انداز

اختیار نہیں کرتا۔

Wechsler (1944) نے ذہانت کی تعریف کچھ حد تک بہتر انداز میں بیان کی ہے، وہ ہیں:

“Intelligence is the aggregate or global capacity of an individual to think rationally, to act purposefully and to deal effectively with the environment.”

ذہانت ایک فرد کی عقلی طور پر سوچنے، مقصد سے کام کرنے اور ماحول سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کی مجموعی یا عالمی صلاحیت ہے۔
Gardner (1983) کے مطابق:

“The ability to solve problems and to create products that are valued within one or more cultural settings.”

یعنی ذہانت مسائل کو حل کرنے اور مصنوعات بنانے کی صلاحیت ہے، جن کی قدر ایک یا زیادہ ثقافتی ترتیمات میں ہوتی ہے۔
Boring (1923) میں ذہانت کی تعریف اس طرح سے کی ہے کہ:

“Intelligence refers to what is measured by tests of intelligence.”

یعنی ذہانت وہ ہے جس کی جانچ ذہانتی ٹیسٹ سے کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعریف ذہانت کی مفہوم کو بتاتی ہے۔ اگر اوپر کے تینوں زمروں پر غور و فکر کریں یعنی ذہانت کو سیکھنے کی صلاحیت، ہم آہنگی کی صلاحیت اور مجرد سوچ کی صلاحیت کے طور پر بھی تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ Stern کی باتوں کو یاد کریں تو وہ کہتے ہیں کہ نئے حالات سے لڑنا اور ہم آہنگی قائم کرنا ہی ذہانت کہلاتا ہے۔ صحیح معنوں میں ذہانت مختلف صلاحیتوں کا مکمل جوڑ ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ذہانت میں کسی ایک طرح کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ ذہانت کئی صلاحیتوں پر مشتمل ہے۔ جیسے کوئی بچہ ریاضی کو آسانی سے سیکھ لیتا ہے لیکن کسی کے لئے یہ ایک پیچیدہ مضمون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں طرح کے بچے کی ریاضی کی جانچ ہوتی ہے تو وہ بچہ آسانی سے ریاضی کے سوالات کا جواب دے دیتا ہے اس کے حاصل نمبرات دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ حالات یا ماحول سے ہم آہنگی اس بات کا ضامن ہے کہ کوئی بھی شخص ذہین کہلاتا جس میں خود آگہی، تفہیم اور مسئلہ کا حل کرنے کی انفرادی صلاحیت ہو۔

7.3.1 IQ کا تصور (The Concept of IQ)

انسانی ذہن مطالعے کے لئے ایک دلچسپ پہلو ہے۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ نفسیات کو روح کے مطالعہ کے بعد دماغ یا ذہن کا مطالعہ کہا گیا ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی انسانی دماغ کی کام کرنے کی صلاحیت کئی سالوں سے محققین کے لئے ایک دلچسپ موضوع رہا ہے۔ IQ جسے قدر ذہانت کہتے ہیں کا تصور ان دلچسپ پہلوؤں میں سے ایک ہے جو انسانی ذہن کو انتہائی اعلیٰ کام کرنے والا اور مطالعہ کے لئے منفرد بنادیتا ہے۔ IQ وہی ہے جو لوگوں کے دماغوں کے فرق کو بتاتا ہے۔

آسان لفظوں میں IQ کے تصور سے پیچھے کی بنیاد کو بیان کریں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کسی فرد کے دماغ کے کام کرنے کا طریقہ جاننے کا ایک تشخیصی عمل ہے۔ IQ کا تصور ایک جرمن ماہر نفسیات ولیم اسٹرن (William Stern) نے 1912 میں پیش کیا ہے۔ اسٹرن کے طرف سے دی گئی جانچ کے طریقہ کار میں دماغی عمر کے لئے ایک قائم شدہ ایک فارمولا شامل تھا۔ جس کا حساب بنے (Binet) کے ماڈل

کی طرح ٹیسٹ کے ذریعے لگایا جاسکتا ہے۔ یوں تو ویلیم اسٹرن (William Stern) نے IQ کا تصور پیش کیا لیکن فرانسیسی شہری الفریڈ بنے (Alfred Binet) پہلا شخص تھا جس نے IQ کے تصور میں ایک ایسا ٹیسٹ متعارف کرایا جو جدید دور کے IQ ٹیسٹ سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ انہوں نے یہ بچوں کو سیکھنے کی معزوری کا پتا لگانے کے لئے کیا تاکہ ان کی مناسب دیکھ بھال کی جاسکے۔ ماہر نفسیات بنے نے فرانسیسی حکومت کو ان اسکولی بچوں کی شناخت میں مدد کرنے کے لئے کہا جنہیں اضافی تعلیمی مدد کی ضرورت تھی اور بنے (Binet) ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے دماغی عمر کا تصور یا صلاحیتوں کا مجموعہ متعارف کرایا جو ایک خاص عمر کے بچے رکھتے ہیں۔

ذہنی عمر (Mental Age)

ذہنی عمر وہ عمر کی سطح ہے جہاں تک بچے کا کردگی کا مظاہر کرنے کے قابل ہے۔ یعنی دماغی عمر اس کی عمر کے لوگوں کی نسبت انسان کی فکری نشوونما کا ایک پیمانہ ہے۔ 10 سال کی ذہنی عمر کا مطلب ہے کہ ذہانت کے ٹیسٹ میں بچے کی کارکردگی 10 سال کے بچوں کے گروپ کے اوسط کارکردگی کی سطح کے برابر ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بچہ کچھ سوالات کا جواب دے سکتا ہے۔ جن کا جواب 10 سال کا بچہ دے سکتا ہے تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اچھے ذہانت کا مالک ہے؟ میں اس کے لئے آپ کو اس بچے کی حقیقی عمر جسے تاریخی عمر یا حیاتیاتی عمر بھی کہتے ہیں اس کا علم ہونا چاہئے، اگر وہ 11 سال کا ہے تو وہ اتنا تیز یا ذہین نہیں ہے اور اس کے برعکس اگر وہ 6 سال کا ہے تو اسے ایک ذہین بچہ سمجھا جاتا ہے۔

لہذا بچے کی ذہانت کا اندازہ لگانے کے لئے ہمیں اس کی تاریخی عمر اور ذہنی عمر کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔ یہاں پر اس کا مفہوم یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ذہنی عمر فرد کی وہ عمر ہے جب وہ کوئی سوالات کا جواب دیتا ہے چاہے وہ اس کے سطح کا ہو یا اس کی عمر سے نیچے یا اوپر کی سطح کا ہو۔ تبھی ہم ذہنی عمر کو فرد کی اصلی حیاتیاتی عمر سے جوڑ سکتے ہیں اور اس سے جو نتیجہ سامنے آتا ہے وہ IQ کی شکل میں آتا ہے۔ یہ تصور جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے William Stern نے 1912 میں وضع کیا تھا۔ Terman نے 1916 میں اس تصور کی نظر ثانی Binet اسکیل کے ساتھ استعمال کیا جو بعد میں Stanford-Binet Scale کے نام سے مشہور ہوا۔

اس طرح اگر وہ بچے کی ذہنی عمر (Mental Age=MA) کو تاریخی عمر یا اصلی عمر (Chronological Age=CA) سے تقسیم کیا جاتا ہے اور 100 سے ضرب کیا جاتا ہے۔ 100 سے ضرب کرنے پر اشاریہ سے بچنے میں مدد ملتی ہے کیونکہ یہ IQ کو پوری تعداد میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ ضابطہ مندرجہ ذیل ہیں:

$$IQ = \frac{MA}{CA} \times 100$$

اس طرح ذہانت کے ٹیسٹ کے ذریعہ استعمال ہونے والے IQ کی ایک خوبی یہ تھی اس نے مختلف اصلی عمر اور ذہنی عمر والے افراد کی ذہانت کا موازنہ کرنے میں مدد کی۔ مثال کے طور پر ایک اوسط بچہ جس کا ذہنی عمر (MA) اور اصلی عمر (CA) اگر برابر ہے تو اس کا IQ قدر 100 ہوگا۔ لیکن اگر 8 سال کا بچہ اگر ایسے سوالات کا جواب دیتا ہے جس کی عمر 10 سال ہو تو IQ کی قدر 125 ہوگا۔ اس طرح نارمل تقسیم میں زیادہ تر آبادی 84 سے 116 کے درمیان اسکور کی درمیانی حد میں آتی ہے۔ اسے مندرجہ ذیل کے طور پر بھی بتا سکتے ہیں۔

بہت اعلیٰ ذہانت	-	130 سے اوپر
اعلیٰ ذہانت	-	120 سے 129
اعلیٰ اوسط ذہانت	-	110 سے 119
اوسط ذہانت	-	90 سے 109
کم اوسط ذہانت	-	80 سے 89
بارڈر لائن	-	71 سے 79
ہلکی ذہنی پسماندگی	-	55 سے 70
درمیانہ ذہنی پسماندگی	-	40 سے 54
شدید ذہنی پسماندگی	-	25 سے 39
گہری ذہنی پسماندگی	-	25 سے نیچے

لہذا بچوں کی سطح کو معلوم کرنے کے لئے IQ بہت ہی مؤثر ثابت ہوتا رہا ہے لیکن آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ IQ کا استعمال بالغ لوگوں پر بہت کامیاب نہیں ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- IQ کے تصور کو بیان کریں۔
2- IQ کیسے نکالا جاتا ہے مثال کے ذریعہ سمجھائیں۔

7.3.2 ذہانت کے اقسام (Types of Intelligence)

مختلف ماہرین نفسیات نے ذہانت کے مختلف اقسام بتائے ہیں لیکن سب سے پہلے ذہانت کے مندرجہ ذیل اقسام کی بات کرتے ہیں:

1- مجرد ذہانت (Abstract Intelligence)

2- حقیقی یا ٹھوس ذہانت (Concrete Intelligence)

3- سماجی ذہانت (Social Intelligence)

ان کی تفصیل ذیل میں بیان کی جا رہی ہے۔

1- مجرد ذہانت (Abstract Intelligence): مجرد ذہانت کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے۔ اس میں فرد الفاظ، بندشوں اور حروف

کے ادراک پر رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اس میں الفاظ، Symbols، نمبرات، فارمولا اور تصورات اور پڑھنے لکھنے کے طرف اشارہ کرتا

ہے اور مسائل کو دور کرتا ہے۔

2- ٹھوس یا حقیقی ذہانت (Concrete Intelligence): حقیقی ذہانت کو میکا کی یا حرکی ذہانت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکا کی اشیاء معاملات سے ہوتا ہے۔ اس ذہانت کا تعلق جسمانی تعلیم سے ہے یہ ڈانس اور کھیل میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔

3- سماجی ذہانت (Social Intelligence): سماجی ذہانت ایسی صلاحیت کو کہتے ہیں جو انسانوں کے مابین ہم آہنگی کراتی ہے۔ یہ سماجی حالات پر اپنے رد عمل کے اظہار کے اہلیت سے ہوتی ہے۔ وہ سماجی حالات میں موثر طور پر مسائل کو حل کرتا ہے۔ سماجی ذہانت رکھنے والے انسان دوسروں کے ساتھ آسانی سے دوستی بنا لیتے ہیں اور سماجی رشتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔

مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ بھی کچھ ماہرین ذہانت کے اقسام کو مندرجہ ذیل طریقے سے دیکھتے ہیں:

1- لسانی ذہانت (Linguistic Intelligence): زبان کو استعمال کرنے کی صلاحیت لسانی ذہانت ہے۔ یعنی اپنی بات کو دوسروں تک ترسیل کرنے کی صلاحیت اور دوسری زبانوں کو سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت۔

2- منطقی-ریاضیاتی ذہانت (Logical Mathematical Intelligence): استدلال کرنے، حساب لگانے، نمونوں کو پہچاننے اور منطقی سوچ کو سنبھالنے کی صلاحیت اور ساتھ ساتھ اس میں اشیاء و علامتوں کی تفہیم بھی شامل ہیں۔

3- فضائی ذہانت (Spatial Intelligence): یہ وہ صلاحیت ہے جو انسان کے دماغ میں اندرونی طور پر بیرونی دنیا کی نمائندگی کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کو درست طریقے سے سمجھنے اور تاثرات پر تبدیلیاں انجام دیتی ہے۔

4- جسمانی عضلاتی ذہانت (Bodily Kinesthetic Intelligence): یہ وہ صلاحیت ہے جس میں ایک انسان اپنے پورے جسم اور جسم کے حصوں کو بخوبی استعمال کرتا ہے۔ جس میں ہاتھ، پاؤں، انگلیاں، بازو اور دیگر جسم کے حصے شامل ہیں۔

5- میوزیکل ذہانت (Musical Intelligence): اس ذہانت کا مطلب ہے کہ فرد میں موسیقی کے مختلف لہجوں و فقرات کی حساسیت و موسیقی کی سمجھ شامل ہو۔

6- بین شخصی ذہانت (Interpersonal Intelligence): دوسرے لوگوں کے مزاج اور ارادوں کو محسوس کرنے اور ان میں فرق کرنے کی صلاحیت سے متعلق ہے اور ساتھ ساتھ اندرونی احساسات کو سمجھنے کی بھی صلاحیت ہے۔ اس میں ذاتی طاقتوں اور کمزوریوں کی پہچان بھی ہے۔

7- نیچرلسٹ ذہانت (Naturalist Intelligence): فطرت کے پیڑوں کو دیکھنے اور قدرتی ماحول میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ پودوں، جانوروں اور فطرت کے دیگر پہلوؤں کی حساسیت اور سمجھ سے متعلق ذہانت کو نیچرلسٹ ذہانت کہتے ہیں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ذہانت کے مختلف اقسام ہیں جس کی معلومات نہایت ہی اہم ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

- 1- مجرد ذہانت کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 2- ٹھوس ذہانت کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 3- منطقی ریاضی ذہانت کو مثال کے ذریعہ بیان کریں۔

7.3.3 ذہانت کے نظریات (Theories of Intelligence)

ذہانت کا تصور اور IQ کا تصور کے مطالعہ کے بعد آپ کو یہ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ ذہانت کیسے کام کرتی ہے۔ وہ کون سے کام ہیں جن کی وجہ سے کوئی فرد ذہین کہلاتا ہے اور کوئی فرد کند ذہن کہلاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے ماہرین نے اپنے اپنے طور پر بہت سارے عوامل بھی بنائے ہیں جو ذہانت کو ظاہر کرتے ہیں۔ مشاہدہ اور تجربات کرتے ہوئے ماہرین نے ذہانت کے مختلف نظریات پیش کئے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- دو عوامل نظریہ (Two Factor Theory)
 - 2- کثیرالعوامل نظریہ (Multifactor Theory)
 - 3- گلفرڈ کی خرد کی ساخت (Guilford Structure of Intellect)
 - 4- وحدانی یا مونارچک نظریہ (Unitary or Monarchich Theory)
 - 5- تین عوامل نظریہ (Three Factor Theory)
 - 6- نمونہ سازی یا اولگارک نظریہ (Sampling or Olgaschic Theory)
 - 7- گروپ عوامل نظریہ (Group Factor Theory)
 - 8- درجہ بندی کا نظریہ (Hierarchical Theory)
 - 9- فلوڈ اور کرسٹلائزڈ نظریہ (Fluid and Crystallized Theory)
 - 10- ذہانت A اور ذہانت B نظریہ (Intelligence A and Intelligence B Theory)
- مندرجہ بالا ذہانت کے نظریات میں سے صرف یہاں تین نظریہ پر بحث کریں گے۔

7.3.3.1 دو عوامل نظریہ (Two Factor Theory)

Charles Spearman (1863-1945) ایک انگریز ماہرین نفسیات تھے۔ وہ پہلے ماہرین نفسیات ہیں جنہوں نے عوامل کا تجربہ پیش کیا اور اس کے موجد کہلائے۔ Spearman کے اس نظریہ اصطفاائی یا امتزاجی (Eclectic) نظریہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ انہوں نے ذہانت کے دو عوامل بتائے ہیں یعنی اس نظریہ میں دو عوامل شامل ہیں۔ جس میں انہوں نے باہمی ربط یعنی Correlation تکنیک

کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اپنا نظریہ 1904 میں پیش کیا۔ نفسیات کی تاریخ میں ان کا سب سے بڑا تعاون عوامل تجربہ کی نشوونما اور استعمال ہے۔ پہلا عوامل کو 'g' یعنی عمومی ذہنی یا دماغی صلاحیت یا یکساں اہلیت کہا جاتا ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہیں اور 's' جسے مخصوص اہلیت کہا جاتا ہے۔ جیسے فنکارانہ صلاحیت و عددی صلاحیت وغیرہ۔ انہوں نے جیسے اوپر بتایا گیا ہے کہ 'g' اور 's' فیکٹر کی تلاش کرنے کے لئے فیکٹر اینالیسس اور باہمی تجربہ (Correlative Analysis) کی تکنیک کا استعمال کیا۔

عنصر تجربہ میں متعلقہ متغیرات کے باہمی تعلق کی تلاش کرنا اور پھر کلسٹر بنانے اور بنیادی عوامل کو اخذ کرنے کے لئے متغیرات کو گروپ کرنا شامل ہے۔ اس نظریہ کے مطابق 'g' عوامل فرد میں ہمیشہ یکساں رہتا ہے اور 's' عوامل مختلف کام کے ساتھ مختلف ہو جاتا ہے۔ آپ جیسا کہ جانتے ہیں کہ انفرادی اختلاف کے ساتھ ہی افراد میں عام اور مخصوص ذہانت پائی جاتی ہے۔ جب انسان کوئی کام کرتا ہے تو اس میں 'g' عوامل ضرور رہتا ہے اور اس میں 's' عوامل کی بھی شمولیت ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات بھی واضح ہونا چاہئے کہ 's' عوامل کو بھی چھوٹے مجموعے میں بانٹا جاتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ 'g' عوامل پیدائشی ہے جو سبھی فرد میں مختلف ہوتے ہیں اور زندگی کی کامیابی کے لئے ذمہ دار ہیں۔ وہیں 's' عوامل کا تعلق رجحان سے ہی ہے جسے سیکھا جاتا ہے اور ماحول سے حاصل کیا جاتا ہے۔

Spearman نے عمومی عنصر کو ذہنی توانائی کہا ہے جس کا تعین فطری طور پر ہوتا ہے۔ 'g' عنصر کیونکہ پیدائشی یا فطری ہوتا ہے اس لئے کسی شخص کو اعلیٰ 'g' رکھنے کی تربیت نہیں دی جاسکتی ہے۔ اسی عمومی ذہانت کے بنیاد پر ہم کسی شخص کو ذہین یا خستہ حال قرار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ 's' عنصر یعنی مخصوص عوامل کو پہچانا جن میں سے ہر ایک کو 's' کہا جاتا ہے جو مختلف صلاحیتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے Spearman نے کسی بھی وقوفی کام کی کارگزاری کو اس طرح سے دیکھا ہے:

$$P = G + S$$

P = Performance (کارکردگی)

G = General Factor (عمومی عنصر)

S = Specific Factor (مخصوص عوامل)

7.3.3.2 کثیرالعوامل نظریہ (Multifactor Theory)

کثیرالعوامل نظریہ کے بانی E.L. Thorndike کو مانا جاتا ہے۔ جیسا کہ نام سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ذہانت میں کثیر تعداد میں عوامل شامل ہے۔ مختلف عوامل میں چھوٹے چھوٹے عنصر شامل ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق کوئی بھی دماغی کام میں یہ چھوٹے چھوٹے عنصر کی شمولیت ہوتی ہے۔ ذہانت میں مختلف عوامل کی شمولیت ہوتی ہے اور یہ سبھی عوامل ایک دوسرے پر انحصار نہیں کرتے۔ یعنی آزاد ہوتے ہیں جو اس طرح کی ہیں:

● اعدادی استعداد (Numerical Reasoning)

● ذخیرہ الفاظ (Vocabulary)

● زمرہ بندی (Classification)

Thorndike کا خیال تھا کہ عمومی قابلیت جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہر ذہنی سرگرمی کے لئے مختلف صلاحیتوں کی مجموعی ضرورت

ہوتی ہے۔ انہوں نے ذہانت کے درج ذیل چار صفات کو بتایا ہے:

- سطح: کسی کام کی مشکل سطح سے مراد یہ ہے کہ اسے حل کیا جاسکتا ہے۔
- ریش: اس سے مراد کسی بھی مشکل کی حد میں متعدد کاموں کو کہتے ہیں۔
- علاقہ (Area): علاقہ کا مطلب ہر سطح پر حالات کی کل تعداد ہے جس پر فرد جواب دینے کے قابل ہے۔
- رفتار (Speed): رفتار وہ تیز رفتاری ہے جس کے ساتھ ہم کسی بھی چیز کا رد عمل کر سکتے ہیں۔

اس طرح یہ نظریہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مختلف کاموں کے لئے مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایک صلاحیت اور کبھی کبھی ایک سے زیادہ صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی فرد کام کرتا ہے تو یہاں مختلف قسم کے عوامل اور صلاحیت کی شمولیت ہے۔ حالانکہ یہ بات بھی واضح ہے کہ ایک کام میں کئی صلاحیتوں کا مجموعہ شامل ہے۔ اس لئے Thorndike کہتا ہے کہ ایک کام میں کئی عوامل شامل ہیں اور ان میں باہمی ربط ہوتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کئی عوامل اس کام میں عام ہیں۔ اس طرح Thorndike کے مطابق ذہانت عام ذہانت کی طرح ایک عنصر نہیں ہے بلکہ یہ متعدد عوامل کا مجموعہ ہے۔ ان عوامل میں مندرجہ ذیل عنصر شامل ہیں۔

● تجریدی ذہانت (Abstract Intelligence)

● ٹھوس ذہانت (Concrete Intelligence)

● سماجی ذہانت (Social Intelligence)

Thorndike کہتا ہے کہ ہر عنصر ایک آزاد عنصر ہے اور اس لئے ان تمام عناصر کو یکجا کرنا ممکن نہیں ہے۔

7.3.3.3 گلفرڈ کی عقل (خرد) کی شناخت (Guilford Structure of Intellect)

گلفرڈ کے اس نظریہ کو تین جہتی نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔ جب Guilford اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیلی فورنیا کے یونیورسٹی کے نفسیاتی تجربہ گاہ میں کام کر رہا تھا تو عنصر تجرباتی تحقیق مطالعہ کے بنیاد پر ایک ذہانت کا ماڈل تیار کیا جس میں بہت سارے ذہانتی جانچ شامل تھے۔ انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہر ایک دماغی عمل یا دانشورانہ سرگرمی کو تین بنیادی جہتی میں بانٹا جاسکتا ہے۔ کیونکہ Guilford کا خیال تھا کہ ذہانت متعدد سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ اس نے پہلے 120 عوامل کے ساتھ ایک ماڈل تجویز کیا تھا۔ لیکن بعد میں 180 آزادانہ طور پر کام کرنے والے عوامل پر نظر ثانی کی۔ عقلی ماڈل کے اس ڈھانچے میں تمام ذہنی صلاحیتوں کو تین جہتی فریم ورک کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

Operations (A) - یعنی سوچنے کا کام (عملی)

- Contents (B) - یعنی الفاظ جس کے بارے میں سوچا جاتا ہے۔
 - Products (C) - یعنی مصنوعات جو ہمارے سامنے آتا ہے۔

اب مندرجہ بالا کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے:

A. آپریشنش یا عملیہ (Operations):

- جیسا کہ نام سے پتا چلتا ہے یہ چھ عملیہ یا فکری عمل پر مشتمل ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:
- 1- ادراک یا وقوف (Cognitive): معلومات کو سمجھنے دریافت کرنے اور اس سے آگاہ ہونے کی صلاحیت ہے۔
 - 2- میموری ریکارڈنگ (Memory Recording): معلومات کو انکوڈ کرنے کی صلاحیت
 - 3- یادداشت برقرار رکھنا (Memory Retention): معلومات کو یاد رکھنے کی صلاحیت۔
 - 4- متنوع سوچ (Divergent Thinking): کسی مسئلہ کی متعدد حل بتانے یا پیدا کرنے کی صلاحیت یعنی تخلیقی صلاحیت۔
 - 5- انعطافی سوچ (Divergent Thinking): کسی مسئلہ کا واحد حل نکالنے کی صلاحیت۔ اصول کی پیروی کرنا یا مسئلہ حل کرنا۔
 - 6- پیمائش قدر (Evaluations): یہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت کہ معلومات درست ہے اور مستعمل ہے۔

B. مواد (Contents):

- اس میں معلومات کا وسیع شعبہ شامل ہیں جس میں انسانی عقل کی کارکردگی لاگو ہوتی ہیں۔ ابتدائی طور پر اس میں چار زمرے شامل تھے۔ بعد میں سمعی اور بصری کو الگ کر کے اسے پانچ موادِ جہت بنا دیا گیا۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:
- 1- بصری (Visual): دیکھنے کے ذریعے سمجھی جانے والی معلومات یا تصویر کی شکل میں ریٹینا (Retina) کے ردِ عمل سے پیدا ہونے والی معلومات اس زمرے میں آتے ہیں۔
 - 2- سمعی (Auditory): سماعت کے ذریعے سمجھی جانے والی معلومات یا آواز کے طور پر اندرونی کان کے لوکلیا (Cochlea) سے پیدا ہونے والی معلومات اس میں آتے ہیں۔
 - 3- علامتی (Symbolic): علامتوں کے طور پر سمجھی جانے والی جو کسی اور چیز کے لئے ہوتی ہیں اس کا بذات کوئی معنی نہیں ہوتا۔
 - 4- معنوی (Semantic): ذہنی معنی اور خیالات سے متعلق
 - 5- طرزِ عمل (Behavioural): لوگوں کے رویے کے طور پر سمجھی جانے والی معلومات

C. مصنوعات (Products):

مصنوعات کے زمرے میں مخصوص مشمولات مخصوص مواد کو لاگو کرنے کے نتائج ہوتے ہیں۔ یہاں چھ طرح کے مصنوعات ہیں۔

- 1- اکائیاں (Unit): معلومات یا علم کی واحد شے کی نمائندگی کرتی ہے۔
- 2- کلاسیں (Classes): آئٹم کا مجموعہ جو کچھ مشترکہ صفات کا اشتراک کرتے ہیں۔

- 3- تعلقات (Relations): اشیاء یا متغیرات کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔
- 4- سسٹم (Systems): بات چیت کرنے والے حصوں کے ساتھ اشیاء یا نیٹ ورکس کی تنظیم۔
- 5- تبدیلیاں (Transformation): نقطہ نظر کی تبدیلی، تبادلوں یا علم میں تبدیلی۔ جیسے کہ ایک لفظ میں حروف کی تبدیلی کرنا۔
- 6- مضمرات (Implications): پیشین گوئیاں، قیاس آرائیاں، نتائج یا علم کی توقعات۔
- اس طرح ایک شخص کے ذریعہ انجام پانے والے ہر کام میں ایک خاص قسم کا مواد (Contents)، ذہنی آپریشن (Operations) اور ایک مصنوعات (Products) شامل ہوتا ہے۔ گلفرڈ کے نظریات میں تین پیرامیٹر کو مختلف عوامل میں بانٹا گیا۔ یہ اس طرح ہے کہ $180 = 5 \times 6 \times 6$ قسم کی الگ الگ ذہنی صلاحیتوں ہیں جن میں سے 100 سے زیادہ کی تجرباتی طور پر تصدیق کی گئی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- ذہانت کا دو عملی نظریہ کو بیان کریں۔ 2- کثیرالعوامل نظریہ کو مثال کے ذریعہ واضح کریں۔ 3- تجریدی ذہانت کی تعریف بیان کریں۔ 4- ٹھوس ذہانت کی تعریف بیان کریں۔ 5- گلفرڈ کا نظریہ کا تفصیلی جائزہ لیں۔

7.4 خلاصہ (Summary)

ذہانت انسانی شخصیت کی وہ بنیادی خصوصیت ہے جو اسے سیکھنے، سمجھنے، اور مسائل کے حل میں مؤثر بناتی ہے۔ ڈکشنری کے مطابق، ذہانت اکتساب اور عمل پزیری کی وہ صلاحیت ہے جو فرد کو تجربے سے سیکھنے اور حالات سے ہم آہنگ ہونے کے قابل بناتی ہے۔ 1912 میں ماہر نفسیات ولیم اسٹرن نے ذہانت کو ناپنے کا تصور IQ کی شکل میں پیش کیا۔ ذہانت کو عمومی طور پر سیکھنے، ہم آہنگی کرنے، اور تجریدی طور پر سوچنے کی صلاحیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کی کئی اقسام بیان کی گئی ہیں، جن میں مجرد ذہانت غیر مادی یا نظریاتی مسائل سے متعلق ہے، ٹھوس ذہانت میکانیکی یا عملی اشیاء سے وابستہ ہے، اور سماجی ذہانت دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی اور سمجھ بوجھ کی صلاحیت ہے۔ بعد ازاں ہارورڈ گارڈنر (Howard Gardner) نے ذہانت کی مزید اقسام بیان کیں۔ ان سب میں انسان کی فکری اور تخلیقی قوتیں مختلف زاویوں سے ظاہر ہوتی ہیں۔

ذہانت کی وضاحت کے لیے مختلف نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ چارلس اسپیرمین کے دو عوامل نظریہ میں عمومی ذہانت (g) اور مخصوص صلاحیت (s) کا ذکر ہے، جب کہ تھارنڈائک نے کثیرالعوامل نظریہ پیش کیا، جس کے مطابق ذہانت کئی مختلف عوامل پر مشتمل ہے۔ گیلفرڈ نے اپنے ساختی نظریہ ذہانت (Structure of Intellect Model) میں اسے تین جہتوں — عملیہ (Operations)، مواد (Contents)، اور مصنوعات (Products) — میں تقسیم کیا اور بتایا کہ انسانی ذہانت کی 180 مختلف اقسام پائی جاتی ہیں۔ یوں، ذہانت ایک متنوع اور ہمہ جہت تصور ہے جو انسان کی فکری، سماجی اور عملی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتی ہے۔ یہ نہ صرف علم حاصل کرنے بلکہ اسے مؤثر انداز میں استعمال کرنے کی بنیاد ہے، جو فرد کو ایک باشعور اور کامیاب انسان بناتی ہے۔

7.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- ڈکشنری کے لفظوں میں ذہانت کو اکتساب اور عمل پزیری کی صلاحیت سے تصور کیا جاتا ہے۔
- ماہرین نفسیات William Stern نے 1912 میں IQ کا تصور کو سامنے لایا۔
- ذہانت کو سیکھنے کی صلاحیت، ہم آہنگی کی صلاحیت اور تجریدی سوچ کو جاری رکھنے کی صلاحیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
- IQ کا فل فارم Intelligence Quotient ہے۔
- Mental Age یعنی ذہنی عمر وہ عمر کی سطح ہے جہاں تک بچے کا کردار کرنے کے قابل ہے۔
- Chronological تاریخی یا حیاتاتی یا اصلی عمر کو کہتے ہیں۔
- IQ کا ضابطہ $IQ = MA/CA \times 100$
- ذہانت کے تین اقسام ہیں۔ پہلا مجرد ذہانت (Abstract Intelligence) دوسرا ٹھوس ذہانت (Concrete Intelligence) اور تیسرا سماجی ذہانت (Social Intelligence) ہے۔
- مجرد ذہانت کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے اس میں فرد الفاظ، بندشوں اور حروف کے ادراک پر ردِ عمل ظاہر کرتا ہے۔
- ٹھوس ذہانت کو میکائیکی یا حرکی ذہانت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکائیکی اشیاء سے ہے۔
- سماجی ذہانت کا تعلق ایسی صلاحیت کو کہتے ہیں جو انسانوں سے ہم آہنگی کراتی ہے۔
- زبان کو استعمال کرنے کی صلاحیت انسانی ذہانت ہے۔
- استدلال کرنے، حساب لگانے نمونوں کو پہچاننے اور منطقی سوچ کو سنبھالنے کی صلاحیت کو منطقی ریاضیاتی ذہانت کہتے ہیں۔
- انسان کے دماغ میں اندرونی طور پر بیرونی دنیا کی نمائندگی کرنے کو Spatial Intelligence کہتے ہیں۔
- اپنے پورے جسم اور جسم کے حصوں کے استعمال کو جسمانی عضلاتی ذہانت کہتے ہیں۔
- موسیقی کے مختلف لہجوں، فقرات کی حساسیت اور موسیقی کی سمجھ کو میوزیکل ذہانت کہتے ہیں۔

- باہمی ذہانت دوسرے لوگوں کے مزاج اور ارادوں کو محسوس کرنے اور اس میں فرق کرنے کی صلاحیت ہے۔
- فطرت کے پیٹرن کو دیکھنے اور قدرتی ماحول میں کام کرنے کے ساتھ پودوں، جانوروں اور فطرت کے دیگر پہلو کی حساسیت اور سمجھ سے متعلق ذہانت کو نیچر لسٹ ذہانت کہتے ہیں۔
- دو عوامل نظریہ کو Electic Theory کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔
- دو عوامل نظریہ میں پہلا عنصر 'g' کہا گیا ہے یعنی عام ذہنی اہلیت یا یکسا اہلیت جو زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہے اور دوسرا عنصر 's' ہے جسے مخصوص اہلیت کہا جاتا ہے جیسے فنکارانہ صلاحیت، عددی صلاحیت وغیرہ۔
- کثیرالعوامل کے بانی E.L. Thorndike ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق ذہانت میں کثیر تعداد میں عوامل شامل ہے۔
- Guilford Structure of Intelligence کو تین جہتی نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔
- تین جہتی یعنی عملیہ (Operations)، مواد (Contents) اور مصنوعات (Products)۔
- گلفرڈ کے نظریات میں تین پیرامیٹر کو مختلف عوامل میں بانٹا گیا ہے۔
- یہ اس طرح ہے کہ $180 = 5 \times 6 \times 6$ قسم کی مختلف ذہنی صلاحیتیں ہیں۔

7.6 فرہنگ (Glossary)

ذہانت (Intelligence)	کسی کام کو کرنے و سیکھنے کی صلاحیت۔
IQ (Intelligence Quotient)	$IQ = \frac{\text{Mental Age}}{\text{Chronological Age}} \times 100$
ذہنی عمر (Mental Age)	بچے کی ایک سطح کی کارکردگی
حیاتیاتی عمر (Chronological Age)	اصلی عمر کو کہتے ہیں
مجرد ذہانت (Abstract Intelligence)	اس کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے۔
ٹھوس ذہانت (Concrete Intelligence)	یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکانکی صلاحیت سے ہے۔
سماجی ذہانت (Social Intelligence)	انسانوں سے ہم آہنگی کرنے کی صلاحیت ہے۔

7.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ ذہانت کا مطلب ہے۔

- (A) جیسے والدین ہوتے ہیں ویسے ان کی اولاد ہوتی ہے۔
(B) IQ اوسط سے اوپر ہوتی ہے۔
(C) ذہین ماں باپ کے بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔
(D) ان میں سے کوئی نہیں۔

2- کثیر العوامل نظریہ کس نے دیا ہے۔

- (A) فرائڈ (B) پیاجے (C) اسٹرن (D) تھارنڈائیک

3- دو عوامل کا نظریہ کس نے دیا؟

- (A) Spearman (B) Freud (C) Kohlberg (D) Piaget

4- گلفرڈ کے نظریہ کا کیا نام ہے؟

- (A) ایک جہتی (B) دو جہتی (C) تین جہتی (D) مندرجہ بالا سبھی

5- یہ تعریف Intelligence is the ability learn کس نے دی ہے؟

- (A) Buckingham (B) Spearman (C) Thorndike (D) Stern

6- IQ کا تصور کس نے پیش کیا؟

- (A) Buckingham (B) Stern (C) Spearman (D) Thorndike

7- IQ کا تصور کب سامنے آیا؟

- (A) 1910 (B) 1911 (C) 1912 (D) 1913

8- IQ اگر 130 سے اوپر ہے تو کیا کہتے ہیں؟

- (A) بارڈر لائن (B) درمیانہ ذہنی پسماندگی (C) کم اوسط ذہانت (D) بہت اعلیٰ ذہانت

9- ذہانت کے اقسام ہیں۔

- (A) مجرذہانت (B) حقیقی ذہانت (C) سماجی ذہانت (D) مندرجہ بالا سبھی

10- Spearman کے نظریہ میں 'g' کسی چیز کو بتاتا ہے۔

- (A) General Factor (B) Specific Factor

- (C) Group Factor (D) ان میں سے کوئی نہیں

11- Operations یا عملیہ یا فکری کتنی عوامل پر مشتمل ہے۔

- (A) چار (B) پانچ (C) چھ (D) سات

12- سمعی و بصری کوالگ کر کے اسے کتنے موادِ جہت میں بانٹ دیا گیا۔

- (A) چار (B) پانچ (C) چھ (D) سات

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- ذہانت کی تعریف بیان کریں۔
- 2- مجرد ذہانت کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 3- ٹھوس ذہانت (Concrete Intelligence) کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 4- سماجی ذہانت کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 5- کثیر العوامل نظریہ کی مفہوم و خصوصیات بیان کریں۔
- 6- لسانی ذہانت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کریں۔
- 7- دو عوامل نظریہ میں 'g' عنصر کی خصوصیات بتائیں۔
- 8- IQ کیسے نکالا جاتا ہے؟ کسی مثال کے ذریعہ اسے سمجھائیں۔
- 9- ذہنی عمر اور اصلی عمر کے تصور کو بیان کریں۔
- 10- ذہانت ہم آہنگی کی صلاحیت ہے۔ اس تعریف کو اپنی زبان میں بیان کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- ذہانت کے تعریف و مفہوم اور اس کے مختلف اقسام بیان کریں۔
- 2- گلفرڈ کا نظریہ پر تفصیلی جائزہ لیں۔
- 3- دو عوامل نظریہ پر مدلل بحث کریں۔
- 4- IQ کا تصور بیان کریں۔
- 5- دو عوامل اور کثیر العوامل نظریہ میں فرق واضح کریں۔

معروضی سوالات کی جوابی کنجی (Answer Key of Objective Type Questions)

(6) (B)	(5) (A)	(4) (C)	(3) (A)	(2) (D)	(1) (B)
(12) (B)	(11) (C)	(10) (A)	(9) (D)	(8) (D)	(7) (C)

7.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- Agarwal, J. C. (2007). *Essentials of educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.

- Bhatnagar, S. (1985). *Educational psychology*. Loyal Book Depot.
- Chauhan, S. S. (1992). *Advanced educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Mangal, S. K. (2003). *Advanced educational psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Mathur, S. S. (1977). *Educational psychology*. Vinod Pustak Mandir.
- Nirmala, J. (2022). *Psychology of learning and human development*. Neelkamal Publications Pvt. Ltd.
- Schopler, J., Weisz, J., King, R., & Morgan, C. (1993). *Introduction to psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.

- پروفیسر محمد شریف خاں (2004) جدید تعلیمی نفسیات، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- ڈاکٹر آفاق قدیم خاں و سید معاز حسین (2015)، تعلیمی نفسیات کے پہلو، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل و سید اصغر حسین (2012) نفسیاتی اساس تعلیم، دکن ٹریڈرس بک سیلر، حیدر آباد
- محمد شریف خاں (2000) تعلیم اور اس کے اصول، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ۔
- شاذیہ رشید، نایاب (2008) تعلیمی نفسیات، جوران پبلی کیشنز لاہور۔
- ملک محمد موسیٰ شاذیہ رشید (2008) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی، جوران پبلی کیشنز لاہور۔

اکائی 8- رویہ: تصور، نوعیت، خصوصیات، رویہ کی تشکیل، رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل

(Attitude: Concept, Nature, Characteristics, Formation of Attitudes and Factors Influencing Attitude)*

اکائی کے اجزاء

8.1	تمہید (Introduction)
8.2	مقاصد (Objectives)
8.3	رویہ (Attitude)
8.3.1	رویہ کا تصور (Concept of Attitude)
8.3.2	رویہ کی نوعیت (Nature of Attitude)
8.3.3	رویہ کی خصوصیات (Characteristics of Attitude)
8.3.4	رویہ کی تشکیل (Formation of Attitude)
8.3.5	رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors influencing Attitude)
8.4	خلاصہ (Summary)
8.5	اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
8.6	فرہنگ (Glossary)
8.7	نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
8.8	تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

8.1 تمہید (Introduction)

آپ انفرادی اختلافات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ انفرادی اختلافات، ذہانت، تخلیقیت کے ساتھ ساتھ پسند اور ناپسند میں بھی پایا جاتا

* Prof. Shafayat Ahmad, Professor, MANUU CTE, Darbhanga

ہے۔ آپ اپنے بارے میں ہی سوچیں کی کھانے میں کون سی چیز پسند ہے۔ آپ کو کون سی جگہ اچھی لگتی ہے اور کون سی جگہ آپ ناپسند کرتے ہیں۔ کرکٹ میں آپ کو کون سی ٹیم پسند ہے۔ پڑھنے میں آپ کو کون سا مضمون پسند ہے۔ یعنی آپ کا رویہ مثبت بھی ہو سکتا ہے اور منفی بھی۔ لوگوں کے رویے میں فرق کو سمجھنا اور ان وجوہات کا انکشاف کرنا جس کی وجہ سے لوگ مختلف چیزوں کو پسند اور ناپسند کرنے میں سماجی نفسیات کے ماہرین کو طویل عرصے سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ جیسے اوپر پسند یا ناپسند کی بات کہی گئی اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ ہم ماحول پر ایک تشخیصی انداز میں ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔ یہ انسان کی خصوصیت ہے کہ وہ لوگوں کے بارے میں، چیزوں کے بارے میں، اور واقعات، عنوان ہو یا مضمون سے متعلق اپنا ردِ عمل صحیح یا غلط۔ پسند ہے یا ناپسند، اچھے یا برے کے طور پر کرتا ہے۔ یہ سارے چیزوں کی شمولیت رویوں میں ہے، درحقیقت 88 سال قبل Gordon Allport (1935) نے کہا تھا کہ رویہ کا تصور سماجی نفسیات میں سب سے مخصوص ناگزیر تصور ہے۔ یہ بیان آج بھی درست ہے۔

اس اکائی میں رویہ کا تصور کے حوالے سے کئی اہم چیزوں کے بارے میں بات ہوگی۔ پہلے تو رویہ کے تصور پر بات ہوگی اور اس کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا ساتھ میں رویہ کی تعریف بھی بیان کی جائے گی۔ اس کا مدلل بحث کے لئے رویہ کی نوعیت پر بحث کریں گے۔ اس اکائی میں رویہ کی خصوصیات اور رویہ کی تشکیل سے متعلق بحث کی جائے گی۔

8.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کے بعد طلباء اس قابل ہوں گے کہ

- رویہ کی تعریف و مفہوم بیان کر سکیں۔
- رویہ کا تصور بیان کر سکیں۔
- رویہ کی نوعیت بیان کر سکیں۔
- رویہ کی خصوصیات بتا سکیں
- رویہ کی تشکیل کو واضح کر سکیں۔
- رویہ کو اثر انداز کرنے والے مختلف عوامل کون کون سے ہیں، بتا سکیں۔

8.3 رویہ (Attitude)

رویہ کیا ہے؟ رویہ کی تعریف کیسے کی گئی؟ رویہ کیسے بدلتی رہتی ہے؟ یہ کچھ سوالات ہیں جو آپ کے دماغ و ذہن میں چل رہے ہوں گے۔ رویہ کے بارے میں لوگ اکثر یہ کہتے ہیں کہ رویہ کا تعلق خیالات سے ہے۔ آپ نے لوگوں کو اکثر کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس شخص کا رویہ تعلیم کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ چلیے یہاں ہم کچھ ماہرین نفسیات کے تعریفوں پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ 1935 میں Allport نے رویہ کی تعریف اس طرح کی ہے۔

“Attitude is a mental or neural state of readiness, organized through experience, exerting a directive or dynamic influence upon the individual's response to all objects situations with which it is related”

اوپر کے تعریف سے تین نکات اخذ کیے جاسکتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- آمادگی کی ذہنی اور اعصابی حالت (Mental or neural state of readiness)
- تجربے کے ذریعے منظم ہونا (Organised through experience)
- ان تمام اشیاء اور حالات کے بارے میں فرد کے ردِ عمل پر ایک ہدایت یا محرک اثر ڈالتا ہے جس سے اس کا تعلق ہے۔

(Exerts a directive or dynamic influence upon the individual response to all objects and situation with which it is related)

آمادگی کی ذہنی اور اعصابی حالت سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ رویہ مکمل طور پر ذاتی معاملہ ہے۔ رویہ کی پیمائش بالواسطہ یا بلاواسطہ طریقے سے کی جاسکتی ہے۔ رویہ رکھنے والے کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا رویہ کیسا ہے۔ اگر ہم بی ایڈ کے طلباء کا مشقی تدریس کی جانب رویہ معلوم کرنا چاہیں تو شرح پیمائی مناسب آلہ ہو گا۔

M.Ed کا طلبہ تحقیق کے دوران رویہ کو ناپنے کا اسکیل اپناتا ہے۔ یہ اسکیل صحیح معنی میں رویہ کی پیمائش بالواسطہ طور پر کرتا ہے۔ لیکن Allport کی تعریف سے یہ پتا لگتا ہے کہ Attitude Scale آلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے یہ سارے اسکیل بالواسطہ کے مثال ہیں۔

دوسری نکات تجربے کے ذریعے منظم ہوتا ہے۔ اس سے یہ معنی اخذ ہوتا ہے کہ تجربہ سے رویہ کی تشکیل ہوتی ہے۔ یہ رویہ کی تشکیل کس کے لئے؟ اس کا جواب مندرجہ ذیل ہیں:

- لوگوں کے لئے، مسائل کے لئے، واقعات کے لئے، ساز و سامان کے لئے، حالات کے لئے۔
- مندرجہ بالا نکات کے لئے رویہ کی تشکیل کی بنیاد تجربہ بھی ہے۔ جو اور یہ تجربہ ہمیں مندرجہ ذیل لوگوں سے حاصل ہوتی ہے۔
- خاندان۔ پڑوسی۔ ہم جماعت گروپوں۔ سماج جہاں ہم رہتے ہیں۔ معاشرہ۔ کام کی جگہ۔ صوبہ۔ اپنا ملک۔ دوسرے ممالک۔ اپنے لوگوں کی ثقافت۔ اور دیگر تمام لوگوں کی ثقافت

اس سے یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ رویہ کی تشکیل میں سماجی اکتساب کو زیادہ جوڑ دیا گیا ہے۔ اور خاندانی طور پر آنے والی جینیاتی عوامل کی شمولیت کم ہے۔

اور آخر میں Allport کی تعریف یہ بیان کرتی ہے کہ تمام اشیاء اور حالات کے بارے میں فرد کے ردِ عمل پر ایک محرک اثر ڈالتی ہے جس سے اس کا تعلق ہے۔ یہ وجہ ہے کہ یہ ہمارے مستقبل کے ردِ عمل کی رہنمائی اور پیشین گوئی بھی کرتا ہے۔

Eagly and Chaiken (1993) کے مطابق

“Attitude is a psychological tendency that is expressed by evaluating a particular entity with some degree of favour and disfavours”.

یعنی رویہ ایک نفسیاتی رجحان ہے جس کا اظہار کسی خاص ہستی کو کسی حد تک پسند یا ناپسندیدگی کے ساتھ جانچ کر کیا جاتا ہے۔ اس تعریف سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

● رویہ ایک نفسیاتی تصور ہے۔ یعنی جب کوئی انسان کسی چیز کے بارے میں اپنا رویہ ظاہر کرتا ہے تو وہ رویہ نفسیاتی رجحان سے متعلق ہے۔

● اس تعریف میں دوسری بات entity کی ہے۔ یہ ہستی کے شکل میں بھی ہو سکتی ہے اور چیزوں کے شکل میں بھی۔

● آخر میں جو طر فدار ی اور غیر طر فدار ی کی بات سامنے آتی ہے۔ یعنی رویہ کو پسند و ناپسند کے ساتھ جانچ کر کیا جاتا ہے۔

Bruvold (1980) کے مطابق رویہ کی تعریف مندرجہ ذیل ہیں:

“An attitude may be defined as a positive or negative affective reaction toward a denotable abstract or concrete object or proposition”.

ایک رویہ کی تعریف کسی قابل تجریدی یا ٹھوس چیز یا تجویز کی طرف مثبت یا منفی اثر انگیز رد عمل کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ اس تعریف سے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔

● مثبت یا منفی اثر انگیز رد عمل۔ یعنی رویہ جب بھی لوگوں کے ذریعہ ظاہر ہوگا اس کی شکل دو طرح کی ہوگی۔ یا تو وہ مثبت ہوگا یا منفی ہوگا۔

● اگر رویہ کس چیز کے لئے ہوگا تو وہ تجریدی یا ٹھوس ہوگا۔ جب کسی بھی چیز کے بارے میں رویہ ظاہر کرتا ہے تو وہ چیز کی شکل تجریدی یا ٹھوس ہوگی اور تجویز کے طرف اشارہ کرے گی۔

Crystal (1997) کے مطابق رویہ کی تعریف اس طرح ہے:

“Attitudes are the feelings people have about their own language or the languages of others.

Thus, attitude to language is a construct that explains linguistics behavior in particular”.

رویے وہ احساسات ہیں جو لوگ اپنی زبان یا دوسروں کی زبانوں کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اس طرح زبان کا رویہ ایک ایسی تعبیر ہے جو خاص طور پر لسانی رویے کی وضاحت کرتا ہے۔

اس تعریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کا احساس بھی رویہ ہے جو اپنی زبان کے لئے ہو یا دوسروں کی زبان کے لئے۔ اس لئے اسے لسانی رویے سے تعبیر کیا ہے۔

Kegen, Hanemann and Segal (1994) نے رویے کے بارے میں اپنا نظریہ اس طرح سے ظاہر کیا کہ جیسے جیسے فرد

بڑا ہوتا ہے وہ، مختلف نسلی گروہوں، غیر ملکیوں، امیروں، غریبوں، مردوں، عورتوں، مسائل، حکومتی پالیسی وغیرہ کے ارکان کے تئیں

مضبوط عقائد اور احساسات یا رویے حاصل کرتا ہے۔ سیاسی جماعتوں، قومی سیکورٹی، اور معاشرے کے دیگر تمام مسائل اور اداروں کے بارے میں رویہ سخت رویہ ہوتا جاتا ہے۔ رویے زندگی بھر ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لوگ بہت زیادہ ان چیزوں کے حق کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ جن کے بارے میں ان کا رویہ مثبت ہوتا ہے اور بہت سارے چیزوں کے خلاف منفی رویے ہیں۔ ہر ایک جگہ اگر آپ غور و فکر کریں تو لوگوں کے رویہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ یا تو وہ کسی عنوان پر اپنے رویہ کا اظہار خیال کرتے نظر آتے ہیں یا لوگوں کے بارے میں بھی بولتے رہتے ہیں۔ یہ سبھی چیزیں ماحول کے ربط میں آنے سے رد عمل ظاہر کرتی ہیں۔

Ajzen (1975) کے مطابق:

“Attitude is a learned predisposition to respond in a consistently favourable or unfavourable manner with respect to object.”

یعنی رویہ ایک سیکھا ہوا رجحان ہے جو دی گئی شے کے سلسلے میں مستقل طور پر موافق یا غیر موافق انداز میں جواب دیتا ہے۔ اس تعریف سے مندرجہ ذیل باتیں سمجھ میں آتی ہیں:

- رویہ ایک سیکھا ہوا رجحان ہے۔
 - رویہ کسی شے (Object) کے لئے ہوتا ہے۔
 - رویہ موافق بھی ہو سکتا ہے اور غیر موافق بھی۔
 - شے میں بہت ساری چیزیں شامل ہیں جیسے لوگ، چیزیں، واقعات اور مسائل وغیرہ۔
- اس تعریف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ رویہ وہ نقطہ نظر یا احساسات ہے جو کسی خاص چیز پر عمل کرنے کے رجحان کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ رویہ ہمیشہ کسی چیز کے طرف ہوتا ہے۔ رویہ اشیاء لوگوں، خیالات، اداروں، اصولوں اور دیگر چیزوں کے بارے میں بتاتا ہے۔
- لہذا رویہ کسی بھی چیز کے لئے اظہار خیال ہے اور رویہ کا تعلق خیالات کے ساتھ ساتھ احساسات اور جذبات سے بھی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- رویہ کی تعریف اپنے لفظوں میں بیان کریں۔
2- رویہ کے لئے Allport کی تعریف کیا ہے اور یہ تعریف کی اہمیت بیان کریں؟

8.3.1 رویہ کا تصور (Concept of Attitude)

کسی چیز کو ہم کتنا پسند یا نا پسند کرتے ہیں اس سے ہمارا اس چیز کے لئے طرزِ عمل معین ہوتا ہے۔ کسی چیز کو ہم کتنا پسند یا نا پسند کرتے ہیں رویہ اس کا اظہار کرتا ہے۔ صحیح معنی میں اگر ہم رویہ لفظ کے لفظی معنی کو دیکھیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ رویہ کا لفظ لاطینی لفظ Optus سے آیا ہے جس کا مطلب مناسب یا مطابقت یا موافقت ہے۔ یعنی طرزِ عمل اور حالت۔ رویہ عقیدہ اور احساسات ہیں جو کسی چیز، انسان اور واقعات

کے لئے ہمارے ردِ عمل کو بتاتا ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی خراب انسان ہے تو ہم اسے ناپسند کرتے ہیں اس سے دوستانہ تعلق نہیں بناتے۔ رویہ کسی چیز کے لئے مثبت منفی اور مخلوط ہوتا ہے۔ ہمارا رویہ معلومات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہئے تو کچھ لوگ اس کے لئے مثبت اور کچھ لوگ منفی رویہ رکھتے ہیں۔ رویہ کی بنیاد میں کچھ نفسیاتی عوامل بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسے تصورات، اقدار، عقیدہ وغیرہ۔ یہ سارے انسان کا رویہ بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ خاندان بھی رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔ خاندان میں والدین، بھائی، بہن بڑے شامل ہیں۔ سماج میں کسی فرد کا رویہ بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ سیاسی عوامل بھی رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے اور معاشی عوامل جیسے تنخواہ، رتبہ اور کام۔

رویہ کی مختلف تعریفوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ رویہ سیکھے ہوئے تجربات کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جو کسی فرد کو مخصوص لوگوں، اوقات اور حالات کے سامنے مخصوص طرزِ عمل کی نمائش کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ یعنی رویہ ایک لفظ ہے جو کسی خاص حالت میں کام کرنے کے انفرادی رجحان کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ لفظ رویہ کا استعمال اس بات پر مبنی ہے کہ کوئی کیا کہتا ہے یا کرتا ہے۔ یعنی اس شخص کی پسندی یا پسندی شامل ہے۔

اوپر کی تفصیل سے ہم نے دیکھا کہ رویوں کو کسی اشیاء کی مجموعی تعین قدر کے طور پر سوچا جاسکتا ہے۔ جس میں پسندگی اور ناپسندی شامل ہیں۔ اس طرح سے اسی نقطہ نظر کی وجہ سے بہت سارے ماڈل ہمارے سامنے ہیں۔ سارے ماڈل میں ایک ماڈل بہت ہی اہم ہے جسے کثیر اجزاء کے ماڈل کے نام سے جانتے ہیں۔

Wood and Wood (1980) نے رویہ کو کسی شخص چیز، صورتِ حال یا مسئلے کی نسبتاً مستحکم پیمائش کے طور پر دیکھا ہے۔ اس

کثیر اجزاء کا ماڈل مطابق رویہ کے تین اجزاء ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1- وقوفی اجزاء (Cognitive Components)

2- تاثراتی اجزاء (Affective Components)

3- طرزِ عملی اجزاء (Behavioural Components)

مندرجہ بالا اجزاء کی تفصیل نیچے دی جا رہی ہے۔

1- وقوفی اجزاء (Cognitive): وقوفی اجزاء سے مراد وہ عقائد، خیالات اور صفات ہیں۔ جنہیں ہم کسی خاص چیز سے جوڑتے ہیں یعنی اس کی تشکیل دیتے ہیں۔ رویہ کا وقوفی جزو ایک شخص کے علم کی نمائندگی کرتا ہے جو مختلف درجات کے ساتھ اس کے بارے میں ہے کہ کیا سچ ہے یا غلط اچھا ہے یا بُرا۔ دوسرے لفظوں میں بہت سے معاملات میں ایک شخص کا رویہ بنیادی طور پر رویہ آبجیکٹ کے بارے میں مثبت اور منفی صفات پر غور کرنے پر مبنی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی نیا نئی موبائل خریدتا تو اس نے مختلف موبائل کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر بھی غور و فکر و توجہ مرکوز کرنے کے بعد اسے خریدنا ہو گا۔ اس مثال میں مختلف موبائل کے لئے مثبت اور منفی خصوصیات سے متعلق شعوری غور و فکر کے ذریعہ مختلف موبائل کے تئیں تشکیل ہوا۔ اس سے تو یہ پتا چلتا ہے کہ وقوف کا بہت سے قسم کے رویوں پر اثر پڑتا ہے۔ وقوف عقائد کی شکل میں رویوں کے لئے نقطہ نظر کا ایک کلیدی حصہ ہے۔

2- تاثراتی اجزاء (Affective Component): دوسرا جزو یا اجزاء تاثراتی جزو یا اجزاء ہے۔ اسے ہم جذباتی اجزاء کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ یعنی وہ رویہ جو اشیاء کے تئیں انسان کے جذبات پر مشتمل ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں رویوں کی جذباتی جزو سے مراد کسی رویہ جو اشیاء میں وابستہ احساسات یا جذبات ہیں۔ مؤثر ردِ عمل رویوں کو متعدد طریقوں سے متاثر کرتے ہیں۔ ایک بنیادی طریقہ جس میں احساسات رویہ کو متاثر کرتے ہیں وہ جذباتی یا تاثراتی ردِ عمل کی وجہ سے ہے جو رویہ کے آبجیکٹ کے نمائش کے بعد فرد میں پیدا ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر لڑکیاں یہ کہتی ہیں کہ کا کروچ انہیں خوفزدہ کرتی ہیں، یہ آپ نے مشاہدہ بھی کیا ہوگا۔ یہ منفی تاثراتی ردِ عمل کا کروچ کے بارے میں منفی رویہ پیدا کرنے کا امکان بن جاتا ہے۔ احساسات رویہ کی اشیاء کے ساتھ کئی طریقوں سے وابستہ ہو سکتے ہیں۔

3- طرزِ عملی جزو (Behavioural Component): یہ تیسرا جزو ہیں جسے طرزِ عملی اجزاء کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رویہ کی اشیاء کے لئے ہمارا برتاؤ یا طرزِ عمل کیا ہے۔ ایسے طرزِ عملی جزو اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیونکہ مناسب حالات میں اشیاء کے لئے طرزِ عمل کرنے کی شدت کے اثر کو جنم دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مختلف محققین نے اس بات کا اندازہ کرنے کے لئے کلاسیکی مشروطیت پیراڈائمز کا استعمال کیا ہے کہ کس طرح متاثر کن معلومات کو ایک ساتھ جوڑنا مثبت یا منفی رویہ پیدا کر سکتا ہے۔

لہذا رویہ کا تعلق عمل سے ہے جس میں کسی شے کے بارے میں اسے پسند یا ناپسند کرنا، اچھا یا برا سمجھنا شامل ہے۔ یعنی انسان کا مخصوص ردِ عمل کسی بھی شے کے بارے میں ہو سکتا ہے۔ وہی ردِ عمل رویہ کہلاتا ہے۔

جنگ (Jung) کی رویے کی تعریف کے مطابق رویوں کی اقسام اور خصوصیات ہیں۔ ان کے مطابق رویہ کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- مضمحل اور واضح رویے (Implicit and Explicit Attitude): ان کا تعلق اس بات سے ہے کہ کس طرح اندرونی حرکات اور بیرونی محرکات انسانی اعمال اور رویوں میں تبدیلیوں کو متاثر کرتے ہیں۔
- 2- شعوری اور لاشعوری رویہ: (Conscious and the unconscious Attitude) شعوری ولا شعوری مختلف مواد کا مجموعہ ہوتا ہے ان کی موجودگی انتہائی کثرت سے ہوتی ہے۔
- 3- ایکسٹروورژن اور انٹروورژن رویہ: (Extraversion and Introversion Attitude) اس کا مطلب ہے کہ کچھ فرد خاموش رہتے ہیں اور کچھ سماجی ہوتے ہیں۔ انفرادی اختلافات کی یہ خصالتیں کسی چیز، واقعات، کسی صورت حال کی طرف انفرادی رویوں کو متاثر کرتی ہیں۔
- 4- عقلی اور غیر معقول رویے: (Rational and Irrational Attitude): اعمال کی شکل میں رویوں کو جائز اور درست کیا جاسکتا ہے۔ عقلی رویہ سوچ اور احساس کی نفسیاتی افعال میں تقسیم ہوتا ہے اور غیر معقول رویہ وجدان کے نفسیاتی افعال میں تقسیم ہوتا ہے۔
- 5- انفرادی اور سماجی رویہ: (Individual and Social Attitude): اس کا تعلق کسی معاشرے میں قابل قبول رویے کے اصول سے ہے ایک معاشرے میں قابل قبول رویے دوسرے معاشرے میں قابل قبول نہیں ہو سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)

- 1- رویہ کا تصور بیان کریں۔
- 2- وقوفی اجزاء کا معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 3- تاثراتی اجزاء کا معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 4- طرزِ عملی اجزاء کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

8.3.2 رویہ کی نوعیت (Nature of Attitude)

رویہ کو ایک طریقہ یعنی ایک جزو کے طور پر تعریف بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ رویہ سیکھا ہوا رجحان ہے جو دیئے گئے شے کے سلسلے میں مستقل طور پر پسند یا ناپسند، موافق یا غیر موافق انداز میں جواب دیتا ہے۔ اوپر کے تفصیل میں تین اجزاء ماڈل کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ جس میں ہم لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ رویہ وقوفی، تاثراتی اور طرزِ عمل ہوتا ہے۔

قیاس کیجئے کہ اگر آپ اپنے کالج کا پہلا دن گزارنے کے بعد جب آپ کسی دوست سے ملتے ہیں تو وہ آپ کو اس دن کے بارے میں پوچھنے لگتا ہے کہ دن کیسے گزرا۔ پھر آپ بتانے لگتے ہیں کہ آج کا دن اچھا رہا۔ پہلے تو اساتذہ کا اچھا لیکچر سننے کو ملا تو آپ نے اپنا رویہ اظہار کیا۔ رویہ کی نوعیت مندرجہ ذیل باتوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے:

● رویہ ایک پیچیدہ تصور ہے۔ اسے شخصیت، عقیدے، اقدار، طرزِ عمل اور محرکہ کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے اور یہ ہماری سوچ کو متعین کرتا ہے۔

● گرچہ احساسات، عقیدہ رویہ کے اندرونی عوامل ہیں لیکن اسے ہم طرزِ عمل سے دیکھ سکتے ہیں۔

● رویہ حالات کو دیکھنے میں مدد کرتا ہے اور اس حالات میں ہمارا طرزِ عمل کیسا ہو۔

رویہ کی نوعیت کو مزید جاننے کے لئے مندرجہ ذیل نکات بہت ہی اہمیت کا حامل ہیں:

● ویلنس کا پہلو: (Aspect of Valence) واقعہ کی طرف مواقف اور غیر مواقف سے متعلق ہے۔ یعنی اس سے مراد سوال میں

موجود شے یا واقعہ کے موافقت اور غیر موافقت کتنی ہے اس کے بارے میں بتاتا ہے۔

● کثیر الجہتی کے پہلو: (Aspects of Multiplexity) یعنی رویہ کو تشکیل دینے والے عنصر کی تعداد کتنی ہے۔ دوسرے لفظوں

میں رویے کے اجزاء میں کثیر الجہتی کی خصوصیت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے اجزاء کی تعداد جو کسی جزو میں عناصر کی تعداد جتنی

زیادہ ہوگی اتنا ہی پیچیدہ ہوگا۔

● ضرورت کے پہلو سے تعلق: (Relation to Need Aspect) یہ ضرورتوں کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔

- مرکزی پہلو (Centrality Aspect) رویہ آبجیکٹ کی اہمیت کسی بھی چیز پر یا کسی کی طرف بتاتی ہے۔
- لہذا رویہ کی نوعیت میں خاص طور سے ویلینس کے پہلو، کثیر الجہتی کے پہلو، ضرورت کے پہلو اور مرکزی پہلو کی شمولیت ہے۔ جو سبھی چیز مل کر رویہ کی نوعیت کو بتاتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- رویہ کی نوعیت بیان کریں۔
2- رویہ کے Valence کے پہلو کو بیان کریں۔

8.3.3 رویہ کی خصوصیات (Characteristics of Attitude)

رویہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- تاثراتی اور وقوفی توافق: تاثراتی اور وقوفی عوامل کے درمیان کتنی حد تک موافقت / مطابقت ہے جو رویے طرزِ عمل کے تعلق کو متاثر کرتا ہے۔ ان دونوں میں جتنا زیادہ ہو گا اتنا زیادہ طرزِ عمل کا تعلق مضبوط ہو گا۔
- 2- مضبوطی: رویہ بلا واسطہ چیزوں کی تجربات پر منحصر ہوتا ہے۔ یعنی کہ جب انسان ماحول کے ساتھ بلا واسطہ طور پر ربط میں آتا ہے تو اس رویہ میں مضبوطی آتی ہے۔
- 3- قوت کشش (Valence) یہ کسی چیز کے پسند اور ناپسند کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگر ایک شخص کا کسی چیز کے لئے تعلق نہیں ہے تو اس کے رویے کا قوت کشش کم ہوگی۔
- 4- کثرت: کثرت رویہ بنانے میں مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی فرد صرف ڈاکٹر بننے میں دلچسپی دکھاتا ہے اور دوسرا یہ کہ دلچسپی کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے۔
- 5- رویہ سیکھا جاتا ہے: رویہ کے بارے میں مشہور ہے کہ رویہ پیدا انشی نہیں ہوتا بلکہ یہ سیکھا جاتا ہے۔ اور اس کا اکتساب ماحول سے ہوتا ہے۔ کسی کے ربط میں آنے سے بھی ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ بدلتے بھی رہتا ہے۔
- 6- رویہ اپنایا جاتا ہے: رویہ کی خصوصیات یہ ہے کہ اسے اپنایا جاتا ہے۔ جیسے کسی کو تعلیم کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو اس کا رویہ اپنانے کی بھی ہوتی ہے۔
- 7- یہ ایک نقطہ نظر ہے: یہ یا تو پائیدار یا دوسری صورت میں ہوتی ہے۔ صحیح یا غلط جو کوئی شخص کسی تصور، چیز یا لوگوں کے طرف رکھتا ہے۔
- 8- اس میں شخصیت کے بعض پہلو شامل ہیں جیسے دلچسپیاں، تعریفیں اور سماجی طرزِ عمل۔
- 9- سمت، شدت اور عمومیت رویہ کے پہلو میں شامل ہوتے ہیں۔

10۔ رویہ پلکار ہوتا ہے: انسان کا رویہ معین نہیں ہے یہ کبھی بھی بدل سکتا ہے۔

مندرجہ بالا خصوصیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رویہ میں کون سی چیزیں شامل ہیں اور جب کہ Attitude اسکیل بنایا جاتا ہے تو اوپر کی ان خصوصیات کو دھیان میں رکھا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ رویہ کی خصوصیات بیان کریں۔

8.3.4 رویہ کی تشکیل (Formation of Attitude)

ماہرین نفسیات اور تحقیق کے بنیاد پر یہ بتایا جاسکتا ہے کہ کئی طریقے ہیں جس سے ہم رویوں کو تشکیل دے سکتے ہیں۔ رویہ کی تشکیل میں ہمارے ابتدائی ایجنٹوں میں سے ایک ہمارے والدین ہیں، بعد میں ہمارے ساتھی اور میڈیا بھی ہے۔ لیکن آج کل دیکھنے کو یہ مل رہا ہے کہ سماجی میڈیا یعنی فیس بک، واٹس ایپ بھی رویہ کی تشکیل میں اہم رول ادا کر رہی ہے۔ رویہ کی تشکیل میں کچھ نظریات مندرجہ ذیل طور پر شامل ہیں۔

1۔ کلاسیکی مشروطیت: (Classical Conditioning): یہ نظریہ Pavlov نے دیا تھا جنہوں نے ایک کتا پر اپنا تجربہ کیا۔ کتوں میں اپنے تجربات میں انہوں نے پایا کہ ایک غیر مشروط محرک (گھنٹی) کو ایک مشروط محرک (کتا) کے ساتھ بار بار جوڑنے کے ک بعد موخر الذکر ایک مشروط رد عمل (لار) (لعب) پیدا کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ جیسا کہ پرانے غیر مشروط رد عمل (لعب) میں ہوتا ہے۔ یہ اس لئے یہ تجویز کیا گیا کہ جس طرح ایک گھنٹی جسمانی رد عمل کو جنم دے سکتی ہے اسی طرح کلاسیکی مشروطیت پہلے کی غیر جانبدار چیز کے لئے مثبت منفی رویہ پیدا کر سکتی ہے۔

2۔ آپرینٹ مشروطیت (Operant Conditioning): اس نظریہ کے مطابق مثبت نتائج کے پیروی کرنے والے رویہ مضبوط ہوتے ہیں جب کہ منفی رویے والے نتائج کے آنے پر اسے دبا دیا جاتا ہے۔ یعنی دوسرے لوگوں کی طرف سے جس حد تک رویوں کو زبانی یا غیر زبانی طور پر تقویت ملتی ہے وہ رویوں کے حصول اور دیکھ بھال کو متاثر کرے گی۔

3۔ مشاہداتی اکتساب (Observational Learning): مشاہداتی اکتساب کا مطلب ہے دیکھ کر سیکھنا۔ کیونکہ یہ سچ ہے کہ لوگ محض انعامات اور سزاؤں کو دیکھ کر رویے حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ رجحان جس کے ذریعے کوئی شخص محض دوسروں کو دیکھ کر طرز عمل یا سوچ کی نئی شکلیں حاصل کرتا ہے اسے مشاہداتی اکتساب کہا جاتا ہے۔ اس طرح ماہرین یہ مانتے ہیں کہ رویہ پیدا انٹی نہیں ہوتے بلکہ بنائے جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا نکات کے علاوہ مندرجہ ذیل ذرائع شامل ہیں۔

i. بلا واسطہ شخص تجربات: ایک شخص کا بلا واسطہ تجربات کسی چیز کے لئے رویہ قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ایک فرد کا ذاتی تجربات

چاہے وہ اچھا ہو یا خراب اس کی رویے کی گہرائی کو متاثر کرتا ہے۔ یہ رویہ جو ذاتی تجربات پر قائم ہوتے ہیں اس کو بدلنا بہت مشکل ہے۔

ii. اختلاف: کبھی کبھی ایک فرد رویے کے ساتھ سامنا کرتا ہے جو پہلے کے رویے سے اختلاف کرتا ہے۔ ایسے حالات میں پرانے رویے نئے رویے کے ساتھ منتقلی ہوتی ہے۔

iii. خاندان اور ہم ساتھی: خاندان اور ہم ساتھی کے درمیان انسان ہمیشہ سے رہتا آیا ہے اور جیسے ہی بڑا ہوتا ہے اپنے ساتھیوں کے نزدیک آتا ہے۔ جس کا اثر سیدھے بچے کی نشوونما پر پڑتا ہے اور اس کے ساتھ رویہ کی تشکیل ہوتی ہے۔ یہ ماحول کے اثرات ہیں۔

iv. آس پڑوس: آس پڑوس جہاں ہم رہتے ہیں۔ یہ ثقافتی اور مذہبی گروہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پڑوسی ہیں۔ یہ کہیں سے یعنی کوئی بھی علاقہ ہو مختلف ثقافت رکھتے ہیں۔ اس میں سے کچھ کو تسلیم کرتے ہیں اور کچھ کو ناپسند۔ اس سے ہمارا رویہ بنتا ہے۔

v. معاشی حالت اور پیشہ: ایک فرد کی رویہ کی تشکیل میں معاشی حالت اور پیشہ اثرات ڈالتے ہیں۔ ہمارے سماجی اور معاشی پس منظر ہمارے موجودہ اور مستقبل کے رویہ پر اثرات ڈالتے ہیں۔ تحقیقوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ لوگوں کا روزگار، لوگوں کا مذہب اور معاشی اقدار رویہ کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

vi. ماس کمیونیکیشن: رویہ اقدار کے مقابلے کم مستحکم ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اشتہار ہمارے رویہ کو تبدیل اور تشکیل کرتی ہے۔ لہذا رویہ کی تشکیل کے لئے مندرجہ بالا نکات اہم رول ادا کرتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- کلاسیکی مشروطیت نظریہ کا رویہ کی تشکیل میں کردار بیان کریں۔
2- رویہ کی تشکیل کیسے ممکن ہے بیان کریں۔

8.3.5 رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors influencing Attitude)

رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل کے لئے آپ اگر غور و فکر کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سبھی چیزیں جو آپ کے آس پاس ہے وہ رویہ کو متاثر کرتی ہے۔ یہاں رویہ کو متاثر کرنے والے کچھ عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

1- خاندان: بہت سارے تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ والدین اور گھر کے دیگر افراد کے رویہ کو متاثر کرنے میں مثبت رول ادا کرتی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص خاندان کے بغیر نہیں رہ سکتا اور اس کی بنیادی ضرورت وہیں سے مکمل ہوتی ہے۔ اس لئے خاندان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

2- ہم ساتھی: لوگ کہیں بھی ہوں چاہے وہ سماج میں ہوں یا اسکول، کالج یا پھر جہاں وہ کام کر رہے ہوں سبھی جگہ ان کے ہم ساتھی ہوتے

- ہیں جس سے انسانوں پر ایک دوسرے کے اثرات پڑتے ہیں۔ اور یہ ان کی رویہ کو بھی متاثر کرتی ہے۔
- 3- سماج: جہاں انسان رہتا ہے وہاں وہ بہت سے لوگوں کے رابطہ میں آتا ہے جس کا اثر اس کی رویہ کی تشکیل میں پڑتا ہے یعنی رویہ کو متاثر کرتا ہے۔
- 4- نفسیاتی عوامل: کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اندرونی طور پر بھی بہت سی چیزوں کو محسوس کرتا ہے جسے نفسیاتی عوامل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو رویہ کو متاثر کرتی ہے۔
- 5- سیاسی عوامل: سیاسی پارٹیاں رویوں کی تشکیل میں گہرا اثر رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ فرد کے اندر آہستہ آہستہ نفہم پیدا کرتی ہے اور اس سے اس کے رویہ میں اثر پڑتا ہے۔
- 6- معاشی عوامل: انسان کے رویہ کو معاشی عوامل مثبت طور پر اثر انداز کرتی ہے۔
- 7- ذرائع ابلاغ: ابلاغ کے طور پر ٹیلی ویژن، ریڈیو جیسے ذرائع ابلاغ لوگوں کی رائے اور عقائد کی تشکیل میں بہت ہی اثر رکھتی ہے۔ کسی چیز کے بارے میں نئی معلومات موجود ہیں جو اس کے بارے میں نئی علمی رویوں کے ابھرنے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔
- اس طرح رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل بہت سارے ہیں۔ جو اوپر بتائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ عوامل ہو سکتے ہیں جو رویہ کو بلا واسطہ یا بالواسطہ اثر انداز کرتی ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1- رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل کو بیان کریں۔
2- خاندان کیسے رویہ کو متاثر کرتا ہے؟ بیان کریں۔

8.4 خلاصہ (Summary)

روہی انسانی شخصیت کا ایک اہم نفسیاتی پہلو ہے جو کسی فرد کے خیالات، احساسات اور طرزِ عمل کو متاثر کرتا ہے۔ یہ دراصل ایک سیکھا ہوا رجحان ہے جو تجربات، مشاہدات اور سماجی تعامل سے پیدا ہوتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق رویہ ایک ذہنی و اعصابی آمادگی ہے جو انسان کے ردِ عمل کو کسی شے، فرد یا صورتِ حال کے حوالے سے متعین کرتی ہے۔ Allport کے مطابق، رویہ ایک منظم ذہنی حالت ہے جو تجربے سے پیدا ہوتی ہے اور فرد کے ردِ عمل پر اثر ڈالتی ہے، جب کہ Eagly اور Chaiken نے اسے کسی شے کے بارے میں پسند یا ناپسند کے اظہار پر مبنی نفسیاتی رجحان قرار دیا ہے۔

روہی کے تین اجزاء ہوتے ہیں: وقوفی (Cognitive)، تاثراتی (Affective) اور عملی (Behavioral)۔ وقوفی جزو فرد کے علم اور عقائد سے تعلق رکھتا ہے، تاثراتی جزو جذبات و احساسات کو ظاہر کرتا ہے، اور عملی جزو فرد کے برتاؤ میں جھلکتا ہے۔ رویہ کی

نوعیت پیچیدہ ہے کیونکہ یہ صرف احساسات تک محدود نہیں بلکہ شخصیت، اقدار، اور تجربات سے جڑا ہوا ہے۔ یہ رویہ سیکھا بھی جاتا ہے اور وقت کے ساتھ بدل بھی سکتا ہے۔

رویہ کی تشکیل مختلف ذرائع سے ہوتی ہے۔ ابتدائی طور پر خاندان، والدین اور ابتدائی سماجی ماحول فرد میں بنیادی رجحانات پیدا کرتے ہیں۔ تعلیمی ادارے، مذہبی عقائد، ہم جماعت، ثقافتی اقدار، اور ذرائع ابلاغ بھی رویہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تجربات اور مشاہدات کے ذریعے انسان مخصوص حالات میں مثبت یا منفی رجحان اختیار کرتا ہے۔

رویہ پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں ذاتی تجربات، سماجی اثرات، تعلیم، مذہب، ثقافت، اقتصادی حیثیت، اور ذرائع ابلاغ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، شخصیت کی ساخت، جذباتی کیفیت، اور سماجی تربیت بھی رویہ کو متاثر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، مثبت تجربات فرد کے رویے کو مضبوط اور پائیدار بناتے ہیں، جب کہ منفی تجربات تعصب یا منفی رجحان پیدا کر سکتے ہیں۔

یوں رویہ ایک متحرک اور بدلنے والا نفسیاتی مظہر ہے جو سیکھنے، سمجھنے، اور سماجی تجربات کے زیر اثر تشکیل پاتا ہے، اور انسان کے فیصلوں، تعلقات اور طرز زندگی پر گہرے اثرات ڈالتا ہے۔

8.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- رویہ آمادگی کی ایک ذہنی اور اعصابی حالت ہے جو تجربے کے ذریعے منظم ہوتی ہے۔
- رویہ ایک نفسیاتی رجحان ہے جس کا اظہار کسی خاص ہستی کو کسی حد تک پسند یا ناپسندیدگی کے ساتھ جانچ کر کیا جاتا ہے۔
- رویہ کا لفظ لاطینی لفظ 'Output' سے آیا ہے۔ جس کا مطلب مناسب، مطابقت یا موافقت ہے۔
- رویوں کی وقوفی اجزاء سے مراد وہ عقائد، خیالات اور صفات ہیں جنہیں ہم کسی خاص چیز سے جوڑتے ہیں یعنی اس کی تشکیل دیتے ہیں۔
- تاثراتی اجزاء کو جذباتی اجزاء کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس میں وہ رویہ شامل ہے جس میں اشیاء کے تئیں انسان کے جذبات پر مشتمل ہوتا ہے۔
- مضمر اور واضح رویے کا تعلق اس بات سے ہے کہ کس طرح اندرونی حرکات اور بیرونی محرکات انسانی اعمال اور رویوں میں تبدیلیوں کو متاثر کرتے ہیں۔
- انفرادی اور سماجی رویہ کا تعلق کسی معاشرے میں قابل قبول رویے سے ہے۔
- کلاسیکی مشروطیت کے مطابق یہ تجویز کیا گیا کہ جس طرح ایک گھنٹی جسمانی رد عمل کو جنم دے سکتی ہے اسی طرح غیر جانبدار چیز کے لئے مثبت یا منفی رویہ پیدا کر سکتی ہے۔
- جو عام طور پر ایک شخص کے رویے سے ظاہر ہوتا ہے۔
- آپرینٹ مشروطیت کے مطابق مثبت نتائج بے حد مضبوط ہوتے ہیں وہیں منفی نتائج کو دبا دیا جاتا ہے۔

- رجحان جس کے ذریعے کوئی شخص محض دوسروں کو دیکھ کر طرز عمل یا سوچ کی نئی شکلیں حاصل کر لیتا ہے۔ اسے مشاہداتی اکتساب کہتے ہیں۔
- رویے کی کو متاثر کرنے والے عوامل ہیں، شخصی تجربات، خاندان اور ہم ساتھی، معاشی حالت، میڈیا اہم رول ادا کرتی ہے۔

8.6 فرہنگ (Glossary)

روییہ (Attitude)	کسی کی پسند اور ناپسندیدگی کو بتاتا ہے۔ سوچنے یا کسی چیز کے بارے میں محسوس کرنے کا ایک مستقل طریقہ۔
وقونی (Cognitive)	وقونی کا تعلق ذہن سے ہے۔
تاثراتی (Affective)	تاثراتی کا تعلق جذبات سے ہے۔
ویلینس (Valence)	واقعہ کے طرف موافق یا غیر موافق سے متعلق ہے کسی چیز کی پسند اور ناپسند کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
مضمّر (Implicit)	کس طرح اندرونی حرکات انسانی رویوں کو تبدیل کرتا ہیں۔
ایکسٹروورزن (Extraversion)	سماجیت کی خصوصیات
انٹروورزن (Introversion)	کچھ فرد اپنے آپ تک محدود ہوتے ہیں۔
مشروطیت (Conditioning)	کسی چیز کے وجہ سے فرق پڑتا ہے۔

8.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- رویہ کو ظاہر کرتی ہے۔

(A) طرز عمل (B) شکل (C) لکھنا (D) ان میں سے کوئی نہیں

2- Optus کس زبان کا لفظ ہے؟

(A) یونانی (B) انگریزی (C) لاطینی (D) ان میں سے کوئی نہیں

3- Allport کی تعریف میں شمولیت ہے۔

(A) آمادگی کی ذہنی اور اعصابی حالت (B) تجربے کے ذریعہ منظم ہونا

(C) اور B دونوں (D) ان میں سے کوئی نہیں

4- رویہ کے تین اجزاء کون ہیں؟

- (A) جذباتی، جسمانی، وقوفی
(B) وقوفی، تاثراتی اور طرزِ عمل
(C) مثبت، منفی اور نیوٹرل
(D) ان میں سے کوئی نہیں

5- رویہ کا کون جزو کسی سبجیکٹ کے بارے میں کسی شخص کے خیالات، عقائد کو شامل کرتا ہے۔

- (A) تاثراتی جزو (B) وقوفی جزو (C) طرزِ عمل جزو (D) ان میں سے کوئی نہیں

6- کون سماجی عنصر رویوں پر گہرا اثر ڈال سکتا ہے؟

- (A) ذاتی عقائد (B) سماجی اصول (C) جذباتی تجربات (D) ان میں سے کوئی نہیں

7- رویوں کی مثال کیا ہے؟

- (A) کسی شخص کا پسندیدہ رنگ
(B) کسی شخص کا پسندیدہ فلم
(C) سزائے موت کے بارے میں ایک شخص کی رائے
(D) ان میں سے کوئی نہیں

8- مندرجہ ذیل عوامل میں سے کون سا رویہ کی مضبوطی کی متاثر کر سکتا ہے؟

- (A) موضوع میں مہارت (B) ایک سازگار نتیجہ کا توقع (C) ذاتی تجربہ (D) مندرجہ بالا سبھی

9- آپرینٹ مشروطیت کیسے رویے کو متاثر کرتی ہے؟

- (A) یہ کسی چیز، شخص یا واقعہ پر مثبت جذباتی ردِ عمل پیدا کرتا ہے۔
(B) اسے مطلوبہ رویوں کو مضبوط کرنے اور ناپسندیدہ رویوں کو کمزور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
(C) یہ دوسروں کے رویوں کو دیکھنے کے بعد رویوں کو بدل سکتا ہے۔
(D) یہ علمی اختلاف کے طرف جاتا ہے۔

10- کیا رویہ بدل سکتا ہے؟

- (A) ہاں، تجربے اور نئی معلومات کے سامنے آنے سے بدل سکتے ہیں۔
(B) نہیں، رویے متعین اور ناقابلِ تبدیلی ہیں۔
(C) رویے تبھی بدل سکتے ہیں جب کوئی شخص انہیں تبدیل کرنے پر مجبور ہو۔
(D) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1- رویہ کی تعریف بیان کریں۔

- 2- رویہ ایک سیکھا ہوا رجحان ہے بحث کریں۔
- 3- رویہ کے لئے Allport کے تعریف کی اہمیت کو بیان کریں۔
- 4- رویہ کے وقوفی اجزاء سے کیا مراد ہے بیان کریں۔
- 5- رویہ کے طرزِ عملی اجزاء کے معنی و مفہوم بیان کریں۔
- 6- ویلنس (Valence) کے پہلو کا کیا مطلب ہے بیان کریں۔
- 7- انفرادی و سماجی رویہ بیان کریں۔
- 8- کلاسیکی مشروطیت کیسے رویہ کو اثر انداز کرتی ہے بیان کریں۔
- 9- آپرینٹ مشروطیت کیسے رویہ کو دیکھتی ہے بیان کریں۔
- 10- رویہ کی تشکیل کیسے ممکن ہے بیان کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- رویہ کے تصور کا تفصیلی جائزہ لیں۔
- 2- رویہ کی نوعیت بیان کریں اور رویہ کی خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔
- 3- رویہ کی تشکیل کے لئے کون سی چیزیں ذمہ دار ہیں مدلل بحث کریں۔
- 4- رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل کو بیان کریں۔
- 5- رویہ کی تعریف ماہرین کی نقطہ نظر سے بیان کریں اور اس پر تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

8.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resource)

- Agarwal, J. C. (2007). *Essentials of educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Bhatnagar, S. (1985). *Educational psychology*. Loyal Book Depot.
- Chauhan, S. S. (1992). *Advanced educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Mangal, S. K. (2003). *Advanced educational psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Mathur, S. S. (1977). *Educational psychology*. Vinod Pustak Mandir.

- Nirmala, J. (2022). *Psychology of learning and human development*. Neelkamal Publications Pvt. Ltd.
- Schopler, J., Wcisz, J., King, R., & Morgan, C. (1993). *Introduction to psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.

- پروفیسر محمد شریف خاں (2004) جدید تعلیمی نفسیات، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- ڈاکٹر آفاق قدیم خاں وسید معاز حسین (2015)، تعلیمی نفسیات کے پہلو، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل وسید اصغر حسین (2012) نفسیاتی اساس تعلیم، دکن ٹریڈرس بک سیلر، حیدر آباد۔
- محمد شریف خاں (2000) تعلیم اور اس کے اصول، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ۔
- شاذیہ رشید، نایاب (2008) تعلیمی نفسیات، جوران پبلی کیشنز لاہور۔
- ملک محمد موسیٰ شاذیہ رشید (2008) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی، جوران پبلی کیشنز لاہور۔

معروضی سوالات کے جوابی کنجی (Answer Key of MCQs)

(5) (B)	(4) (B)	(3) (C)	(2) (C)	(1) (A)
(10) (A)	(9) (B)	(8) (D)	(7) (C)	(6) (B)

اکائی 9۔ تدریس کی نوعیت

(Nature of Teaching)*

اکائی کے اجزاء

- 9.0 تعارف (Introduction)
- 9.1 مقاصد (Objectives)
- 9.2 تدریس کا تعارف: تصور، دائرہ کار، اہمیت اور نوعیت
- (Introduction to Teaching: Concept, Scope, Importance and Nature)
 - 9.2.1 تدریس کا تصور (Concept of Teaching)
 - 9.2.2 رسمی، غیر رسمی اور غیر روایتی تعلیم کے تناظر میں تدریس کا دائرہ کار
- (Scope of teaching in context of formal, informal, and non-formal education)
 - 9.2.3 تدریس کی اہمیت (Importance of Teaching)
 - 9.2.4 تدریس کی نوعیت (Nature of Teaching)
- 9.3 تدریس کا تاریخی پس منظر (Historical Perspectives of Teaching)
- 9.4 اساتذہ کے کردار اور ذمہ داریاں (Roles and Responsibilities of Teachers)
 - 9.4.1 تدریس میں پیشہ ورانہ اخلاقیات (Professional Ethics in Teaching)
- 9.5 مؤثر تدریس کے لیے ضروری مہارتیں اور صفات
- (Skills and Attributes Necessary for Effective Teaching)
 - 9.6 تدریس میں چیلنجز: عمومی چیلنجز اور ممکنہ حل
- (Challenges in Teaching: Common Challenges and Potential Solutions)
 - 9.7 خلاصہ (Summary)
 - 9.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
 - 9.9 فرہنگ (Glossary)

* Dr. Faheem Anwar Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

9.0 تمہید (Introduction)

تدریس ایک ایسا پیشہ ہے جو مختلف سرگرمیوں، مہارتوں اور ذمہ داریوں کا مجموعہ ہوتا ہے، جس کا مقصد طلباء کی سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانا اور ان کی ذاتی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ اس اکائی کا مقصد تدریس کے تصور، دائرہ کار، اہمیت، اور اس کی فطرت کو واضح انداز میں بیان کرنا ہے تاکہ تعلیم کی بنیادی باتوں کو آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکے۔ جب معلمین تدریس کے ان پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھ لیتے ہیں، تو وہ اس پیشے کے افراد اور معاشرے پر ہونے والے اہم اثرات کو زیادہ اچھی طرح سے جان سکتے ہیں۔

اس اکائی میں تدریس کے ارتقاء کی تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ معاشرتی تبدیلیوں اور ضروریات کے نتیجے میں تدریسی طریقوں میں کس طرح تبدیلی آئی ہے۔ تدریس کو صرف معلومات کی منتقلی تک محدود نہیں کیا جاسکتا، بلکہ یہ ایک مسلسل ترقی پذیر عمل ہے جو وقت اور حالات کے مطابق خود کو ڈھالتا ہے۔

اس اکائی میں اساتذہ کے مختلف کرداروں اور ان کی ذمہ داریوں کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایک استاد صرف تعلیمی مواد کو فراہم کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ وہ طلباء کی رہنمائی، ان کی صلاحیتوں کی نشوونما، اور ان کے کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، پیشہ ورانہ اخلاقیات اور معیارات جو اساتذہ کی رہنمائی کرتے ہیں، ان کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس یونٹ میں موثر تدریس کے لیے لازمی مہارتوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان میں کلاس روم کا موثر انتظام، متنوع سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت، اور جدید تدریسی طریقوں کا استعمال شامل ہیں، جو تدریس کو زیادہ موثر اور دلچسپ بھی بناتے ہیں۔ آخر میں، اس یونٹ میں تدریس کے دوران درپیش عام چیلنجوں پر بھی بات کی گئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے ممکنہ حل بھی پیش کیے گئے ہیں، جو اساتذہ کو ایک جامع اور معاون تعلیمی ماحول بنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

9.1 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کی تکمیل کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ
- تدریس کا تعارف اور اس کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- تدریس کی نوعیت سے متعلق بنیادی تصورات اور اصولوں کو واضح کر سکیں۔
- رسمی، غیر رسمی اور غیر روایتی تعلیم کے دائرہ کار کی وضاحت کر سکیں۔
- موجودہ تعلیمی طریقوں پر اہم تاریخی ادوار کے اثر و رسوخ کی وضاحت کر سکیں۔
- پیشہ ورانہ اخلاقیات کے تناظر میں اساتذہ کے کردار اور ذمہ داریوں کا جائزہ لے سکیں۔

- موثر تدریس کے لیے ضروری بنیادی مہارتوں اور خصوصیات کی شناخت اور وضاحت کر سکیں۔
- تدریس میں عام چیلنجز کا تجزیہ کر سکیں اور ممکنہ حل تلاش کر سکیں۔
- اساتذہ کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔

9.2 تدریس کا تعارف: تصور، دائرہ کار، اہمیت اور فطرت

(Introduction to Teaching: Concept, Scope, Importance and Nature)

9.2.1 تدریس کا تصور (Concept of Teaching)

تدریس ایک ایسی سرگرمی، مہارتوں کا مجموعہ، عمل اور پیشہ ہے جو طلباء کو مختلف ماحول میں علم، ہنر، اور رویے فراہم کرنے کے لیے وقف ہے۔ ایک مہارت کے طور پر، اس میں استاد کی صلاحیت شامل ہوتی ہے کہ وہ معلومات کو واضح اور موثر طریقے سے طلباء تک پہنچائے، انہیں سیکھنے کے عمل میں مشغول رکھے، اور ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ مزید برآں، ایک ماہر استاد مختلف طلباء کی ضروریات کے مطابق تدریسی طریقوں کو اپنانے کی صلاحیت رکھتا ہے تاکہ ہر طالب علم کو سیکھنے کا بہتر موقع فراہم کیا جاسکے۔

ایک پیشے کے طور پر، تدریس صرف علم کی ترسیل سے کہیں آگے بڑھ کر ہے۔ اس کے لیے تعلیمی نظریات، بچوں کی ذہنی اور جذباتی نشوونما، نصاب کی تشکیل، اور سیکھنے کے نتائج کی تشخیص کے طریقہ کار کی گہری سمجھ درکار ہوتی ہے۔ اساتذہ صرف معلومات فراہم کرنے والے نہیں ہوتے، بلکہ وہ سیکھنے کے سہولت کار (facilitator) ہوتے ہیں، جو طلباء کی فکری اور جذباتی نشوونما میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تدریس کی یہ دوہری فطرت، یعنی تدریس بطور مہارت اور تدریس بطور پیشہ، اس عمل کو نہایت متحرک اور ترقی پذیر بناتی ہے۔ اس میدان میں کامیابی کے لیے اساتذہ کو مسلسل سیکھتے رہنے اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع تلاش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح، تدریس ایک ایسی ذمہ داری ہے جو مسلسل بہتر تدریسی طریقوں اور علم کے فروغ کی متقاضی ہوتی ہے۔

9.2.2 رسمی، غیر رسمی اور غیر روایتی تعلیم کے تناظر میں تدریس کا دائرہ کار

تدریس کا دائرہ وسیع اور مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں پھیلا ہوا ہے، جس میں رسمی، غیر رسمی، اور غیر روایتی تعلیم شامل ہیں۔

(a) رسمی تعلیم (Formal Education): رسمی تعلیمی سیاق میں تدریس ایک منظم اور منضبط انداز میں ہوتی ہے، جیسے کہ اسکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں میں۔ اس میں ایک مقررہ نصاب کی پیروی کی جاتی ہے اور تعلیم کا مقصد رسمی قابلیت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس قسم کی تعلیم کا نتیجہ عام طور پر سرٹیفیکیشن یا ڈگری کی صورت میں نکلتا ہے، جو طلباء کی مہارتوں اور علم کی باقاعدہ توثیق کرتی ہے۔ رسمی تعلیم میں سیکھنے کا عمل منظم ہوتا ہے، جہاں اساتذہ طے شدہ نصاب اور طریقہ کار کے تحت طلباء کو پڑھاتے ہیں۔

(b) غیر رسمی تعلیم (Informal Education): غیر رسمی تعلیم ان روایتی تعلیمی نظاموں سے باہر ہوتی ہے اور زیادہ تر غیر ساختہ ہوتی ہے۔ یہ زندگی کے تجربات، خاندان، اور سماجی روابط کے ذریعے سیکھنے پر مشتمل ہے۔ اس قسم کی تعلیم بے ساختہ اور غیر منصوبہ بند ہوتی ہے، جیسے والدین اپنے بچوں کو روزمرہ کے کام سکھاتے ہیں یا کسی دوست سے کسی مشغلے یا دلچسپی کے بارے میں نئی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ غیر رسمی تعلیم میں سیکھنے کا مقصد واضح طور پر طے نہیں ہوتا، لیکن یہ زندگی بھر سیکھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

(c) غیر روایتی تعلیم (Non-formal Education): غیر روایتی تعلیم رسمی اور غیر رسمی تعلیم کے درمیان پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ یہ منظم تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتی ہے جو رسمی تعلیمی اداروں سے باہر ہوتی ہیں لیکن ان کا مقصد سیکھنے کے مخصوص مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس میں کمیونٹی کی تعلیم، بالغوں کی تعلیم، فاصلاتی تعلیم، اور پیشہ ورانہ تربیت شامل ہے۔ غیر روایتی تعلیم میں بھی ڈگری یا سرٹیفیکٹ فراہم کی جاتی ہے لیکن اس تعلیم کا مقصد ہمیشہ رسمی سرٹیفیکیشن نہیں ہوتا، لیکن یہ عملی مہارتیں اور علم فراہم کرتی ہے جو طلباء کی زندگیوں اور پیشہ ورانہ ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

تدریس کا یہ وسیع دائرہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ تدریس ایک لچکدار اور موافق عمل ہے جو مختلف تعلیمی ماحول اور ضروریات کے مطابق ڈھل سکتا ہے۔ یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ تعلیم صرف رسمی اداروں تک محدود نہیں ہے، بلکہ زندگی بھر سیکھنے اور سماجی ترقی میں تدریس کا ایک اہم کردار ہے۔ ہر سیاق و سباق اپنے ساتھ منفرد چیلنجز اور مواقع لاتا ہے، جو تدریس کو ایک متنوع اور ہمہ جہت پیشہ بناتا ہے۔

9.2.3 تدریس کی اہمیت (Importance of Teaching)

تدریس ذاتی اور علمی ترقی میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور انفرادی کامیابی کے ساتھ ساتھ سماجی ترقی کے لیے بھی اہم ہے۔ تدریس کے ذریعے طلباء کو ہدایت اور رہنمائی فراہم کی جاتی ہے، جو ان کی علمی صلاحیتوں اور مجموعی ترقی کو بہتر بناتی ہے۔ تدریس کی اہمیت کو مختلف زاویوں سے دیکھا جاسکتا ہے:

- سماجی نقطہ نظر: تدریس معاشرے کی تشکیل میں ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اساتذہ اقدار، روایات، اور علم کی منتقلی کے ذریعے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھتے ہیں۔ تدریس کی مدد سے افراد سماجی تعلقات کو سمجھتے ہیں، اپنے معاشرتی فرائض کو جانتے ہیں، اور ایک ذمہ دار شہری بننے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح، تدریس افراد کو سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے کے قابل بناتی ہے، جو نہ صرف ان کی اپنی زندگی بلکہ ان کے معاشرے کو بھی متاثر کرتے ہیں۔
- معاشی تناظر: معاشی ترقی میں تدریس کا کردار بہت اہم ہے۔ مؤثر تدریس طلباء کو انفرادی قوت کے لیے درکار مہارتوں اور علم سے لیس کرتی ہے، جس سے ان کی پیداوار اور اختراع کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعلیم یافتہ افراد بدلتی ہوئی ملازمت کی منڈی کے تقاضوں کا بہتر طریقے سے مقابلہ کر سکتے ہیں، اور یہ تعلیم معاشی ترقی اور عالمی مسابقت میں ایک اہم عنصر کے طور پر کام کرتی ہے۔

● ذاتی ترقی: تدریس فرد کی ذاتی ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ سیکھنے کے عمل کے ذریعے، افراد اپنی ذہنی اور جذباتی صلاحیتوں کو پہچانتے اور بہتر کرتے ہیں۔ وہ اخلاقیات، جذباتی استحکام، اور جمالیاتی تفہیم کو بھی فروغ دیتے ہیں، جس سے وہ اپنی زندگی کو با مقصد اور مکمل طور پر گزارنے کے قابل ہوتے ہیں۔ تدریس افراد کی مجموعی فلاح و بہبود میں بھی حصہ ڈالتی ہے، جس سے وہ ایک افزو دہ اور متوازن زندگی گزار سکتے ہیں۔

● عالمی تناظر: ایک باہمی مربوط عالمی معاشرے میں، تدریس بین الاقوامی مسائل کی تفہیم اور بین الثقافتی تعاون کو فروغ دینے میں مددگار ہے۔ معلمین طلباء کو دنیا کے پیچیدہ مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں، جس سے عالمی سطح پر تعاون اور بین الثقافتی ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے۔

● تکنیکی ترقی: جدید دور میں ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ، تدریس کا کردار بھی مسلسل بدل رہا ہے۔ اساتذہ طلباء کو نہ صرف ٹیکنالوجی کے استعمال کا طریقہ سکھا رہے ہیں بلکہ وہ انہیں تنقیدی سوچ اور ڈیجیٹل خواندگی کی مہارتیں بھی فراہم کر رہے ہیں، جو انہیں آن لائن دستیاب معلومات کو مؤثر طریقے سے سمجھنے اور استعمال کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

تدریس کی اہمیت نہ صرف انفرادی سطح پر ترقی کے لیے اہم ہے بلکہ اس کا معاشرتی اور معاشی پہلو بھی بہت وسیع ہے۔ اساتذہ تبدیلی کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں، جو طلباء کو ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ضروری آلات فراہم کرتے ہیں۔ تدریس کی تبدیلی کی طاقت یہ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح یہ سماجی اہداف کو آگے بڑھاتی ہے، اقتصادی ترقی کو فروغ دیتی ہے، اور ذاتی ترقی کو مضبوط کرتی ہے۔

9.2.4 تدریس کی نوعیت (Nature of Teaching)

تدریس کئی بنیادی خصوصیات اور جہتوں پر مشتمل ہے جو اس کے عمل اور اثرات کی وضاحت کرتی ہیں۔ یہ اہم پہلو تدریس کے ایک مؤثر اور جامع پیشے ہونے کی تصدیق کرتے ہیں:

● انٹرایکٹو عمل: تدریس ایک انٹرایکٹو عمل ہے جس میں استاد اور طلباء کے درمیان فعال شمولیت شامل ہوتی ہے۔ یہ ایک دو طرفہ عمل ہے، جہاں استاد اور طلبہ مل کر سیکھنے کے تجربے کو آگے بڑھاتے ہیں۔

● رہنمائی اور سہولت: استاد ایک رہنما اور سہولت کار کے طور پر کام کرتا ہے، جو طلباء کو سیکھنے کے مواد اور تصورات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ استاد محض معلومات فراہم نہیں کرتا بلکہ طلباء کو خود سے سمجھنے اور ہنر کو فروغ دینے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

● دانستہ کر اور اہداف پر مبنی: تدریس ایک مقصد پر مبنی عمل ہے، جس کے مخصوص اہداف ہوتے ہیں۔ ان میں علم کی ترسیل، مہارت کی ترقی، تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی، اور اخلاقی و سماجی اقدار کو فروغ دینا شامل ہے۔

● متحرک اور موافقت پذیر: تدریس کی نوعیت متحرک اور قابل موافقت ہے۔ استاد کو طلباء کی مختلف ضروریات اور سیکھنے کے انداز کے مطابق اپنی حکمت عملیوں کو تبدیل کرنا چاہیے تاکہ سیکھنے کے عمل کو مؤثر بنایا جاسکے۔

- علم اور ہنر کی منتقلی: تدریس میں استاد سے طلباء کی جانب علم اور ہنر کی منتقلی شامل ہوتی ہے۔ یہ علمی مواد کے علاوہ عملی اور زندگی کی مہارتوں پر بھی محیط ہوتا ہے۔
- فن اور سائنس کا امتزاج: تدریس ایک ایسا عمل ہے جس میں سائنس اور فن دونوں شامل ہیں۔ سائنسی پہلو میں تحقیقی بنیاد پر مبنی تدریسی طریقے شامل ہوتے ہیں جبکہ فنکارانہ پہلو تخلیقی صلاحیت اور وجدان پر مبنی ہوتا ہے، جس سے استاد طلباء کو بہتر طور پر مشغول کر سکتا ہے۔
- تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی: تدریس کا ایک اہم مقصد طلباء میں تنقیدی اور آزادانہ سوچ کی صلاحیت کو فروغ دینا ہے۔ اساتذہ ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں جہاں سوال کرنے اور خیالات کی تلاش کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔
- تشکیلی اثر: تدریس کا طلباء کی ذہنی، جذباتی، اور سماجی نشوونما پر اہم اثر ہوتا ہے۔ اساتذہ طلباء کی اقدار، رویے، اور افکار کو تشکیل دیتے ہیں، جو ان کی مجموعی شخصیت کو بہتر بناتے ہیں۔
- عکاسی کی مشق: موثر تدریس میں خود کا تجزیہ اور غور و فکر شامل ہوتا ہے۔ اساتذہ باقاعدگی سے اپنے تدریسی طریقوں کا جائزہ لیتے ہیں اور اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اصلاحات کرتے ہیں۔
- تعاون پر مبنی: تدریس میں اکثر طلباء، اساتذہ، اور دیگر تعلیمی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون شامل ہوتا ہے۔ یہ تعاون سیکھنے کو مزید موثر اور کامیاب بناتا ہے۔
- کرداری اور اخلاقیاتی جہتیں: تدریس ایک پیشہ ورانہ عمل ہے جس میں اہم اخلاقی اور اخلاقی تقاضے شامل ہیں۔ اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انصاف، ایمانداری، اور مثبت رویوں کا مظاہرہ کریں اور ایک محفوظ تعلیمی ماحول فراہم کریں۔
- تاحیات تعلیم: تدریس زندگی بھر سیکھنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ اساتذہ کو ہمیشہ اپنے علم اور مہارتوں کو بہتر بناتے رہنا چاہیے اور طلباء کو بھی سیکھنے کی محبت پیدا کرنے میں مدد کرنی چاہیے۔
- ان پہلوؤں کو سمجھنے سے تدریسی پیشے کی پیچیدگی اور اہمیت اور افراد اور معاشرے پر اس کے اثرات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

9.3 تدریس کا تاریخی پس منظر (Historical Perspectives of Teaching)

تدریس کی تاریخ کا مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح وقت کے ساتھ تعلیمی طریقے اور فلسفے سماجی تبدیلیوں سے متاثر ہو کر تبدیل ہوتے اور ترقی پاتے رہے ہیں۔ مختلف تاریخی ادوار کے دوران تدریس کے طریقوں میں جو تبدیلیاں آئیں، وہ نہ صرف اس وقت کے معاشرتی اور ثقافتی حالات کی عکاسی کرتی تھیں، بلکہ ان سے مستقبل کی تعلیم کو بھی ایک سمت ملی۔ ہر دور نے تعلیم کی نئی جہتوں کو متعارف کرایا، اور اس کے نتیجے میں تدریسی انداز اور نظریات میں نمایاں فرق آیا۔ آئیے تدریس کی ترقی کا مختلف تاریخی ادوار میں مختصر طور پر جائزہ لیتے ہیں:

1- قدیم دور (Ancient Period)

- قدیم مصر اور میسوپوٹیمیا: ان تہذیبوں میں تعلیم کا تعلق اکثر کاتبوں اور پادریوں کی تربیت سے تھا۔ تعلیم بنیادی طور پر خواندگی، ریاضی اور مذہبی ہدایات پر مرکوز تھی، جو ریاست اور مذہبی اداروں کی انتظامی ضروریات کو پورا کرتی تھی۔ مصر اور یونان جیسے قدیم معاشروں میں، تعلیم بنیادی طور پر اشرافیہ کے لیے مخصوص تھی اور یہ بیان بازی، ریاضی اور فلسفے کے گرد گھومتی تھی۔ اس دور میں تدریس کے طریقے زیادہ تر زبانی تھے، جن میں حفظ اور تلاوت شامل تھی۔ اساتذہ اکثر فلسفی یا مذہبی رہنما ہوتے تھے، اور درس گاہ مستند اور تدریسی ہوا کرتی تھی۔

- قدیم یونان: یونانیوں نے تعلیم اور تدریس کے تصور میں اہم کردار ادا کیا۔ سقراط، افلاطون اور ارسطو جیسے فلسفیوں نے جدلیاتی طریقوں، سوال کرنے اور تنقیدی سوچ پر زور دیا۔ اکیڈمی اور لائسیم ان تعلیمی اداروں کی ابتدائی مثالوں میں سے تھے جنہوں نے مغربی تعلیمی فکر کو متاثر کیا۔

- قدیم چین: کنفیو شس ازم نے تعلیم اور اخلاقی ترقی کو ایک اعلیٰ اہمیت دی۔ درس و تدریس کو ایک عظیم پیشہ کے طور پر تعظیم دی جاتی تھی جو بااخلاق شہری پیدا کرنے کے لیے ضروری تھی۔ شاہی امتحانی نظام نے تعلیم کو حکومت میں کیریئر کے مواقع کے راستے کے طور پر قائم کیا، اس طرح تدریس کو براہ راست سول سروس سے جوڑ دیا۔

2- قرون وسطیٰ (Medieval Period)

- اسلامی سنہرے دور: اس دور میں تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی تھی، جس میں مدارس (تعلیمی ادارے) اسلامی دنیا میں فروغ پا رہے تھے۔ تعلیم قرآن اور اسلامی قانون پر مرکوز تھی، لیکن اس میں ریاضی، فلکیات، طب اور فلسفہ بھی شامل تھا۔
- یورپ: قرون وسطیٰ کے دور میں یورپ میں، تعلیم بنیادی طور پر چرچ کے دائرہ کار میں آتی تھی۔ خانقاہوں اور کیتھیڈرل اسکولوں نے علم کو محفوظ رکھنے اور لاطینی، الہیات اور فلسفے کی تعلیم دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ بولوگنا، آکسفورڈ، اور پیرس جیسے شہروں میں یونیورسٹیوں کے قیام نے اعلیٰ تعلیم میں ایک اہم پیشرفت کی۔

3- نشاۃ ثانیہ اور روشن خیالی (Renaissance and Enlightenment)

- نشاۃ ثانیہ: اس دور نے کلاسیکی علم اور انسانیت پسندانہ نظریات میں ایک نئی دلچسپی دیکھی۔ تعلیم میں فنون، ادب اور علوم شامل ہونے لگے۔ تدریس کا مقصد علم اور ہنر کی ایک وسیع رینج سے آراستہ اچھے افراد کو تیار کرنا تھا۔
- روشن خیالی: فلسفیوں جیسے جان لاک اور جیمز جیکس روسون نے تعلیمی اصلاحات کی وکالت کی جس میں عقل، انفرادیت اور تنقیدی سوچ پر زور دیا گیا۔ ان کے خیالات نے جدید تعلیمی نظریات اور طریقوں کی راہ ہموار کی۔

4- جدید دور و صنعتی انقلاب (Industrial Revolution to Modern Era)

- 19 ویں صدی: صنعتی انقلاب نے پڑھے لکھے اور ہنرمند افرادی قوت کی مانگ کی وجہ سے تدریس میں اہم تبدیلیاں لائی ہیں۔ عوامی تعلیمی نظام بننا شروع ہو گئے، جس سے تعلیم کو مزید قابل رسائی اور لازمی بنایا گیا۔ استاد کا کردار مزید رسمی ہو گیا۔

- 20 ویں صدی: جان ڈیوی جیسے مفکرین کی قیادت میں ترقی پسند تعلیمی تحریکوں نے فعال سیکھنے، جمہوری کلاس روم، اور تعلیم کو سماجی تبدیلی کے ایک آلے کے طور پر فروغ دیا۔ صدی کے نصف آخر میں تعلیمی ٹکنالوجی اور تفریق شدہ ہدایات کا عروج دیکھا گیا۔

5۔ اکیس ویں صدی (21st Century):

- جدید رجحانات: آج، تدریس عالمگیریت، ٹیکنالوجی، اور تعلیمی تحقیق کی ترقی سے متاثر ہے۔ اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ طلباء کو تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کے لیے تیار کریں۔ ذاتی تعلیم، ڈیجیٹل خواندگی، اور عالمی تعلیم موجودہ تعلیمی طریقوں میں سب سے آگے ہیں۔
- 19-CoVID وبائی بیماری: حالیہ عالمی صحت کے بحران نے ڈیجیٹل تدریسی ٹولز کو اپنانے میں نمایاں طور پر تیزی لائی ہے، ریموٹ لرننگ ایک ضرورت بن گئی ہے۔ اس تبدیلی نے ٹیکنالوجی کے روایتی تدریسی طریقہ کار کو یکسر تبدیل کرنے کی صلاحیت کو اجاگر کیا ہے اور اس بات کا دوبارہ جائزہ لیا ہے کہ تعلیم کا مستقبل کیسا نظر آتا ہے۔
- تدریس کی تاریخ و وسیع تر سماجی، اقتصادی اور تکنیکی رجحانات کی عکاسی کرتی ہے۔ تاریخ کا ہر دور نئے چیلنجز اور مواقع لے کر آیا جس نے تعلیمی طریقوں اور استاد کے کردار کو تشکیل دیا۔ ان تاریخی تناظرات کو سمجھنے سے اساتذہ کو اپنے پیشے کی میراث اور آنے والی نسلوں کی تشکیل میں اس کے اہم کردار کی وضاحت کرنے میں مدد ملتی ہے۔

9.4 اساتذہ کے کردار اور ذمہ داریاں (Roles and Responsibilities of Teachers)

تدریسی پیشہ تعلیمی کامیابی اور سماجی ترقی میں ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اساتذہ کلاس روم میں سرپرست، رہنما، اور مشیر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کے کردار اور ذمہ داریاں متنوع اور متحرک ہوتی ہیں، جو طلباء کی ضروریات اور تعلیمی ماحول کی ضروریات کے مطابق ڈھالی جاتی ہیں۔ آئیے اساتذہ کے کردار اور ذمہ داریوں کو مزید تفصیل کے ساتھ سمجھتے ہیں:

1۔ بنیادی کردار اور ذمہ داریاں (Core Roles and Responsibilities)

- سیکھنے کا سہولت کار: اساتذہ کا بنیادی کردار یہ ہے کہ وہ سیکھنے کے لیے ایک سازگار ماحول فراہم کریں۔ اس میں تدریسی مواد کی منصوبہ بندی، اس کی فراہمی، مؤثر تدریسی طریقہ کار کے ذریعے طلباء کو مشغول کرنا، اور سیکھنے کے نتائج کی پیمائش کے لیے مختلف تشخیصی آلات کا استعمال شامل ہے۔
- نصاب تیار کرنے والا: اساتذہ اکثر نصاب کی ترقی میں شامل ہوتے ہیں یا اس پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ نصاب طلباء کی سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ وہ تدریسی وسائل کو مخصوص تعلیمی سیاق و سباق اور طلباء کی آبادی کے مطابق ڈھالتے ہیں۔
- سرپرست اور مشیر: تدریسی سرگرمیوں کے علاوہ، اساتذہ طلباء کی تعلیمی انتخاب اور ذاتی چیلنجوں میں رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ ایک محفوظ، صحت مند، اور معاون تعلیمی ماحول کو فروغ دے کر طلباء کی جذباتی اور سماجی ترقی کی حمایت کرتے ہیں۔

- رول ماڈل: اساتذہ اپنے طرز عمل کے ذریعے رول ماڈل کی حیثیت ادا کرتے ہیں اور ایسے کردار پیش کرتے ہیں جنہیں وہ اپنے طلباء میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس میں احترام، ذمہ داری، تجسس، اور انصاف پسندی شامل ہیں۔
- تاحیات سیکھنے والا: مؤثر تدریس کے لیے، اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں اور مضامین کی مہارت کو مسلسل بڑھانا چاہیے۔ پیشہ ورانہ ترقی میں شامل ہونا، ورکشاپس میں شرکت کرنا، اور مزید تعلیم حاصل کرنا اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے اہم پہلو ہیں۔

2- جدید کلاس روم میں کردار (Roles in the Modern Classroom)

- ٹیکنالوجی کا انضباط: ڈیجیٹل دور کے تقاضوں کے پیش نظر، اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کلاس روم میں ٹیکنالوجی کو مؤثر طریقے سے شامل کریں۔ اس میں شامل ہے ڈیجیٹل ٹولز کا استعمال، آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز کا انتظام، اور طلباء کی ڈیجیٹل خواندگی کو فروغ دینا تاکہ وہ نئی ٹیکنالوجی سے استفادہ کر سکیں۔
- اختراعی اور مسئلہ حل کرنے والا: اساتذہ اکثر تعلیمی چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں اور ان کے حل میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ چاہے وہ نئے تدریسی معیارات کو اپنانا ہو، متنوع طلباء کے لیے تدریسی حکمت عملیوں کو بہتر بنانا ہو، یا اختراعی ٹیکنالوجی اور طریقوں کو کلاس روم میں شامل کرنا ہو، اساتذہ مسلسل اختراعات اور مسائل کے حل میں سرگرم رہتے ہیں۔
- طلباء اور تعلیم کے وکیل: اساتذہ تعلیمی پالیسیوں کی وکالت کرتے ہیں جو طلباء کی تعلیم اور فلاح و بہبود کو بہتر بناتی ہیں۔ اس میں تعلیمی اصلاحات میں حصہ لینا، دوسرے ماہرین تعلیم اور پالیسی سازوں کے ساتھ مل کر کام کرنا، اور طلباء اور تدریسی پیشے کے مفادات کی نمائندگی کرنا شامل ہے۔
- تعاون کنندہ: تعاون جدید تعلیم کا ایک اہم پہلو ہے۔ اساتذہ اپنے ساتھیوں، والدین، اور کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تاکہ تعلیمی پیشکشوں کو بہتر بنایا جاسکے اور ایک معاون سیکھنے کا ماحول تیار کیا جاسکے۔ اس میں بہترین طریقوں کا تبادلہ، بین الضابطہ اسباق کی مشترکہ منصوبہ بندی، اور کمیونٹی کی رسائی میں شامل ہونا شامل ہے۔

3- پیشہ ورانہ ذمہ داریاں (Professional Responsibilities)

- اخلاقی معیارات: اساتذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاقی معیار برقرار رکھیں، جن میں ایمانداری، دیانتداری، انصاف پسندی، اور طلباء کی رازداری اور تنوع کا احترام شامل ہے۔ یہ معیارات نہ صرف اساتذہ کی پیشہ ورانہ ساکھ کو برقرار رکھتے ہیں بلکہ تعلیمی ماحول کو بھی محفوظ اور مثبت بناتے ہیں۔
- قانونی ذمہ داریاں: اساتذہ کو تعلیمی قوانین اور ضوابط کا علم ہونا ضروری ہے اور انہیں ان کی تعمیل کرنی چاہیے۔ اس میں طلباء کے حقوق، حفاظتی ضوابط، اور تعلیمی معیارات شامل ہیں۔ ان قوانین کی پاسداری اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تعلیمی عمل قانونی اور اخلاقی حدود کے اندر رہ کر انجام پائے۔
- انتظامی کام: اساتذہ مختلف انتظامی ذمہ داریاں بھی ادا کرتے ہیں، جیسے حاضری کارڈ رکھنا، طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لینا، اور تعلیمی ادارے کے لیے دیگر ضروری دستاویزات تیار کرنا۔ یہ انتظامی کام تعلیمی عمل کو منظم اور مؤثر بناتے ہیں۔

اساتذہ کے کردار اور ذمہ داریاں جامع اور کثیر جہتی ہیں، جو تدریسی پیشے کی اہمیت کو طلباء اور معاشرے کے مستقبل کی تشکیل میں ظاہر کرتی ہیں۔ ان کرداروں کو نبھا کر، اساتذہ نہ صرف علم فراہم کرتے ہیں بلکہ اپنے طلباء میں زندگی بھر سیکھنے، تنقیدی سوچ، اور ذمہ دار شہریت کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔

9.4.1 تدریس میں پیشہ ورانہ اخلاقیات (Professional Ethics in Teaching)

تدریس میں پیشہ ورانہ اخلاقیات ایسے اصول اور طرز عمل کے معیارات پر مشتمل ہیں جو اساتذہ کی پیشہ ورانہ سرگرمیوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ اخلاقیات ایک قابل اعتماد اور باعزت تعلیمی ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے اہم ہیں، اور اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ طلباء کی ضروریات اور بہبود کو اولین ترجیح دی جائے۔ اس میں شامل ہیں:

1- تدریس میں پیشہ ورانہ اخلاقیات کے بنیادی اصول (Core Principles of Professional Ethics in Teaching)

- طلباء کے حقوق اور وقار کا احترام: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ہر طالب علم کے ساتھ ان کی فطری قدر اور حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے عزت اور وقار کے ساتھ پیش آئیں۔ اس میں طلباء کی رازداری کا احترام کرنا، مختلف پس منظر سے آنے والے طلباء کے ساتھ حساسیت اور احترام سے پیش آنا، اور کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک سے گریز کرنا شامل ہے۔
- دیانتداری: اساتذہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض میں ایمانداری اور دیانت کا مظاہرہ کریں۔ اس میں طلباء کی کامیابیوں کی درست رپورٹنگ، والدین اور ساتھیوں کے ساتھ بات چیت میں سچائی اور شفافیت، اور دھوکہ دہی سے پرہیز شامل ہے۔
- انصاف پسندی: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تمام طلباء کے ساتھ اپنے سلوک میں انصاف اور برابری کی کوشش کریں۔ اس میں توجہ اور وسائل کی منصفانہ تقسیم، غیر جانبدارانہ درجہ بندی، اور کلاس روم کے قوانین اور پالیسیوں کا منصفانہ نفاذ شامل ہے۔
- پیشہ ورانہ اہلیت: اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے پیشہ ورانہ علم اور مہارت کو برقرار رکھیں اور اسے مسلسل بہتر بنائیں۔ اس میں جاری پیشہ ورانہ ترقی، تعلیمی تحقیق، اور جدید تدریسی طریقہ کار سے باخبر رہنا شامل ہے۔
- رازداری: اساتذہ کو طلباء اور ان کے خاندانوں سے متعلق معلومات کی رازداری کی حفاظت کرنی چاہیے۔ معلومات صرف اس وقت شیئر کی جانی چاہیے جب یہ طالب علم کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہو یا قانونی طور پر مطلوب ہو۔

2- پیشہ ورانہ اخلاقیات کا نفاذ (Implementing Professional Ethics)

- اخلاقی فیصلہ سازی: اساتذہ کو اکثر اپنے پیشہ ورانہ عمل میں اخلاقی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے فیصلہ سازی کے ماڈلز جو طلباء کی فلاح و بہبود، مساوات، اور قانونی معیارات کو ترجیح دیتے ہیں، اساتذہ کو ان اخلاقی منحصوں کو حل کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہ ماڈلز اساتذہ کو درست فیصلے کرنے اور پیشہ ورانہ اصولوں پر عمل پیرا رہنے کی رہنمائی کرتے ہیں۔

- رول ماڈلنگ: اساتذہ کلاس روم میں اخلاقی رویے کے رول ماڈل کے طور پر کام کرتے ہیں۔ احترام، دیانتداری، اور انصاف پسندی کے اصولوں کو عملی طور پر پیش کر کے، اساتذہ ان اقدار کو طلباء میں براہ راست سکھاسکتے ہیں اور انہیں اپنی زندگی میں ان اصولوں کو اپنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- پیشہ ورانہ ترقی: اخلاقی طریقوں پر ورکشاپس، سیمینارز، اور کورسز میں شرکت اساتذہ کو اپنے پیشہ ورانہ اخلاقیات پر مسلسل غور کرنے اور انہیں بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس طرح کی تربیت اساتذہ کو جدید اخلاقی چیلنجز کا سامنا کرنے میں مدد کرتی ہے اور ان کی پیشہ ورانہ مہارت کو فروغ دیتی ہے۔
- کمیونٹی اور تعاون: تعلیمی برادری میں اخلاقی معیارات کو برقرار رکھنے اور فروغ دینے کے لیے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ اس طرح کا تعاون اخلاقی بیداری اور باہمی تعاون کی ثقافت کو فروغ دیتا ہے، جس سے تعلیمی ماحول میں اخلاقی معیارات کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔

3۔ اخلاقیات کو برقرار رکھنے میں چیلنجز (Challenges in Upholding Ethics)

- ثقافتی اور سماجی حساسیت: متنوع ثقافتی اور سماجی اصولوں کی پیروی کرنا اخلاقی چیلنجز پیدا کر سکتا ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اخلاقی معیارات پر سمجھوتہ کیے بغیر مختلف نقطہ نظر اور اقدار کو سمجھیں اور ان کو اپنی تدریسی حکمت عملیوں میں شامل کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مختلف ثقافتی پس منظر اور سماجی اصولوں کا احترام کریں اور انہیں مؤثر طریقے سے منظم کریں۔
- ٹیکنالوجی اور رازداری: تعلیم میں ڈیجیٹل ٹولز کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ رازداری، ڈیٹا کے تحفظ، اور مناسب مواصلات کی پیچیدگیاں بھی سامنے آتی ہیں۔ اساتذہ کو ڈیجیٹل تعاملات اور ڈیٹا مینجمنٹ میں اخلاقی معیارات کو برقرار رکھنے کے بارے میں چوکس رہنا چاہیے تاکہ طلباء کی ذاتی معلومات کی حفاظت اور درست استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔
- متعدد اسٹیک ہولڈر کی دلچسپیوں میں توازن: اساتذہ کو اکثر طلباء، والدین، منتظمین، اور کمیونٹی کی مختلف ضروریات اور توقعات کے درمیان توازن برقرار رکھنا پڑتا ہے۔ ان مختلف ترجیحات سے اخلاقی تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں، جن کے حل کے لیے محتاط غور و فکر اور گفت و شنید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اساتذہ کو ان اختلافات کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔
- پیشہ ورانہ اخلاقیات تدریسی پیشے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں اور اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ اساتذہ اپنے طلباء اور کمیونٹی کے بہترین مفاد میں کام کریں۔ اخلاقی معیارات پر عمل پیرا ہو کر، اساتذہ نہ صرف سیکھنے کے ماحول کو بہتر بناتے ہیں بلکہ تعلیمی نظام کی مجموعی سالمیت اور ساکھ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

9.5 مؤثر تدریس کے لیے ضروری مہارت و صفات

(Skills and Attributes Necessary for Effective Teaching)

موجودہ دور کے بدلتے ہوئے تعلیمی ماحول میں ایک کامیاب استاد بننے کے لیے مختلف مہارتوں اور صفات کا ہونا ضروری ہے۔ یہ مہارتیں اساتذہ کو طلباء کی ضروریات کو بہتر طریقے سے سمجھنے، تعلیمی مواد کی مؤثر فراہمی، اور کلاس روم کی بہتر تنظیم میں مدد فراہم کرتی

ہیں۔ یہ ہر اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تعلیم نہ صرف معیاری اور جامع ہو بلکہ طلباء کو مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے بھی تیار کرے۔ ذیل میں ہم کچھ ایسی بنیادی مہارتوں کا جائزہ لیتے ہیں جو ایک کامیاب استاد کے لیے ضروری ہیں۔

● مواصلت: اساتذہ کے لیے بہترین مواصلات کی صلاحیت سب سے اہم ہے، کیونکہ ان کا روزمرہ کام طلباء، والدین اور ساتھیوں کے ساتھ بات چیت پر منحصر ہوتا ہے۔ ایک استاد کو اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے بیان کرنے، اسباق کی وضاحت کرنے، اور طلباء کے سوالات کا جواب دینے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ مزید برآں، فعال سننا بھی ایک ضروری حصہ ہے تاکہ طلباء کی ضروریات اور خیالات کو صحیح طور پر سمجھا جاسکے۔ ایک مؤثر مواصلاتی ماحول تعلیمی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ طلباء کے اعتماد کو بھی فروغ دیتا ہے۔

● موافقت: علم کا شعبہ مسلسل ترقی کر رہا ہے، اور اساتذہ کو ان تبدیلیوں کے ساتھ خود کو ڈھالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں نہ صرف تدریسی حکمت عملیوں میں تبدیلی شامل ہے بلکہ طلباء کے مختلف سیکھنے کے انداز اور ثقافتی پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی ضروریات کے مطابق خود کو ڈھالنا بھی شامل ہے۔ موافقت کی صلاحیت اساتذہ کو تدریس کو مؤثر اور طلباء کے لیے مزید دلچسپ بناتی ہے۔

● ہمدردی: ایک ایسی خوبی ہے جو اساتذہ کو طلباء کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اس سے اساتذہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ طلباء کن مشکلات یا چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں، چاہے وہ تعلیمی ہوں یا ذاتی۔ جب ایک استاد ہمدرد ہوتا ہے، تو وہ ایک ایسا ماحول بنانے میں کامیاب ہوتا ہے جہاں طلباء کو اپنے جذبات کا اظہار کرنے میں آسانی ہو، اور وہ اپنی تعلیم میں دلچسپی لیں۔ ہمدردی طلباء کو یہ احساس دلاتی ہے کہ ان کی فلاح و بہبود اور تعلیمی کامیابی استاد کے لیے اہم ہے۔

● تنقیدی سوچ کی صلاحیت: ایک اچھا استاد ہمیشہ اپنے طلباء کی پیشرفت کا جائزہ لیتا ہے اور تعلیمی مواد کو مؤثر طریقے سے تیار کرنے کے لیے تنقیدی سوچ کا استعمال کرتا ہے۔ تنقیدی سوچ کا مطلب ہے کہ استاد مسائل کا جائزہ لے کر ان کے حل کے لیے بہترین طریقہ کار اپناتا ہے۔ یہ مہارت اساتذہ کو تعلیمی چیلنجوں کا سامنا کرنے اور تدریسی حکمت عملیوں میں تبدیلی لانے کے لیے ضروری ہے تاکہ ہر طالب علم کو سیکھنے کا بہترین موقع ملے۔

● تنظیمی صلاحیت: ایک مؤثر استاد ہی کمرہ جماعت کو منظم کر سکتا ہے۔ اساتذہ کو اپنے اسباق کی منصوبہ بندی، تدریسی مواد کی تیاری، اور طلباء کے ریکارڈ کو منظم طریقے سے رکھنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ تنظیمی صلاحیت اساتذہ کو وقت کی بہتر منصوبہ بندی کرنے اور طلباء کی تعلیمی ضروریات کو بروقت پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ ایک منظم اور ہموار چلنے والے تعلیمی ماحول کو فروغ دیتی ہے۔

● ثقافتی قابلیت: ایک استاد کو اپنے طلباء کے مختلف ثقافتی پس منظر کا شعور ہونا چاہیے۔ ثقافتی قابلیت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ استاد اپنی تدریس میں طلباء کے معاشرتی اور ثقافتی پس منظر کا احترام کرے۔ جب طلباء اپنے استاد سے ثقافتی احترام کا تجربہ کرتے ہیں، تو وہ تعلیمی ماحول میں زیادہ آرام دہ محسوس کرتے ہیں۔ اساتذہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ مختلف ثقافتی روایات اور اقدار تعلیم پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہیں، تاکہ ایک ایسا ماحول بنایا جاسکے جہاں ہر طالب علم کی شناخت اور عزت کی جائے۔

یہ تمام مہارتیں اور صلاحیتیں ایک استاد کو مؤثر تدریس کے لیے نہایت اہم اور لازمی بناتی ہیں۔ ان مہارتوں کی بدولت اساتذہ نہ صرف طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کر سکتے ہیں بلکہ ان کی مجموعی شخصیت کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

9.6 تدریس میں چیلنجز: عمومی چیلنجز اور ممکنہ حل

(Challenges in Teaching: Common Challenges and Potential Solutions)

تدریس ایک معزز اور اہم پیشہ ہے، لیکن اس پیشے سے بہت سے چیلنجز بھی منسلک ہوتے ہیں جن کا سامنا اساتذہ کو روزانہ کی بنیاد پر کرنا پڑتا ہے۔ اساتذہ کو ایک مؤثر اور جامع سیکھنے کا ماحول پیدا کرنے کے لیے مختلف رکاوٹوں اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکائی کے اس حصہ میں درس و تدریس کے عمل میں پیش آنے والے ان عام چیلنجز کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا سامنا اساتذہ کرتے ہیں اور ان چیلنجزوں سے نمٹنے کے لیے ممکنہ حل بھی پیش کیا گیا ہے۔

1- طلبہ کی دلچسپی اور حوصلہ افزائی (Student Engagement and Motivation)

چیلنج: طلبہ کو سیکھنے کے عمل میں دلچسپی اور حوصلہ افزائی کے ساتھ شامل رکھنا ایک مشکل کام ہو سکتا ہے۔ مختلف طلبہ کے سیکھنے کے انداز، موضوعات میں دلچسپی کی مختلف سطحیں، اور بیرونی خلفشار، طلبہ کی توجہ مرکوز کرنے اور انہیں متحرک رکھنے میں مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ ممکنہ حل:

- فعال سیکھنے کی تکنیکیں: سیکھنے کے عمل کو دلچسپ بنانے کے لیے انٹرایکٹو سرگرمیاں شامل کریں جیسے گروپ مباحثے، عملی تجربات اور مسئلہ حل کرنے کی سرگرمیاں۔
- مواد کو متعلقہ بنائیں: اسباق کو حقیقی زندگی کی مثالوں اور طلبہ کی ذاتی دلچسپیوں سے جوڑ کر مواد کو زیادہ دلچسپ اور متعلقہ بنائیں۔
- مثبت تقویت: تقویت اور تعمیری فیڈبیک دے کر طلبہ کی شرکت اور کوشش کی حوصلہ افزائی کریں۔
- ٹیکنالوجی کا استعمال: تعلیمی ایپلی کیشنز اور آن لائن گیم کے استعمال سے سیکھنے کے عمل کو زیادہ متحرک اور انٹرایکٹو بنائیں۔

2- کلاس روم مینجمنٹ (Classroom Management)

چیلنج: کلاس روم میں نظم و ضبط کو برقرار رکھنا اور سیکھنے کے لیے موزوں ماحول بنانا اساتذہ کے لیے ایک مشکل کام ہو سکتا ہے، خاص طور پر بڑی یا متنوع کلاسوں کے ساتھ۔ ممکنہ حل:

- واضح اصول اور توقعات: طلبہ کے لیے واضح اصول اور ضوابط مقرر کریں تاکہ ایک منظم اور خوشگوار ماحول قائم ہو سکے۔
- مثبت رویے کی حوصلہ افزائی: مثبت رویے کی ترغیب کے لیے انعامات، رویے کے معاہدے، اور ساتھیوں کے ساتھ تنازعات کے حل کی تکنیکیں استعمال کریں۔
- دلچسپ اسباق: دلچسپ اور متحرک اسباق تیار کریں تاکہ طلبہ کی توجہ برقرار رہے اور ناپسندیدہ رویوں کا سدباب ہو۔
- پیشہ ورانہ تربیت: کلاس روم مینجمنٹ اور تنازعات کے حل کی تکنیکوں پر مبنی تربیت میں شرکت کریں۔

3- مختلف اکتسابی ضروریات کو پورا کرنا (Addressing Diverse Learning Needs)

چیلنج: ایک ہی کلاس میں مختلف صلاحیتوں اور سیکھنے کے انداز رکھنے والے طلبہ کو سیکھنے کے یکساں مواقع فراہم کرنا ایک مشکل کام ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب ان میں خصوصی تعلیمی ضروریات والے طلبہ بھی شامل ہوں۔
ممکنہ حل:

- تفریق شدہ تدریس: طلبہ کی متنوع ضروریات کے مطابق تدریسی طریقوں اور مواد کو ڈھالیں تاکہ ہر طالب علم کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔
- جامع تدریسی حکمت عملی: ایسی تدریسی حکمت عملی استعمال کریں جو یہ یقینی بنائے کہ ہر طالب علم سیکھنے کے عمل میں شامل ہو سکے، چاہے ان کی صلاحیتیں یا پس منظر کچھ بھی ہوں۔
- ماہرین کے ساتھ تعاون: خصوصی تعلیمی ضروریات والے طلبہ کے لیے انفرادی تعلیمی منصوبے (IEPs) تیار کرنے کے لیے ماہرین اور مشیروں کے ساتھ مل کر کام کریں۔
- لچکدار گروپ بندی: طلبہ کو ان کی سیکھنے کی صلاحیتوں کے مطابق گروپوں میں ترتیب دیں تاکہ ان کی ضروریات کے مطابق ہدایات فراہم کی جاسکیں۔

4- تدریس میں ٹیکنالوجی کا انضمام (Integrating Technology)

چیلنج: تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی اور طلبہ کے درمیان ڈیجیٹل تقسیم کی وجہ سے تدریسی عمل میں ٹیکنالوجی کو شامل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔
ممکنہ حل:

- پیشہ ورانہ تربیت: تعلیمی ٹیکنالوجی میں جدید مہارتیں حاصل کرنے کے لیے تربیت میں مسلسل شرکت کریں۔
- بلینڈ لرننگ: روایتی تدریسی طریقوں کو ڈیجیٹل وسائل کے ساتھ ملا کر سیکھنے کے عمل کو زیادہ انٹرایکٹو بنائیں۔
- ڈیجیٹل خواندگی: طلبہ کو سکھائیں کہ وہ تعلیمی مقاصد کے لیے ٹیکنالوجی کو کیسے مؤثر طریقے سے استعمال کریں۔
- وسائل کی مساوی تقسیم: تمام طلبہ کو ٹیکنالوجی تک رسائی فراہم کرنے کے لیے اسکول اور کمیونٹی کی مدد حاصل کریں۔

5- منصفانہ اور جامع تشخیص (Fair and comprehensive assessment)

چیلنج: طلبہ کی کارکردگی کی منصفانہ اور درست تشخیص کرنا ایک پیچیدہ کام ہو سکتا ہے۔
ممکنہ حل:

- مختلف تشخیصی طریقے: سیکھنے کے عمل کی بہتر سمجھ کے لیے مختلف اقسام کی تشخیصات کا استعمال کریں، جیسے کوئز، پراجیکٹ، پریزنٹیشنز وغیرہ۔
- تعمیری فیڈبک: طلبہ کو بروقت اور مددگار فیڈبک فراہم کریں تاکہ وہ اپنی بہتری کے راستے پر کام کر سکیں۔

- طلبہ کا خود اور ساتھیوں کے ساتھ جائزہ: طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی سیکھنے کی صلاحیتوں کا خود جائزہ لیں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔

- ڈیٹا پر مبنی فیصلے: طلبہ کی تشخیصات کی بنیاد پر تدریسی عمل کو بہتر بنانے کے لیے ڈیٹا کا استعمال کریں۔

6- والدین کی شمولیت (Parental Involvement)

چیلنج: والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم میں شامل رکھنا مشکل ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب والدین مصروف ہوں یا زبان کی رکاوٹوں کی وجہ سے کمیونیکیشن میں مشکلات ہو۔

ممکنہ حل:

- باقاعدہ رابطے: والدین کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں اور انہیں ان کے بچوں کی تعلیمی کارکردگی کے بارے میں آگاہ کریں۔
- والدین کے لیے ورکشاپس: والدین کو تعلیمی نظام اور نصاب کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے ورکشاپس اور سیشنز منعقد کریں۔
- ثقافتی حساسیت: مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے والدین کے لیے تدریسی وسائل اور معلومات فراہم کریں تاکہ وہ تعلیمی عمل میں شامل ہو سکیں۔

7- پیشہ ورانہ ترقی اور تاحیات آموزش (Professional Development and Lifelong Learning)

چیلنج: تدریس میں ترقی کے لیے جدید تحقیق، حکمت عملیوں، اور ٹیکنالوجی کے ساتھ اپ ڈیٹ رہنا ضروری ہوتا ہے، لیکن یہ وقت طلب اور مہنگا بھی ہو سکتا ہے۔

ممکنہ حل:

- پیشہ ورانہ سیکھنے کی کمیونٹی: اساتذہ کے ساتھ اشتراک کریں اور مختلف تعلیمی وسائل کا تبادلہ بھی کریں۔
- آن لائن کورسز: آن لائن دستیاب پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔
- ادارہ جاتی مدد: اسکول کی انتظامیہ سے پیشہ ورانہ تربیت کے لیے وسائل اور وقت کا مطالبہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

8- ٹیچر کی فلاح و بہبود اور برن آؤٹ (Teacher Well-being and Burnout)

چیلنج: تدریس ایک دباؤ بھرا پیشہ ہو سکتا ہے، جس کی وجہ سے اساتذہ میں ذہنی اور جسمانی تھکن پیدا ہوتی ہے۔

ممکنہ حل:

- کام اور زندگی کے درمیان توازن: اپنی ذاتی زندگی اور کام کے درمیان توازن قائم رکھیں اور خود کی دیکھ بھال پر توجہ دیں۔
- سپورٹ نیٹ ورک: دوستوں، ساتھیوں اور خاندان کے ساتھ مضبوط رشتے بنائیں تاکہ آپ جذباتی طور پر سپورٹ حاصل کر سکیں۔
- تناؤ کا انتظام: ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے مراقبہ، ذہن سازی، یا تناؤ کے انتظام کی دیگر تکنیکوں کا استعمال کریں۔

ان چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے اگر اساتذہ مناسب حکمت عملیوں کو استعمال کریں تو وہ نہ صرف اپنے پیشہ ورانہ تسکین کو بڑھا سکتے ہیں بلکہ طلبہ کے لیے سیکھنے کا ایک زیادہ مؤثر اور معاون ماحول بھی فراہم کر سکتے ہیں۔

9.7 خلاصہ (Summary)

تدریس انسانی معاشرے کی ترقی کا وہ عمل ہے جو نہ صرف علم کی منتقلی بلکہ کردار سازی اور اقدار کے فروغ کا بھی ضامن ہے۔ یہ ایک ایسا پیشہ ہے جو استاد اور شاگرد کے باہمی تعلق پر قائم ہے، جس میں دونوں سیکھنے کے عمل میں شریک ہوتے ہیں۔ تدریس کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے اس کے تصور، نوعیت، اہمیت، اور دائرہ کار پر غور ضروری ہے۔ تدریس محض معلومات دینے کا عمل نہیں بلکہ ایک فن اور سائنس ہے، جو طلباء کی ذہنی، جذباتی، اور سماجی نشوونما میں مدد دیتا ہے۔ استاد یہاں ایک رہنما اور سہولت کار کا کردار ادا کرتا ہے، جو طلباء کو خود سے سیکھنے اور دریافت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

تدریس کا دائرہ صرف رسمی تعلیم تک محدود نہیں، بلکہ غیر رسمی اور غیر روایتی تعلیم میں بھی یہ عمل اتنا ہی مؤثر ہے۔ رسمی اداروں میں یہ نصاب پر مبنی ہوتی ہے، جبکہ غیر رسمی ماحول میں روزمرہ تجربات اور مشاہدات کے ذریعے علم منتقل ہوتا ہے۔ غیر روایتی تعلیم میں، جیسے بالغوں یا کمیونٹی کی تعلیم، تدریس کا مقصد زندگی کے عملی پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے۔

تاریخی اعتبار سے تدریس کی بنیادیں قدیم تہذیبوں میں نظر آتی ہیں، جہاں تعلیم مذہب، فلسفہ، اور فنون کے ذریعے ترقی پاتی رہی۔ وقت کے ساتھ تدریسی نظریات اور طریقوں میں بے شمار تبدیلیاں آئیں، جو معاشرتی و سائنسی ارتقاء کا عکس ہیں۔ جدید دور میں ٹیکنالوجی نے تدریس کو مزید متحرک بنادیا ہے، اور اساتذہ کے کردار میں رہنمائی کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل خواندگی اور بین الثقافتی فہم بھی شامل ہو گیا ہے۔ ایک مؤثر استاد اپنے طلباء کے لیے رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے، جو نہ صرف علم فراہم کرتا ہے بلکہ ان کے اندر اعتماد، اخلاقیات، اور تجسس پیدا کرتا ہے۔ تدریس کی کامیابی کا انحصار استاد کی پیشہ ورانہ مہارت، تخلیقی سوچ، اور مسلسل سیکھنے کے جذبے پر ہوتا ہے۔ یہی عمل فرد اور معاشرے دونوں کی فکری و اخلاقی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔

9.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- اس یونٹ کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو گئے ہیں کہ
- انفرادی اور معاشرتی دونوں حوالے سے تدریس کی اہمیت کو واضح کر سکیں، اس بات پر روشنی ڈالیں کہ یہ کس طرح ذاتی ترقی، سماجی ترقی، اور ثقافتی ترسیل پر اثر انداز ہوتا ہے۔
- بنیادی تدریسی تصورات اور اصولوں کی تفہیم کا مظاہرہ کر سکیں، بشمول ایک استاد کے بطور سہولت کار، رہنما، اور سرپرست کے کردار، اور نظریاتی بنیادیں جو ان کرداروں کی حمایت کرتی ہیں۔

- رسمی، غیر رسمی اور غیر رسمی تعلیمی سیاق و سباق کے درمیان فرق کر سکیں اور ان کی وضاحت مع مثال کر سکیں، ان کی منفرد خصوصیات، مقاصد کو بیان کر سکیں۔
- یہ واضح کر سکیں کہ کس طرح تاریخی تحریکوں اور فلسفوں نے جدید تعلیمی طریقوں کو تشکیل دیا ہے، جو روشن خیالی، صنعتی انقلاب، اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے تعارف جیسے اہم ادوار کی عکاسی کرتے ہیں۔
- اساتذہ کی اخلاقی ذمہ داریوں کا تنقیدی جائزہ لے سکیں اور ان عمور پر بھی غور کر سکیں جن میں انصاف، دیانتداری، اور پیشہ ورانہ طرز عمل سے متعلق مخمضے شامل ہوں۔
- موثر تدریس کے لیے ضروری مہارتوں اور خصوصیات کی شناخت کر سکیں، جیسے مواصلات، موافقت، ہمدردی، اور تنقیدی سوچ، اور وضاحت کریں کہ ان کو تعلیم میں کیسے تیار اور لاگو کیا جاسکتا ہے۔
- کیس اسٹڈیز یا مفروضے پر مبنی حالات کا استعمال کرتے ہوئے عام تدریسی چیلنجوں، جیسے طالب علم کی مصروفیت، سیکھنے کی ضروریات میں تنوع، اور کلاس روم مینجمنٹ کا تجزیہ کر سکیں اور ان کے حل تجویز کر سکیں۔
- مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی اہمیت کو تسلیم کر سکیں، اساتذہ کے لیے تعلیمی تحقیق، تدریسی ترقی، اور تکنیکی اختراعات کے بارے میں باخبر رہنے کے لیے حکمت عملیوں کا خاکہ بنا سکیں۔

9.9 فرہنگ

ایڈاپٹیو لرننگ (Adaptive Learning)	ایک تدریسی طریقہ جو انفرادی طالب علم کی ضروریات اور پیش رفت کی بنیاد پر سیکھنے کے تجربے کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرتا ہے۔
ملاوٹ شدہ سیکھنا (Blended Learning)	ایک تعلیمی نقطہ نظر جو کلاس روم کے روایتی طریقوں کو آن لائن اور ڈیجیٹل سیکھنے کی سرگرمیوں کے ساتھ جوڑتا ہے۔
علمی ترقی (Cognitive Development)	فکری صلاحیتوں میں ترقی اور تبدیلی کا عمل جیسے سوچ، استدلال اور سمجھ بوجھ۔
تعمیراتی نقطہ نظر (Constructivist Approach)	ایک تدریسی فلسفہ جو طالب علم پر مبنی سیکھنے پر زور دیتا ہے، جہاں سیکھنے والے تجربات اور عکاسی کے ذریعے اپنی سمجھ اور علم کی تعمیر کرتے ہیں۔
تنقیدی سوچ (Critical Thinking)	باخبر فیصلے کرنے یا مسائل کو حل کرنے کے لیے معلومات کا تجزیہ، اندازہ اور ترکیب کرنے کی صلاحیت۔

ثقافتی قابلیت (Cultural Competence)	ثقافتوں یا عقیدے کے نظام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے سے مختلف سمجھنے، ان کی تعریف کرنے اور ان کے ساتھ تعامل کرنے کی صلاحیت۔
رسمی تعلیم	اسکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں میں ایک منظم شکل کی تعلیم، جو ایک مقررہ نصاب کے مطابق ہوتی ہے اور طلباء کو تسلیم شدہ اہلیتوں (جیسے، ڈپلومے، ڈگریاں) کی جانب لے جاتی ہے۔
غیر روایتی تعلیم	یہ منظم تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل ہوتی ہے جو رسمی تعلیمی اداروں سے باہر ہوتی ہیں لیکن ان کا مقصد سیکھنے کے مخصوص مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ (جیسے، بالغوں کی تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت)۔
غیر رسمی تعلیم	روزمرہ کے تجربات اور تعاملات کے ذریعے غیر منظم، فوری سیکھنا، جو اداروں کے ذریعہ منظم نہیں ہوتا یا کسی خاص نصاب کی پیروی نہیں کرتا (جیسے، خاندان اور کمیونٹی سے سیکھنا)۔
تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction)	تدریس کا ایک نقطہ نظر جس میں طلباء کی انفرادی ضروریات اور سیکھنے کے انداز کو پورا کرنے کے لیے ٹیلرنگ کی ہدایات شامل ہیں۔
ہمدردی (Empathy)	دوسرے کے جذبات کو سمجھنے اور بانٹنے کی صلاحیت، جو استاد اور طالب علم کے مضبوط رشتوں کی تعمیر کے لیے ضروری ہے۔
تشکیلاتی تشخیص (Formative Assessment)	سیکھنے کے عمل کے دوران اساتذہ کے ذریعہ استعمال کردہ غیر رسمی تشخیصی طریقہ کار کی ایک رینج طالب علم کی حصولیابی کو بہتر بنانے کے لیے تدریسی اور سیکھنے کی سرگرمیوں میں ترمیم کرنے کے لیے۔
انٹرایکٹو عمل (Interactive Process)	تدریس میں ایک دوطرفہ عمل جہاں استاد اور طلباء دونوں سرگرمی سے مشغول ہوتے ہیں اور سیکھنے کے تجربے میں حصہ ڈالتے ہیں۔
زندگی بھر سیکھنا (Lifelong Learning)	ذاتی یا پیشہ ورانہ ترقی کے لیے علم کا جاری، رضاکارانہ، اور خود حوصلہ افزائی کا حصول۔
رہنمائی (Guidance)	ایک سرپرست، خاص طور پر ایک تجربہ کار استاد، کم تجربہ کار استاد یا طالب علم کو فراہم کردہ رہنمائی۔
پیشہ ورانہ ترقی (Professional Development)	معلمین کے پیشہ ورانہ علم، مہارتوں اور رویوں کو بڑھانے کے لیے تیار کردہ سرگرمیاں اور پروگرام۔

وہ عمل جس کے ذریعے اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں کے بارے میں تنقیدی انداز میں سوچتے ہیں، رائے طلب کرتے ہیں، اور ان کی تاثیر کو بہتر بنانے کے لیے ایڈجسٹمنٹ کرتے ہیں۔	عکاسی پریکٹس (Reflective Practice)
سیکھنے اور تدریس کو بڑھانے کے لیے کلاس روم میں ٹیکنالوجی ٹولز اور وسائل کا موثر استعمال۔	ٹیکنالوجی انٹیگریشن (Technology Integration)
طلباء کے سیکھنے کی سہولت کے لیے اساتذہ کی طرف سے استعمال کی جانے والی مختلف حکمت عملی اور تکنیک۔	تدریسی طریقہ کار (Teaching Methodologies)
ایک آن لائن سسٹم جو اساتذہ اور طلباء کو تدریس اور سیکھنے میں معاونت کے لیے ٹولز فراہم کرتا ہے، جیسے ڈسکشن فورمز، کوئزز، اور اسائنمنٹ جمع کروانا۔	اکتساب کا مجازی ماحول (VLE)

9.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1- تدریس کی دوہری نوعیت سے کیا مراد ہے؟
 - (a) نظریاتی اور عملی دونوں طرح کی تعلیم۔
 - (b) تدریس ایک فن اور سائنس دونوں کے طور پر۔
 - (c) سرکاری اور نجی دونوں طرح کی تعلیم۔
 - (d) روایتی اور جدید دونوں طرح کی تعلیم۔
- 2- مندرجہ ذیل میں سے کس کو رسمی تعلیم نہیں سمجھا جاتا؟
 - (a) یونیورسٹی کا کورس۔
 - (b) پیشہ ورانہ تربیت۔
 - (c) ایک کمیونٹی ورکشاپ۔
 - (d) سیکنڈری اسکول کی کلاسز۔
- 3- تاریخی ادوار نے جدید تعلیمی طریقوں کو کیسے متاثر کیا ہے؟
 - (a) جدید طریقوں پر ان کا کوئی اثر نہیں ہے۔
 - (b) آج کل صرف قدیم طریقے استعمال ہوتے ہیں۔
 - (c) جدید تعلیمی اقدار اور طریقوں کو تشکیل دیا ہے۔
 - (d) ان کا مطالعہ صرف تعلیمی مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے۔
- 4- ذیل میں سے کون سا چیلنج تعلیم تک مساوی رسائی کو یقینی بنانے سے براہ راست متعلق ہے؟

a. والدین کی شمولیت b. جماعت کا انتظام c. ٹیکنالوجی کا انضمام d. تشخیص اور اندازہ قدر

5- کلاس روم میں مثبت رویے کو فروغ دینے کا سب سے مؤثر طریقہ کیا ہے؟

a. سزا b. مثبت تقویت c. سخت نظم و ضبط d. بد تمیزی کو نظر انداز کرنا

6- اساتذہ کی فلاح و بہبود اور پیشہ ورانہ ترقی کے توازن کے لیے بہترین حل کیا ہو سکتا ہے؟

a. دباؤ کو نظر انداز کرنا اور کام پر توجہ دینا b. پیشہ ورانہ سیکھنے کی کمیونٹیز (PLCs) میں شامل ہونا

c. طلبہ کے ساتھ تعاملات کو کم کرنا d. پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع کو محدود کرنا

7- پیشہ ورانہ اخلاقیات کا تعلیمی شعبے میں بنیادی مقصد کیا ہے؟

a. طلبہ کے گریڈز کی زیادہ سے زیادہ بہتر بنانا b. اساتذہ کو اسکول کے اصولوں کی پیروی کرانا

c. ایک باعزت اور قابل اعتماد تعلیمی ماحول d. اساتذہ کے لیے مالی فوائد

8- کون سا بیان غیر رسمی تعلیم کی بہترین وضاحت کرتا ہے؟

a. یہ ایک سخت نصاب کی پیروی کرتا ہے جو رسمی اہلیت کی طرف لے جاتا ہے۔
b. یہ لازمی طور پر رسمی سرٹیفیکیشن کا باعث نہیں بنتا بلکہ اہم مہارتیں تیار کرتا ہے۔

c. یہ بنیادی طور پر تعلیمی نوعیت کا ہوتا ہے۔
d. اسے تعلیمی حکام تسلیم نہیں کرتے۔

9- متنوع کلاس روم کے انتظام کے لیے بہترین نقطہ نظر کون سا ہے؟

a. تمام طلبہ کے ساتھ بالکل ایک جیسا سلوک کرنا b. مختلف ثقافتی پس منظر کو سمجھنا اور ان کا خیال رکھنا

c. ثقافتی اختلافات کو نظر انداز کرنا d. تعلیم میں ٹیکنالوجی سے بچنا

10- اساتذہ کو تدریسی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے کیا تجویز کرنا چاہیے؟

a. چیلنجز کو نظر انداز کرنا۔
b. مسائل کو خود حل کرنے کے لیے چھوڑ دینا۔

c. اسٹریٹجک حل کو نافذ کرنا۔
d. طلباء کو ذمہ داریاں منتقل کرنا۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- تدریس کی تعریف واس کی اہمیت کو بیان کریں۔
- 2- 'غیر رسمی تعلیم سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ مع مثال واضح کریں۔
- 3- ”تدریس سائنس و آرٹ دونوں ہے“ واضح کیجیے۔
- 4- تدریس کے تاریخی نقطہ نظر کو سمجھنے کی کیا اہمیت ہے؟ بیان کیجیے۔
- 5- پیشہ ورانہ اخلاقیات کی تعریف اور اس کی اہمیت بیان کریں۔
- 6- تدریس میں انطباق کی کیا اہمیت ہے؟
- 7- پیشہ ورانہ اخلاقیات کے بنیادی اصول کیا ہیں؟
- 8- کلاس میں ٹیکنالوجی کے استعمال سے طلبہ کی شمولیت کیسے بہتر ہو سکتی ہے؟
- 9- دو چیلنجز بیان کریں جن کا سامنا اساتذہ کو مختلف سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرتے وقت ہوتا ہے۔
- 10- پیشہ ورانہ ترقی اساتذہ کی مشکلات کو کیسے حل کر سکتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- کس طرح تدریس ایک فن اور سائنس دونوں کے طور پر کام کرتی ہے، ہر پہلو کی مثالوں کے ذریعے وضاحت کریں۔
- 2- اہم تاریخی ادوار کے اثر کو اجاگر کرتے ہوئے، اس بات کا خاکہ پیش کریں کہ تدریسی طریقہ کار قدیم دور سے جدید دور تک کس طرح تیار ہوا ہے۔
- 3- اساتذہ کے کلیدی کرداروں اور ذمہ داریوں کو طلباء کی تعلیم پر ان کے اثرات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے بیان کریں۔
- 4- موثر تدریس کے لیے ضروری کلیدی مہارتوں اور خصوصیات کی وضاحت کریں۔ یہ مہارتیں مختلف تعلیمی سیٹ اپ میں استاد کی کامیابی میں کس طرح کردار ادا کرتی ہیں؟
- 5- کلاس روم کی انتظامی چیلنجز کی وضاحت کریں جو اساتذہ کو درپیش ہوتی ہیں اور ان چیلنجز پر قابو پانے کے لیے عملی حل تجویز کریں۔
- 6- اساتذہ کس طرح طلبہ کی شمولیت اور حوصلہ افزائی کو کلاس روم میں یقینی بنا سکتے ہیں؟ مختلف حکمت عملیوں پر بحث کریں اور مثالیں فراہم کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Questions)

- 1- b) تدریس ایک فن اور سائنس دونوں کے طور پر۔
- 2- c) ایک کمیونٹی ورکشاپ۔
- 3- c) جدید تعلیمی اقدار اور طریقوں کو تشکیل دیا ہے۔
- 4- c) ٹیکنالوجی کا انضمام۔

- 5- (b) مثبت تقویت
- 6- (b) پیشہ ورانہ سیکھنے کی کمیونٹی (PLCs) میں شامل ہونا
- 7- (c) ایک باعزت اور قابل اعتماد تعلیمی ماحول
- 8- (b) یہ لازمی طور پر رسمی سرٹیفیکیشن کا باعث نہیں بنتا بلکہ اہم مہارتیں تیار کرتا ہے۔
- 9- (b) مختلف ثقافتی پس منظر کو سمجھنا اور ان کا خیال رکھنا
- 10- (c) اسٹریٹجک حل کو نافذ کرنا۔

9.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- Aggarwal, J. C. (2014). *Essentials of educational technology: Teaching learning innovations in education*. Vikas Publishing House.
- Bhatia, K. K., & Bhatia, B. D. (2015). *Principles and methods of teaching*. Kalyani Publishers.
- Sharma, R. A. (2012). *Technological foundation of education*. R. Lall Book Depot.
- Taneja, V. R. (2013). *Educational thought and practice*. Sterling Publishers Pvt. Ltd.
- Yadav, M. S., & Lulla, B. P. (2010). *Teaching of science*. Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Mohanty, J. (2003). *Teacher education*. Deep & Deep Publications Pvt. Ltd.
- Mukherjee, S. N. (2013). *Education in India: Issues and perspectives*. Sterling Publishers Pvt. Ltd.
- UNESCO. (2023). *State of the education report for India 2023: Technology in education*.
- National Council of Educational Research and Training. (2005). *National curriculum framework 2005*. NCERT.

- Ministry of Education. (2023). *National curriculum framework for school education 2023*. Government of India.
- Pathak, R. P. (2012). *Philosophical and sociological principles of education*. Kanishka Publishers.
- Sharma, Y. K. (2006). *Fundamental aspects of educational technology*. Kanishka Publishers.

اکائی 10 - تدریس کے درجات اور مراحل

(Levels and Phases of Teaching)*

اکائی کے اجزاء

- 10.0 تمہید (Introduction)
- 10.1 مقاصد (Objectives)
- 10.2 تدریس کی سطحیں (Levels of Teaching)
 - 10.2.1 حافظہ کی سطح (Memory Level)
 - 10.2.1.1 حافظہ کی سطح کی تدریس کے ماڈل (Model of Memory Level Teaching)
 - 10.2.2 تفہیم کی سطح (Understanding Level)
 - 10.2.2.1 تفہیم کی سطح کی تدریس کا ماڈل (Model of Understanding Level of Teaching)
 - 10.2.3 عکاسی کی سطح (Reflective Level)
 - 10.2.3.1 عکاسی کی سطح کی تدریس کا ماڈل (Model of Reflective Level of Teaching)
 - 10.3 تدریس کے مراحل (Phases of Teaching)
 - 10.3.1 منصوبہ بندی کا مرحلہ (پری ایکٹیو فیز) (Planning Stage (Pre-Active Phase))
 - 10.3.2 تعامل کا مرحلہ (Interaction Phase)
 - 10.3.3 تدریس کے بعد فعال مرحلہ (Post-Active Phase of Teaching)
 - 10.4 خلاصہ (Summary)
 - 10.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
 - 10.6 فرہنگ (Glossary)
 - 10.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
 - 10.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Dr. Faheem Anwar Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

تدریس کی مختلف سطحوں اور مراحل کو سمجھنا اساتذہ کے لیے اہم ہوتا ہے کیونکہ یہ طلباء کی متنوع ضروریات اور سیکھنے کی صلاحیتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ ان سطحوں کو سمجھ کر ہی، معلم علمی ترقی اور تعلیمی ترقی کے مختلف مراحل میں طلباء کو تدریس و اکتساب میں مؤثر طریقے سے شامل کرتے ہیں اور اپنی تدریسی حکمت عملیوں اور طریقوں کو تیار کر سکتے ہیں۔ یہ تشکیل شدہ نقطہ نظر نہ صرف تدریسی ترسیل کی وضاحت اور ہم آہنگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ طلباء پر مبنی سیکھنے کے تجربات کو بھی فروغ دیتا ہے جو علم کی گہری سمجھ اور اسے برقرار رکھنے کو فروغ دیتا ہے۔

تدریسی حکمت عملیوں کو مختلف سطحوں اور تدریس کے مراحل کے مطابق ڈھالنا اساتذہ کے لیے سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے۔ ہر تدریسی سطح—خواہ یادداشت، تفہیم، یا عکاسی پر کی سطح پر مبنی ہو—اس سطح سے وابستہ علمی تقاضوں اور سیکھنے کے مقاصد کے مطابق مخصوص تدریسی نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے مطابق حکمت عملیوں کو ڈھال کر، معلمین جامع اور ایک منفرد سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جو مختلف قسم کے سیکھنے کے انداز، صلاحیتوں اور طلباء کی دلچسپیوں کو پورا کرتا ہو۔ یہ موافقت طلباء کے درمیان مشغولیت، حوصلہ افزائی، اور فعال شرکت کو فروغ دیتی ہے، جس سے ان کی مجموعی تعلیمی کامیابیوں اور مہارت کی نشوونما ہوتی ہے۔

اس اکائی میں، طلباء اکتساب کے درجہ بندی کی سطحوں کے بارے میں ایک جامع سمجھ حاصل کریں گے، بشمول میموری، سمجھ اور عکاسی۔ وہ اس بات کا بھی جائزہ لیں گے کہ ہر سطح علم اور مہارت کے حصول میں کس طرح تعاون کرتا ہے، اور ماہرین تعلیم ہر سطح کے لیے مخصوص تدریسی ماڈلز اور طریقوں کو کس طرح مؤثر طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس اکائی کے اختتام تک، طلباء مؤثر تدریسی حکمت عملیوں کو ڈیزائن اور لاگو کرنے کے لیے علم اور آلات سے لیس ہو جائیں گے جو گہرے اکتساب، تنقیدی سوچ، اور مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں علم کے اطلاق کو فروغ دیتا ہے۔

- اس اکائی کی تکمیل کے بعد، طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ
- تدریس کے تصور اور تعلیمی عمل میں اس کی اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔
- تدریس کی مختلف سطحوں جیسے یادداشت، تفہیم، اور عکاسی کے درمیان فرق کر سکیں۔
- یادداشت کی سطح کی تعلیم کے ہر برٹ کے ماڈل اور اس کے مراحل کی وضاحت کر سکیں۔
- مورین کے ماڈل آف انڈر سٹینڈنگ لیول ٹیچنگ اور اس کے مراحل کی وضاحت کر سکیں۔
- تعلیم کی انعکاسی سطح کی خصوصیات اور طریقوں پر بحث کر سکیں۔
- منصوبہ بندی (پہلے سے فعال)، تعامل، اور تدریس کے بعد کے فعال مراحل کی وضاحت اور وضاحت کر سکیں۔

- ہر مرحلے میں شامل سرگرمیوں کی وضاحت کر سکیں۔
- یادداشت کی سطح کی تعلیم کے لیے مناسب حکمت عملیوں اور طریقوں کا اطلاق کر سکیں۔
- گہری فہم اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کے لیے سطحی تدریس کو سمجھنے کے لیے تکنیکوں کا استعمال کر سکیں۔
- اعلیٰ سوچ اور خود تشخیص کو فروغ دینے کے لیے انعکاسی سطح کی تدریس کے طریقے شامل کر سکیں۔
- تشخیصی نظام کے ذریعے تدریسی حکمت عملیوں اور طریقوں کی تاثیر کا اندازہ قدر کر سکیں۔

10.2 تدریس کی سطحیں (Levels of Teaching)

تدریس ایک منظم اور شعوری عمل ہے جس کے ذریعے طلباء کو علم، مہارتیں اور اقدار فراہم کی جاتی ہیں۔ اس عمل میں مختلف تدریسی حکمت عملیاں، طریقے اور تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ سیکھنے کے عمل کو سہل بنایا جاسکے اور طلباء کے درمیان بہتر افہام و تفہیم کو فروغ دیا جاسکے۔ موثر تدریس کا مقصد صرف معلومات کو منتقل کرنا نہیں ہوتا، بلکہ یہ طلباء میں تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت اور زندگی بھر سیکھنے کی مہارتوں کو پروان چڑھانا بھی شامل ہوتا ہے۔

تدریس کی سطحیں ایک ایسا تصور ہے جس کے تحت تدریس کو مختلف مراحل یا سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان سطحوں پر طلباء تعلیمی مواد کو مختلف طریقوں سے سمجھتے اور جذب کرتے ہیں۔ چونکہ سیکھنے کے مقاصد اور ذہنی نشوونما کی پیچیدگیاں مختلف ہوتی ہیں، اس لیے تدریس کی یہ سطحیں طلباء کی علمی ترقی اور ان کے سیکھنے کے مختلف مراحل کے مطابق ترتیب دی جاتی ہیں۔ ہر سطح مخصوص سیکھنے کے نتائج سے جڑی ہوتی ہے اور طلباء کی انفرادی ضروریات اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریسی طریقے اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

تدریس کی سطحوں کو سمجھنا اساتذہ کے لیے بہت اہم ہے کیونکہ اس سے انہیں طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں کے مطابق اپنی تدریسی حکمت عملیوں کو بہتر طور پر ترتیب دینے میں مدد ملتی ہے۔ جب اساتذہ ہر سطح کے مطابق درست تدریسی طریقوں کا انتخاب کرتے ہیں اور انہیں موثر طریقے سے اپناتے ہیں، تو وہ سیکھنے کے تجربات کو مزید موثر اور دلچسپ بنا سکتے ہیں۔ اس سے طلباء میں گہری اور دیرپا سمجھ پیدا ہوتی ہے اور وہ سیکھنے کے عمل میں زیادہ با معنی طور پر شامل ہو جاتے ہیں۔

اس اکائی کے آگے حصوں میں، ہم تدریس کی مختلف سطحوں پر تفصیل سے بات کریں گے۔ پہلی سطح یادداشت (Memory Level) پر مبنی ہوتی ہے، جس کے بعد تفہیم (Understanding Level) اور پھر انعکاسی (Reflective Level) آتی ہیں۔ ہر سطح تدریسی عمل کے منفرد پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہے، اور اساتذہ کو رہنمائی فراہم کرتی ہے کہ وہ کس طرح مختلف طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کی تعلیم کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔

10.2.1 حافظہ کی سطح (Memory Level)

یادداشت کی سطح کی تدریس کا بنیادی مقصد طلباء کو معلومات حاصل کرنے اور ان کو یاد رکھنے کی صلاحیت فراہم کرنا ہے۔ اس سطح پر تعلیم کا محور بنیادی معلومات، تصورات اور حقائق کو طلباء تک پہنچانا ہے تاکہ وہ انہیں ذہن میں محفوظ رکھ سکیں۔ یادداشت کی سطح ابتدائی تعلیم میں اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ یہ طلباء کی مزید تعلیمی ترقی کی بنیاد فراہم کرتی ہے، جس پر آگے جا کر تفہیم اور عکاسی کی اعلیٰ سطحوں کی تعلیم تعمیر کی جاتی ہے۔

یادداشت یا حافظہ کی سطح کی تعلیم اس بات پر زور دیتی ہے کہ طلباء ابتدائی مراحل میں معلومات کو جذب کریں اور یاد رکھیں۔ اس عمل میں بار بار دہرائی اور سادہ تصورات پر مبنی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ طلباء کو سیکھنے میں آسانی ہو اور وہ بنیادی معلومات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھ سکیں۔

کلیدی خصوصیات (Key Characteristics)

حافظہ کی سطح کی کلیدی خصوصیات مندرجہ ذیل ہے:

- یادداشت کی سطح پر معلومات بار بار دہرائی اور مشق کے ذریعے طلباء کو ذہن نشین کروائی جاتی ہیں تاکہ وہ انہیں بہتر طور پر حفظ کر سکیں۔
- اس سطح پر تعلیم سادہ اور بنیادی تصورات اور حقائق پر مرکوز ہوتی ہے۔
- اس سطح کی تعلیم میں معلومات کو فوری طور پر یاد کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔
- اسباق کو منظم اور ترتیب وار انداز میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو معلومات سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہو۔

ابتدائی تعلیم میں اہمیت (Importance in Early Education)

یادداشت کی سطح ابتدائی تعلیم کے لیے انتہائی اہم ہے کیونکہ:

- یہ طلباء میں بنیادی علم اور ذخیرہ الفاظ (core knowledge and vocabulary) کو فروغ دیتی ہے، جس سے آگے کی تعلیم کی بنیاد تیار ہوتی ہے۔
- یہ طلباء میں یادداشت کو مضبوط بنانے اور ان کی بنیادی ذہنی صلاحیتوں (basic cognitive abilities) کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہے۔

- ابتدائی مراحل میں معلومات کو کامیابی سے یاد کرنا طلباء میں اعتماد پیدا کرتا ہے اور انہیں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- اس سطح پر فراہم کی گئی بنیاد بعد کے تعلیمی مراحل میں مزید پیچیدہ موضوعات کو سمجھنے میں مدد (scaffold) فراہم کرتی ہے۔

حافظہ کی سطح کی تدریس کے لیے حکمت عملی اور طریقے (Strategies and Methods for Memory Level Teaching)

یادداشت کی سطح پر تدریس کے لیے مخصوص حکمت عملیوں کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو معلومات یاد رکھنے میں مدد دی جا

سکے:

- 1- ڈرل اور مشق ((Repetition and Drill: بار بار مشق اور دہرائی سے طلباء کی یادداشت مضبوط ہوتی ہے اور وہ حقائق اور الفاظ کو بہتر طریقے سے یاد رکھ سکتے ہیں۔
 - 2- بصری امداد ((Visual Aids: چارٹ، تصاویر اور خاکے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ طلباء کے لیے معلومات کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جائے۔ بصری امداد تجریدی تصورات کو مزید واضح اور قابل فہم بناتی ہیں۔
 - 3- یادداشت کے آلات ((Mnemonic Devices: یاد رکھنے کے لیے تکنیکیں جیسے محففات، نظمیں، یا تصویری انجمنیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ طلباء معلومات کو بہتر طور پر یاد رکھ سکیں۔
 - 4- چکنگ ((Chunking: پیچیدہ معلومات کو چھوٹے اور قابل انتظام حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ طلباء آسانی سے انہیں یاد رکھ سکیں۔
 - 5- تفاعلی کھیل ((Interactive Games: تعلیمی کھیل اور سرگرمیاں طلباء کو فعال طور پر سیکھنے میں شامل کرتی ہیں اور ان کی یادداشت کو تقویت دیتی ہیں۔
 - 6- فلیش کارڈز ((Flashcards: فلیش کارڈز کے ذریعے طلباء کو معلومات کی فوری یاد دہانی کی مشق کرائی جاتی ہے، جس سے ان کی یادداشت بہتر ہوتی ہے۔
 - 7- کہانی سنانا ((Storytelling: معلومات کو کہانیوں کی شکل میں پیش کرنے سے طلباء کو پیچیدہ موضوعات کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔
- ان تدریسی حکمت عملیوں کا استعمال اساتذہ کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ طلباء کو مؤثر طریقے سے سیکھنے اور معلومات کو ذہن میں محفوظ کرنے میں مدد کریں۔

10.2.1.1 حافظہ کی سطح کی تدریس کے ماڈل (Model of Memory Level Teaching)

حافظہ کی سطح کی تدریس کا ایک مشہور ماڈل ماہر تعلیم ہربرٹ اسپینسر نے پیش کیا ہے۔ یہ ماڈل اس بات کو واضح کرتا ہے کہ کس طرح طلباء کی یادداشت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور معلومات کو طویل عرصے تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ اسپینسر کا ماڈل ان حکمت عملیوں پر مشتمل ہے جو سیکھنے کے دوران یادداشت کو مضبوط کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس ماڈل میں بنیادی طور پر یہ سمجھایا گیا ہے کہ کس طرح سیکھنے کے عمل میں معلومات کو بہتر طریقے سے ذہن میں محفوظ کیا جاسکتا ہے اور اسے وقت کے ساتھ یاد رکھا جاسکتا ہے۔

اسپینسر کا ماڈل تدریس کے مختلف مراحل پر مبنی ہے، جس میں سیکھنے کے دوران طلباء کی یادداشت کے عمل، جیسے کہ معلومات کو ذہن میں محفوظ کرنا، اسے ذہن میں برقرار رکھنا اور جب ضرورت ہو تو اسے یاد کرنا شامل ہے۔ اس ماڈل کا مقصد اساتذہ کو ایسی تدریسی حکمت عملیوں سے لیس کرنا ہے جو طلباء کی مدد کریں کہ وہ سیکھے گئے مواد کو نہ صرف یاد رکھ سکیں بلکہ اسے طویل مدت تک ذہن میں محفوظ رکھ سکیں۔

اس ماڈل کے پانچ اہم مراحل ہیں جو تدریسی عمل کے دوران طالب علموں کی مدد کرتے ہیں:

مرحلہ 1: ارتکاز (Focus)

Herbert Spencer کے ماڈل میں پہلا مرحلہ "فوکس" کہلاتا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ طالب علموں کی توجہ خاص طور پر ان اہم معلومات یا تصورات پر مرکوز کی جائے جنہیں انہیں سیکھنا اور یاد رکھنا ہے۔ اس مرحلے میں اساتذہ واضح طور پر یہ بتاتے ہیں کہ کیا اہم ہے اور کن معلومات یا مہارتوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی استاد طلباء کو نئے الفاظ سکھا رہا ہے، تو وہ شروع میں ہی بتائیں گے کہ طلباء کو ان الفاظ کے معانی اور املا کو یاد رکھنا ہے۔ اس طرح، طلباء کو شروع ہی میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کن چیزوں پر توجہ دینی ہے، جس سے ان کے لیے معلومات کو سیکھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

فوکس کرنے کا عمل طالب علموں کو سیکھنے میں مدد دینے کے کئی اہم فوائد فراہم کرتا ہے:

- سیکھنے کی مؤثرگی میں اضافہ: جب طلباء کو بتایا جاتا ہے کہ انہیں کن چیزوں پر توجہ دینی ہے تو وہ بہتر طریقے سے سیکھ سکتے ہیں اور غیر ضروری خلفشار سے بچا جاسکتا ہے۔ اس طرح وہ مطلوبہ علم یا مہارتوں کو زیادہ بہتر طریقے سے حاصل کر پاتے ہیں۔
- زیادہ دلچسپی اور مشغولیت: جب طلباء کو اپنے سیکھنے کے مقاصد کے بارے میں واضح ہدایت دی جاتی ہے، تو ان میں سیکھنے کے عمل میں دلچسپی بڑھتی ہے۔ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا سیکھ رہے ہیں اور کیوں سیکھ رہے ہیں، جس سے ان کی توجہ اور تحریک برقرار رہتی ہے۔

- مہارت کا فروغ: طلباء کسی مخصوص موضوع یا تصور میں زیادہ مہارت حاصل کرتے ہیں جب وہ اس پر پوری طرح توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ اس توجہ کی بدولت وہ مواد کو گہرائی سے سمجھتے ہیں اور اسے زیادہ مؤثر طریقے سے یاد رکھتے ہیں۔

Herbert Spencer کا فوکس کا مرحلہ اساتذہ کو اس بات میں مدد فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنے تدریسی مواد کو زیادہ واضح اور مؤثر طریقے سے طلباء تک پہنچا سکیں، تاکہ طلباء کی سیکھنے کی رفتار اور ان کی یادداشت کو بہتر بنایا جاسکے۔

مرحلہ 2: نحو یا ترکیب کلام (Syntax)

نحو یا ترکیب کلام سے مراد تدریسی عمل میں وہ منظم طریقہ ہے جس میں طلباء کو تدریسی سرگرمیاں اور مواد فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ وہ ترتیب ہوتی ہے جس کے تحت اساتذہ معلومات کو ترتیب وار اور منظم طریقے سے پیش کرتے ہیں تاکہ طلباء کو سیکھنے کا ہموار اور مربوط تجربہ مل سکے۔ تدریسی مواد کو ایک ایسی ترتیب میں پیش کیا جاتا ہے جو سیکھنے کے عمل کو آسان بناتا ہے اور طلباء کو مؤثر طریقے سے مواد کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

نحو یا ترکیب کلام تدریسی ماڈل کا ایک لازمی حصہ ہے کیونکہ یہ تدریسی اقدامات اور مراحل کو ایک منظم طریقے سے ترتیب دینے میں مدد فراہم کرتا ہے، تاکہ سیکھنے کے اہداف کو کامیابی سے حاصل کیا جاسکے۔ ذیل میں نحو یا ترکیب کلام کے مختلف مراحل کی وضاحت کی گئی ہے:

A. تیاری (Preparation)

کسی بھی تدریسی عمل کو شروع کرنے سے پہلے، مناسب تیاری بہت ضروری ہے۔ تیاری کا مرحلہ وہ وقت ہوتا ہے جب استاد تدریس کے لیے ضروری مواد اور حکمت عملی کی مکمل منصوبہ بندی کرتا ہے تاکہ سبق کو مؤثر طریقے سے پڑھایا جاسکے۔ اس مرحلے کے دوران درج ذیل پہلوؤں کا خیال رکھا جاتا ہے:

i. واضح اہداف کا تعین (Setting Clear Goals) اس مرحلے میں، استاد یہ طے کرتا ہے کہ طلباء کو سبق کے اختتام پر کیا سیکھنا چاہیے۔ یہ اہداف بہت واضح اور قابل پیمائش ہونے چاہئیں، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ طلباء کو کیا علم حاصل کرنا ہے، انہیں کیا سمجھنا ہے، اور وہ کون سی مہارتیں حاصل کریں گے۔ یہ اہداف استاد کو تدریسی عمل کے دوران ایک روڈ میپ فراہم کرتے ہیں، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلباء کی تعلیمی پیشرفت کو کیسے جانچا جائے گا۔

ii. وسائل جمع کرنا (Gathering Resources) اس ماڈل کا اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ استاد ان تمام وسائل کو اکٹھا کرے جو تدریس کے دوران ضروری ہوں گے۔ اس میں نصابی کتابیں، ضمنی مطالعہ کا مواد، ویڈیوز، چارٹس، اور دیگر تعلیمی معاونت شامل ہوتی ہے۔ وسائل کا انتخاب اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ تدریس کے عمل کو بہتر بنایا جاسکے اور طلباء کو معلومات تک رسائی حاصل کرنے میں مدد مل سکے۔

iii. مواد کو منظم کرنا (Organizing Content) مواد کو ایک منطقی ترتیب میں منظم کرنا بھی تیاری کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ معلومات کو اس ترتیب سے پیش کیا جائے جس سے طلباء کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ مواد کو بہتر طریقے سے جذب کر سکیں۔ اس میں موضوعات کی ترتیب بنانا، وقت کا تعین کرنا، اور تدریسی منصوبہ تیار کرنا شامل ہوتا ہے۔ اساتذہ مختلف تدریسی حکمت عملیوں کو شامل کرتے ہیں تاکہ طلباء کی مختلف سیکھنے کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

اس تیاری کے فوائد:

- منظم تدریس (Organized Teaching): مناسب تیاری اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تدریسی عمل منظم اور مؤثر ہو، جس سے طلباء کو مواد کو سمجھنے میں زیادہ سہولت ہو۔
 - سیکھنے کے بہتر نتائج (Improved Learning Outcomes): واضح اہداف اور منظم مواد کی بدولت طلباء کو سیکھنے میں زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے اور ان کے سیکھنے کے نتائج بہتر ہوتے ہیں۔
 - مؤثر تدریسی عمل (Effective Teaching Process): جب استاد تمام ضروری وسائل اور مواد کی تیاری کرتا ہے، تو تدریسی عمل زیادہ ہموار اور کامیاب ہوتا ہے۔
- تیاری کا یہ مرحلہ نہ صرف تدریسی عمل کو بہتر بناتا ہے بلکہ طلباء کو بھی ایک منظم طریقے سے سیکھنے میں مدد فراہم کرتا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور یاد گار ہو جاتا ہے۔

B. مقاصد کے بیان (Statement of Objectives)

سیکھنے کے عمل کو کامیاب بنانے کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ طلباء اور اساتذہ دونوں کو سیکھنے کے مقاصد کی واضح سمجھ ہو۔ یہ مرحلہ تدریسی عمل کو منظم اور با مقصد بنانے میں مدد دیتا ہے۔ مقاصد کا واضح بیان نہ صرف سیکھنے کے عمل کو آسان بناتا ہے بلکہ اس سے طلباء کو بھی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان سے کیا توقع کی جا رہی ہے۔

i. وضاحت فراہم کرنا (Providing Clarity) اساتذہ کو چاہیے کہ وہ سبق کے مخصوص مقاصد کو صاف اور واضح انداز میں بیان کریں تاکہ طلباء یہ جان سکیں کہ انہیں سبق کے اختتام تک کیا سیکھنا یا سمجھنا ہے۔ جب طلباء کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا سیکھنے کا مقصد کیا ہے، تو وہ اپنی توجہ اسی جانب مرکوز کر لیتے ہیں اور اپنی سیکھنے کی کوششوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی سبق کا مقصد ہے کہ طلباء کو دائرے کے رقبے کا فارمولا یاد کرنا ہے، تو استاد کو یہ بات صاف صاف بتانی چاہیے تاکہ طلباء اپنی توجہ اس مخصوص موضوع پر مرکوز کریں۔

ii. رہنمائی کی ہدایات (Guiding Instruction): مقاصد کا تعین اساتذہ کو تدریسی عمل کی منصوبہ بندی میں مدد دیتا ہے۔ جب استاد کو یہ معلوم ہو کہ وہ کس مقصد کی طرف جا رہا ہے، تو وہ ایسی تدریسی حکمت عملی، سرگرمیاں، اور جائزے ترتیب دے سکتا ہے جو ان مقاصد کو پورا کرنے میں مدد دیں۔ یہ تدریس کو با مقصد اور مؤثر بناتا ہے کیونکہ استاد یہ جانتا ہے کہ اس کا ہر اقدام سیکھنے کے بڑے مقصد کے حصول کے لیے ہو رہا ہے۔

iii. کامیابی کی پیمائش (Measuring Success) واضح مقاصد سیکھنے کی کامیابی کو جانچنے کا ایک اہم معیار بھی فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ ان مقاصد کی بنیاد پر مختلف طریقے اپناتے ہیں تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ طلباء نے کتنا سیکھا ہے اور کیا وہ مطلوبہ نتائج حاصل کر پائے ہیں یا نہیں۔ اس سے نہ صرف طلباء کی پیشرفت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، بلکہ اساتذہ کو بھی اپنی تدریسی حکمت عملیوں میں بہتری لانے کا موقع ملتا ہے۔

C. پیش کش (Presentation)

پریزنٹیشن وہ مرحلہ ہے جس میں استاد طلباء کو تدریسی مواد پیش کرتا ہے۔ اس کا مقصد مواد کو اس طرح پیش کرنا ہے کہ طلباء اس کو آسانی سے سمجھ سکیں، ان کی توجہ مرکوز رہے، اور انہیں محسوس ہو کہ جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں، وہ ان کے لیے اہم ہے۔ تدریسی مواد کو مؤثر طریقے سے پیش کرنے کے لیے اساتذہ مختلف حکمت عملیوں کا استعمال کرتے ہیں۔

● علم کی منتقلی (Knowledge Transfer) اساتذہ کا بنیادی کام طلباء تک علم پہنچانا ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے وہ مختلف تدریسی طریقے استعمال کرتے ہیں جیسے لیکچرز، عملی مظاہرے، ویڈیوز، اور دیگر تدریسی وسائل۔ ان طریقوں کے ذریعے استاد اہم تصورات اور معلومات کو طلباء تک مؤثر انداز میں منتقل کرتا ہے تاکہ طلباء اسے سمجھ سکیں اور یاد رکھ سکیں۔

● مشغولیت کی حکمت عملی (Engagement Strategies) مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہے کہ طلباء کی توجہ سبق پر مرکوز رہے اور وہ سیکھنے کے عمل میں فعال حصہ لیں۔ اس مقصد کے لیے اساتذہ مختلف تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے دلچسپ کہانیاں

سنانا، حقیقی زندگی کے مثالیں دینا، ملٹی میڈیا عناصر جیسے ویڈیوز اور تصویری مواد کا استعمال، اور طلباء کو انٹرایکٹو سرگرمیوں میں شامل کرنا۔ اس سے طلباء کی دلچسپی برقرار رہتی ہے اور وہ زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھتے ہیں۔

- وضاحت اور تفہیم (Clarity and Understanding) پریزنٹیشن کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ طلباء پیش کیے گئے مواد کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اس کے لیے استاد کو چاہیے کہ وہ مواد کو واضح انداز میں بیان کرے، بصری مدد کا استعمال کرے، اور طلباء سے سوالات پوچھنے یا رائے دینے کے مواقع فراہم کرے۔ جب طلباء مواد کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں، تو وہ اسے زیادہ آسانی سے یاد کر سکتے ہیں اور مختلف حالات میں اس کا اطلاق کر سکتے ہیں۔

ان مراحل کے ذریعے اساتذہ نہ صرف علم کو مؤثر طریقے سے منتقل کر سکتے ہیں بلکہ طلباء کی دلچسپی اور سیکھنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔

D. موازنہ اور ارتباط (Comparison and Association)

اس مرحلے میں طلباء کو نئی معلومات کو اپنے پہلے سے موجود علم کے ساتھ جوڑنے پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس عمل کا مقصد طلباء کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنے موجودہ علم کی بنیاد پر نئے خیالات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور انہیں دیرپا یاد رکھ سکیں۔ جب طلباء اپنے سیکھنے کو پچھلے تجربات یا معلومات کے ساتھ جوڑتے ہیں، تو ان کی سمجھ زیادہ گہری ہو جاتی ہے اور وہ سیکھے ہوئے مواد کو بہتر طور پر یاد رکھ سکتے ہیں۔

- موجودہ علم پر تعمیر (Building on Existing Knowledge): اساتذہ طلباء کو نئے تصورات اور نظریات کو ان معلومات سے جوڑنے کی ترغیب دیتے ہیں جو وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ جب طلباء نئی معلومات کو مانوس تصورات کے ساتھ جوڑتے ہیں، تو یہ ان کے لیے سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر اور مربوط بنادیتا ہے۔ اس طریقہ سے سیکھنے کا عمل زیادہ منظم ہو جاتا ہے اور طلباء مواد کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

- یادداشت کو بڑھانا (Enhancing Retention): پرانے اور نئے علم کے درمیان تعلق پیدا کرنے سے طلباء کی یادداشت میں بہتری آتی ہے۔ سکیماتیوری کے مطابق، طلباء اپنے ذہن میں معلومات کو مخصوص فریم ورک میں منظم کرتے ہیں جس سے وہ ان معلومات کو آسانی سے یاد رکھ سکتے ہیں اور دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ طریقہ سیکھنے کی پائیداری کو بڑھاتا ہے۔

- تفہیم کو آسان بنانا (Facilitating Understanding): نئی معلومات کا پرانے علم کے ساتھ موازنہ کرنا اور اس سے جوڑنا طلباء کی سمجھ کو گہرا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس سے طلباء بہتر طور پر سمجھ پاتے ہیں کہ مختلف تصورات کے درمیان کیا رشتے اور نمونے موجود ہیں اور وہ ان معلومات کو مختلف حالات میں کیسے لاگو کر سکتے ہیں۔ یہ عمل سیکھنے کو محض یادداشت سے آگے لے جا کر طلباء کی سمجھ اور تجزیاتی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔

E. تعمیم (Generalization)

تعمیم کا مطلب ہے کہ طلباء جو کچھ سیکھتے ہیں، اسے مختلف حالات میں اطلاق کرنا سیکھیں۔ اس مرحلے میں طلباء یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے سیکھے ہوئے تصورات اور اصولوں کا اطلاق مختلف اور نئے سیاق و سباق میں کیسے کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل طلباء کی تنقیدی سوچ کو پروان چڑھاتا ہے اور انہیں نئے مسائل کے حل میں سیکھے گئے علم کا اطلاق کرنے کے قابل بناتا ہے۔

- تنقیدی سوچ کی مہارتیں (Critical Thinking Skills): اساتذہ طلباء کو سیکھے گئے مواد کا گہرائی سے تجزیہ کرنے، اس پر تنقید کرنے اور اسے نئے طریقوں سے جوڑنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ مہارتیں طلباء کو مختلف سیاق و سباق میں عام کرنے اور نئی بصیرتیں حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس عمل سے طلباء کی سوچ کی سطح بلند ہوتی ہے اور وہ زیادہ تخلیقی اور مؤثر طریقوں سے مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔

- تصورات کا اطلاق (Application of Concepts): طلباء اپنے سیکھے ہوئے تصورات اور اصولوں کا اطلاق مختلف حالات میں کرتے ہیں، جیسے حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنا یا نئے چیلنجوں کا سامنا کرنا۔ یہ عمل نہ صرف ان کی سمجھ کو گہرا کرتا ہے بلکہ انہیں عملی زندگی میں اپنے علم کا استعمال کرنے کے لیے بھی تیار کرتا ہے۔

- تصوراتی سمجھ (Conceptual Understanding): عام کرنے کا مرحلہ طلباء کی تصوراتی سمجھ کو مستحکم کرتا ہے، کیونکہ وہ سیکھے ہوئے تصورات کو نئے اور متنوع حالات میں لاگو کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس سے وہ ابتدائی سیکھنے سے ہٹ کر مزید گہرے اور عملی روابط قائم کر پاتے ہیں، جو ان کے علم کو مزید مضبوط اور بامقصد بناتا ہے۔ ان تمام مراحل کے ذریعے طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتیں بڑھتی ہیں اور وہ زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھے ہوئے مواد کو سمجھنے اور لاگو کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

F. اطلاق (Application)

اطلاق کے مرحلے میں، طلباء کو اس بات کی تربیت دی جاتی ہے کہ وہ جو کچھ سیکھ چکے ہیں، اسے عملی طور پر کیسے استعمال کریں۔ اس مرحلے میں طلباء اپنے علم اور مہارتوں کو حقیقی زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے لاگو کرتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے، وہ نہ صرف اپنی سیکھنے کی صلاحیتوں کو بہتر بناتے ہیں بلکہ اپنے تصورات اور نظریات کو عملی تجربے میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو ایسی سرگرمیاں اور پروجیکٹس فراہم کرتے ہیں جو ان کی صلاحیتوں کو مستحکم کرتے ہیں اور انہیں چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنے علم کو مختلف حالات میں کیسے لاگو کریں۔

- مہارت کی ترقی (Skill Development): اس مرحلے میں طلباء اپنی نظریاتی معلومات کو عملی مہارت میں تبدیل کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ اساتذہ ایسے کام دیتے ہیں جن میں طلباء کو ان معلومات کو حقیقی دنیا میں استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے، جس سے ان کی مہارتوں میں بہتری آتی ہے اور وہ اپنے آپ پر اعتماد پیدا کرتے ہیں۔

- سیکھنے کی تقویت (Reinforcement of Learning): جب طلباء اپنے سیکھے ہوئے علم کو عملی سرگرمیوں کے ذریعے استعمال کرتے ہیں، تو ان کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ بہتر طریقے سے اسے یاد رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہ مرحلہ نہ صرف ان کے علم کو مضبوط کرتا ہے بلکہ انہیں مشکل مسائل کے حل میں بہتر حکمت عملی تیار کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

- سیکھنے کی منتقلی (Transfer of Learning): یہ مرحلہ طلباء کو سکھاتا ہے کہ کس طرح مختلف حالات اور سیاق و سباق میں اپنے علم کا اطلاق کریں۔ یہ عمل ان کی انکولی سوچ کو فروغ دیتا ہے اور انہیں مستقبل میں پیشہ ورانہ یا ذاتی چیلنجز کے لیے تیار کرتا ہے۔ اس سے طلباء کو نئے سیکھنے کے مواقع اور کامیابی کے لیے بہتر طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔

G. اعادہ (Recapitulation)

اعادہ کا مرحلہ اس وقت آتا ہے جب سبق یا یونٹ کے آخر میں اسباق کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو مضبوط کیا جاسکے۔ اس مرحلے میں، اساتذہ اہم نکات اور تصورات کو دوبارہ دہراتے ہیں، تاکہ طلباء کو ان کی سیکھنے کی پیشرفت کا جائزہ لینے میں مدد ملے اور وہ اپنے علم کو مستحکم کر سکیں۔

- سیکھنے کا استحکام (Consolidation of Learning): اعادہ کے ذریعے، اساتذہ اسباق میں سیکھے گئے اہم تصورات اور مہارتوں کا دوبارہ جائزہ لیتے ہیں۔ اس سے طلباء کی سمجھ کو تقویت ملتی ہے اور اگر کسی موضوع میں کوئی غلط فہمی ہو تو اسے دور کیا جاسکتا ہے۔
- سیکھنے کا اندازہ (Assessment of Learning): اساتذہ طلباء کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں جیسے خلاصے، جائزے، یا کوئزز۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلباء نے کس حد تک سیکھا ہے اور کن شعبوں میں مزید توجہ کی ضرورت ہے۔

- اختتام (Closure): اعادہ اسباق کو مضبوط کرنے اور طلباء کو اس بارے میں سوچنے کا موقع دیتا ہے کہ انہوں نے کیا سیکھا ہے۔ یہ مرحلہ سیکھنے کے عمل کو ایک منطقی اختتام تک پہنچاتا ہے اور طلباء کو نئے اور پرانے علم کے درمیان تعلق قائم کرنے کے لیے تیار کرتا ہے، جس سے وہ مسلسل سیکھنے کے عمل میں شامل رہ سکیں۔

ہاربرٹ کا تدریسی ماڈل طلباء کو منظم طریقے سے سیکھنے میں مدد دیتا ہے، جس میں ہر مرحلہ طالب علم کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو مزید گہرا کرنے اور مستحکم کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ یہ ماڈل واضح مقاصد کے تعین، منظم تیاری، انٹرایکٹو تدریس، با معنی تعلقات، تنقیدی سوچ، عملی اطلاق، اور جامع اعادہ پر زور دیتا ہے، جس سے طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں اور وہ مستقل تعلیمی کامیابی کی طرف بڑھتے ہیں۔

مرحلہ 3: سماجی نظام (Social System)

"سماجی نظام" کا مطلب کلاس روم میں موجود ان تعلقات اور تعاملات سے ہے جو طلباء، اساتذہ، اور کبھی کبھار والدین یا دیگر افراد کے درمیان ہوتے ہیں۔ یہ مرحلہ سیکھنے کے سماجی پہلوؤں اور باہمی تعلقات پر زور دیتا ہے، جہاں طلباء اور اساتذہ کے درمیان تعاون اور مؤثر مواصلات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کمرہ جماعت کے ماحول اور تعاملات کا کردار (The Role of Classroom Environment and Interactions)

ہاربرٹ کے تدریسی ماڈل میں سماجی نظام کا مرحلہ اس بات پر مرکوز ہے کہ کلاس روم کا ماحول کیسا ہونا چاہیے اور طلباء و اساتذہ کے درمیان کس طرح کا تعلق ہونا چاہیے تاکہ سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز ہو۔

● کمرہ جماعت کا ماحول (Classroom Environment): ایک مثبت اور دوستانہ کلاس روم کا ماحول طلباء کو سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ جب ماحول خوشگوار ہوتا ہے، تو طلباء زیادہ متحرک اور تعاون پر مبنی اکتساب علم کرتے ہیں۔ اس کے لیے طبعی ترتیبات، جیسے بیٹھنے کے انتظامات، کلاس روم کی صفائی، اور کلاس روم کی سجاوٹ، اکتسابی مواد اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک منظم اور خوش آئند کلاس روم ماحول طلباء کو بہتر طور پر سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

● تعاملات (Interactions): طلباء اور اساتذہ کے درمیان بامعنی اور مؤثر تعاملات سیکھنے کے عمل کو تقویت دیتے ہیں۔ جب طلباء آپس میں بات چیت کرتے ہیں، گروپ ڈسکشنز میں حصہ لیتے ہیں، اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں، تو ان کا سیکھنے کا تجربہ مزید مؤثر ہو جاتا ہے۔ اس میں گروپ ورک، ہم عمر ساتھیوں کی رائے، اور تعاون پر مبنی سیکھنے کی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

● استاد کا کردار (Teacher Role): استاد سماجی نظام میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ استاد کو طلباء کے درمیان بات چیت کو سہولت فراہم کرنی ہوتی ہے اور کلاس روم میں مثبت ماحول کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ استاد کو طلباء کے درمیان تعاون کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، کسی بھی تنازعے کو حل کرنے میں مدد فراہم کرنی چاہیے، اور ہر طالب علم کی رائے اور نقطہ نظر کی قدر کرنی چاہیے۔ اساتذہ کا یہ کردار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر حصہ لے اور ایک دوسرے سے سیکھ سکے۔

سماجی نظام کلاس روم کے اندر سیکھنے کے عمل کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ طلباء کے درمیان مثبت تعامل اور استاد کی رہنمائی سیکھنے کو زیادہ مؤثر اور بامعنی بناتی ہے۔ ایک معاون اور جامع کلاس روم ماحول طلباء کو اپنی صلاحیتوں کو بہتر کرنے، اعتماد پیدا کرنے، اور باہمی تعاون کے ذریعے علم حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

مرحلہ 4: اعانتی نظام (Support System)

سپورٹ سسٹم "سے مراد وہ وسائل، آلات، اور انتظامات ہیں جو تدریسی عمل کو بہتر بنانے اور طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ مرحلہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اساتذہ اور طلباء کو سیکھنے کے عمل میں کامیاب بنانے کے لیے کس قسم کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

درس و تدریس میں معاونت کے لیے درکار وسائل اور آلات

(Resources and Tools Needed to Support Teaching)

سپورٹ سسٹم ان تمام وسائل اور آلاتوں پر زور دیتا ہے جو اساتذہ کے لیے تدریسی عمل کو مؤثر اور طلباء کے لیے سیکھنے کو آسان بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہاں وہ کلیدی اجزاء ہیں جو عام طور پر سپورٹ سسٹم کا حصہ ہوتے ہیں:

● تدریسی مواد (Instructional Materials): تدریسی مواد جیسے کہ نصابی کتابیں، ورک بکس، ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز، اور ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارمز اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ وسائل طلباء کو وہ مواد فراہم کرتے ہیں جو ان کے سیکھنے کے مقاصد سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کو سیکھنے کے لیے مناسب مواد اور سرگرمیاں ملتی ہیں جنہیں وہ خود سے یا استاد کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں۔

● تکنیکی آلات (Technological Tools): تعلیم میں ٹیکنالوجی کا کردار بہت اہم ہے۔ آج کل تدریسی عمل میں انٹرایکٹو وائٹ بورڈز، تعلیمی ایپس، آن لائن سیمولیشنز، اور وچوئل لیبر جیسے جدید ٹیکنالوجیکل آلات شامل ہوتے ہیں۔ یہ آلات طلباء کی دلچسپی کو بڑھانے اور سیکھنے کے ذاتی نوعیت کے تجربات کو مزید مؤثر بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

● ہینڈ آن مواد اور بصری امداد (Manipulatives and Visual Aids): طلباء کو سیکھنے میں مدد دینے کے لیے عملی مواد اور بصری امداد بہت اہم ہوتے ہیں۔ ماڈلز، چارٹس، خاکے، اور بصری وسائل طلباء کو مشکل تصورات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ مواد مختلف سیکھنے کے اندازوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیے جاتے ہیں تاکہ ہر طالب علم اپنی سمجھ کے مطابق سیکھ سکے۔

● کمیونٹی اور بیرونی تعاون (Community and External Support): طلباء کی تعلیمی اور ذاتی ترقی کے لیے والدین، کمیونٹی کے اراکین، اور تعلیمی ماہرین کا تعاون بھی بہت اہم ہوتا ہے۔ اساتذہ والدین اور دیگر افراد کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تاکہ طلباء کو اضافی مدد مل سکے، جس سے ان کی سیکھنے کی صلاحیتوں میں بہتری آتی ہے اور وہ مزید کامیاب ہوتے ہیں۔

سپورٹ سسٹم تعلیمی عمل میں ایک اہم ستون ہے۔ درست اور مؤثر تدریسی مواد، ٹیکنالوجی کا استعمال، بصری امداد، اور بیرونی تعاون تدریس اور سیکھنے کے عمل کو بہتر بناتے ہیں۔ یہ تمام وسائل اور تعاون طلباء کو بہتر سیکھنے کے تجربات فراہم کرتے ہیں، ان کی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں، اور انہیں مستقبل کی کامیابی کے لیے تیار کرتے ہیں۔

مرحلہ 5: تشخیصی نظام (Evaluation System)

تشخیصی نظام سے مراد ایک ایسا منظم عمل ہے جس کے ذریعے اساتذہ طلباء کی سیکھنے کی ترقی، ان کے سیکھنے کے نتائج اور سمجھ بوجھ کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ جانچنا ہوتا ہے کہ طلباء نے کیا سیکھا ہے اور کتنی مؤثر طریقے سے سیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ اساتذہ کو تدریسی حکمت عملیوں اور سیکھنے کے طریقوں میں بہتری کے لیے مفید فیڈبک فراہم کرتا ہے۔

تشخیصی نظام کا بنیادی مقصد تدریسی عمل کو مؤثر بنانا اور طلباء کی سیکھنے کی صلاحیت کو مزید بہتر کرنا ہوتا ہے۔ یہاں چند اہم عناصر پر غور کیا جاتا ہے:

i. تشخیص کے طریقے (Assessment Methods): تشخیص کے مختلف طریقے جیسے کوئز، ٹیسٹ، پروجیکٹس، پریزنٹیشنز، پورٹ فولیو، اور مشاہدات کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کی سمجھ اور ان کے سیکھنے کے مقاصد کو جانچا جاسکے۔ یہ مختلف طریقے طلباء کی کارکردگی کو مختلف زاویوں سے دیکھنے اور ان کی ترقی کا مکمل جائزہ لینے میں مدد دیتے ہیں۔

- ii. تشکیلی اندازہ قدر (Formative Assessment): تشکیلاتی تشخیص سے مراد وہ جاری جائزے ہیں جو اساتذہ تدریسی عمل کے دوران کرتے ہیں تاکہ طلباء کی پیشرفت کو جانچا جاسکے۔ اس سے اساتذہ کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ فوری فیڈبیک فراہم کریں اور جہاں کہیں سیکھنے میں کمی ہو، اس کو بہتر کرنے کے لیے حکمت عملی بدل سکیں۔ یہ تشخیص طلباء کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھنے اور تدریسی مواد میں بہتری لانے میں مدد دیتا ہے۔
- iii. تجميعی اندازہ قدر (Summative Assessment): سمیٹیو تشخیص کا استعمال کسی یونٹ، کورس یا تعلیمی سال کے آخر میں ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کی مجموعی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ انہوں نے سیکھنے کے اہداف کو کس حد تک حاصل کیا ہے۔ اس طرح کے امتحانات اکثر طالب علم کے حتمی گریڈ اور تعلیمی ریکارڈ کا حصہ ہوتے ہیں۔
- iv. بازرسی کا طریقہ کار (Feedback Mechanisms): طلباء کو ان کی کارکردگی کے حوالے سے تعمیری فیڈبیک فراہم کرنا سیکھنے کے عمل میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس فیڈبیک کے ذریعے طلباء اپنی خامیوں اور بہتری کے مواقع کو سمجھ سکتے ہیں، خود اعتمادی حاصل کر سکتے ہیں اور آئندہ کے اہداف متعین کر سکتے ہیں۔ یہ عمل تعلیمی ترقی کو فروغ دیتا ہے اور طلباء کو مسلسل بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔
- v. معطیات کا تجزیہ (Data Analysis): تشخیصی نتائج اور طلباء کی کارکردگی کے پیٹرن کا تجزیہ تدریسی عمل کی اثر انگیزی کو جانچنے میں مددگار ہوتا ہے۔ ڈیٹا کا تجزیہ اساتذہ کو بصیرت فراہم کرتا ہے کہ کون سے طریقے مؤثر ہیں اور کن مداخلتوں کی ضرورت ہے تاکہ طلباء کے سیکھنے کے تجربے کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔
- vi. رپورٹنگ اور مواصلات (Reporting and Communication): اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تشخیصی نتائج کو شفاف طریقے سے طلباء، والدین، اور تعلیمی منتظمین تک پہنچائیں۔ مؤثر مواصلات سیکھنے کے عمل میں جو ابدی کو فروغ دیتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام اسٹیک ہولڈرز باخبر ہوں اور تعاون کر سکیں۔
- تعلیم میں تعین قدر کے نظام کا کردار (Role of the Evaluation System in Education):
- تشخیصی نظام تعلیمی میدان میں کئی اہم مقاصد پورے کرتا ہے۔ یہ نہ صرف طالب علم کی کارکردگی کو جانچتا ہے بلکہ اساتذہ کی تدریسی حکمت عملیوں کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ تشخیصی نظام کے ذریعے اساتذہ کو معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنایا جاسکتا ہے، کس طالب علم کو مزید مدد کی ضرورت ہے، اور تدریسی عمل میں کون سی تبدیلیاں کی جانی چاہیے۔
- ایک مؤثر تشخیصی نظام سیکھنے کے عمل کو منصفانہ اور قابل بھروسہ بناتا ہے، طلباء کی کامیابیوں کا درست اندازہ لگاتا ہے، اور انہیں تعلیمی کامیابی کے سفر میں آگے بڑھنے کے لیے ضروری فیڈبیک فراہم کرتا ہے۔

10.2.2 تفہیم کی سطح (Understanding Level)

تفہیم کی سطح (Understanding Level)

تفہیم کی سطح پر تدریس ایک ایسا تعلیمی نقطہ نظر ہے جس کا مقصد طلباء کو گہرائی سے سمجھنے، تنقیدی طور پر سوچنے، اور علم کو عملی زندگی میں استعمال کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ اس سطح پر تعلیم، محض معلومات کو یاد کرنے سے آگے بڑھ کر طلباء کو

مواد کی گہرائی میں لے جاتی ہے۔ طلباء اس سطح پر اہم تصورات، اصولوں اور موضوع کے اندر موجود مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ معلومات کے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑ کر ان کا تنقیدی تجزیہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔ اس عمل سے نہ صرف گہرائی سے فہم پیدا ہوتی ہے بلکہ طلباء کو اپنے علم کو مختلف صورت حال میں استعمال کرنے کی صلاحیت بھی ملتی ہے۔ گہری فہم اور تنقیدی فکر کی اہمیت

(Importance in Developing Deeper Comprehension and Critical Thinking)

- تفہیم کی سطح کی تدریس مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر بہت اہم ہے:
- تنقیدی فکر کی مہارتیں (Critical Thinking Skills): اس تدریس سے طلباء میں تنقیدی سوچ کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ انہیں معلومات کا جائزہ لینے، مختلف پہلوؤں سے غور کرنے، اور درست نتائج اخذ کرنے کی تربیت دیتا ہے۔ طلباء کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ مفروضوں پر سوال کریں، مختلف زاویوں سے مسئلہ دیکھیں اور معقول فیصلے کریں۔
- تصوراتی تفہیم (Conceptual Understanding): تفہیم کی سطح کی تعلیم طلباء میں بنیادی اصولوں اور تصورات کو گہرائی سے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ اس سے وہ علم کو مختلف حالات میں لچکدار طریقے سے لاگو کرنے کے قابل بنتے ہیں، جو ان کی علمی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرتا ہے۔
- مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتیں (Problem-Solving Abilities): اس تدریس کے ذریعے طلباء مشکل مسائل کو حل کرنے کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ سیکھتے ہیں کہ کیسے مفروضے بنائیں، پیٹرن کی شناخت کریں اور نئے اور اختراعی حل تلاش کریں۔
- اعلیٰ تعلیم کے لیے تیاری (Preparation for Higher Learning): تفہیم کی سطح پر تعلیم طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بہتر طور پر تیار کرتی ہے، کیونکہ یہ ان میں گہرے فہم اور تنقیدی سوچ کی صلاحیت پیدا کرتی ہے، جو تعلیمی کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔ اس طرح کی تعلیم طلباء کی علمی صلاحیتوں کو بڑھاتی ہے اور انہیں علمی اور عملی مسائل کو حل کرنے کی اہلیت فراہم کرتی ہے، جو ان کی زندگی میں مزید کامیابیوں کا سبب بنتی ہے۔

تفہیم کی سطح کو سمجھنے کے لیے حکمت عملی اور طریقے

(Strategies and Methods for Understanding Level Teaching)

تفہیم کی سطح پر تدریس ایک جامع تدریسی طریقہ ہے جس کا مقصد طلباء میں گہری فہم، تنقیدی سوچ، اور علم کے اطلاق کی مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔ اس سطح کی تدریس میں مختلف حکمت عملیوں اور طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو موضوعات کی بہتر اور موثر تفہیم حاصل ہو۔ درج ذیل حکمت عملیوں کو تفہیم کی سطح پر تعلیم دینے کے لیے موثر طریقوں میں شامل کیا جاسکتا ہے:

- i. تفتیش پر مبنی سیکھنا (Inquiry-Based Learning): اس طریقے میں طلباء کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ موضوعات کے بارے میں خود سوالات دریافت کریں اور ان کے جوابات تلاش کریں۔ اس عمل میں وہ تحقیق اور تجزیہ کرتے ہیں، جس سے ان کی معلومات کو گہری سمجھنے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔ انکوائری پر مبنی سیکھنا طلباء میں تجسس اور تنقیدی سوچ کو پروان چڑھاتا ہے۔
 - ii. مسئلہ پر مبنی سیکھنا (Problem-Based Learning - PBL): طلباء کو حقیقی دنیا کے مسائل یا منظر ناموں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے علم کا استعمال کرتے ہوئے ان مسائل کو حل کریں۔ اس طریقے میں طلباء کو اپنی معلومات کو عملی جامہ پہنانا ہوتا ہے، جس سے تنقیدی سوچ، تعاون، اور مسائل کے حل کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
 - iii. تصوراتی نقشہ سازی (Concept Mapping): اس طریقے میں مختلف تصورات اور خیالات کو گراف یا نقشے کی صورت میں منظم کیا جاتا ہے۔ تصوراتی نقشہ سازی سے طلباء کو علم کے پیچیدہ رشتوں کو سمجھنے اور معلومات کو بہتر طور پر ترتیب دینے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے انہیں نہ صرف معلومات کی تنظیم سیکھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ان کے تجزیاتی ہنر بھی بہتر ہوتے ہیں۔
 - iv. سقراطی سوالات (Socratic Questioning): اس طریقے میں استاد مختلف سوالات کے ذریعے طلباء کو مکالمے میں شامل کرتا ہے۔ یہ سوالات طلباء کو گہرائی سے سوچنے، اپنے خیالات کا تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ سقراطی سوالات طلباء کی تنقیدی سوچ اور استدلال کی مہارت کو فروغ دیتے ہیں۔
 - v. کیس اسٹڈیز (Case Studies): طلباء کو حقیقی یا فرضی کیسز دیے جاتے ہیں، جن کا تجزیہ کر کے انہیں مسائل کا حل نکالنا ہوتا ہے۔ یہ طریقہ طلباء کو مستند اور عملی دنیا کے مسائل کا سامنا کرنے کے قابل بناتا ہے اور ان کی مسئلہ حل کرنے کی مہارت کو بہتر کرتا ہے۔
 - vi. مذاکرہ و مباحثہ (Debate and Discussion): طلباء کے مابین مباحثوں اور مکالموں کا اہتمام کیا جاتا ہے جہاں وہ اپنے نظریات کا دفاع کرتے ہیں اور دوسروں کے خیالات کو سن کر اپنے تنقیدی دلائل کو بہتر بناتے ہیں۔ بحث و مباحثہ طلباء کی مواصلاتی مہارتوں اور تنقیدی تجزیے کی صلاحیتوں کو مضبوط کرتا ہے۔
 - vii. پروجیکٹ پر مبنی اکتساب (Project-Based Learning - PBL): طلباء کو ایسے منصوبے دیے جاتے ہیں جن میں وہ تحقیق کرتے ہیں، منصوبہ بندی کرتے ہیں، اور مختلف مراحل پر کام کرتے ہیں۔ اس طریقے میں طلباء کو عملی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے حل تلاش کرنے کے لیے مختلف علوم کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ٹیم ورک اور مسائل کے حل کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔
- تفہیم کی سطح کی تدریس، محض معلومات کو حفظ کرنے سے بڑھ کر گہرائی سے سمجھنے، تنقیدی سوچنے، اور عملی مسائل کو حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے۔ انکوائری پر مبنی سیکھنے، مسئلہ پر مبنی سیکھنے، تصوراتی نقشہ سازی، سقراطی سوالات، کیس اسٹڈیز، بحث و مباحثہ، اور پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے جیسے تدریسی طریقوں کا استعمال کر کے اساتذہ ایک ایسا تعلیمی ماحول پیدا کر سکتے ہیں جو طلباء کو علمی کامیابی اور عملی زندگی کی مشکلات سے نمٹنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

10.2.2.1 تفہیم کی سطح کی تدریس کا ماڈل (Model of Understanding Level of Teaching)

ایک ممتاز ماہر تعلیم مورسین نے تدریس کی تفہیم کی سطح کی وضاحت کی ہے۔ مورسین کا ماڈل طلباء کے فہم کو مستحکم کرنے اور علم کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور اس کا اطلاق کرنے پر مرکوز ہے۔ یہ ماڈل سادہ یادداشت سے آگے بڑھ کر اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلباء معلومات کو کس طرح سمجھتے، تجزیہ کرتے، اور انہیں عملی زندگی میں کیسے لاگو کرتے ہیں۔

مورسین کا نظریہ یہ ہے کہ علم کو الگ تھلگ معلومات کے طور پر پیش کرنے کے بجائے، اسے ایک مربوط اور با مقصد عمل بنانا چاہیے، تاکہ طلباء حقیقت کی دنیا میں اس کا اطلاق کر سکیں۔ اس ماڈل کا بنیادی مقصد طلباء میں تجزیاتی، تنقیدی سوچ کو فروغ دینا ہے اور انہیں سکھانا ہے کہ وہ معلومات کو کیسے جوڑیں اور مختلف نقطہ نظر سے اس کا جائزہ لیں۔ اس کے ذریعے وہ ایک جامع فہم پیدا کر سکیں گے جو ان کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگی میں مددگار ثابت ہوگا۔

مورسین نے تفہیم کی سطح کی تدریس کے پانچ مراحل کی وضاحت کی ہے۔ ہر مرحلہ اس بات پر توجہ دیتا ہے کہ طلباء کیسے ایک موضوع کو گہرائی سے سمجھ سکتے ہیں اور معلومات کا اطلاق کیسے کر سکتے ہیں۔

مرحلہ 1: فوکس (Focus)

اس مرحلے میں طلباء کی توجہ کسی مخصوص موضوع یا تصور پر مرکوز کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد صرف سطحی معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ موضوع کی گہری تفہیم پیدا کرنا ہے۔ اساتذہ طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں تاکہ وہ اس تصور کے اہم پہلوؤں کو سمجھ سکیں اور ان کا تنقیدی تجزیہ کریں۔

مثال کے طور پر، اگر تاریخ کی کلاس میں دوسری جنگ عظیم کے بارے میں پڑھایا جا رہا ہے تو صرف تاریخی واقعات کو بیان کرنے کے بجائے، جنگ کے اسباب پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس سے طلباء کو سیاسی، سماجی، اور اقتصادی عوامل کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو جنگ کے پس منظر میں موجود تھے۔

اہمیت (Importance):

اس مرحلے کی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ یہ طلباء کی تفہیم کو گہرائی سے بڑھانے اور ان کی سوچ کو مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

- تفہیم کی گہرائی (Depth of Understanding): مخصوص تصورات پر توجہ مرکوز کرنے سے طلباء کو علم کی گہری تفہیم حاصل ہوتی ہے۔ وہ موضوع کا تنقیدی جائزہ لے کر تجزیاتی مہارتیں سیکھتے ہیں، جس سے انہیں معلومات کی حقیقی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔
- سیاق و سباق کی تفہیم (Contextual Understanding): جب طلباء کسی اہم تصور پر توجہ دیتے ہیں تو وہ سیاق و سباق کے ساتھ معلومات کو جوڑتے ہیں۔ اس طرح وہ نئے خیالات کو اپنے پچھلے علم اور حقیقی دنیا کے تجربات کے ساتھ مربوط کر سکتے ہیں۔
- علم کا اطلاق (Application of Knowledge): اس مرحلے کی مدد سے طلباء اپنی فہم کو مختلف حالات میں لاگو کرنا سیکھتے ہیں۔ جیسے کہ تاریخی واقعات کا تنقیدی جائزہ لینا، مستقبل کے نتائج کی پیش گوئی کرنا، یا پیچیدہ مسائل کو حل کرنا۔

مورسین کے ماڈل میں تدریس کا پہلا مرحلہ طلباء کو ایک مخصوص موضوع پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس طریقے سے طلباء گہرائی سے سمجھنے اور علم کو زیادہ مؤثر طریقے سے لاگو کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں، جو نہ صرف ان کی تعلیمی کامیابی میں مددگار ہوتا ہے بلکہ عملی زندگی میں بھی ان کے لیے کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

مرحلہ 2: نحو یا ترکیب کلام (Syntax)

مورسین کے ماڈل آف انڈرسٹینڈنگ لیول ٹیچنگ میں، "نحو یا ترکیب کلام" سے مراد وہ طریقہ شامل ہے جس سے اساتذہ تدریسی اجزاء کو پیش اور منظم کرتے ہیں۔ اس کا مقصد تدریس کے عمل کو آسان، منظم، اور تفصیلی بنانا ہے تاکہ طلباء کو سیکھنے میں آسانی ہو اور وہ معلومات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ تدریسی اجزاء کو اس انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے کہ طلباء نہ صرف معلومات حاصل کریں بلکہ اس کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے مربوط بھی کریں۔

نحو یا ترکیب کلام کا بنیادی کردار یہ ہوتا ہے کہ اساتذہ پیچیدہ تصورات کو اس طرح بیان کریں کہ وہ آسانی سے سمجھ میں آئیں اور طلباء تنقیدی سوچ کی صلاحیتیں پیدا کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی، طلباء کو سیکھنے کے عمل میں سرگرم شرکت دار بنانے کے لیے ایک منطقی ترتیب فراہم کی جاتی ہے۔ مورسین کے ماڈل میں تدریسی مراحل اور طریقے اس طرح ترتیب دیے گئے ہیں کہ ان میں ہم آہنگی اور تسلسل برقرار رہے، تاکہ سیکھنے کا عمل مؤثر ہو۔

یہ مرحلہ مزید پانچ ذیلی مراحل پر مشتمل ہے، اور ہر مرحلہ تدریس کے عمل کو مزید آسان اور منظم بنانے میں مدد دیتا ہے۔ ذیل میں ان مراحل کی تفصیل دی گئی ہے:

(a) تفتیش (Exploration)

اس مرحلے میں طلباء کو سیکھنے کے عمل میں خود کو شامل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، تاکہ وہ آزادانہ طور پر نئے سوالات دریافت کریں اور ان کے جوابات تلاش کریں۔ اساتذہ طلباء کو حقیقی دنیا کے مسائل، سوالات، یا تحقیقی کام دے کر ان کے تجسس کو بڑھاتے ہیں۔ اس سے طلباء کو مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھا کرنے، ڈیٹا کا تجزیہ کرنے، اور اپنی تحقیق کے نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر، اگر سائنس کی کلاس میں طلباء کو ماحولیاتی نظام کے بارے میں پڑھایا جا رہا ہے، تو تفتیش کے مرحلے میں طلباء کو فیلڈ میں جا کر مشاہدات کرنے کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد وہ ماحولیاتی تنوع پر تحقیق کریں گے اور ڈیٹا کا تجزیہ کر کے ماحولیاتی تعلقات اور اثرات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

اہمیت (Importance):

اس مرحلے کی اہمیت درج ذیل ہے:

- تجسس اور مشغولیت (Curiosity and Engagement): تفتیش طلباء کے تجسس کو بڑھاتی ہے، جس سے وہ سیکھنے کے عمل میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اس مرحلے میں طلباء کو خود سے سوالات دریافت کرنے اور ان کا جواب تلاش کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، جو سیکھنے کے عمل کو مزید دلچسپ اور فعال بناتا ہے۔
- تحقیقی مہارتیں (Research Skills): اس مرحلے میں طلباء تحقیق کے مختلف طریقے سیکھتے ہیں جیسے معلومات جمع کرنا، ڈیٹا کا تجزیہ کرنا، اور معتبر ذرائع کا انتخاب کرنا۔ یہ مہارتیں نہ صرف تعلیمی زندگی میں بلکہ عملی زندگی میں بھی کارآمد ہوتی ہیں۔
- انکوائری پر مبنی سیکھنا (Inquiry-Based Learning): اس مرحلے کے ذریعے طلباء انکوائری پر مبنی سیکھنے کے عمل میں شامل ہوتے ہیں، جہاں وہ تحقیقی مہارتیں سیکھتے ہیں، مفروضے تشکیل دیتے ہیں، اور ثبوتوں کی بنیاد پر منطقی نتائج اخذ کرتے ہیں۔
- تفتیش کا مرحلہ طلباء کو سیکھنے کے عمل میں شامل کرتا ہے اور انہیں اپنی تحقیق کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سے ان کی تحقیقی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں، اور وہ اپنی سوچ کو زیادہ منظم اور تجزیاتی بنانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

(b) پیشکش (Presentation)

پیشکش کا مرحلہ تدریس کا وہ حصہ ہے جس میں اساتذہ نئے تصورات اور خیالات کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ طلباء انہیں با آسانی سمجھ سکیں۔ یہ مرحلہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ معلومات واضح اور درست طریقے سے طلباء تک پہنچائی جائیں۔ اساتذہ مختلف تدریسی طریقے استعمال کرتے ہوئے مواد کو طلباء تک پہنچاتے ہیں تاکہ ان کی فہم میں بہتری آئے اور وہ مواد کو بہتر طریقے سے جذب کر سکیں۔

مثال کے طور پر، اگر ریاضی کی کلاس میں ہندسی ثبوتوں کا موضوع سکھایا جا رہا ہو، تو استاد اس میں قدم بہ قدم وضاحت دے سکتا ہے، بصری مواد جیسے خاکے یا چارٹس کا استعمال کر سکتا ہے، اور ہر مرحلے کے پیچھے موجود منطقی اصولوں کی وضاحت کے لیے طلباء کے ساتھ بات چیت بھی کر سکتا ہے۔ یہ ساری تدابیر اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ طلباء گہرائی سے مواد کو سمجھ سکیں اور اسے اپنے ذہن میں ترتیب دے سکیں۔

اہمیت (Importance):

اس مرحلے کی اہمیت درج ذیل ہے:

- واضح اور قابل فہم ہونا (Clarity and Understanding): ایک مؤثر پیشکش وہ ہوتی ہے جو پیچیدہ تصورات کو آسان الفاظ میں بیان کرے تاکہ طلباء کو سمجھنے میں مشکل نہ ہو۔ اساتذہ جب آسان اور فہم زبان استعمال کرتے ہیں تو طلباء کو نئے مواد کو با آسانی سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔
- دلچسپی اور توجہ حاصل کرنا (Engagement and Focus): دلچسپ اور پر جوش انداز میں پیش کی گئی معلومات طلباء کی توجہ کو حاصل کرتی ہیں اور سیکھنے کا عمل مزید دلچسپ بنادیتی ہیں۔ اس سے طلباء مواد کو زیادہ دیر تک یاد رکھتے ہیں اور وہ سیکھنے میں مزید دلچسپی لیتے ہیں۔

- کثیر الحواس لرننگ (Multi-modal Learning): مختلف طریقوں سے معلومات کو پیش کرنا جیسے زبانی وضاحت، بصری مظاہرے، اور عملی مثالیں، مختلف سیکھنے کے انداز رکھنے والے طلباء کے لیے مفید ہوتا ہے۔ اس سے یہ یقین دہانی ہوتی ہے کہ تمام طلباء مختلف طریقوں سے معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

(c) انضمام (Assimilation)

- انضمام کا مرحلہ طلباء کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ اس میں وہ نئی سیکھنے والی معلومات کو اپنے پہلے سے موجود علم سے جوڑتے ہیں۔ اس کا مقصد طلباء کی مجموعی سمجھ بوجھ کو بہتر بنانا ہوتا ہے تاکہ وہ نئے تصورات کو اپنی موجودہ معلومات کے ساتھ مربوط کر سکیں اور اس موضوع پر ایک جامع اور مربوط فہم پیدا کر سکیں۔
- مثال کے طور پر، اگر ادب کی کلاس میں کسی ناول کا مطالعہ کیا جا رہا ہو، تو استاد طلباء سے کہہ سکتا ہے کہ وہ کہانی کے کرداروں اور موضوعات کو اپنے تجربات اور خیالات کے ساتھ جوڑیں۔ یہ عمل طلباء کو نئے مواد کو زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھنے میں مدد دیتا ہے کیونکہ وہ اسے اپنے ذہنی فریم ورک کا حصہ بنا لیتے ہیں۔

اہمیت (Importance):

- رابطے بنانا (Building Connections): یہ مرحلہ طلباء کو نئے تصورات کو پرانے علم کے ساتھ جوڑنے میں مدد دیتا ہے۔ جب طلباء کسی نئے تصور کو پہلے سے موجود علم سے جوڑتے ہیں تو وہ معلومات کو زیادہ بہتر طریقے سے یاد رکھ سکتے ہیں۔
- تصوراتی فریم ورک کی تشکیل (Forming Conceptual Frameworks): انضمام سے طلباء کے ذہن میں فریم ورک یا اسکیمے بنتے ہیں جو انہیں مختلف معلومات کو منظم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس سے طلباء کو نہ صرف معلومات کو یاد رکھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ اس کا گہرائی سے اطلاق بھی ممکن ہوتا ہے۔
- ترکیب (Synthesis): ترکیب کا عمل طلباء کو مختلف معلومات کو ملا کر ایک جامع فہم پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ پیچیدہ مسائل کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں اور تخلیقی حل پیش کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔
- پیشکش اور انضمام تدریس کے ایسے مراحل ہیں جو طلباء کو نئی معلومات کو سمجھنے اور اسے اپنے پہلے سے موجود علم کے ساتھ مربوط کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ مراحل سیکھنے کے عمل کو مؤثر اور معیاری بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جس سے طلباء بہتر طور پر سیکھتے ہیں اور اپنے علم کو زندگی کے مختلف شعبوں میں لاگو کر سکتے ہیں۔

(d) تنظیم (Organization)

- تنظیم کا مطلب یہ ہے کہ معلومات کو اس انداز میں ترتیب دیا جائے کہ وہ ایک مربوط اور منطقی شکل اختیار کر لے، تاکہ اسے سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو۔ مثال کے طور پر، اردو زبان کی ایک کلاس میں جب کسی نظم کا تجزیہ کیا جائے تو تنظیم (Organization) اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ نظم کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جائے، ادبی آلات (literary devices) کی شناخت کیا جائے، اور ان کی موضوعاتی اہمیت پر منظم طریقے سے بحث کی جائے۔

اہمیت (Importance):

- وضاحت اور ساخت (Clarity and Structure): منظم معلومات طلباء کو پیچیدہ مضامین کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد دیتی ہیں، جس سے سیکھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔
- سیکھنے میں آسانی (Facilitates Learning): جب معلومات کو مناسب طریقے سے ترتیب دیا جاتا ہے، تو اس سے طلباء کو بنیادی تصورات، آپس کے تعلقات، اور خیالات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے، جس سے ان کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یادداشت کو بہتر بنانا (Supports Retention): ترتیب دی گئی معلومات کو یاد رکھنا زیادہ آسان ہوتا ہے، جس سے طلباء کو اپنے علم کو امتحانات اور عملی حالات میں مؤثر طور پر استعمال کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(e) تلاوت (Recitation)

تلاوت میں سیکھے ہوئے مواد کو دہرانا، اس پر غور و فکر کرنا، اور اسے زبانی طور پر بیان کرنا شامل ہوتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے نہ صرف سیکھا ہوا مواد ذہن نشین ہوتا ہے، بلکہ طلباء کی تفہیم بھی گہری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، تاریخ کی ایک کلاس میں جب کسی تاریخی واقعے کا مطالعہ کیا جا رہا ہو، تو تلاوت کے دوران طلباء اس واقعے کی وجوہات، اثرات اور تاریخی اہمیت پر گروپ میں بحث کر سکتے ہیں یا کلاس میں اپنے نتائج پیش کر سکتے ہیں۔

اہمیت (Importance):

- سیکھنے کا استحکام (Consolidation of Learning): تلاوت کے عمل سے طلباء اپنے علم کو دہراتے ہیں اور اس کی وضاحت کرتے ہیں، جس سے ان کے فہم میں مزید بہتری آتی ہے اور وہ سیکھے ہوئے مواد کو بہتر طریقے سے یاد رکھ سکتے ہیں۔
 - مابعد و قونی مہارتیں (Metacognitive Skills): تلاوت کے ذریعے طلباء کو اپنی سیکھنے کی صلاحیت پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے، جس سے وہ اپنی تفہیم کی نگرانی کر سکتے ہیں اور بہتری کے لیے اہم نکات کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔
 - مواصلاتی مہارتیں (Communication Skills): تلاوت کے ذریعے خیالات کا اظہار کرنے سے طلباء کی زبانی مہارتوں میں بہتری آتی ہے، اور وہ اپنے خیالات کو زیادہ مؤثر اور واضح طریقے سے بیان کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔
- مورسین کے تعلیمی ماڈل میں سیکھنے کی گہری تفہیم، تنقیدی سوچ، اور علم کے عملی اطلاق کو فروغ دینے کے لیے ایک منظم طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے۔ اس ماڈل میں سیکھنے کے مختلف مراحل — جیسے دریافت (exploration)، پیشکش (presentation)، انضمام (integration)، تنظیم (organization)، اور تلاوت (recitation) — پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ ان مراحل کو تدریسی طریقوں میں شامل کر کے، اساتذہ ایک ایسا مؤثر سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جو طلباء کی تعلیمی ترقی کو فروغ دیتا ہے اور انہیں زندگی بھر سیکھنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

مرحلہ 3: سماجی نظام (Social System)

مورسین کے تفہیم کی سطح کی تعلیم کے ماڈل میں "سماجی نظام" کا مطلب کلاس روم کے اندر باہمی تعلقات، تعاملات اور ماحول کی حرکیات (dynamics) ہیں۔ یہ اس بات کو بیان کرتا ہے کہ طلباء کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں، تعاون کرتے ہیں، اور سیکھنے کے عمل میں حصہ لیتے ہیں۔ ساتھ ہی، یہ اساتذہ اور طلباء کے درمیان ہونے والے تعاملات پر بھی زور دیتا ہے۔ سماجی نظام اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ سیکھنے اور ترقی پر سماجی عوامل بہت گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔ اس لیے، ایک ایسا کلاس روم ماحول بنانا ضروری ہے جو معاونت کرنے والا، جامع (inclusive) اور مثبت ہو۔

کلاس روم کی حرکیات اور ہم جماعت ساتھی کے تعاملات کا کردار

(Role of Classroom Dynamics and Peer Interactions)

- اعانتی / اشتراکی (Collaborative Learning): کلاس روم کی حرکیات ایک ایسے تعلیمی ماحول کو فروغ دیتی ہیں جہاں طلباء آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ وہ اپنے خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں، مسائل کو حل کرنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں، اور اجتماعی طور پر علم کی تعمیر کرتے ہیں۔ اس طرح طلباء زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھتے ہیں کیونکہ وہ مشترکہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔
- ہم مرتبہ کی معاونت (Peer Support): ہم مرتبہ کے ساتھ تعاملات طلباء کو یہ مواقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اس میں گروپ مباحثے، ایک دوسرے کو فیڈبیک دینا، یا ہم مرتبہ ٹیوشن (peer tutoring) شامل ہو سکتی ہے، جس سے طلباء کی تفہیم بہتر ہوتی ہے اور وہ جو کچھ سیکھتے ہیں اسے مضبوط کرتے ہیں۔
- سماجی مہارتوں کی نشوونما (Social Skills Development): جب طلباء مثبت ہم مرتبہ کے تعاملات میں شامل ہوتے ہیں، تو انہیں سماجی مہارتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے، جیسے کہ مؤثر بات چیت کرنا، ہمدردی ظاہر کرنا، اور ٹیم ورک کرنا۔ یہ مہارتیں نہ صرف تعلیمی کامیابی کے لیے اہم ہیں بلکہ ان کی باہمی ترقی اور مستقبل کی کامیابی کے لیے بھی ضروری ہیں۔
- مشمولاتی ماحول (Inclusive Environment): ایک مثبت اور معاون سماجی نظام طلباء میں شمولیت اور تنوع کے احترام کو فروغ دیتا ہے۔ اس سے کلاس روم میں تعلق کا احساس پیدا ہوتا ہے، جو سیکھنے اور ذاتی ترقی کے لیے ایک سازگار اور خوشگوار ماحول فراہم کرتا ہے۔

اس طرح، مورسین کے تعلیمی ماڈل میں سماجی نظام اساتذہ اور طلباء کے درمیان ایک مضبوط، معاون، اور تعاون پر مبنی تعلقات کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے تاکہ طلباء ایک بہتر سیکھنے کا تجربہ حاصل کر سکیں۔

مرحلہ 4: سپورٹ سسٹم (Support System)

مورسین کے تعلیمی ماڈل میں "سپورٹ سسٹم" کا مطلب وہ تمام وسائل، ٹول، اور تدریسی حکمت عملی ہیں جن کا استعمال طلباء کی سیکھنے کی عمل میں مدد کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس میں نہ صرف ٹھوس مواد جیسے کتابیں اور ٹیکنالوجی شامل ہیں بلکہ ایسے تدریسی

طریقے بھی شامل ہیں جو طلباء کو موضوع کی بہتر سمجھ اور مہارت حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوں۔ یہ سسٹم اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم کی انفرادی سیکھنے کی ضروریات کو پورا کیا جائے اور ان کی سیکھنے کی رفتار اور انداز کا خیال رکھا جائے۔

گہری تفہیم کی حمایت کے لیے درکار وسائل اور ٹول

(Resources and Tools Needed to Support Deeper Understanding)

- تدریسی مواد (Instructional Materials): طلباء کو ایسی نصابی کتب، مضامین، اور ملٹی میڈیا وسائل فراہم کرنا ضروری ہے جو ان کے سیکھنے کے مقاصد کے مطابق ہوں۔ یہ مواد طلباء کی مختلف سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جیسے ویڈیوز، تحریری مواد، اور آڈیوز، تاکہ ہر طالب علم بہتر طور پر سیکھ سکے۔
- ٹیکنالوجی کا انضمام (Technology Integration): تعلیم میں ٹیکنالوجی کا استعمال سیکھنے کو مزید مؤثر اور دلچسپ بنا سکتا ہے۔ انٹرایکٹو سمولیشنز، ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز، اور آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز کے ذریعے طلباء کو سیکھنے میں مدد ملتی ہے اور وہ خود سے سیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔
- مختلف النوع ہدایات (Differentiated Instruction): طلباء کی صلاحیتوں، دلچسپیوں، اور سیکھنے کے اندازوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریسی حکمت عملیوں اور مواد میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر طالب علم کو اس کی اپنی رفتار اور ضرورت کے مطابق سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ سب کو یکساں طور پر سیکھنے کا موقع مل سکے۔
- لرننگ سپورٹ سروسز (Learning Support Services): تعلیمی معاونت کی خدمات فراہم کرنا، جیسے اضافی ٹیوشن، ہم مرتبہ سے رہنمائی، اور مشاورت۔ یہ سروسز طلباء کو تعلیمی چیلنجوں سے نمٹنے میں مدد کرتی ہیں اور ان کی کامیابی کے امکانات کو بڑھاتی ہیں۔
- بازسی کا طریقہ کار (Feedback Mechanisms): طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے فیڈبیک بہت اہم ہے۔ اس میں بروقت اور تعمیری فیڈبیک دیا جاتا ہے، تاکہ طلباء اپنی غلطیوں کو سمجھ سکیں، بہتری کے لیے ضروری اقدامات اٹھا سکیں، اور سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کر سکیں۔

مرحلہ 5: تشخیصی نظام (Evaluation System)

مورسین کے تعلیمی ماڈل میں "تشخیصی نظام" اس عمل کو بیان کرتا ہے جس کے ذریعے طلباء کی فہم، تنقیدی سوچ کی مہارت، اور سیکھنے کے مقاصد میں مجموعی کارکردگی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس نظام کا مقصد یہ جانچنا ہوتا ہے کہ طلباء نے موضوع کو کس حد تک سمجھا ہے اور وہ معلومات کا کس طرح اطلاق کرتے ہیں۔ اس میں مختلف تشخیصی حکمت عملیوں، تکنیکوں، اور معیارات کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کے سیکھنے کی پیشرفت کی مؤثر طریقے سے تشخیص کی جاسکے۔

فہم اور تنقیدی سوچ کی مہارت کا اندازہ لگانا (Assessing Comprehension and Critical Thinking Skills)

مورسین کے تعلیمی ماڈل میں تشخیصی نظام میں طلباء کی فہم، تنقیدی سوچ کی مہارت، اور سیکھنے کے مقاصد میں مجموعی کارکردگی کا اندازہ لگانے کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہیں:

- **تشکیلی اندہ قدر (Formative Assessment):** یہ جاری تشخیصی عمل ہے جس میں کوئز، کلاس مباحثہ، اور ہوم ورک اسائنمنٹس شامل ہیں۔ ان تشخیصات کے ذریعے اساتذہ کوریئل ٹائم فیڈبیک ملتا ہے جس سے وہ جان سکتے ہیں کہ طلباء کس حد تک مواد کو سمجھ رہے ہیں اور ان کی پیشرفت کیسی ہے۔
 - **تجميعی اندازہ قدر (Summative Assessment):** یہ اکائی کے اختتام پر کی جانے والی تشخیص ہے، جیسے پروجیکٹس، امتحانات، یا دیگر اہم جائزے۔ اس کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ طلباء نے کلیدی تصورات کو کس حد تک سیکھا ہے اور وہ اپنی تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔
 - **روبرکس اور معیارات (Rubrics and Criteria):** یہ طلباء کی کارکردگی کے جائزے کے لیے طے شدہ اصول اور معیار ہیں۔ روبرکس کی مدد سے طلباء کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی کے لیے کن باتوں کی ضرورت ہے اور اساتذہ طلباء کی کارکردگی کا کس بنیاد پر جائزہ لیں گے، خاص طور پر تنقیدی سوچ کے حوالے سے۔
 - **مستند تشخیص (Authentic Assessment):** یہ تشخیص حقیقی دنیا کے کاموں، پروجیکٹس، یا مسائل پر مبنی ہوتی ہے جنہیں حل کرنے کے لیے طلباء کو اپنے علم کا عملی استعمال کرنا ہوتا ہے۔ یہ سیکھنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے جس میں طلباء مسائل کو حل کرنے اور حقیقی زندگی کے سیاق و سباق میں تنقیدی سوچ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
 - **تاثرات اور عکاسی (Feedback and Reflection):** تشخیصات کے بعد طلباء کو تعمیری فیڈبیک فراہم کرنا بہت اہم ہے۔ اس سے طلباء کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہاں بہتر ہو سکتے ہیں۔ خود عکاسی کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے تاکہ طلباء اپنے سیکھنے کے عمل پر غور کر سکیں اور فہم و تنقیدی سوچ میں بہتری لائیں۔
- مورسین کا "تفہیم کی سطح کی تعلیم کا ماڈل" ایک ایسا جامع نقطہ نظر پیش کرتا ہے جو ایک معاون سماجی ماحول، مضبوط سپورٹ سسٹم، اور مؤثر تشخیصی حکمت عملیوں کے ذریعے سیکھنے کو بہتر بناتا ہے۔ اس ماڈل میں پانچ اہم مراحل شامل ہیں: فوکس، نحویاترکیب کلام، سماجی نظام، سپورٹ سسٹم، اور تشخیصی نظام۔ یہ سب مل کر اساتذہ کو یہ موقع دیتے ہیں کہ وہ طلباء کے لیے بامعنی سیکھنے کے تجربات تخلیق کریں جو نہ صرف موضوع کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیں بلکہ ان میں تنقیدی سوچ اور عملی زندگی کے لیے ضروری مہارتوں کو بھی فروغ دیں۔
- یہ نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طلباء صرف کتابی علم تک محدود نہ رہیں بلکہ وہ ان مہارتوں اور صلاحیتوں کو بھی فروغ دیں جو انہیں زندگی بھر سیکھنے اور مستقبل کی کامیابیوں کے لیے تیار کریں۔

10.2.3 عکاسی کی سطح (Reflective Level)

عکاسی کی سطح پر تدریس کا مقصد طلباء کو زیادہ گہرائی سے سوچنے اور علم کو وسیع تر تناظر میں سمجھنے کی ترغیب دینا ہے۔ اس سطح پر، طلباء صرف بنیادی معلومات اور اس کے استعمال پر انحصار نہیں کرتے، بلکہ وہ علم کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں، اس میں مزید گہرائی پیدا

کرتے ہیں، اور مختلف پہلوؤں کو جوڑ کر ایک مکمل سمجھ بوجھ کو فروغ دیتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات اور مفروضوں پر سوال اٹھائیں، پیچیدہ مسائل کو حل کریں، اور متعدد زاویوں سے سوچ کر اپنی سمجھ کو بڑھائیں۔

عکاس تدریس طلباء کو خود سے سیکھنے اور ان کے اپنے سوچنے کے عمل پر غور کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ یہ انہیں اپنے سیکھنے کے عمل کا جائزہ لینے، خامیوں کو پہچاننے، اور بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے نئی حکمت عملی اپنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس طریقہ سے طلباء میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور ان کی خود سے سیکھنے کی عادت کی عادت پروان چڑھتی ہے۔

اعلیٰ سطح کی سوچ اور خود تشخیص پر زور

(Emphasis on Higher-Order Thinking and Self-Assessment)

- تنقیدی تجزیہ (Critical Analysis): تنقیدی تجزیہ کا مطلب یہ ہے کہ طلباء معلومات، دلائل اور نظریات کو گہرائی سے پرکھتے ہیں۔ وہ شواہد کا جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مختلف دعوے اور باتیں کتنی درست اور مستند ہیں۔ اس عمل کے ذریعے، طلباء معقول رائے اور بصیرت تیار کرتے ہیں، جو اچھی طرح سوچے سمجھے اور حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔

- علم کی ترکیب (Synthesis of Knowledge): اس مرحلے پر طلباء مختلف ذرائع اور نقطہ نظر کو اکٹھا کر کے نئے خیالات یا حل تیار کرتے ہیں۔ وہ مختلف مضامین، نظریات یا خیالات کے درمیان تعلقات بناتے ہیں، اور اس کے ذریعے تخلیقی سوچ اور جدت کو فروغ دیتے ہیں۔

- تشخیص کی مہارتیں (Evaluation Skills): تشخیص کی مہارتوں کے تحت طلباء یہ سیکھتے ہیں کہ کسی دلیل یا نظریے کی طاقتوں اور کمزوریوں کو کس طرح پرکھا جاتا ہے۔ وہ معلومات کی کوالٹی اور اس کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لیے معیارات کا استعمال کرتے ہیں، تاکہ بہتر فیصلے کر سکیں۔

- مابعد وونی آگاہی (Meta-cognitive Awareness): میٹا کگنیٹو آگاہی کا مطلب ہے کہ طلباء اپنے سیکھنے کے عمل کا خود جائزہ لیں اور اس کو منظم کریں۔ اس میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنے سیکھنے کے مقاصد طے کریں، اپنی پیشرفت کا جائزہ لیں، اور اپنی سمجھ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے مختلف حکمت عملیوں کو اپنائیں۔

عکاسی کی سطح پر سیکھنے کا عمل طلباء کو تنقیدی طور پر سوچنے، اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے اور علم کے مختلف ذرائع سے نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ یہ طریقہ طلباء کو زیادہ خود مختار اور ذمہ دار سیکھنے والے بننے میں مدد دیتا ہے، جو ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگیوں میں کامیابی کی بنیاد رکھتا ہے۔

عکاسی سطح کی تدریس کے لیے حکمت عملی اور طریقے (Strategies and Methods for Reflective Level Teaching)

1۔ مباحثہ اور استدلال (Debate and Argumentation): مباحثہ کا مطلب ہے کہ طلباء مختلف موضوعات پر بحث کرتے ہیں، جہاں وہ مخالف نقطہ نظر کا دفاع کرتے ہیں۔ یہ عمل طلباء کی تنقیدی سوچ، منطقی دلائل اور مؤثر مواصلات کی مہارت کو بہتر

بناتا ہے۔ مثال کے طور پر، کلاس میں ایک مخصوص موضوع پر مختلف رائے رکھنے والے گروہوں کو بحث میں شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ وہ اپنے نظریات پیش کریں اور دوسروں کے خیالات کو چیلنج کریں۔

2- کیس اسٹڈیز اور منظر نامے کا تجزیہ (Case Studies and Scenario Analysis): کیس اسٹڈی ایک خاص واقعہ یا صورت حال کا تفصیلی تجزیہ ہوتا ہے۔ اس میں طلباء کو حقیقت سے متعلق مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے کہ کاروباری مسائل، سماجی مسائل، یا کوئی اخلاقی پیچیدگی، جسے وہ مختلف زاویوں سے سمجھ کر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عمل سے ان کی منطقی اور تنقیدی تجزیہ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

3- تحقیقی منصوبے (Research Projects): تحقیقی منصوبے طلباء کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کسی مخصوص موضوع پر تفصیل سے تحقیق کریں۔ یہ منصوبے طلباء کو سیکھنے کی آزادی دیتے ہیں اور ان میں فکری تجسس اور تحقیق کی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔ تحقیق کے دوران، طلباء کو بنیادی اور ثانوی ذرائع کا استعمال کرنا سکھایا جاتا ہے، اور وہ اپنے نتائج کلاس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

4- مسئلہ پر مبنی سیکھنا (Problem-Based Learning): اس تدریسی طریقے میں، طلباء کو حقیقی زندگی کے مسائل پیش کیے جاتے ہیں جنہیں وہ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ طلباء ان مسائل کو سمجھنے کے لیے اپنے علم کا استعمال کرتے ہیں اور مختلف حل تجویز کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار طلباء کو تعاون کرنے، تنقیدی سوچنے، اور اپنے نظریات کی وضاحت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

5- انعکاسی روزنامے اور پورٹ فولیوز (Reflective Journals and Portfolios): طلباء سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے سیکھنے کے تجربات کو ایک جرنل یا پورٹ فولیو میں درج کریں۔ اس طریقے سے وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ انہوں نے کیا سیکھا اور کن مشکلات کا سامنا کیا۔ پورٹ فولیو میں ان کے سیکھنے کی ترقی کو دیکھا جاسکتا ہے، اور یہ خود اندازہ لگانے اور بہتری کے لیے حکمت عملی تیار کرنے میں مدد کرتا ہے۔

6- پیر ریویو اور فیڈ بک (Peer Review and Feedback): طلباء ایک دوسرے کے کاموں کا جائزہ لیتے ہیں اور انہیں تعمیری فیڈ بک فراہم کرتے ہیں۔ یہ عمل انہیں اپنی تنقیدی تشخیص کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور دوسروں کے خیالات اور خیالات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

عکاسی سطح کی تعلیم کے فوائد (Benefits of Reflective Level Teaching)

- گہری تفہیم (Deep Understanding): عکاسی سطح کی تدریس طلباء کو صرف سطحی معلومات پر نہیں چھوڑتی بلکہ انہیں گہرے خیالات اور تنقیدی سوالات کے ذریعے موضوع کی تفصیل سے سمجھنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس سے وہ نظریاتی تصورات کو حقیقی زندگی کی اپیلی کیشنز سے جوڑنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔
- تنقیدی فکر کی مہارت (Critical Thinking Proficiency): یہ طریقہ کار طلباء کی تنقیدی سوچنے کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے، جس میں وہ معلومات کا تجزیہ کرتے ہیں، مختلف دلائل کا جائزہ لیتے ہیں، اور باخبر فیصلے کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

● خود سے سیکھنے کی مہارتیں (Self-Regulated Learning): طلباء اپنے سیکھنے کے عمل کو خود سے منظم کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ اس سے انہیں اپنی ترقی کی نگرانی کرنے، اپنی کمزوریوں کو پہچاننے اور اپنی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے حکمت عملی اپنانے کا موقع ملتا ہے۔

● زندگی بھر سیکھنے کی تیاری (Preparation for Lifelong Learning): عکاسی سطح کی تدریس طلباء کو مسئلہ حل کرنے، تحقیق کرنے اور مؤثر طریقے سے گفتگو کرنے کی مہارتیں فراہم کرتی ہے، جو نہ صرف تعلیمی کامیابی بلکہ پیشہ ورانہ زندگی میں بھی ان کے لیے معاون ہوتی ہیں۔

عکاسی سطح کی تدریس طلباء کو اپنی تعلیم میں فعال کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ تنقیدی سوچ، تحقیق اور عکاس طریقے کو فروغ دیتی ہے، جس سے طلباء میں سیکھنے کی خود مختاری اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف تعلیمی میدان میں کامیابی فراہم کرتا ہے بلکہ طلباء کو زندگی بھر سیکھنے اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں سے بھی آراستہ کرتا ہے، جو انہیں معاشرے میں بامعنی کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

10.3 تدریس کے مراحل (Phases of Teaching)

تدریس کے مراحل سے مراد وہ مختلف اور منظم اقدامات ہیں جو ایک استاد کلاس روم کی تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، عمل درآمد، اور جائزے کے دوران انجام دیتا ہے تاکہ طلباء کو مؤثر طریقے سے سیکھنے میں مدد ملے۔ ان مراحل کے ذریعے تدریس کو بہتر طریقے سے منظم کیا جاسکتا ہے، اس میں ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے، اور تعلیمی مقاصد کو طلباء کی ضروریات کے مطابق بنایا جاسکتا ہے۔

10.3.1 منصوبہ بندی کا مرحلہ قبل فعال مرحلہ (Planning Stage: Pre-Active Phase)

منصوبہ بندی کا مرحلہ، جسے تدریس کا پہلے سے فعال مرحلہ بھی کہا جاتا ہے، وہ ابتدائی مرحلہ ہے جہاں اساتذہ احتیاط سے منصوبہ بندی کرتے ہیں اور آئندہ تدریسی سرگرمیوں کی تیاری کرتے ہیں۔ اس میں تفصیلی حکمت عملی بنانا، مقاصد کا خاکہ بنانا، اور تدریسی مواد کو ڈیزائن کرنا شامل ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ تدریس سیکھنے کے اہداف کے مطابق ہو اور اسے مؤثر طریقے سے پہنچایا جائے۔

منصوبہ بندی کا مرحلہ، جسے "پری ایکٹیو" (پہلے سے فعال) مرحلہ بھی کہا جاتا ہے، وہ پہلا مرحلہ ہے جہاں استاد تفصیل سے تدریس کی منصوبہ بندی کرتا ہے اور کلاس میں پڑھائے جانے والے مواد کی تیاری کرتا ہے۔ اس مرحلے میں تدریسی مقاصد کو طے کیا جاتا ہے، اسباق کی ترتیب بنائی جاتی ہے، اور مواد کو اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ سیکھنے کے اہداف کو مؤثر طریقے سے حاصل کیا جاسکے۔

منصوبہ بندی اور تیاری کی اہمیت (Importance of Planning and Preparation)

منصوبہ بندی کا مرحلہ کی اہمیت مندرجہ ذیل ہیں:

- یہ مرحلہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تدریسی سرگرمیاں بامقصد ہوں اور جو نتائج ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ براہ راست ان سرگرمیوں سے جڑے ہوں۔
- منصوبہ بندی اس بات کو ممکن بناتی ہے کہ تدریس کا وقت زیادہ سے زیادہ استعمال ہو اور غیر ضروری رکاوٹیں کم ہوں۔ اس سے کلاس میں سرگرمیوں کے درمیان ہموار طریقے سے منتقلی ہوتی ہے۔
- منصوبہ بندی میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مختلف طلباء کی ضروریات، سیکھنے کے انداز اور صلاحیتوں کو کیسے ایڈجسٹ کیا جائے، تاکہ ہر طالب علم کو اپنی سطح کے مطابق سیکھنے کا موقع ملے۔
- ابتدائی اندازہ قدر (Assessments) کو منصوبے کا حصہ بنایا جاتا ہے تاکہ یہ جانچا جاسکے کہ طلباء کہاں تک پہنچے ہیں، اور اگر ضرورت ہو تو تدریسی حکمت عملیوں میں تبدیلی کی جاسکے۔
- تفصیلی منصوبہ بندی استاد کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بڑھاتی ہے، جیسے کہ نئی تدریسی حکمت عملیوں کا استعمال اور کلاس روم کی بہتر کارکردگی۔

اس مرحلے میں شامل سرگرمیاں (Activities Involved in this Phase)

تدریس کے اس مرحلے میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں شامل ہو سکتی ہیں:

- 1- سبق کی منصوبہ بندی (Lesson Planning): سبق کی منصوبہ بندی وہ عمل ہے جس میں استاد سبق کی تمام تفصیلات کو ترتیب دیتا ہے۔ اس میں سبق کے مقاصد، پڑھانے کی حکمت عملی، درکار وسائل، اور طلباء کی کارکردگی کو جانچنے کے طریقے شامل ہوتے ہیں۔ اس مرحلے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سبق کی ترتیب اس طرح بنائی جائے کہ وہ تعلیمی مقاصد کو پورا کرنے میں مؤثر ہو۔
- 2- مقاصد کا تعین (Setting Objectives): مقاصد کا تعین وہ عمل ہے جس میں استاد یہ واضح کرتا ہے کہ سبق کے اختتام تک طلباء کو کیا سیکھنا چاہیے۔ استاد یہ بیان کرتا ہے کہ طلباء کس علم، مہارت یا صلاحیت کو حاصل کریں گے۔ اس مرحلے میں مقاصد کو واضح اور قابل پیمائش بنایا جاتا ہے تاکہ تدریس اور سیکھنے کا عمل بامقصد ہو۔
- 3- نصاب کی ہم آہنگی (Curriculum Alignment): نصاب کی ہم آہنگی کا مطلب ہے کہ تدریسی سرگرمیوں کو نصاب کے معیارات اور تعلیمی مقاصد کے مطابق تیار کیا جائے۔ اس عمل میں یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ جو مواد اور سرگرمیاں طلباء کو سکھائی جائیں، وہ نصاب کی ضروریات اور طلباء کی تعلیمی ضروریات کے مطابق ہوں۔
- 4- وسائل جمع کرنا (Gathering Resources): یہ مرحلہ تدریسی وسائل کو جمع کرنے کا ہوتا ہے، جس میں نصابی کتابیں، عملی مواد، ملٹی میڈیا، اور دیگر وسائل شامل ہوتے ہیں جو تدریس کے عمل کو بہتر بناتے ہیں۔ اساتذہ ان تمام مواد کو پہلے سے جمع کرتے ہیں تاکہ کلاس کے دوران تدریسی عمل روانی سے چل سکے۔

5- مواد کی ترتیب (Sequencing Content): مواد کی ترتیب کا مطلب ہے کہ سبق کا مواد منطقی انداز میں ترتیب دیا جائے تاکہ سیکھنے کا عمل آسان اور مؤثر ہو۔ اس میں پہلے سے موجود معلومات کو بہتر انداز میں استعمال کرتے ہوئے نیا علم فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلباء سیکھنے کے عمل میں آگے بڑھ سکیں۔

6- جداگانہ کی حکمت عملی (Differentiation Strategies): جداگانہ کی حکمت عملی وہ تکنیکیں ہیں جو مختلف طلباء کی ضروریات اور سیکھنے کے انداز کے مطابق تدریسی طریقے تیار کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس مرحلے میں استاد مختلف سیکھنے کی رفتار اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھتا ہے تاکہ ہر طالب علم کو اپنی قابلیت کے مطابق سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاسکے۔

7- انداز قدر کی منصوبہ بندی (Assessment Planning): تشخیصی منصوبہ بندی وہ عمل ہے جس میں استاد یہ طے کرتا ہے کہ طلباء کی کارکردگی اور پیش رفت کو کیسے جانچا جائے گا۔ اس مرحلے میں استاد مختلف تشخیصی طریقے استعمال کرتا ہے جیسے کوئز، سوالات، یا عملی سرگرمیاں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ طلباء کس حد تک سیکھ چکے ہیں اور کہاں مزید مدد کی ضرورت ہے۔

یہ تمام سرگرمیاں مل کر تدریس کے عمل کو منظم اور با مقصد بناتی ہیں، اور اس سے یہ یقینی بنایا جاتا ہے کہ استاد مؤثر طریقے سے سبق پہنچا سکے اور طلباء بہتر طور پر سیکھ سکیں۔

منصوبہ بندی کا مرحلہ، تدریس کے ابتدائی مرحلے کے طور پر، مؤثر ہدایات کی بنیاد رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مکمل منصوبہ بندی اور تیاری میں مشغول ہو کر، معلمین اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تدریسی سرگرمیاں با مقصد، طلبہ پر مرکوز اور تعلیمی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔ یہ فعال نقطہ نظر نہ صرف تدریسی افادیت کو بڑھاتا ہے بلکہ طلباء کی مصروفیت، سیکھنے کے نتائج اور کلاس روم کی مجموعی تاثیر کو بھی سپورٹ کرتا ہے۔

10.3.2 تعامل کا مرحلہ (Interaction Phase)

تعامل کا مرحلہ تدریسی عمل کا وہ حصہ ہے جب استاد اور طلباء کے درمیان براہ راست رابطہ ہوتا ہے، اور جو تدریسی سرگرمیاں پہلے سے منصوبہ بندی کی گئی ہوتی ہیں، انہیں عملی طور پر انجام دیا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ استاد اور طلباء کے درمیان با معنی گفتگو اور متحرک تبادلے ہوں تاکہ سیکھنے کا عمل مؤثر، دلچسپ اور باہمی تعاون پر مبنی ہو۔

اس مرحلے میں شامل سرگرمیاں (Activities Involved in this Phase)

1- مواد کی رسائی (Instructional Delivery): اس عمل کے دوران استاد اہم تصورات اور معلومات کو طلباء تک مؤثر انداز میں پہنچاتا ہے۔ یہ مختلف طریقوں سے کیا جاسکتا ہے، جیسے لیکچرز (محاضرے)، مظاہرے، ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز، یا انٹرایکٹو مباحثے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلباء سبق کا مواد بہتر طور پر سمجھیں اور اس سے جڑے ہوئے نکات کو عملی طور پر استعمال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

2- طالب علم کی شرکت (Student Participation): تعامل کے اس مرحلے میں طلباء کی سرگرم شمولیت پر توجہ دی جاتی ہے۔ استاد طلباء کو سوالات پوچھنے، مباحثوں میں حصہ لینے، گروہی سرگرمیوں میں شریک ہونے، اور سیکھنے کے تجربات میں شامل کرنے کی حوصلہ

افزائی کرتا ہے۔ اس طرح کے اقدامات طلباء کی تجسس اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتے ہیں، اور انہیں سیکھنے کے عمل میں مکمل طور پر شامل کرتے ہیں۔

3- تاثرات اور وضاحت (Feedback and Clarification): اس مرحلے میں استاد فوری اور تعمیری تاثرات فراہم کرتا ہے۔ اگر طلباء کو کوئی غلط فہمی ہو یا کوئی سوال ہو تو استاد اس کا جواب دے کر وضاحت کرتا ہے تاکہ طلباء کو سیکھنے کے مقاصد کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور اپنے علم کو مضبوط کرنے میں مدد ملے۔

4- سیکھنے کی سہولت (Facilitation of Learning): استاد اس مرحلے میں طلباء کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ وہ دیے گئے تصورات کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں اور ان کو عملی زندگی میں لاگو کر سکیں۔ استاد طلباء کی مدد کرتا ہے کہ وہ مختلف خیالات کو جانچیں، نئے علم کا اطلاق کریں، اور سرگرمیوں کے ذریعے تصورات کے درمیان ربط پیدا کریں۔

5- نگرانی کی پیش رفت (Monitoring Progress): استاد اس بات پر نظر رکھتا ہے کہ طلباء کس حد تک سیکھ رہے ہیں اور ان کی شرکت اور سمجھ بوجھ کی کیا حالت ہے۔ اس کے بعد وہ ضرورت کے مطابق تدریسی حکمت عملی میں تبدیلیاں کرتا ہے تاکہ انفرادی اور اجتماعی سیکھنے کے اہداف کو حاصل کیا جاسکے۔

6- تعاون کو فروغ دینا (Promotion of Collaboration): یہ مرحلہ طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنے اور گروپ ورک میں شامل ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ استاد طلباء کے درمیان باہمی تعاون اور کوآپریٹو سیکھنے کی سرگرمیوں کی رہنمائی کرتا ہے، جو ٹیم ورک، رابطے کی صلاحیتیں، اور مشترکہ مسائل کو حل کرنے کے عمل کو فروغ دیتی ہیں۔

تعال کا مرحلہ تدریسی عمل کا نہایت اہم حصہ ہے جس میں طلباء کو سیکھنے میں فعال کردار ادا کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس مرحلے کے ذریعے طلباء کی مشغولیت بڑھتی ہے، سیکھنے کی رفتار بہتر ہوتی ہے، اور انہیں عملی زندگی کے مسائل کے حل میں مدد ملتی ہے۔

اساتذہ اور طلباء کے درمیان کلیدی تعاملات (Key Interactions Between Teacher and Students)

1- سوال پوچھنے کی تکنیکیں (Questioning Techniques): استاد کھلے سوالات پوچھ کر طلباء کو سیکھنے میں شامل کرتا ہے۔ ان سوالات کا مقصد طلباء کی تنقیدی سوچ کو فروغ دینا ہوتا ہے تاکہ وہ موضوعات کو گہرائی سے سمجھ سکیں اور ان پر بحث کریں۔

2- فعال سننا (Active Listening): استاد کو طلباء کے خیالات اور سوالات کو غور سے سننا چاہیے تاکہ وہ ان کی سمجھ کو جانچ سکے اور پھر مناسب جواب دے سکے۔ اس سے طلباء کو محسوس ہوتا ہے کہ ان کی رائے کی قدر کی جا رہی ہے۔

3- شرکت کی حوصلہ افزائی (Encouraging Participation): ایک ایسا کلاس روم ماحول بنانا ضروری ہے جہاں طلباء کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور اپنی آراء کو شیئر کرنے میں جھجک محسوس نہ کریں۔ اس سے وہ مباحثوں میں بہتر طور پر شامل ہو سکتے ہیں۔

4- تعمیری تاثرات فراہم کرنا (Providing Constructive Feedback): اساتذہ کو طلباء کی کوششوں کی سراہنا کرنی چاہیے اور جہاں بہتری کی گنجائش ہو، وہاں مثبت انداز میں مشورے دینا چاہیے۔ اس سے طلباء کو اپنے کام میں بہتری لانے کی ترغیب ملتی ہے۔

5- ماڈلنگ اور مظاہرہ کرنا (Modeling and Demonstrating): استاد پیچیدہ تصورات اور طریقوں کو سمجھانے کے لیے عملی مظاہرے اور مثالیں پیش کرتا ہے۔ یہ بصری سیکھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، جو طلباء کو موضوعات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

مؤثر تدریسی ترسیل اور مشغولیت کے لیے تکنیکیں (Techniques for Effective Delivery and Engagement)

1- متنوع ہدایات (Differentiated Instruction): استاد کو مختلف طلباء کی سیکھنے کی ضروریات اور اندازوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریسی مواد اور طریقوں میں تبدیلیاں کرنی چاہیے تاکہ ہر طالب علم کو اپنی سطح پر سیکھنے کا موقع مل سکے۔

2- فعال سیکھنے کی حکمت عملی (Active Learning Strategies): استاد کو ایسی تدریسی تکنیکوں کا استعمال کرنا چاہیے جو طلباء کو فعال طور پر شامل کریں۔ مثال کے طور پر "تھک-پیئر-شیئر" کی تکنیک، کردار ادا کرنا (رول پلےنگ)، سمیولیشنز، اور مباحثے، یہ تمام طریقے طلباء کی سیکھنے میں دلچسپی کو بڑھاتے ہیں۔

3- ٹکنالوجی کا انٹیگریشن (Technology Integration): تعلیمی ٹکنالوجی جیسے انٹرایکٹو وائٹ بورڈز، ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز، ویڈیو ٹیبلٹس اور آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال سیکھنے کے عمل کو انٹرایکٹو اور دلچسپ بناتا ہے۔

4- بصری امداد اور تعامل (Visual Aids and Manipulatives): تصورات کو زیادہ واضح اور سمجھنے میں آسان بنانے کے لیے بصری مواد جیسے چارٹ، ڈیاگرام اور دوسرے تعلیمی مواد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طریقے سیکھنے کو زیادہ مؤثر بناتے ہیں۔

5- تشکیلی اندازہ قدر (Formative Assessment): ابتدائی تشخیصی حکمت عملی جیسے کوئز، پول، ایگزٹ ٹکٹس، اور کلاس روم مباحثے کا استعمال طلباء کی موجودہ سمجھ کو جانچنے کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ استاد اس کے مطابق اپنے تدریسی طریقوں کو بہتر بنا سکے۔

تبادل کا مرحلہ تدریسی عمل کا ایک نہایت اہم حصہ ہے جس میں استاد اپنے منصوبوں کو عملی شکل دیتا ہے اور طلباء کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کرتا ہے۔ اس مرحلے میں استاد کو مؤثر تدریسی تکنیکوں کا استعمال کرنا چاہیے، تاکہ طلباء سیکھنے میں زیادہ دلچسپی لیں اور بامعنی طریقے سے مواد کو سمجھ سکیں۔ اس مرحلے کے ذریعے استاد ایک مثبت، فعال اور جامع تعلیمی ماحول بناتا ہے، جو طلباء کی تعلیمی کامیابی کو فروغ دیتا ہے اور ان میں زندگی بھر سیکھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

10.3.3 تدریس کا مابعد فعال مرحلہ (Post-Active Phase of Teaching)

تدریسی عمل کے بعد کا مرحلہ اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب استاد نے سبق مکمل کر لیا ہو اور وہ اس بات پر غور کر رہا ہو کہ طلباء نے کتنی مؤثر طریقے سے سیکھا۔ اس مرحلے کا مقصد طالب علموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا، تدریسی عمل پر غور کرنا، اور آئندہ کی تدریس کو بہتر بنانے کے لیے منصوبہ بندی کرنا ہوتا ہے۔ یہ وقت اساتذہ کے لیے اپنے طریقوں کا جائزہ لینے، سیکھنے کے عمل میں موجود خامیوں کو دور کرنے، اور طلباء کی بہتر کارکردگی اور سیکھنے کی طرف مستقل بہتری کے لیے اہم مواقع فراہم کرتا ہے۔

تدریس کا مابعد فعال مرحلے میں شامل سرگرمیاں (Activities Involved in the Post-Active Phase of Teaching)

1- اندازہ قدر اور تعین قدر (Assessment and Evaluation): تدریسی عمل کے بعد، استاد طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سیکھنے کے اہداف کو کس حد تک حاصل کر پائے ہیں۔ اس عمل میں طلباء کے امتحانات، کوز، اور دیگر تشخیصی سرگرمیوں کا تجزیہ شامل ہوتا ہے۔ استاد اس دوران یہ بھی جانچتا ہے کہ سبق کے دوران فراہم کی جانے والی ہدایات کس حد تک مؤثر تھیں اور طلباء نے دیے گئے اسباق کو کس حد تک سمجھا۔

2- تاثرات اور غور و فکر (Feedback and Reflection): یہ مرحلہ طلباء کو مؤثر اور تعمیری تاثرات فراہم کرنے کا وقت ہے۔ استاد طالب علموں کو ان کی کامیابیوں پر سراہتا ہے اور ساتھ ہی یہ مشورہ بھی دیتا ہے کہ وہ کہاں بہتری لاسکتے ہیں۔ یہ تعمیری تاثرات طلباء میں ترقی کی سوچ پیدا کرتے ہیں اور انہیں اپنی کارکردگی بہتر بنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

3- ڈیٹا کا تجزیہ (Data Analysis): طلباء کے کام اور نتائج کا جائزہ لینے سے استاد کو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کہاں اور کس طالب علم کو اضافی مدد کی ضرورت ہے۔ اس عمل میں طالب علموں کے کاموں میں موجود رجحانات اور پیٹرن کو دیکھ کر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کون سے تدریسی طریقے مؤثر رہے اور کہاں بہتری کی ضرورت ہے۔

4- سیکھنے کے مقاصد کا جائزہ (Review of Learning Objectives): سبق کے آخر میں استاد یہ دیکھتا ہے کہ جو سیکھنے کے اہداف سبق کے آغاز میں مقرر کیے گئے تھے، آیا وہ حاصل ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اس سے استاد کو یہ جاننے کا موقع ملتا ہے کہ طلباء نے کون سے موضوعات میں مہارت حاصل کی اور کہاں مزید مشق کی ضرورت ہے۔

5- دستاویز اور رپورٹنگ (Documentation and Reporting): اس مرحلے میں استاد طلباء کی پیشرفت، ان کی کامیابیاں، اور چیلنجز کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہ دستاویزات استاد کے لیے مستقبل میں تدریسی حکمت عملیوں کی منصوبہ بندی کے لیے اہم ہوتی ہیں اور ساتھ ہی والدین اور اسکول انتظامیہ کو طلباء کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ کرنے کے لیے بھی مفید ثابت ہوتی ہیں۔

6- استاد کی عکاسی (Teacher Reflection): استاد کے لیے یہ وقت اپنے کام پر غور کرنے کا ہوتا ہے۔ وہ اپنے تدریسی طریقوں، کلاس روم کے انتظام، اور مجموعی تدریسی حکمت عملیوں کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے۔ اس سے استاد کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ جان سکے کہ اس کی تدریس میں کہاں بہتری لانے کی ضرورت ہے اور کون سی حکمت عملی کارآمد رہی۔

تدریس کے بعد کا فعال مرحلہ طلباء کی کارکردگی اور استاد کے تدریسی طریقوں کو بہتر بنانے کا ایک اہم وقت ہوتا ہے۔ اس دوران استاد طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں کا جائزہ لیتا ہے، ان کو تعمیری تاثرات دیتا ہے، اور اپنے تدریسی عمل پر غور کرتا ہے۔ اس مرحلے میں شامل سرگرمیاں تدریس کو مؤثر بنانے اور طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لیے ایک مسلسل بہتری کے عمل کا حصہ ہیں۔ یہ عمل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ استاد اپنے طلباء کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہمیشہ تیار ہے اور ایک مؤثر تعلیمی ماحول کو برقرار رکھتا ہے۔

تدریس ایک منظم اور شعوری عمل ہے جس کے ذریعے طلباء کو علم، مہارتیں اور اقدار فراہم کی جاتی ہیں۔ اس عمل میں مختلف تدریسی حکمت عملیاں، طریقے اور تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ سیکھنے کے عمل کو سہل بنایا جاسکے اور طلباء کے درمیان بہتر افہام و تفہیم کو فروغ دیا جاسکے۔ تدریس کی سطحیں ایک ایسا تصور ہے جس کے تحت تدریس کو مختلف مراحل یا سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان سطحوں پر طلباء تعلیمی مواد کو مختلف طریقوں سے سمجھتے اور جذب کرتے ہیں۔

حافظہ کی سطح کی تدریس کا ایک مشہور ماڈل ماہر تعلیم ہربرٹ اسپینسر نے پیش کیا ہے۔ یہ ماڈل اس بات کو واضح کرتا ہے کہ کس طرح طلباء کی یادداشت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور معلومات کو طویل عرصے تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ اسپینسر کا ماڈل تدریس کے مختلف مراحل پر مبنی ہے، جس میں سیکھنے کے دوران طلباء کی یادداشت کے عمل، جیسے کہ معلومات کو ذہن میں محفوظ کرنا، اسے ذہن میں برقرار رکھنا اور جب ضرورت ہو تو اسے یاد کرنا شامل ہے۔ Herbert Spencer کے ماڈل میں پہلا مرحلہ "فوکس" کہلاتا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ طالب علموں کی توجہ خاص طور پر ان اہم معلومات یا تصورات پر مرکوز کی جائے جنہیں انہیں سیکھنا اور یاد رکھنا ہے۔ ہاربرٹ کا تدریسی ماڈل طلباء کو منظم طریقے سے سیکھنے میں مدد دیتا ہے، جس میں ہر مرحلہ طالب علم کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو مزید گہرا کرنے اور مستحکم کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ تفہیم کی سطح کی تدریس، محض معلومات کو حفظ کرنے سے بڑھ کر گہرائی سے سمجھنے، تنقیدی سوچنے، اور عملی مسائل کو حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے۔

مورسین کے ماڈل آف انڈرسٹینڈنگ لیول ٹیچنگ میں، "نحو یا ترکیب کلام" سے مراد وہ طریقہ شامل ہے جس سے اساتذہ تدریسی اجزاء کو پیش اور منظم کرتے ہیں۔ اس کا مقصد تدریس کے عمل کو آسان، منظم، اور تفصیلی بنانا ہے تاکہ طلباء کو سیکھنے میں آسانی ہو اور وہ معلومات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

عکاسی کی سطح پر تدریس کا مقصد طلباء کو زیادہ گہرائی سے سوچنے اور علم کو وسیع تر تناظر میں سمجھنے کی ترغیب دینا ہے۔ اس سطح پر، طلباء صرف بنیادی معلومات اور اس کے استعمال پر انحصار نہیں کرتے، بلکہ وہ علم کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں، اس میں مزید گہرائی پیدا کرتے ہیں، اور مختلف پہلوؤں کو جوڑ کر ایک مکمل سمجھ بوجھ کو فروغ دیتے ہیں۔

تدریس کے مراحل سے مراد وہ مختلف اور منظم اقدامات ہیں جو ایک استاد کلاس روم کی تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، عمل درآمد، اور جائزے کے دوران انجام دیتا ہے تاکہ طلباء کو مؤثر طریقے سے سیکھنے میں مدد ملے۔ منصوبہ بندی کا مرحلہ، تدریس کے ابتدائی مرحلے کے طور پر، موثر ہدایات کی بنیاد رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تفاعل کا مرحلہ تدریسی عمل کا ایک نہایت اہم حصہ ہے جس میں استاد اپنے منصوبوں کو عملی شکل دیتا ہے اور طلباء کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کرتا ہے۔ اس مرحلے میں استاد کو مؤثر تدریسی تکنیکوں کا استعمال کرنا چاہیے، تاکہ طلباء سیکھنے میں زیادہ دلچسپی لیں اور بامعنی طریقے سے مواد کو سمجھ سکیں۔

تدریسی عمل کے بعد کا مرحلہ اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب استاد نے سبق مکمل کر لیا ہو اور وہ اس بات پر غور کر رہا ہو کہ طلباء نے کتنی مؤثر طریقے سے سیکھا۔ اس مرحلے کا مقصد طالب علموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا، تدریسی عمل پر غور کرنا، اور آئندہ کی تدریس کو بہتر بنانے کے لیے منصوبہ بندی کرنا ہوتا ہے۔

10.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- اس یونٹ کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو گئے ہیں کہ
- تدریس کی تین سطحوں کی شناخت اور وضاحت کر سکیں اور طالب علم کے سیکھنے کے نتائج پر ان کے اثرات کو بیان کر سکیں۔
- تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، نفاذ، اور تشخیص میں تدریس کے مراحل اور ان کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- جامع سبق کے منصوبے بنائیں جن میں واضح مقاصد، مناسب تدریسی حکمت عملی، اور تشخیص کے طریقے شامل ہوں سکیں۔
- طلباء کی مشغولیت کو فروغ دینے اور بامعنی بات چیت کو آسان بنانے کے لیے مختلف تدریسی تکنیکوں اور فعال سیکھنے کی حکمت عملیوں کا استعمال کر سکیں۔
- طالب علم کی سمجھ کا اندازہ لگانے اور تدریسی فیصلوں کو مطلع کرنے کے لیے تشکیلاتی اور مجموعی جائزوں کو ڈیزائن اور لاگو کر سکیں۔
- ذاتی تدریس کی تاثیر کا اندازہ لگانے، بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنے، اور پیشہ ورانہ ترقی کو بڑھانے کے لیے عکاسی طریقوں میں مشغول ہوں سکیں۔
- طلباء کی متنوع سیکھنے کی ضروریات اور ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے مختلف ہدایات کے طریقوں کا اطلاق کر سکیں۔
- ایک ایسا کلاس روم ماحول سکیں جو طلباء کے درمیان تعاون، مواصلات اور ٹیم ورک کی حوصلہ افزائی کرے۔

10.6 فرہنگ

حافظہ کی سطح کی تدریس (Memory Level Teaching)	تدریس کا بنیادی مرحلہ جو روٹ، یادداشت اور معلومات کو یاد کرنے پر مرکوز ہوتا ہے۔
سطح کی تدریس کو سمجھنا (Understanding Level Teaching)	تدریس کا ایک جدید مرحلہ جس کا مقصد فہم، تنقیدی سوچ، اور علم کے اطلاق کو فروغ دینا ہے۔
انعکاسی سطح کی تعلیم (Reflective Level Teaching)	اعلیٰ درجے کی تعلیم جس میں تجزیہ، ترکیب، اور تشخیص شامل ہے، جدید علمی مہارتوں کو فروغ دیتی ہے۔
منصوبہ بندی کا مرحلہ (پری ایکٹیو فیز) (Planning Stage (Pre-Active Phase))	تدریس کا ابتدائی مرحلہ جہاں مقاصد طے کیے جاتے ہیں، وسائل جمع کیے جاتے ہیں، اور مواد کو منظم کیا جاتا ہے۔

فعال اکتساب (Active Learning)	فعال اکتساب یا ایکٹیو لرننگ ایک تدریسی نقطہ نظر جو طالب علموں کو سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر مشغول کرتا ہے جیسے کہ بحث، مسئلہ حل کرنے، اور پیٹنڈ آن پروجیکٹس وغیرہ۔
تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction)	تفریق شدہ ہدایات ایک تدریسی حکمت عملی جس میں طلباء کی انفرادی ضروریات، ترجیحات، اور سیکھنے کے انداز کو پورا کرنے کے لیے ان کے سیکھنے کے تجربات کو بڑھانے کے لیے ٹیلرنگ ہدایات شامل کی جاتی ہیں۔
تفاعل کا مرحلہ (Interaction Phase)	تدریس کا وہ مرحلہ جہاں مختلف طریقوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے تدریسی مواد فراہم کیا جاتا ہے۔
پوسٹ ایکٹیو فیز (Post Active Phase)	تدریس کا اختتامی مرحلہ جس میں سیکھنے کی تشخیص، تاثرات اور استحکام شامل ہوتا ہے۔
تدریسی ماڈلز (Instructional Models)	تدریس کے لیے ساختی نقطہ نظر جو مواد کی فراہمی اور سیکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔
سپورٹ سسٹم (Support System)	وسائل، ٹول، اور وہ تعلیمی ڈھانچے جو تدریس اور سیکھنے کے عمل میں مدد اور اضافہ کرتے ہیں۔
تشخیصی نظام (Evaluation System)	طالب علم کے سیکھنے کے نتائج، تفہیم اور پیش رفت کا اندازہ قدر کرنے اور اس کی پیمائش کرنے کا منظم عمل۔

نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

10.7

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1- مندرجہ ذیل میں سے کون سا تدریس کی یادداشت کی سطح کا بنیادی مرکز ہے؟

- a. تنقیدی سوچ b. روٹ یادداشت c. مسئلہ حل کرنا d. تجزیہ

2- یادداشت کی سطح کی تدریس کا ماڈل کس سے وابستہ ہے؟

- a. Piaget b. لیووانگوٹسکی c. ہربرٹ اسپینسر d. جان ڈیوی

3- مورین کے ماڈل آف انڈر سٹینڈنگ لیول ٹیچنگ میں، کس مرحلے میں نئی معلومات کو موجودہ علم سے جوڑنا شامل ہوتا ہے؟

a. ریسرچ b. پیشکش c. انضمام d. تنظیم

4- تعلیم کی انعکاسی سطح کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

a. حفظ b. فہم c. تجزیہ اور تشخیص d. درخواست

5- تدریس کا پہلے سے فعال مرحلہ بنیادی طور پر اس سے متعلق ہے:

a. سبق کی فراہمی b. طلباء کا اندازہ لگانا c. منصوبہ بندی اور تیاری d. رائے فراہم کرنا

6- مندرجہ ذیل میں سے کون سی سرگرمی تدریس کے بعد کے فعال مرحلے سے وابستہ ہیں؟

a. سیکھنے کے مقاصد کا تعین کرنا b. رائے فراہم کرنا

c. نئے تصورات کو متعارف کرانا d. کلاس روم کا تعامل

7- تدریس کے کس مرحلے میں استاد اور طلباء کے درمیان کلیدی تعامل شامل ہے؟

a. منصوبہ بندی کا مرحلہ b. تعامل کا مرحلہ c. پوسٹ ایکٹیو مرحلہ d. تشخیص کا مرحلہ

8- مورسین کے ماڈل میں، "تنظیم" کے مرحلے میں شامل ہیں:

a. انکوائری کی حوصلہ افزائی کرنا b. سیکھے ہوئے مواد کی تشکیل اور ترتیب

c. نئے تصورات کو متعارف کرانا d. تفہیم کا جائزہ لینا اور بیان کرنا

9- اعلیٰ درجے کی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے کون سا تدریسی درجہ اہم ہے؟

a. یادداشت کی سطح b. تفہیم کی سطح c. انعکاسی سطح d. انٹرایکٹیو لیول

10- مندرجہ ذیل میں سے کون سی تعلیم کی انعکاسی سطح کی ایک اہم خصوصیت ہے؟

a. حقائق کی یادداشت b. معلومات کی فوری یاد c. خود تشخیص اور تنقیدی سوچ d. تصورات کی بنیادی فہم

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1- تدریس کی یادداشت کی سطح کی وضاحت پیش کریں۔

2- یادداشت کی سطح کی تدریس میں یادداشت کے آلات کا کردار بیان کریں۔

3- تدریسی عمل میں تعامل کے مرحلے کی کیا اہمیت ہے؟

- 4- تدریس کی انعکاسی سطح تنقیدی سوچ کو کیسے بڑھاتی ہے؟
- 5- ہربرٹ کے ماڈل میں "موازنہ اور ایسوسی ایشن" کے تصور کی وضاحت کریں۔
- 6- موثر تدریس میں سپورٹ سسٹم کا کام کیا ہے؟
- 7- کہانی سنانے کو میموری کی سطح کی تعلیم کے لیے حکمت عملی کے طور پر کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے؟ بیان کیجیے۔
- 8- تعلیم کی انعکاسی سطح کا بنیادی فوکس کیا ہے؟ واضح کیجیے۔
- 9- تدریس کے بعد کے فعال مرحلے میں تاثرات کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
- 10- تدریس کی سمجھ کی سطح میں سیکھے ہوئے مواد کو ترتیب دینے کی کیا اہمیت ہے؟ واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- تدریس کے تین درجات اور تعلیمی عمل میں ان کی اہمیت پر بحث کریں۔
- 2- ہربرٹ کے حافظہ کی سطح کی تدریس کے ماڈل کی تفصیل سے وضاحت کریں، ہر مرحلے کو نمایاں کریں۔
- 3- مراحل اور ان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مورلین کے ماڈل آف انڈر سٹینڈنگ لیول ٹیچنگ پر بحث کریں۔
- 4- یادداشت کی سطح کی تعلیم کے لیے استعمال ہونے والی مختلف حکمت عملیوں اور طریقوں کی وضاحت کریں، مثالیں فراہم کریں۔
- 5- سبق کی منصوبہ بندی اور تیاری میں پہلے سے فعال مرحلے کی اہمیت پر بحث کریں۔
- 6- تعامل کے مرحلے کے تصور کی وضاحت کریں اور یہ کہ یہ کس طرح موثر تدریس اور سیکھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔
- 7- تدریس کے بعد کے فعال مرحلے میں شامل سرگرمیوں اور سیکھنے کے عمل پر ان کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key for Objective Type Questions)

1- (b) روٹ یادداشت۔	2- (c) ہربرٹ اسپینسر۔
3- (c) انضمام۔	4- (c) تجزیہ اور تشخیص
5- (c) منصوبہ بندی اور تیاری	6- (b) رائے فراہم کرنا
7- (b) تعامل کا مرحلہ	8- (b) سیکھے ہوئے مواد کی تشکیل اور ترتیب۔
9- (c) انعکاسی سطح	10- (c) خود تشخیص اور تنقیدی سوچ۔

- Bloom, B. S. (1956). *Taxonomy of educational objectives: The classification of educational goals*. Longmans, Green.
- Joyce, B., Weil, M., & Calhoun, E. (2014). *Models of teaching* (9th ed.). Pearson.
- Marzano, R. J. (2007). *The art and science of teaching: A comprehensive framework for effective instruction*. ASCD.
- Woolfolk, A. (2018). *Educational psychology* (14th ed.). Pearson.

اکائی 11 - تدریس کی طرز سائی

(Approaches to Teaching)*

اکائی کے اجزاء

تمہید (Introduction)	11.0
مقاصد (Objectives)	11.1
تدریس کی طرز سائی (Approaches to Teaching)	11.2
طرز عمل کی طرز سائی (Behaviourist Approach)	11.3
وقوفی طرز سائی (Cognitivist Approach)	11.4
تعمیراتی طرز سائی (Constructivist Approaches)	11.5
اشتراکی طرز سائی (Participatory Approaches)	11.6
تعاونی طرز سائی (Cooperative Approaches)	11.7
انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز سائی (Personalized Approaches)	11.8
کلی یا جامع طرز سائی (Holistic Approaches)	11.9
خلاصہ (Summary)	11.10
اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)	11.11
فرہنگ (Glossary)	11.12
نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)	11.13
تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)	11.14

* Dr. Faheem Anwar Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

تعلیم کا میدان مسلسل ترقی پذیر ہے، اور آج کے جدید تعلیمی ماحول میں موثر تدریس کے لیے مختلف طریقوں کو سمجھنا اور ان کا اطلاق بہت اہم ہے۔ تدریسی طرز رسائی وہ منظم طریقہ اور حکمت عملی ہیں جن کی مدد سے اساتذہ طلباء کو بہتر طریقے سے سکھاسکتے ہیں، مواد کو موثر طریقے سے پیش کر سکتے ہیں، اور سیکھنے کے عمل کو آسان بنا سکتے ہیں۔

ہر طالب علم مختلف انداز میں سیکھتا ہے، اور ان کی ضروریات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مختلف تدریسی طرز رسائیوں کا استعمال کریں تاکہ وہ طلباء کی مختلف ضروریات، سیکھنے کے انداز، اور تعلیمی پس منظر کو مد نظر رکھتے ہوئے بہترین نتائج حاصل کر سکیں۔

یہ اکائی تدریس کی چند اہم طرز رسائیوں کو بیان کرتا ہے، جیسے کہ برتاؤ کی طرز رسائی، (Behaviourist Approach) وقوفی طرز رسائی، (Cognitivist Approach) تعمیری طرز رسائی، (Constructivist Approach) اشتراکی طرز رسائی، (Participatory Approach) تعاونی طرز رسائی، (Cooperative Approach) انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی، (Personalized Approach) اور کلی یا جامع طرز رسائی (Wholistic Approach)۔

ہر طرز رسائی کی اپنی الگ خصوصیات اور فائدے ہیں، جن سے اساتذہ مختلف تدریسی حالات میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان طرز رسائیوں کا مقصد ایک موثر، مددگار اور جامع تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے جہاں ہر طالب علم کے سیکھنے کے عمل کو آسان اور بہتر بنایا جاسکے۔

ان طرز رسائیوں کو سمجھنا اور ان پر مہارت حاصل کرنا اساتذہ کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ کلاس روم میں سیکھنے کے عمل کو دلچسپ اور متحرک بنا سکیں۔ اس کے نتیجے میں، طلباء کی تعلیمی کارکردگی میں بہتری آئے گی اور وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں استعمال کر سکیں گے۔

- اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ
- طلباء مختلف تدریسی طرز رسائیوں جیسے طرز عمل کی طرز رسائی، وقوفی طرز رسائی، تعمیری طرز رسائی، اشتراکی طرز رسائی، تعاونی طرز رسائی، انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی، اور کلی یا جامع طرز رسائی کی بنیادی خصوصیات اور اصولوں کی وضاحت کر سکیں۔
- تدریسی طرز رسائیوں کی نظریاتی بنیادوں اور بڑے تعلیمی ماہرین جیسے Piaget، Vygotsky، Bruner اور Skinner کے تعاون کو بخوبی بیان کر سکیں۔

- طلباء اس قابل ہوں سکیں کہ وہ کلاس روم میں طلباء کی مختلف تعلیمی ضروریات اور سیکھنے کے انداز کے مطابق تدریسی طریقہ ڈھال سکیں۔
- طلباء مختلف تدریسی طرز رسائیوں کے فوائد اور نقصانات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے، تاکہ وہ مختلف تعلیمی حالات میں ان کا مؤثر استعمال کر سکیں۔
- طلباء اس قابل ہوں گے کہ وہ متنوع تدریسی طریقوں کو یکجا کرتے ہوئے ایک متحرک، دلچسپ اور جامع تعلیمی ماحول تیار کرنے کے لیے حکمت عملی وضع کر سکیں۔
- تدریسی طریقوں کے ذریعے طلباء کی مشغولیت، حوصلہ افزائی اور فعال شرکت کو فروغ دینے کے طریقے سیکھ سکیں، تاکہ طلباء سیکھنے کے عمل میں دلچسپی لے سکیں۔
- تدریسی طریقوں کے استعمال سے طلباء کی فکری، جذباتی، سماجی، اور جسمانی ضروریات کو پورا کرنے میں مہارت حاصل کر سکیں گے، جس کے ذریعے ان کی جامع ترقی میں مدد ملے سکے۔

تدریسی طرز رسائی (Teaching Approaches)

11.2

تدریسی طرز رسائی وہ جامع حکمت عملی یا فریم ورک ہوتے ہیں جن کی مدد سے اساتذہ طلباء کو تعلیم فراہم کرتے ہیں اور ان کے سیکھنے کے عمل کو سہولت فراہم کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار مختلف تدریسی اصولوں، نظریات اور تکنیکوں پر مبنی ہوتا ہے جو تعلیمی تجربے کو مؤثر اور طلباء کی ضروریات کے مطابق بنانے کے لیے تشکیل دیا جاتا ہے۔ تدریسی طرز رسائی ایک منظم طریقہ فراہم کرتی ہے جس کی مدد سے اساتذہ سبق کی منصوبہ بندی، کلاس روم کا انتظام، طلباء کی تشخیص، اور سیکھنے کی سرگرمیوں کو بہتر انداز میں انجام دیتے ہیں۔

تعلیمی میدان میں، تدریسی طرز رسائی کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کیونکہ یہ طلباء کی مختلف تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ کوئی بھی تدریسی طریقہ تمام طلباء کے لیے مؤثر نہیں ہو سکتا، اس لیے اساتذہ کو مختلف طرز رسائیوں کی سمجھ بوجھ ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے طریقوں کو طلباء کی ضروریات، سیکھنے کے انداز، اور ماحول کے مطابق ڈھال سکیں۔ اساتذہ کی یہ صلاحیت کہ وہ اپنے تدریسی طریقوں کو متنوع طلباء کے لیے موافق بنائیں، ایک جامع اور مثبت تعلیمی ماحول کی تخلیق میں مدد کرتی ہے جہاں تمام طلباء اپنی مکمل صلاحیتوں کے مطابق سیکھ سکیں۔

تدریسی نظریات کو سمجھنا ایک مؤثر تدریسی عمل کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ نظریات اساتذہ کو بتاتے ہیں کہ طلباء کس طرح سیکھتے ہیں اور کون سی تدریسی حکمت عملی سب سے زیادہ مؤثر ہیں جو طلباء کی تفہیم، یادداشت، اور سیکھے ہوئے مواد کے عملی اطلاق کو بڑھاتی ہیں۔ ان نظریات کی مدد سے معلمین کو یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ سیکھنے کا عمل کس طرح ذہنی، جذباتی، اور سماجی عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔

تدریسی نظریات کو سمجھنے کے فوائد (Benefits of Understanding Pedagogical Theories)

تدریسی نظریات کی سمجھ اساتذہ کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ اس کی مدد سے وہ اپنے طلباء کے لیے ایک مؤثر اور حوصلہ افزا سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں۔ تدریسی نظریات کو سمجھنے کے کچھ اہم فوائد درج ذیل ہیں:

- طلباء کی مختلف ضروریات کو پورا کرنا: تدریسی نظریات کا علم اساتذہ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ طلباء کی مختلف ضروریات اور سیکھنے کے انداز کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریسی حکمت عملیوں میں تبدیلیاں لاسکیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم بصری مواد کے ذریعے بہتر سیکھتا ہے تو معلم بصری امداد فراہم کر سکتا ہے، اور اگر کوئی طالب علم عملی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھتا ہے تو مینڈز آن سرگرمیاں کروا سکتا ہے۔

- دلچسپی اور حوصلہ افزائی کو برقرار رکھنا: مختلف تدریسی نظریات سے اخذ کردہ متنوع طریقے اور تکنیکیں اساتذہ کو طلباء کی دلچسپی اور سیکھنے کی لگن کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس سے طلباء کی سیکھنے میں دلچسپی بڑھتی ہے اور وہ تعلیمی مواد میں زیادہ فعال انداز میں حصہ لیتے ہیں۔

- اکتسابی نتائج کو بہتر بنانا: ماہرین تعلیم جو تدریسی نظریات پر مبنی حکمت عملیوں کو اپناتے ہیں، وہ طلباء کے سیکھنے کے نتائج میں بہتری لا سکتے ہیں۔ مثلاً، تشکیلاتی جائزوں کے ذریعے اساتذہ طلباء کو ان کی کارکردگی اور بہتری کے مواقع سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

- اعلیٰ درجے کے افکار کی حوصلہ افزائی: تعمیری نظریات، جیسے تعمیری سوچ، طلباء میں اعلیٰ درجے کی سوچ، تنقیدی تجزیہ، اور مسائل کے حل کی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں۔ اساتذہ ان تکنیکوں کو استعمال کر کے طلباء کو زیادہ آزاد اور تنقیدی سوچ کی جانب راغب کر سکتے ہیں۔

- تعلیمی منظر نامے کے ارتقاء کے مطابق خود کو ڈھالنا: تعلیمی میدان میں روز بروز تبدیلیاں اور نئی ٹیکنالوجیز آرہی ہیں۔ وہ اساتذہ جو تدریسی نظریات کی گہری سمجھ رکھتے ہیں، وہ ان تبدیلیوں کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کے لیے بہتر طور پر تیار ہوتے ہیں اور نئی تدریسی حکمت عملیوں اور ٹیکنالوجیز کو اپنے تدریسی طریقوں میں شامل کر سکتے ہیں۔

یوں تدریسی طرز رسائی اور نظریات کی سمجھ اساتذہ کو ایک مؤثر، جامع اور مثبت تدریسی ماحول بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

ایک متحرک اور انٹرایکٹو کلاس روم کے ماحول کی تعمیر

(Creating a Dynamic and Interactive Classroom Environment)

ایک متحرک اور انٹرایکٹو کلاس روم کا ماحول وہ ہوتا ہے جس میں طلباء اور اساتذہ مل کر ایک ایسا باہمی تعاون پر مبنی ماحول بناتے ہیں جہاں طلباء کا سیکھنا اور ترقی کرنا ممکن ہو۔ اس ماحول کو بنانے کے لیے اساتذہ کو مختلف تدریسی حکمت عملیوں اور طریقوں کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ ہر طالب علم کی انفرادی ضروریات پوری ہو سکیں اور وہ بھرپور طریقے سے سیکھنے کے عمل میں شامل ہو سکے۔ آئیے ہم تدریسی حکمت عملیوں کے متنوع ذخیرے کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں سمجھتے ہیں:

- انفرادی تفاوت کا لحاظ: ہر طالب علم کی سیکھنے کی صلاحیت، دلچسپی اور طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ بعض طلباء بصری مواد سے بہتر سیکھتے ہیں، جبکہ کچھ طلباء تجرباتی سرگرمیوں سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ مختلف تدریسی طریقے اپنائیں تاکہ تمام طلباء کی انفرادی ضروریات پوری ہو سکیں اور ہر طالب علم کو سیکھنے کا بہترین موقع ملے۔
- فعال سیکھنے کو فروغ دینا: فعال سیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ طلباء کلاس روم میں زیادہ شرکت کریں اور سیکھنے کے عمل میں متحرک رہیں۔ اساتذہ گروپ ڈسکشن، پروجیکٹس، اور عملی سرگرمیوں جیسے طریقے استعمال کر سکتے ہیں تاکہ طلباء کو گہرائی سے مشغول کیا جاسکے۔ اس طریقے سے طلباء نہ صرف بہتر طریقے سے سیکھتے ہیں بلکہ ان کی تنقیدی سوچنے اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
- تعاون کی حوصلہ افزائی: کلاس روم میں تعاون (Cooperation) کی فضا بنانا بہت ضروری ہے۔ گروپ میں کام کرنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا اور مسائل کا حل نکالنا ایسی صلاحیتیں ہیں جو طلباء کے درمیان تعاون اور باہمی اعتماد کو فروغ دیتی ہیں۔ کوآپریٹو لرننگ کے ذریعے طلباء کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھ سکیں اور کامیابی کے ساتھ مل کر کام کرنا سیکھیں۔
- ٹیکنالوجی کا استعمال: آج کل کی تعلیمی دنیا میں ٹیکنالوجی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جدید تدریسی ٹیکنالوجی کی مدد سے اساتذہ طلباء کے لیے دلچسپ اور انٹرایکٹو سیکھنے کے تجربات بنا سکتے ہیں۔ ڈیجیٹل ٹولز، جیسے آن لائن لرننگ پلیٹ فارمز، انٹرایکٹو واٹ بورڈز، اور ای لرننگ ایپس، تدریسی طریقوں کو بہتر بناتے ہیں اور سیکھنے کے مزید مواقع فراہم کرتے ہیں۔
- مسلسل سیکھنے کا اندازہ قدر: کسی بھی کلاس روم میں سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ مسلسل تشخیص کے ذریعے طلباء کی ترقی کا جائزہ لیتے رہیں۔ تشکیلاتی جائزے، جیسے مختصر کونز، ہم جماعت کا جائزہ (Peer Review)، اور خود تشخیص (Self-assessment)، اساتذہ کو طلباء کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، طلباء کو بھی اپنی پیش رفت کا اندازہ ہوتا ہے اور وہ بہتر کارکردگی کے لیے مزید محنت کر سکتے ہیں۔
- مختلف تدریسی حکمت عملیوں اور تدریسی نظریات کا علم اساتذہ کو ایک جامع اور مفید کلاس روم کا ماحول بنانے میں مدد دیتا ہے۔ جب اساتذہ مختلف طریقوں کو بروئے کار لاتے ہیں تو وہ ایک ایسی تعلیم فراہم کر سکتے ہیں جو نہ صرف طلباء کی تعلیمی ضروریات پوری کرتی ہے بلکہ ان کی ذہنی، جذباتی، اور سماجی ترقی میں بھی معاون ہوتی ہے۔ یہ چکدر اور ہمہ جہتی طریقے نہ صرف طلباء کو سیکھنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ انہیں بدلتی ہوئی دنیا میں کامیابی کے لیے تیار بھی کرتے ہیں۔

11.3 برتاؤ کی طرز رسائی (Behaviourist Approach)

طرز عمل کی طرز رسائی (Behaviorist Approach) رویے کی نفسیات کے اصولوں پر مبنی ہے، جو یہ بتاتی ہے کہ تمام سیکھنے کا عمل بیرونی محرکات اور کنڈیشننگ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس طرز رسائی میں سیکھنے کے قابل مشاہدہ اور قابل پیمائش پہلوؤں پر زور دیا جاتا ہے اور یہ اس بات کو سمجھنے پر مرکوز ہوتا ہے کہ ماحول کس طرح طالب علموں کے رویے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

یہ طریقہ کار طالب علم کے رویے کو کنٹرول اور تشکیل دینے کے لئے بار بار مشق اور کمک (reinforcement) کے استعمال پر انحصار کرتا ہے۔ اس طرز رسائی کے تحت سکھائے گئے رویے کو کلاس روم میں بہتر طریقے سے اپنانے کے لیے اساتذہ مختلف مشقیں اور بیرونی کمک کا استعمال کرتے ہیں تاکہ طلباء کی تعلیمی کارکردگی میں بہتری لائی جاسکے۔

اس طرز رسائی کی ابتدا 20 ویں صدی کے شروع میں جان بی واٹسن کے کام سے شروع ہوئی، جنہوں نے یہ تصور پیش کیا کہ نفسیات کو صرف قابل مشاہدہ رویے پر ہی توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ واٹسن کے اس نظریے نے طرز عمل (behaviorism) کی بنیاد رکھی، جس کے تحت سیکھنے کے عمل کو خارجی عوامل کے ذریعے جانچا گیا۔

اس نظریے کو مزید BF سکنر نے آگے بڑھایا، جنہوں نے آپریٹ کنڈیشننگ (Operant Conditioning) کے نظریے پر تحقیق کی۔ سکنر کا کام اس بات کو واضح کرتا ہے کہ کس طرح نتائج، جیسے انعامات یا سزائیں، طلباء کے رویے کو تبدیل اور تشکیل دیتے ہیں۔ ان کے تجربات اور تحقیق نے رویے کو کنٹرول کرنے اور سکھانے کی تکنیکوں کو مزید نکھارا، جن کا تعلیمی نظام میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے لگا۔

سکنر کے مطابق، مثبت کمک (positive reinforcement) یعنی انعامات دینے سے طلباء کے اچھے رویے کو مزید تقویت ملتی ہے، جبکہ منفی کمک (negative reinforcement) یعنی غلطیوں کو درست کرنے سے رویے میں بہتری آتی ہے۔ اس طرح طرز عمل کی طرز رسائی طلباء کے سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

طرز عمل کی طرز رسائی کے کلیدی تصورات ((Key Concepts in Behaviourism)

طرز عمل کی طرز رسائی (Behaviourist Approach) کئی اہم تصورات پر مشتمل ہے جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کس طرح رویے کو سیکھا، ترمیم کیا، اور تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ان کلیدی تصورات کو سمجھنا اساتذہ کے لیے انتہائی اہم ہے تاکہ وہ تعلیمی ماحول میں طرز عمل کی حکمت عملیوں کو مؤثر طریقے سے لاگو کر سکیں۔ طرز عمل کی حکمت عملی میں بنیادی تصورات میں کنڈیشننگ، کمک اور سزا، اور معدومیت شامل ہیں۔ ذیل میں ان تصورات کی تفصیل پیش کی گئی ہے:

1- مشروطیت (Conditioning)

کنڈیشننگ ایک سیکھنے کا عمل ہے جو رویے کو ایسوسی ایشن (association) یا نتائج کے ذریعے تبدیل کرتا ہے۔ اس میں دو بنیادی اقسام شامل ہیں: کلاسیکی کنڈیشننگ اور آپریٹ کنڈیشننگ۔

(a) کلاسیکی مشروطیت (Classical Conditioning): کلاسیکی کنڈیشننگ کا تصور ایوان پاولوف نے پیش کیا، جس میں ایسوسی ایشن کے ذریعے سیکھنے کا عمل ہوتا ہے۔ جس میں دو یا دو سے زائد محرکات کے مابین ایسوسی ایشن کا عمل ہوتا ہے۔ اس ضمن میں پاولوف (Pavlov) نے ایک تجربہ بھی کیا تھا جس میں پاولوف نے کتے کی گھنٹی کی آواز کے ساتھ کھانے کی پیشکش کو جوڑا تھا، جس کے نتیجے میں گھنٹی کی آواز پر ہی کتوں کا لعاب بہنے لگا۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ غیر جانبدار محرک (گھنٹی) قدرتی طور پر پائے جانے والے محرک (کھانا) کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ جب صرف گھنٹی کی آواز پر ہی کتے کا لعاب بہنے لگتا ہے۔ درس و تدریس میں اس کا اطلاق اس

طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ طلباء مخصوص اشاروں یا علامات کے ذریعے سیکھنے کے عمل کو منظم طریقے سے شروع کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، جیسے کہ گھنٹی بجنے پر سبق کا آغاز۔

(b) عملی مشروطیت (Operant Conditioning): آپریٹ کنڈیشننگ کا نظریہ بی ایف سکنر نے پیش کیا، جو یہ بتاتا ہے کہ رویہ اس کے نتائج سے تشکیل پاتا ہے۔ اگر کسی رویے کے بعد مثبت نتائج حاصل ہوں، تو اس رویے کے دہرائے جانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، جبکہ منفی نتائج کے بعد اس رویے کے دوبارہ ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم اچھی کارکردگی دکھاتا ہے اور استاد اس کی تعریف کرتا ہے (مثبت کمک)، تو اس طالب علم کے اچھے رویے کو جاری رکھنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

2- تقویت اور سزا (Reinforcement and Punishment)

کمک اور سزا سیکھنے کے عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ دو بنیادی ٹولز ہیں جن کے ذریعے رویے کو تشکیل دیا جاتا ہے۔

(a) مثبت کمک (Positive Reinforcement): مثبت کمک ایک خوشگوار محرک کو متعارف کروا کر مطلوبہ رویے کے دوبارہ ہونے کے امکانات کو بڑھاتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم وقت پر اپنا ہوم ورک مکمل کرتا ہے اور اسے انعام یا ستائش دی جاتی ہے، تو وہ اس رویے کو برقرار رکھے گا۔

(b) منفی تقویت (Negative Reinforcement): منفی کمک ایک ناپسندیدہ عنصر کو ختم کر کے مطلوبہ رویے کو فروغ دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم وقت پر اسائنمنٹ مکمل کرتا ہے اور اسے اضافی ہوم ورک سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے، تو وہ اس رویے کو جاری رکھے گا۔

(c) سزا (Punishment): سزا کا مقصد ناپسندیدہ رویے کو کم کرنا ہوتا ہے۔ سزا دینے سے طالب علم کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کا مخصوص رویہ قابل قبول نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، کسی طالب علم کو اس کے نامناسب رویے پر کھیل کے میدان میں وقت نہ دینے کی صورت میں سزا دی جاتی ہے، تو اس کا یہ رویہ دوبارہ کرنے کا امکان کم ہو جائے گا۔

3- معدومیت (Extinction)

معدومیت ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک سیکھا ہوا رد عمل اس وقت آہستہ آہستہ کمزور ہو جاتا ہے جب اس کے ساتھ کوئی تقویت نہ دی جائے۔ مثال کے طور پر، اگر استاد طلباء کے توجہ طلب رویے کو نظر انداز کرتا ہے، تو طلباء کا یہ رویہ (جیسے بغیر ہاتھ اٹھائے بات کرنا) آہستہ آہستہ ختم ہو سکتا ہے۔ طرز عمل کی طرز رسائی کے یہ کلیدی تصورات تعلیمی سیاق و سباق میں اساتذہ کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ یہ تصورات سیکھنے کے عمل کو منظم طریقے سے تشکیل دینے اور طلباء کے رویوں کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

تدریس میں برتاؤی طرز عمل کی طرز رسائی کا اطلاق (Application of Behaviourist Approach in Teaching)

طرز عمل کی طرز رسائی کو تعلیمی میدان میں طلباء کے رویوں کو بہتر بنانے، بنیادی مہارتوں کی تربیت، اور فوری اور واضح تاثرات فراہم کرنے کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طرز رسائی میں مختلف حکمت عملیوں کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے رویے میں

ترمیم، مہارتوں کا حصول اور ان میں مہارت، پروگرام شدہ ہدایات، اور فوری فیڈ بیک (Feedback) دینا۔ اس سیکشن میں ان حکمت عملیوں کا مفصل جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

1۔ برتاؤ میں ترمیم (Behavior Modification)

روئے میں ترمیم ایک ایسی تکنیک ہے جس کا مقصد طلباء کے رویے پر انعامات اور نتائج کے ذریعے اثر انداز ہونا ہے۔ یہ آپریٹ کنڈیشننگ (Operant Conditioning) کے اصولوں پر مبنی ہے، جہاں مثبت رویے کو انعامات کے ذریعے مضبوط کیا جاتا ہے اور ناپسندیدہ رویے کو روکنے کے لیے نتائج یا سزائیں دی جاتی ہیں۔

● **انعامات (Rewards):** مثبت کمک (Positive Reinforcement) کے ذریعے طلباء کو اچھے رویے کے لیے انعامات دیے جاتے ہیں، جیسے تعریف، بہتر درجات، یا کوئی اور مراعات۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم اپنی اسائنمنٹ وقت پر مکمل کرتا ہے تو اسے کھیل کے وقت میں اضافی وقت دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے انعامات طالب علم کو مزید محنت کرنے اور وقت پر اسائنمنٹ مکمل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

● **نتائج (Consequences):** منفی کمک (Negative Reinforcement) یا سزا (Punishment) کے ذریعے طلباء کے ناپسندیدہ رویوں کو روکا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، جو طالب علم کلاس میں شور شرابہ کرتا ہے، اسے اضافی ہوم ورک دیا جاسکتا ہے یا اسے کھیل کے وقت سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طالب علم ناپسندیدہ رویوں سے اجتناب کریں۔

2۔ مہارت کا حصول اور مہارت (Skill Acquisition and Mastery)

طرز عمل کی طرز رسائی خاص طور پر بنیادی مہارتوں کی تربیت کے لیے بہت مفید ہے، جیسے ریاضی کی بنیادی باتیں یا زبان سیکھنا، جن کے لیے مسلسل مشق اور تکرار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تکنیک کے ذریعے طلباء بار بار مشق کر کے مہارتوں کو بہتر بناتے ہیں اور آخر کار ان میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔

● **مشق (Repetition):** سیکھنے کے عمل میں بار بار کی جانے والی مشق اہم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، طلباء ضرب کی میزیں سیکھتے وقت بار بار مشق کرتے ہیں تاکہ وہ انہیں اچھی طرح یاد کر سکیں۔ بار بار کی جانے والی یہ مشق طلباء کے دماغ میں معلومات کو بہتر طریقے سے محفوظ کرنے میں مدد دیتی ہے۔

● **اضافی سیکھنا (Incremental Learning):** اس طریقے میں طلباء کو چھوٹے چھوٹے مرحلوں میں سکھایا جاتا ہے، جس سے وہ آہستہ آہستہ مشکل مواد کی طرف بڑھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پڑھنے کی مہارتوں میں، طلباء پہلے آسان الفاظ اور جملے سیکھتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ پیچیدہ جملے اور متن پڑھنے کی طرف جاتے ہیں۔

3۔ پروگرام شدہ ہدایات (Programmed Instruction)

پروگرام شدہ ہدایات میں معلومات کو چھوٹے اور ترتیب وار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، جس کے ساتھ ساتھ طلباء کو مشق اور فوری فیڈ بیک بھی دیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے طلباء اپنی رفتار کے مطابق سیکھ سکتے ہیں اور غلطیوں کو فوراً درست کر سکتے ہیں۔

- ترتیب وار تعلیم (Sequential Learning): اس طریقے میں مواد کو ایک منطقی ترتیب میں پیش کیا جاتا ہے، تاکہ طلباء مرحلہ وار سیکھ سکیں۔ مثال کے طور پر، ایک آن لائن تعلیمی پروگرام ہر سوال کے بعد طلباء کو فوری فیڈبیک دیتا ہے اور ان کی کارکردگی کے مطابق اگلے مرحلے کی مشکل کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔

- فوری بازرسی (Immediate Feedback): طلباء کو فوری طور پر ان کی کارکردگی پر فیڈبیک دیا جاتا ہے، جس سے وہ اپنی غلطیوں کو سمجھ کر فوری طور پر درست کر سکتے ہیں۔ یہ سیکھنے کا عمل طلباء کی انفرادی ضروریات کے مطابق ہوتا ہے، جس سے ان کی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

4۔ بازرسی (Feedback)

تعلیمی عمل میں فوری اور مخصوص فیڈبیک بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے نتائج کے درمیان کیا تعلق ہے۔ اس کے ذریعے صحیح رویے کو تقویت دی جاتی ہے اور غلطیوں کو فوری طور پر درست کیا جاتا ہے۔

- مخصوص بازرسی (Specific Feedback): اساتذہ طلباء کی کارکردگی پر واضح اور تفصیلی فیڈبیک دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم زبان کی مشق کے دوران گرامر کی غلطی کرتا ہے، تو استاد فوراً اس کی تصحیح کر سکتا ہے تاکہ طالب علم درست اصول سیکھ سکے۔

- بروقت بازرسی (Timely Feedback): طلباء کی سیکھنے کی حوصلہ افزائی کے لیے بروقت فیڈبیک ضروری ہے۔ مثال کے طور پر، ججے کی مشق کے بعد اگر فوراً طلباء کو ان کے نتائج اور غلطیوں کے بارے میں بتایا جائے تو وہ زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھ سکتے ہیں۔ برطانوی طرز رسائی کو مؤثر طریقے سے تعلیم میں مختلف تکنیکوں کے ذریعے لاگو کیا جاسکتا ہے۔ یہ طرز رسائی نہ صرف سیکھنے کے عمل کو مضبوط کرتی ہے بلکہ طلباء کے رویے کو بہتر بنانے اور ان کی تعلیمی کارکردگی میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

طرز عمل کی طرز رسائی کی افادیت (Advantages of the Behaviourist Approach)

تدریس کے لیے طرز عمل کی طرز رسائی کے کئی قابل ذکر فوائد اور حدود ہیں جو تعلیم میں اس کی تاثیر کو متاثر کرتے ہیں۔ ان کو سمجھنے سے اساتذہ کو اس نقطہ نظر کو زیادہ مؤثر طریقے سے لاگو کرنے اور ضرورت کے مطابق دیگر طریقوں کے ساتھ اس کی تکمیل میں مدد ملتی ہے۔ اس طریقہ کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

- واضح فریم ورک فراہم کرنا: طرز عمل کی طرز رسائی ایک منظم اور واضح فریم ورک فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے طلباء کے لیے قواعد و ضوابط اور توقعات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے۔ یہ سیکھنے کے عمل کو زیادہ منظم بناتا ہے اور طلباء کو جاننے کا موقع ملتا ہے کہ ان سے کیا توقع کی جا رہی ہے۔

- رویے پر توجہ دینا: اس طرز رسائی کا مرکز طلباء کے ظاہری رویے پر ہوتا ہے، جس سے ان کی کارکردگی کو جانچنا اور نتائج کی پیمائش کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس سے اساتذہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون سے طلباء درست رویہ اپنارہے ہیں اور کہاں بہتری کی ضرورت ہے۔

- بنیادی ہنر سکھانے میں مددگار: طرز عمل کی طرز رسائی خاص طور پر ان مہارتوں کو سکھانے میں کارآمد ہے جن میں مسلسل مشق اور تکرار کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے کہ پڑھنا، لکھنا، اور ریاضی۔ یہ بنیادی مہارتیں بہتر طریقے سے حاصل کی جاسکتی ہیں کیونکہ اس طریقے میں دہرائی پر زور دیا جاتا ہے۔
- بروقت اور مخصوص بازرسی: طرز عمل کی طرز رسائی میں طلباء کو فوری اور واضح فیڈبک ملتا ہے، جس سے انہیں یہ سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے کہ انہوں نے کیا صحیح کیا اور کیا غلط، اور اپنی غلطیوں کو کیسے درست کریں۔ یہ فیڈبک طلباء کو سیکھنے کے عمل میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔
- کلاس روم کے رویے کو منظم کرنا: طرز عمل کی طرز رسائی میں انعامات اور نتائج کا موثر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے کلاس روم میں نظم و ضبط اور سیکھنے کا ماحول بہتر ہوتا ہے۔ اس سے اساتذہ کو طلباء کے رویے کو بہتر طریقے سے منظم کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- بڑے گروپوں پر اطلاق: یہ طرز رسائی طلباء کے بڑے گروپوں پر بھی لاگو کی جاسکتی ہے، جو اسے روایتی کلاس روم کی تدریس کے لیے موزوں بناتی ہے۔ بڑے گروپوں میں بھی اس طریقے کے ذریعے تعلیمی عمل منظم اور موثر طریقے سے چلایا جاسکتا ہے۔
- مثبت رویے کو مضبوط کرنا: طرز عمل کی طرز رسائی میں مثبت کمک (Positive Reinforcement) کے ذریعے طلباء کے مطلوبہ رویوں کو مضبوط کیا جاتا ہے، جس سے کلاس روم کی مجموعی فضا بہتر ہوتی ہے اور طلباء مثبت رویے اپنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

برتاؤ کی طرز رسائی کی حدود (Limitations of the Behaviourist Approach)

طرز عمل کی طرز رسائی کے کچھ اہم نقصانات اور حدود بھی ہیں جو تدریسی عمل میں اس کی افادیت کو محدود کر سکتے ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

- اندرونی ترغیب کو کمزور کرنا: اس طرز رسائی میں انعامات اور سزائوں پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے، جس سے طلباء کی اندرونی ترغیب (Intrinsic Motivation) کمزور ہو سکتی ہے۔ اس سے طلباء صرف بیرونی انعامات پر انحصار کرنے لگتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ خود سیکھنے کے عمل میں دلچسپی لیں۔
- ذہنی عمل پر غور نہ کرنا: یہ طریقہ سیکھنے کے ذہنی عمل جیسے کہ فہم، استدلال، اور مسئلہ حل کرنے کو نظر انداز کرتا ہے۔ اس سے طلباء کی تخلیقی اور تجزیاتی صلاحیتوں کی ترقی محدود ہو جاتی ہے کیونکہ اس طرز رسائی کا فوکس صرف رویے پر ہوتا ہے۔
- جذباتی اور سماجی پہلوؤں کو نظر انداز کرنا: طرز عمل کی طرز رسائی میں سیکھنے کے جذباتی اور سماجی پہلوؤں پر کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس میں صرف قابل مشاہدہ رویوں کو اہمیت دی جاتی ہے، جس سے طلباء کی مکمل شخصیت کی ترقی میں کمی ہو سکتی ہے۔
- سزا پر زیادہ زور: اس طرز رسائی میں سزا پر زیادہ زور دینے سے طلباء میں منفی اثرات پیدا ہو سکتے ہیں، جیسے کہ بے چینی اور حوصلہ شکنی۔ زیادہ سزائیں طلباء کی تعلیمی کارکردگی اور ذہنی صحت پر منفی اثرات ڈال سکتی ہیں۔

- انفرادی سیکھنے کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا: طرز عمل کی طرز رسائی میں ایک سخت ڈھانچہ ہوتا ہے جو انفرادی طلباء کی سیکھنے کی ضروریات اور انداز کو مد نظر نہیں رکھتا۔ اس سے اعلیٰ سطح کی سوچ کی مہارتوں کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔
- اخلاقی مسائل: انعامات اور سزائوں کے استعمال میں احتیاط ضروری ہے تاکہ کسی بھی قسم کے ہیرا پھیری اور کنٹرول کے مسائل پیدا نہ ہوں۔ اگر اساتذہ اس طریقے کو غلط استعمال کریں تو طلباء کے لیے غیر اخلاقی ماحول بن سکتا ہے۔
- مختصر مدتی نتائج پر زور: طرز عمل کی طرز رسائی میں عام طور پر مختصر مدت کے رویے کی تبدیلیوں پر زور دیا جاتا ہے، جبکہ طویل مدتی تفہیم اور علم کو برقرار رکھنے کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اس سے طلباء سیکھے ہوئے مواد کو گہرائی سے سمجھنے کے بجائے صرف وقتی طور پر یاد رکھتے ہیں۔
- اساتذہ کی مستقل شمولیت: اس طرز رسائی میں اساتذہ کو مسلسل انعامات اور نتائج کا اطلاق کرنا پڑتا ہے، جو کہ طویل عرصے تک برقرار رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اساتذہ کو ہر وقت طلباء کے رویے پر نظر رکھنی پڑتی ہے، جس سے ان کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔
- طرز عمل کی طرز رسائی تدریسی عمل میں واضح فوائد فراہم کرتی ہے، خاص طور پر رویے کے انتظام اور بنیادی مہارتوں کی تربیت کے لحاظ سے۔ تاہم، یہ طرز رسائی سیکھنے کے علمی اور جذباتی پہلوؤں کو نظر انداز کرتی ہے اور اس کی حدود کو سمجھنا ضروری ہے۔ اساتذہ کے لیے بہتر ہو گا کہ وہ طرز عمل کی حکمت عملیوں کو دیگر تعلیمی طریقوں کے ساتھ متوازن کریں تاکہ طلباء کے لیے سیکھنے کا زیادہ جامع اور مؤثر تجربہ فراہم کیا جاسکے۔

وقوفی طرز رسائی (Cognitivist Approach)

11.4

وقوفی طرز رسائی (Cognitivist Approach) تعلیمی نفسیات میں ایک اہم تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے، جس کا مقصد صرف قابل مشاہدہ رویے پر توجہ دینے کے بجائے اندرونی ذہنی عمل کو بھی سیکھنے کے عمل کا حصہ بنانا ہے۔ اس نظریے کے مطابق سیکھنا ایک پیچیدہ عمل ہے، جس میں سوچنا، یاد رکھنا، سمجھنا، اور مسئلہ حل کرنا جیسے دماغی عمل شامل ہیں۔ اس طرز رسائی میں طالب علم کو سیکھنے کے عمل میں ایک فعال شریک کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو سیکھنے والے کے ذہنی عمل اور اس سیاق و سباق کو اہمیت دیتا ہے جس میں سیکھنے کا عمل ہوتا ہے۔ وقوفی طرز رسائی نے سیکھنے کو ایک علمی سرگرمی کے طور پر دیکھا جس میں طالب علم نہ صرف بیرونی محرکات کا جواب دیتا ہے بلکہ اندرونی طور پر سوچتا ہے اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ 20 ویں صدی کے وسط میں، طرز عمل کی حدود کو محسوس کرتے ہوئے ماہرین نفسیات جیسے جین پیگیٹ، لیو ویگوتسکی، اور جیروم برونر نے اس نئے نظریے کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے سیکھنے کو صرف بیرونی رد عمل کی بجائے اندرونی سوچ اور فکری عمل کے طور پر دیکھا۔

- جین پیگٹ نے سیکھنے کے مختلف مراحل پر توجہ دی، اور بتایا کہ کس طرح بچوں کی ذہنی نشوونما ہوتی ہے۔
- لیو ویگوتسکی نے سماجی اور ثقافتی عوامل کو سیکھنے کا اہم حصہ قرار دیا، یعنی ہم دوسروں سے اور سماجی ماحول سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔

- جیروم برونز نے سیکھنے کو ایک تعمیری عمل کے طور پر دیکھا، جس میں طالب علم اپنے تجربات اور علم کو نئے تصورات سے جوڑ کر سیکھتا ہے۔

یہ تین نظریہ ساز اساتذہ کو یہ بتاتے ہیں کہ کس طرح سیکھنے کی حکمت عملیوں کو بہتر بنایا جاسکتا ہے تاکہ طالب علموں کی ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکے۔

وقونی طرز رسائی کے کلیدی تصورات (Key Concepts in Cognitivism)

وقونی طرز رسائی کو سمجھنے کے لیے چند بنیادی تصورات کو جاننا ضروری ہے جو وضاحت کرتے ہیں کہ سیکھنے کا عمل کیسے ہوتا ہے اور اس عمل کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ان کلیدی تصورات میں شامل ہیں:

- سکیماتھیوری (Schema Theory): سکیماتھیوری اس تصور کے گرد گھومتی ہے کہ ہمارا دماغ معلومات کو منظم اور سمجھنے کے لیے ذہنی ڈھانچے کا استعمال کرتا ہے، جنہیں "سکیم" کہا جاتا ہے۔ سکیمائی معلومات کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں، کیونکہ ہم اسے اپنے پہلے سے موجود علم کے ساتھ جوڑتے ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر ایک طالب علم پودوں کی اقسام کے بارے میں پہلے سے کچھ جانتا ہے، تو استاد ماحولیاتی نظام کا تعارف دیتے ہوئے اس موجودہ علم کو بنیاد بنا کر نئے مواد کی وضاحت کر سکتا ہے۔ استاد یہ بتا سکتا ہے کہ مختلف پودے اور جانور کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں اور ماحول کے ساتھ جڑ کر ایک ماحولیاتی نظام بناتے ہیں۔ اس طرح، نئی معلومات کو طالب علم کے ذہن میں پہلے سے موجود سکیم کے ساتھ جوڑنے سے موضوع کو سمجھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس سکیماتھیوری کا فائدہ یہ ہے کہ یہ طالب علموں کو نئے تصورات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور ان کے موجودہ علم کے ساتھ جوڑ کر ایک مکمل اور جامع تفہیم پیدا کرتی ہے۔

انفارمیشن پروسیسنگ کا نظریہ (Information Processing Theory)

انفارمیشن پروسیسنگ تھیوری انسانی دماغ کو ایک کمپیوٹر کے طور پر دیکھتی ہے، جو معلومات کو وصول، پروسیس، اسٹور اور پھر بازیافت کرتا ہے۔ اس نظریے کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ معلومات کیسے حاصل کی جاتی ہیں، دماغ میں کیسے تبدیل کی جاتی ہیں، اور یادداشت میں کیسے محفوظ کی جاتی ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر انہیں دوبارہ استعمال کیا جاسکے۔ اس نظریے کے مطابق، سیکھنے کا عمل مؤثر تب ہوتا ہے جب معلومات کو ایسے طریقوں سے پیش کیا جائے جو ذہنی عمل کے مطابق ہوں۔

اساتذہ اس نظریے کو مد نظر رکھتے ہوئے مواد کو اس طرح سے ترتیب دے سکتے ہیں کہ طلباء کے لیے سیکھنا آسان ہو جائے۔ مثال کے طور پر:

- واضح ہدایات دینا: طلباء کو معلومات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- کاموں کو چھوٹے مراحل میں تقسیم کرنا: طلباء کو مواد کو ہضم کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔
- بصری مدد کا استعمال: جیسے چارٹس، تصاویر، اور گراف، جو معلومات کو واضح اور قابل فہم بناتے ہیں۔

ایک مثال کے طور پر، پانی کے چکر (Water Cycle) کی وضاحت کے دوران ایک استاد فلو چارٹ کا استعمال کر سکتا ہے۔ پانی کے بخارات بننے، بادلوں کی تشکیل، اور بارش کے مراحل کو بصری طور پر پیش کرنے سے، طلباء ان مراحل کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں اور یاد رکھ سکتے ہیں۔ یہ طریقہ کار معلومات کو طلباء کے دماغ میں منظم طریقے سے محفوظ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

علمی بوجھ کا نظریہ (Cognitive Load Theory)

علمی بوجھ کا نظریہ اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ سیکھنے کے عمل میں دماغ پر کتنی ذہنی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس نظریے کے مطابق، جب علمی بوجھ کو درست طریقے سے منظم کیا جائے تو سیکھنا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اگر ایک وقت میں بہت زیادہ معلومات فراہم کی جائیں تو سیکھنے والے کے دماغ پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے، جس سے سیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اساتذہ اس نظریے کو لاگو کرتے ہوئے سیکھنے کے عمل کو آسان بنا سکتے ہیں:

- معلومات کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا: یہ معلومات کو تحلیل کرنے میں آسانی فراہم کرتا ہے۔
- سہارے کی تکنیک کا استعمال: طلباء کو مرحلہ وار سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔
- غیر ضروری معلومات یا خلفشار سے بچنا: طلباء کی توجہ کو اہم نکات پر مرکوز رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر استاد کسر (Fractions) کا درس دے رہا ہے، تو وہ پہلے سادہ مثالیں جیسے $1/2$ اور $1/4$ سے آغاز کر سکتا ہے۔ جب طلباء ان بنیادی تصورات کو سمجھ لیں، تب مزید پیچیدہ کام، جیسے کسر کو جوڑنا اور گھٹانا سکھائے جاسکتے ہیں۔ اس مرحلہ وار تدریس کی بدولت طلباء کو معلومات کو سنبھالنے اور اس پر عبور حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے، اور ان کا علمی بوجھ متوازن رہتا ہے۔

یہ حکمت عملی سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر اور منظم بناتی ہے، اور طلباء کو مشکل موضوعات میں قدم بہ قدم آگے بڑھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

ادراکی شعور یا ماورائے ادراک (Metacognition) ما بعد و توف

ماورائے ادراک (Metacognition) ایک سیکھنے والے کی اپنے سیکھنے کے عمل سے آگاہی اور اس کو منظم کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس میں خود کی تشخیص، ہدف کا تعین، اور حکمت عملی کا انتخاب جیسے اہم مہارتیں شامل ہیں۔ یہ مہارتیں طلباء کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ اپنے سیکھنے کے عمل کی منصوبہ بندی، نگرانی اور جانچ کر سکیں۔

اساتذہ اس نظریے کو لاگو کر کے طلباء کی ماورائے ادراک کی مہارتوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- خود کی تشخیص: طلباء کو ان کی سیکھنے کی حکمت عملیوں کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کیا جاسکتا ہے، تاکہ وہ جان سکیں کہ کون سی حکمت عملی کامیاب رہی اور کہاں بہتری کی ضرورت ہے۔
- حکمت عملی کا انتخاب: طلباء کو مختلف سیکھنے کے طریقے آزمانے کی ترغیب دی جاسکتی ہے، تاکہ وہ جان سکیں کہ کون سا طریقہ ان کے لیے سب سے بہتر کام کرتا ہے۔

ایک مثال یہ ہو سکتی ہے کہ اسائنمنٹ مکمل کرنے کے بعد، استاد طلباء کو اس بات پر غور کرنے کی ہدایت کرے کہ انہوں نے کس طرح کام کیا، کون سی حکمت عملی مؤثر رہی، اور آئندہ کیا بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اس عمل سے طلباء اپنے سیکھنے کے عمل سے زیادہ آگاہ ہو جاتے ہیں اور زیادہ بہتر مطالعے کی عادات کو فروغ دیتے ہیں۔

تعمیر پسندی (Constructivism)

تعمیر پسندی (Constructivism) ایک اور اکی نظریہ ہے جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ سیکھنے والے دنیا کے بارے میں اپنے تجربات اور عکاسی کے ذریعے خود ہی معنی اور علم کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس نظریے کے مطابق، سیکھنا محض معلومات کو جذب کرنے کے بجائے ایک فعال عمل ہے، جہاں سیکھنے والے اپنی تشریحات کو تشکیل دیتے ہیں۔

اساتذہ تعمیریت کے اصولوں کو لاگو کرتے ہوئے ایسے سیکھنے کے ماحول بنا سکتے ہیں جو تلاش، مسئلہ حل کرنے، اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوں۔ مثال کے طور پر:

- تخلیقی منصوبوں کا انعقاد: ایک استاد طلباء کو ایک پروجیکٹ تفویض کر سکتا ہے، جیسے ایک پائیدار شہر کا ماڈل ڈیزائن کرنا۔ اس عمل کے دوران، طلباء کو اپنی سائنسی، ریاضیاتی اور سماجی علوم کی معلومات کو عملی طور پر استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔
- ایسے تعلیمی منصوبے جو طلباء کو ہاتھ سے کام کرنے، مسائل حل کرنے اور معلومات کا خود سے تجزیہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، انہیں گہری اور دیرپا سمجھ پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ سیکھنے کے اس انداز میں، طلباء نظریاتی معلومات کو عملی زندگی کے مسائل سے جوڑتے ہیں، جس سے وہ زیادہ مؤثر اور معنی خیز طور پر سیکھتے ہیں۔

یہ کلیدی تصورات سیکھنے کے عمل کو بہتر طور پر سمجھنے اور طلباء کی علمی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایک مؤثر فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ معلمین جب ان اصولوں کو عملی طور پر لاگو کرتے ہیں تو وہ ایک ایسا تعلیمی ماحول تیار کر سکتے ہیں جو نہ صرف علمی ترقی میں مدد دے بلکہ طلباء کو سیکھنے کا تجربہ بھی فراہم کرے جو ان کی زندگی بھر کے لیے فائدہ مند ہو۔

تدریس میں وقوفی طرز رسائی کا اطلاق (Application of Cognitivist Approach in Teaching)

وقوفی طرز رسائی تدریس کے عمل کو زیادہ مؤثر اور بامعنی بنانے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے، کیونکہ یہ ذہنی عمل اور سوچ کے اندرونی عمل پر زور دیتی ہے۔ تدریسی عمل میں اس نقطہ نظر کو مختلف طریقوں سے لاگو کیا جاسکتا ہے تاکہ طلباء کو بہتر سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

- 1۔ پیشگی علم کو فعال کرنا (Activating Prior Knowledge): طلباء کے سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے، نئی معلومات کو ان کے پہلے سے موجود علم سے جوڑنا بہت اہم ہے۔ جب اساتذہ طلباء سے ان کے پہلے سے موجود علم کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں نئی معلومات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر استاد ماحولیاتی نظام پر سبق دینے جا رہا ہے تو پہلے وہ طلباء سے مختلف ماحولیاتی نظام جیسے جنگلات، صحراؤں یا سمندروں کے بارے میں ان کی معلومات معلوم کر کے نئے موضوع کو موجود علم سے مربوط کر سکتے ہیں۔

2- مابعد و قوف کی حکمت عملیوں کا استعمال (Using Metacognitive Strategies): طلباء کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے سیکھنے کے عمل پر خود غور کریں۔ اساتذہ طلباء کو خود سے سوال کرنے اور خود تشخیص کی عادت ڈال سکتے ہیں تاکہ وہ اپنے سیکھنے کے عمل کی جانچ کر سکیں۔ مثال کے طور پر، مطالعے کے دوران طلباء سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے آپ سے سوال کریں، "کیا میں سمجھ رہا ہوں جو میں پڑھ رہا ہوں؟" یا "اس پیراگراف کا مرکزی خیال کیا ہے؟" اس قسم کی حکمت عملی طلباء کو اپنے سیکھنے کے عمل سے زیادہ آگاہ بناتی ہے۔

3- تعلیمی مدد کے ذریعے اکتساب (Scaffolding Learning): سکا فولڈنگ ایک طریقہ ہے جس میں طلباء کو نئے تصورات سیکھنے کے دوران مدد فراہم کی جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ مدد کم کی جاتی ہے جب وہ خود مختار بن جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ریاضی کی کلاس میں، استاد پہلے بورڈ پر مسئلہ حل کرتے ہوئے ہر مرحلے کی وضاحت کر سکتا ہے، پھر طلباء کو رہنمائی کے ساتھ مشقیں کرنے کا موقع دے سکتا ہے، اور آخر میں طلباء کو آزادانہ طور پر کام کرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

4- معلومات کو منظم کرنا (Organizing Information): معلومات کو منظم کرنا طلباء کی سمجھ بوجھ اور یادداشت کو بہتر بنانے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اساتذہ گرافک آرگنائزرز اور تصوراتی نقشے جیسے آلات استعمال کر سکتے ہیں تاکہ معلومات کو بہتر طریقے سے پیش کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر، ایک تاریخ کا استاد ٹائم لائن کا استعمال کر کے مختلف واقعات کو ترتیب سے پیش کر سکتا ہے، جس سے طلباء کو واقعات کے درمیان تعلق کو سمجھنے اور انہیں یاد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

5- فعال اکتساب کی حوصلہ افزائی کرنا (Encouraging Active Learning): فعال سیکھنے میں طلباء کو ایسی سرگرمیوں میں شامل کیا جاتا ہے جن میں انہیں معلومات پر خود سے کام کرنا ہوتا ہے، جیسے گروپ ڈسکشن، مسئلہ حل کرنے کی سرگرمیاں، اور ہینڈ آن پروجیکٹس۔ سائنس کی کلاس میں، طلباء تجربات کر سکتے ہیں اور اپنے نتائج پر بحث کر سکتے ہیں، جس سے وہ سائنسی تصورات کو گہرائی میں سمجھ سکتے ہیں۔

6- بازرسی فراہم کرنا (Providing Feedback): تعمیری اور بروقت تاثرات سیکھنے کے عمل میں طلباء کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ استاد طلباء کو یہ بتا سکتا ہے کہ ان کی کیا خوبیاں ہیں اور کہاں بہتری کی ضرورت ہے، مثلاً، "آپ کا تعارف اچھا ہے لیکن آپ کو اپنے دلائل کے لیے مزید ثبوت فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔"

وقوفی طرز رسائی تدریس کے عمل کو طالب علم کے ذہنی عمل پر مرکوز کر کے زیادہ مؤثر بنا سکتی ہے۔ اس حکمت عملی کو کلاس روم میں لاگو کرنے سے نہ صرف طلباء کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے، بلکہ وہ بہتر سوچنے والے اور زندگی بھر سیکھنے والے بن سکتے ہیں۔

وقوفی طرز رسائی کی افادیت (Advantages of the Cognitivist Approach)

وقوفی طرز رسائی سیکھنے اور تدریس میں درج ذیل طاقتیں فراہم کرتی ہے:

- تنقیدی فکر کی ترغیب: یہ طلباء کو تنقیدی انداز میں سوچنے اور نئے اور موجودہ علم کے درمیان روابط قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس سے مواد کی گہری تفہیم حاصل ہوتی ہے۔

- علمی مہارتوں کی نشوونما: وقوفی طرز رسائی استدلال، تجزیہ اور ترکیب جیسی علمی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے جو مسئلہ حل کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔
- سیکھنے کے مختلف انداز کا ادراک: یہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ طلباء کے ذہنی عمل مختلف ہوتے ہیں، اور اساتذہ مختلف تدریسی طریقے اپناتے ہیں تاکہ سیکھنے کے مختلف انداز کو پورا کیا جاسکے۔
- فعال اکتساب کی حوصلہ افزائی: یہ نقطہ نظر طلباء کو مشغول اور تعاملاتی سرگرمیوں میں شامل کرتا ہے، جو ان کی سیکھنے کی حوصلہ افزائی اور معلومات کو یاد رکھنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔
- خود آگاہی اور خود نظم و ضبط کی ترغیب: یہ طلباء کو خود آگاہی اور نظم و ضبط کے ساتھ کام کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جس سے وہ زیادہ خود مختار اور مؤثر سیکھنے والے بن جاتے ہیں۔

وقوفی طرز رسائی کی حدود (Limitations of the Cognitivist Approach)

- وقوفی طرز رسائی کی کچھ حدود درج ذیل ہیں:
- وقت طلب اور وسائل کی ضرورت: یہ حکمت عملیوں کے ڈیزائن اور نفاذ کے لیے وقت اور وسیع منصوبہ بندی کا تقاضا کرتی ہے، جو اساتذہ کے لیے چیلنجنگ ہو سکتا ہے۔
- طلباء کی پیچیدگیوں کا سامنا: اگر احتیاط سے نگرانی نہ کی جائے، تو علمی عمل اور میٹا کونیشن پر زیادہ توجہ بعض طلباء کے لیے مشکل ہو سکتی ہے، خاص طور پر وہ جو خود نظم و ضبط میں کمزور ہوں۔
- جذباتی اور سماجی پہلوؤں کی کمی: اگرچہ وقوفی طرز رسائی ذہنی عمل پر توجہ دیتی ہے، لیکن یہ سیکھنے کے جذباتی اور سماجی پہلوؤں کو ہمیشہ بہتر طریقے سے حل نہیں کرتی، جو طلباء کی کامیابی کو متاثر کر سکتے ہیں۔
- پیمائش میں مشکل: ذہنی عمل کی پیمائش اور تشخیص آسان نہیں ہوتی، جس کے لیے مزید نفیس اور موضوعی تشخیصی طریقے درکار ہوتے ہیں بجائے روایتی معیاری ٹیسٹوں کے۔
- طلباء کے موجودہ علم پر انحصار: اس حکمت عملی کی مؤثریت طلباء کے موجودہ علمی بنیاد پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر طلباء کا پیشگی علم کمزور ہو، تو وہ نئے تصورات کو سمجھنے میں مشکل کا سامنا کر سکتے ہیں۔
- وقوفی طرز رسائی سیکھنے کے عمل کے بارے میں اہم بصیرت فراہم کرتی ہے اور تعلیمی ماحول میں طلباء کی علمی ترقی کو بہتر بنانے کے لیے مؤثر حکمت عملی پیش کرتی ہے۔ یہ اساتذہ کو سیکھنے کے مزید دلچسپ اور نتیجہ خیز تجربات تخلیق کرنے میں مدد دیتی ہے، اور جب دیگر تدریسی طریقوں کے ساتھ مربوط کی جائے تو یہ طالب علموں کی بہتر تربیت اور نشوونما میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

تعمیری طرز رسائی سیکھنے کے اس تصور پر مبنی ہے کہ طلباء صرف معلومات کو جذب نہیں کرتے، بلکہ وہ اپنے تجربات، مشاہدات، اور پچھلے علم کی بنیاد پر نئی تفہیم تشکیل دیتے ہیں۔ اس نظریے کے تحت، سیکھنے والے اپنے ماحول کے ساتھ تعامل کرتے ہیں اور ان تجربات پر غور و فکر کے ذریعے علم کو خود تشکیل دیتے ہیں۔ یہ تدریسی نقطہ نظر اس بات پر زور دیتا ہے کہ سیکھنا ایک فعال عمل ہے، جہاں طلباء خود کو اس تعلیمی تجربے میں شامل کرتے ہیں، تاکہ وہ نئی معلومات کو پچھلے علم سے جوڑ سکیں۔

تعمیری نظریہ تعلیم کے میدان میں بہت اہم سمجھا جاتا ہے، اور اس کے بنیادی اصول کئی مشہور تعلیمی ماہرین کی تحقیق سے ماخوذ ہیں۔ جین پیا جے اور لیو ویگوتسکی دو اہم نظریہ ساز ہیں جنہوں نے سیکھنے کے تعمیری نظریے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ پیا جے نے اپنے ادراکی نشو و نما کے نظریے میں بتایا کہ بچے سیکھنے کے دوران معلومات کو موجودہ علمی ڈھانچے میں ضم کرتے ہیں یا نئے تصورات سیکھ کر اپنے فکری نظام کو بہتر بناتے ہیں۔ انضمام (Assimilation) اور رہائش (Accommodation) جیسے عملوں کے ذریعے طلباء نئی معلومات کو سابقہ علم کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں۔

دوسری طرف، ویگوتسکی نے سیکھنے کے سماجی پہلو پر زور دیا۔ اس کے مطابق، سیکھنا ہمیشہ فرد کے سماجی سیاق سے جڑا ہوتا ہے۔ اس کا نظریہ یہ بیان کرتا ہے کہ طلباء اپنے ساتھیوں اور اساتذہ کے ساتھ بات چیت کے ذریعے سیکھتے ہیں، اور یہ سماجی تعامل سیکھنے کے عمل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تدریس میں تعمیریاتی طرز رسائی کا اطلاق (Application of Constructivist Approach in Teaching)

تعمیری طرز رسائی طلباء کو علم کی تشکیل میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس طرز تدریس میں مختلف حکمت عملیوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ طلباء نہ صرف سیکھنے میں دلچسپی لیں، بلکہ نئے علم کو خود دریافت کریں اور اسے مؤثر طریقے سے سمجھیں۔ ذیل میں چند اہم حکمت عملیوں کی وضاحت کی گئی ہے جنہیں تعمیری تدریس کے عمل میں اپنایا جاسکتا ہے:

1- انکوائری پر مبنی سیکھنا (Inquiry-Based Learning): انکوائری پر مبنی سیکھنے کا طریقہ طلباء کو مسائل، سوالات اور مختلف منظر ناموں کے جوابات تلاش کرنے میں شامل کرتا ہے۔ اساتذہ محض معلومات دینے کی بجائے طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں تاکہ وہ سوالات پوچھیں، معلومات تلاش کریں، اور اپنے طور پر مسائل کے حل تلاش کریں۔ مثال کے طور پر سائنس کی کلاس میں طلباء سائنسی اصولوں کو کتاب سے پڑھنے کی بجائے مفروضوں کو جانچنے کے لیے تجربات ڈیزائن کرتے ہیں۔ جیسے کہ وہ ایک تجربے کے ذریعے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ پودے کو نشو و نما کے لیے کتنی روشنی درکار ہوتی ہے۔

2- مسئلہ پر مبنی اکتساب (Problem-Based Learning - PBL): میں طلباء پیچیدہ اور حقیقی زندگی کے مسائل کا سامنا کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ یہ حکمت عملی طلباء میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں اور مختلف شعبوں میں علم کے عملی اطلاق کی حوصلہ افزائی کرتی

ہے۔ جیسے تاریخ کی کلاس میں طلباء بنیادی ذرائع جیسے کہ پرانے دستاویزات یا تصاویر کا استعمال کرتے ہوئے کسی تاریخی واقعہ کے اسباب اور نتائج کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

3- پروجیکٹ پر مبنی اکتساب (Project-Based Learning): پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے میں طلباء کو ایک توسیعی مدت کے لیے کسی پروجیکٹ پر کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، جہاں وہ مختلف مہارتیں اور علمی مضامین کو یکجا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک پروجیکٹ میں طلباء کو قابل بقا ترقی پر تحقیق کرنا ہو، جس کے تحت وہ ایک ماحول دوست گھر کا ماڈل تیار کریں، اس میں سائنس، ریاضی، اور ڈیزائن کی مہارتیں شامل ہو سکتی ہیں۔

4- تعاون پر مبنی سیکھنا (Collaborative Learning): تعاون پر مبنی سیکھنے کا مقصد طلباء کو گروپوں میں مل کر کام کرنے کی تربیت دینا ہے۔ طلباء مل کر مسائل کا حل نکالتے ہیں یا کسی پروڈکٹ کی تیاری میں تعاون کرتے ہیں۔ اس حکمت عملی سے نہ صرف طلباء کے درمیان مواصلات بہتر ہوتے ہیں بلکہ وہ مختلف نقطہ نظر کو بھی سمجھنے لگتے ہیں۔ مثال کے طور پر لینگویج آرٹس کی کلاس میں طلباء مل کر ایک ڈرامہ لکھتے اور پیش کرتے ہیں، جہاں وہ اپنے منفرد خیالات اور تخلیقی صلاحیتوں کو شامل کرتے ہیں۔

5- سہاروں کا استعمال (Use of Scaffolding): سہاروں کا مطلب عارضی مدد ہے جو طلباء کو دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی مشکل کام کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں اور اس میں مہارت حاصل کریں۔ اساتذہ طلباء کو مرحلہ وار رہنمائی فراہم کرتے ہیں، اور جب طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ خود ہی اس کام کو انجام دیں تو یہ مدد آہستہ آہستہ ختم کر دی جاتی ہے۔ اساتذہ کسی مشکل موضوع کی وضاحت پہلے ایک آسان مثال سے کرتے ہیں، اور پھر آہستہ آہستہ طلباء کو پیچیدہ کاموں کی طرف بڑھنے میں مدد دیتے ہیں۔

6- عکاس طرز عمل (Reflective Learning): تعمیری طرز تدریس میں طلباء کو اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اپنے سیکھنے کے تجربات پر غور کریں۔ اس عمل کے ذریعے طلباء اپنی سیکھنے کی صلاحیتوں اور پیشرفت کا جائزہ لیتے ہیں، اور بہتر سیکھنے کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ جیسے طلباء اپنے روزمرہ کے سیکھنے کو جرنل میں لکھتے ہیں، یا اپنی کارکردگی کا تجزیہ کرتے ہیں تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کہاں بہتر ہو سکتے ہیں۔

تعمیراتی طرز رسائی طلباء کو سیکھنے کے فعال عمل میں شامل کرتی ہے، جہاں وہ اپنے تجربات اور تعاون کے ذریعے نئے علم کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس تدریسی حکمت عملی کے ذریعے طلباء خود مختار، تخلیقی، اور مسائل کو حل کرنے والے سیکھنے والے بنتے ہیں۔

تعمیراتی طرز رسائی کی افادیت (Advantages of Constructivism)

تعمیراتی طرز رسائی سیکھنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جو طلباء کو فعال سیکھنے اور خود کی تجربات کے ذریعے علم کی تشکیل کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ طرز رسائی طلباء کے سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر، بامعنی، اور مستقل بناتا ہے۔ ذیل میں اس کے اہم فوائد بیان کیے گئے ہیں:

- موضوع کی گہری سمجھ کا فروغ: تعمیراتی طریقہ طلباء کو علم کے ساتھ فعال طور پر مشغول کرتا ہے، جس سے وہ موضوع کو گہرائی میں سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جب طلباء اپنی زندگی کے تجربات کو سیکھنے کے عمل میں شامل کرتے ہیں، تو وہ موضوع کو صرف یاد کرنے کے بجائے حقیقی معنوں میں سمجھتے ہیں اور اس پر غور کرتے ہیں۔

- تنقیدی سوچ کی مہارت میں اضافہ: اس طریقے میں انکوائری، مسئلہ حل کرنے، اور خود عکاسی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، طلباء میں تنقیدی سوچ کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے، جس سے وہ پیچیدہ مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔

- ذاتی دلچسپی اور حوصلہ افزائی: تعمیری طرز رسائی میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ سیکھنے کے مواد کو طلباء کی زندگیوں اور دلچسپیوں سے منسلک کیا جائے۔ جب سیکھنے کا مواد ان کے لیے ذاتی طور پر دلچسپ ہوتا ہے، تو وہ سیکھنے میں زیادہ ترغیب اور دلچسپی محسوس کرتے ہیں۔

- باہمی تعاون اور سماجی مہارتوں کی ترقی: اس طرز رسائی میں طلباء کو گروپوں میں کام کرنے اور باہمی تعاون کے ذریعے مسائل حل کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان میں سماجی مہارتیں، جیسے ٹیم ورک اور مواصلات کی صلاحیتیں، بھی بہتر ہوتی ہیں۔

- لچک اور مطابقت: تعمیری طریقے بہت لچکدار ہوتے ہیں اور انہیں مختلف طلباء کی ضروریات اور سیکھنے کے ماحول کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے۔ اس سے ہر طالب علم کی انفرادی ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے، جو سیکھنے کے عمل کو زیادہ مؤثر بناتا ہے۔

تعمیری طرز رسائی کی حدود (Limitations of Constructivism)

اگرچہ تعمیری طرز رسائی کے بہت سے فوائد ہیں، لیکن اس کے نفاذ میں بعض حدود اور چیلنجز بھی موجود ہیں جو تدریسی عمل کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ذیل میں ان اہم حدود کا ذکر کیا گیا ہے:

- زیادہ وقت طلب: تعمیری طریقے عام تدریسی طریقوں کی نسبت زیادہ وقت لیتے ہیں۔ اس میں طلباء کو مواد پر غور کرنے، مسئلے کو حل کرنے، اور اپنی تفہیم پیدا کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں تدریسی عمل زیادہ طویل ہو سکتا ہے۔
- تشخیص کی پیچیدگیاں: تعمیری طریقہ میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ لگانا مشکل ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس میں زیادہ تر پیچیدہ مہارتوں، جیسے تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی جانچ کی جاتی ہے، اس لیے اس کا روایتی تشخیصی طریقوں سے جائزہ لینا مشکل ہوتا ہے۔
- کلاس روم میں نظم و نسق کے مسائل: تعمیری طریقہ کار میں طلباء مختلف سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں، جس سے کلاس روم کا نظم و نسق سنبھالنا بعض اوقات مشکل ہو سکتا ہے۔ اساتذہ کو یہ چیلنج درپیش ہو سکتا ہے کہ وہ طلباء کو ایک منظم طریقے سے سیکھنے کی سرگرمیوں میں شامل رکھیں۔

- اساتذہ کی تربیت کی ضرورت: تعمیری طرز رسائی کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے اساتذہ کو مناسب تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اساتذہ کو روایتی تدریسی طریقوں سے ہٹ کر اس نئے انداز میں تعلیم دینے کے لیے مکمل تربیت درکار ہوتی ہے، جو کہ ایک بڑا چیلنج ہو سکتا ہے۔

- اضافی وسائل کی ضرورت: تعمیراتی طریقے کو کامیابی سے نافذ کرنے کے لیے اضافی وسائل، جیسے کہ ہینڈ آؤٹ سرگرمیوں کے لیے مواد اور ٹیکنالوجی، درکار ہوتے ہیں۔ تمام اسکولوں اور تعلیمی اداروں کے پاس یہ وسائل دستیاب نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے اس طریقے کا نفاذ مشکل ہو سکتا ہے۔

تعمیراتی طرز رسائی سیکھنے کا ایک مؤثر اور متعامل طریقہ ہے، جو طلباء کو فعال طور پر علم کے ساتھ مشغول کرتا ہے اور انہیں اپنے تجربات کی روشنی میں نئی معلومات کی تشکیل کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ اساتذہ اور طلباء دونوں سے زیادہ وقت، محنت، اور وسائل کا تقاضا کرتا ہے، لیکن اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ یہ طریقہ طلباء کی گہری سمجھ، تنقیدی سوچ کی صلاحیت، اور باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے، جو انہیں ایک بہتر سیکھنے کا تجربہ فراہم کرتا ہے اور انہیں حقیقی دنیا کے مسائل سے نمٹنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

شرکتی نقطہ نظر (Participatory Approaches)

11.6

تعلیم میں شرکتی نقطہ نظر اساتذہ پر مرکوز روایتی تدریسی طریقوں سے ہٹ کر طلباء کو مرکز میں رکھنے کی ایک نئی حکمت عملی ہے، جس میں طلباء کو ان کے سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر شامل کیا جاتا ہے۔ اس نقطہ نظر کا مقصد طلباء کو محض علم کے وصول کنندہ کے بجائے، سیکھنے کے عمل کا سرگرم حصہ دار بنانا ہے۔ شرکتی تدریس میں، طلباء اور اساتذہ مل کر سیکھنے کے عمل کو آگے بڑھاتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، اور اس مشترکہ عمل میں سیکھنے کے اہداف تک پہنچتے ہیں۔ اس طریقے میں استاد کی بجائے طلباء کو زیادہ اختیار دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی تعلیمی ترقی کے لیے ذمہ دار بن سکیں۔

شرکتی نقطہ نظر کے بنیادی تصورات (Key Concepts in the Participatory Approach)

شرکتی تدریس کے اصولوں کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ اس طریقے کو مؤثر انداز میں نافذ کیا جاسکے۔ ذیل میں کچھ اہم تصورات دیے گئے ہیں جو اس تدریسی طریقے کو تشکیل دیتے ہیں:

- **جمہوری شمولیت (Democratic Engagement):** شرکتی نقطہ نظر جمہوریت کی اقدار کو فروغ دیتا ہے، جہاں طلباء اور اساتذہ ایک دوسرے کے ساتھ مکالمے میں شامل ہوتے ہیں اور مل کر فیصلے کرتے ہیں۔ طلباء کو اپنی رائے کا اظہار کرنے، مباحثوں میں حصہ لینے، اور کلاس کی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہ شمولیت طلباء کی خود اعتمادی کو فروغ دیتی ہے اور انہیں سیکھنے کے عمل میں مؤثر طریقے سے شامل کرتی ہے۔
- **تعاون پر مبنی سیکھنا (Collaborative Learning):** شرکتی نقطہ نظر میں طلباء ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور گروپ میں سیکھنے کے عمل کو آگے بڑھاتے ہیں۔ گروپ میں کام کرنا نہ صرف تعاون اور ٹیم ورک کو فروغ دیتا ہے، بلکہ اس سے طلباء کو مختلف زاویوں سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ عمل ان کی مواصلاتی صلاحیتوں اور سماجی مہارتوں کو بہتر بناتا ہے۔
- **طلباء کو با اختیار بنانا (Empowerment and Ownership):** شرکتی تدریس کا مقصد طلباء کو ان کی تعلیمی سرگرمیوں کی ذمہ داری دینے کے ذریعے ان کو با اختیار بنانا ہے۔ طلباء کو خود اپنے سیکھنے کے اہداف طے کرنے، تدریسی سرگرمیوں کا انتخاب کرنے

اور اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ خود مختاری طلباء میں حوصلہ پیدا کرتی ہے اور انہیں اپنی تعلیمی ترقی میں مزید دلچسپی لینے پر آمادہ کرتی ہے۔

- شمولیت اور مساوات (Inclusion and Equality): شراکتی نقطہ نظر تمام طلباء کی مختلف ضروریات اور صلاحیتوں کا خیال رکھتا ہے اور ہر فرد کو سیکھنے کے عمل میں شامل ہونے کا مساوی موقع فراہم کرتا ہے۔ اس سے تعلیمی ماحول میں شمولیت اور مساوات کو فروغ ملتا ہے تاکہ تمام طلباء یکساں مواقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔
- حقیقی دنیا سے مطابقت (Real-world Relevance): شراکتی تدریس میں سیکھنے کی سرگرمیاں اکثر حقیقی زندگی کے مسائل اور حالات سے جڑی ہوتی ہیں۔ یہ طلباء کو سکھائے جانے والے مواد کو اپنی روزمرہ زندگی سے منسلک کرنے میں مدد دیتا ہے، جس سے سیکھنے کے عمل کو زیادہ بامعنی اور دلچسپ بنایا جاتا ہے۔

شراکتی نقطہ نظر کا تدریسی عمل میں اطلاق (Application of Participatory Approach in Teaching) شراکتی تدریسی نقطہ نظر کو تعلیمی ماحول میں مختلف طریقوں سے لاگو کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں اس کے چند عملی اطلاقات بیان کیے گئے ہیں:

- گروہی پروجیکٹس (Group Projects): طلباء گروپوں میں مل کر مختلف منصوبوں پر کام کرتے ہیں جہاں ہر رکن کو اپنے خیالات اور صلاحیتوں کا حصہ ڈالنے کا موقع ملتا ہے۔ اس سے ان میں تعاون اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
 - کردار کی ادائیگی اور سمولیشنز (Role-playing and Simulations): طلباء کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں کا عملی تجربہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ جیسے کسی بزنس کلاس میں طلباء ملازم اور مینیجرز کے کردار ادا کرتے ہوئے مذاکرات کا تجربہ کر سکتے ہیں، جس سے انہیں عملی مہارتوں کا علم ہوتا ہے۔
 - ہم جماعت کے ذریعے تدریس (Peer Teaching): طلباء ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں، جو نہ صرف ان کے سیکھنے کے عمل کو مضبوط کرتا ہے بلکہ انہیں تدریس اور بات چیت کی مہارتیں سیکھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔
 - مباحثے اور گفتگو (Debates and Discussions): طلباء کلاس میں مختلف موضوعات پر بحث و مباحثے میں حصہ لیتے ہیں، جس سے ان کی تنقیدی سوچ اور قائل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ ملتا ہے۔
 - کمیونٹی پر مبنی اکتساب (Community-based Learning): طلباء کو کمیونٹی سروس یا مقامی مسائل سے جڑی تعلیمی سرگرمیوں میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی سیکھنے کی صلاحیتوں کا حقیقی دنیا میں اطلاق کر سکیں۔ اس سے طلباء کے سیکھنے کا عمل زیادہ بامقصد ہو جاتا ہے۔
- شراکتی تدریس طلباء کی تعلیم میں ان کی مکمل شرکت کو فروغ دیتی ہے، جس سے ان کی تعلیمی کامیابی میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کے اندر خود اعتمادی، سماجی مہارتیں، اور عملی علم پیدا ہوتا ہے۔

شراکتی نقطہ نظر کی طاقتیں (Strengths of the Participatory Approach)

شراکتی نقطہ نظر تدریس کے عمل میں طلباء کی مشغولیت اور ان کی مہارتوں کے فروغ میں کئی اہم فوائد پیش کرتا ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ اہم فوائد کا جائزہ پیش کیا گیا ہے:

- شراکتی تعلیم طلباء کو تدریسی عمل میں فعال حصہ لینے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس میں ان کی زندگیوں اور تجربات سے مطابقت پیدا کی جاتی ہے، اور انہیں اپنی رائے دینے اور انتخاب کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، جس سے ان کی تدریسی عمل میں دلچسپی اور مصروفیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- اس نقطہ نظر کے ذریعے طلباء کو ان کے سیکھنے کے عمل میں اہم کردار ادا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ وہ زیادہ خود مختار، خود اعتمادی سے بھرپور، اور اپنی تعلیمی ترقی کے ذمہ دار بنتے ہیں، جو ان کی مجموعی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- شراکتی نقطہ نظر طلباء کو باہمی تعاون اور مکالمے میں شامل کرتا ہے، جس سے ان کی مواصلاتی مہارتیں، ٹیم ورک، اور قیادت کی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں۔
- شراکتی تعلیم متنوع نقطہ نظر کا احترام کرتی ہے اور سیکھنے کے عمل میں تمام طلباء کو شامل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس سے مساوی اور جامع کلاس روم کا ماحول پیدا ہوتا ہے، جہاں ہر طالب علم کو قابل قدر اور احترام یافتہ محسوس ہوتا ہے۔

شراکتی نقطہ نظر کی حدود (Limitations of the Participatory Approach)

- اگرچہ شراکتی نقطہ نظر کے کئی فائدے ہیں، لیکن اس کے مؤثر نفاذ میں چند چیلنجز اور حدود بھی موجود ہیں:
- اساتذہ کے لیے گروپ کی سرگرمیوں کا انتظام کرنا اور طلباء کی خود مختاری کو سیکھنے کے اہداف کے ساتھ متوازن رکھنا ایک مشکل کام ہو سکتا ہے۔ اس میں طلباء کے مختلف کرداروں اور ان کے تعاون کو منظم کرنا شامل ہوتا ہے۔
- ہو سکتا ہے کہ تمام طلباء شراکتی عمل میں یکساں طور پر شامل نہ ہو سکیں یا فعال طور پر حصہ لینے کے قابل نہ ہوں، جس سے تعلیمی نتائج میں فرق پیدا ہو سکتا ہے۔
- شراکتی کلاس رومز میں طلباء کی پیش رفت کا جائزہ لینا پیچیدہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں اکثر معیار کے پہلوؤں کا جائزہ شامل ہوتا ہے جیسے کہ تعاون، مواصلات، اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت، جن کا تعین کرنا آسان نہیں ہوتا۔
- شراکتی نقطہ نظر کے مؤثر نفاذ کے لیے اساتذہ کو مختلف آراء کا انتظام کرنے اور یہ یقینی بنانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ تمام طلباء کی آواز سنی جائے۔ یہ کام اساتذہ کے لیے ایک چیلنج ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب کلاس روم میں طلباء کی بڑی تعداد موجود ہو۔
- شراکتی تدریس کے طریقے کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے عموماً زیادہ وقت، منصوبہ بندی، اور وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ چیز کم وسائل والے تعلیمی ماحول میں ایک رکاوٹ بن سکتی ہے۔

شراکتی نقطہ نظر ایک متحرک اور باہمی تعاون پر مبنی سیکھنے کا ماحول پیدا کرنے کے لیے ایک مؤثر تدریسی طریقہ ہے۔ یہ طلباء کو تدریسی عمل میں شامل کرتا ہے اور ان کے مختلف نقطہ نظر کا احترام کرتا ہے، جس سے کلاس روم ایک سیکھنے والی متحرک کمیونٹی بن جاتا ہے۔

اگرچہ اس طریقے کو نافذ کرنے میں کچھ چیلنجز موجود ہیں، لیکن اس کے نتائج بہت مثبت اور دور رس ہوتے ہیں۔ شراکتی تعلیم طلباء کو ذمہ دار، خود سے حوصلہ افزائی کرنے والے، اور موثر سیکھنے والے بننے میں مدد دیتی ہے، جو جدید تعلیم میں ایک قابل قدر نقطہ نظر ہے۔

تعاونی طرز رسائی (Cooperative Approaches)

11.7

تعاونی طرز رسائی (Cooperative Approaches) ایک ایسا تدریسی طریقہ ہے جس میں طلباء چھوٹے گروپوں میں مل کر کام کرتے ہیں تاکہ مشترکہ سیکھنے کے اہداف حاصل کیے جاسکیں۔ اس نقطہ نظر کا مقصد سیکھنے کے عمل میں گروپ کی حرکیات کو بروئے کار لاتے ہوئے بہتر تعلیمی نتائج حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ صرف علمی مواد کی فراہمی تک محدود نہیں رہتا بلکہ طلباء میں ذمہ داری، تعاون، اور کمیونٹی کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔

اس طرزِ تعلیم کے ذریعے طلباء سیکھنے کے سماجی پہلوؤں کا تجربہ کرتے ہیں اور اپنے سیکھنے کے ماحول میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کی ترغیب پاتے ہیں۔ نتیجتاً، ایک معاون اور باہمی تعاملاتی ماحول فروغ پاتا ہے جو کہ سیکھنے اور سکھانے کے عمل کو موثر بناتا ہے۔

تعاونی طرز رسائی کے کلیدی اصول (Key Principles of Cooperative Approaches)

تعاونی نقطہ نظر کو موثر انداز میں لاگو کرنے کے لیے اس کے بنیادی اصولوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ اصول طلباء کے درمیان مثبت باہمی انحصار، انفرادی احتساب، مساوی شرکت، بیک وقت تعاملات، اور سماجی مہارتوں کی ترقی پر مبنی ہیں۔ ذیل میں ان اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے:

1- مثبت باہمی انحصار (Positive Interdependence): طلباء کو گروپوں میں اس طرح کام کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے کہ ان کی کامیابی دوسروں کی کامیابی سے جڑی ہو۔ اس سے ہر طالب علم اپنے ساتھیوں کی کامیابی کے لیے بھی ذمہ دار محسوس کرتا ہے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ترغیب پاتا ہے۔

2- انفرادی احتساب (Individual Accountability): ہر طالب علم کو گروپ کے کام میں اپنے کردار اور تعاون کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس سے یقینی بنتا ہے کہ ہر طالب علم فعال طور پر سیکھنے میں حصہ لے اور گروپ کے مقاصد کے حصول میں اپنا حصہ ڈالے۔

3- مساوی شرکت (Equal Participation): کوآپریٹو سیکھنے میں اس بات کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ ہر طالب علم کو برابر حصہ لینے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ یہ شمولیت کو فروغ دیتا ہے اور مختلف طلباء کے متنوع نقطہ نظر کو شامل کرتا ہے۔

4- فوری تعامل (Simultaneous Interaction): طلباء گروپوں میں موثر اور با معنی بات چیت میں مشغول ہوتے ہیں، جس سے وہ ایک دوسرے کے خیالات اور معلومات سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف تنقیدی سوچ پروان چڑھتی ہے بلکہ طلباء کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ علم کا تبادلہ کرنے کی بھی ترغیب ملتی ہے۔

5- سماجی مہارتوں کا فروغ (Development of Social Skills): تعاونی نقطہ نظر طلباء میں سماجی مہارتوں جیسے کہ مواصلات، ہمدردی، تنازعات کا حل، اور قیادت کی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے۔ طلباء سیکھتے ہیں کہ کس طرح مؤثر طور پر مل جل کر کام کیا جائے، مختلف آراء کا احترام کیا جائے، اور ایک مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے تعاون کیا جائے۔

تعاونی طرزِ رسائی طلباء میں نہ صرف علمی مہارتوں کو پروان چڑھاتی ہے بلکہ انہیں سماجی اور جذباتی ترقی کے لیے بھی تیار کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر کلاس روم میں ایک ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جہاں طلباء ایک دوسرے کے سیکھنے کے عمل میں مدد کرتے ہیں، مشترکہ ذمہ داری کا احساس پیدا کرتے ہیں، اور باہمی تعاون سے کام لیتے ہیں۔

تدریس میں اعانتی رسائی کا اطلاق (Application of Co-operative Approach in Teaching)

کوآپریٹو اپروچ تدریسی عمل میں طلباء کی مصروفیت اور سیکھنے کو فروغ دینے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس طرزِ تدریس میں طلباء گروپوں میں مل کر مختلف حکمت عملیوں کے تحت کام کرتے ہیں جو کہ سیکھنے کے عمل کو با مقصد اور اشتراکی بناتی ہیں۔ ذیل میں کچھ عمومی کوآپریٹو حکمت عملیوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جو تعلیمی میدان میں وسیع پیمانے پر استعمال ہوتی ہیں:

1- **Jigsaw Classroom** کی تکنیک: اس تکنیک میں ہر طالب علم گروپ میں ایک خاص موضوع یا مواد پر مہارت حاصل کرتا ہے، پھر اپنے سیکھے ہوئے مواد کو گروپ کے دیگر اراکین کو سکھاتا ہے۔ مثلاً، اگر دوسری جنگ عظیم کی تاریخ پر سبق دیا جا رہا ہے تو ہر طالب علم ایک ملک کے کردار پر توجہ مرکوز کرے گا اور پھر اپنے گروپ میں اس ملک کی جنگ میں اہمیت کو بیان کرے گا۔

2- **Think-Pair-Share:** اس سرگرمی میں طلباء پہلے کسی سوال یا مسئلہ پر انفرادی طور پر غور کرتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں، اور آخر میں کلاس کے ساتھ اپنے نتائج کا اشتراک کرتے ہیں۔ یہ طریقہ سائنسی کلاسوں میں، جہاں طلباء کو تجرباتی نتائج پر گفتگو کرنی ہو، خاصاً مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

3- گروپ پروجیکٹس: طلباء گروپ کی شکل میں کسی بڑے پروجیکٹ پر کام کرتے ہیں جو کئی ہفتوں پر محیط ہو سکتا ہے، جیسے کہ اکناکس کلاس میں کاروباری منصوبہ تیار کرنا یا آرکیٹیکچر کلاس میں ایک پائیدار عمارت کا ڈیزائن بنانا۔

4- ہم جماعت ساتھی کے ذریعے تدریس (Peer Teaching): اس حکمت عملی میں طلباء باری باری ایک دوسرے کو سبق سکھاتے ہیں۔ یہ زبان کی کلاسوں میں خاص طور پر مؤثر ہوتا ہے، جہاں ہر طالب علم کسی گرامر کے اصول یا موضوع پر لیکچر دیتا ہے اور دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے۔

اعانتی طرزِ رسائی کی طاقتیں

کوآپریٹو اپروچ طلباء کی تعلیم اور شخصیت کی ترقی پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ذیل میں اس کے کچھ کلیدی فوائد بیان کیے گئے ہیں:

- طلباء ایک دوسرے کے مختلف نقطہ نظر، تجربات اور مہارتوں سے سیکھتے ہیں، جو کہ پیچیدہ موضوعات کی بہتر سمجھ پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے اور ایک سیکھنے والی کمیونٹی کا قیام کرتا ہے۔
- گروپ میں کام کرتے ہوئے طلباء کو اتفاق رائے تک پہنچنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔
- کوآپریٹو سرگرمیوں میں حصہ لینے والے طلباء قائدانہ صلاحیتیں سیکھتے ہیں، جس سے ان میں رہنمائی کی خصوصیات اور ذمہ داری کا شعور پیدا ہوتا ہے۔
- طلباء کو مختلف آراء اور چیلنجوں کا سامنا کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، جس سے ان میں موافقت اور یکجہاں پیدا ہوتی ہے۔

اعانتی طرز رسائی کی حدود

- کوآپریٹو پروچ اپنے فوائد کے باوجود کچھ چیلنجز بھی پیش کرتی ہے:
- گروپ کی ناقص حرکیات یا غیر مساوی شرکت اس نقطہ نظر کی کامیابی کو متاثر کر سکتی ہیں۔
- گروپ کی ترتیب میں انفرادی کارکردگی کا درست اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے، جس سے ہر طالب علم کی اصل شرکت کا صحیح اندازہ نہیں ہو پاتا۔
- بعض طلباء کو سماجی یا مواصلاتی مہارتوں میں ابتدا میں دشواری ہو سکتی ہے، جس سے گروپ کے تعاملات پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔
- کوآپریٹو پروچ ایک جامع اور متحرک تدریسی طریقہ ہے جو طلباء میں علمی، سماجی، اور جذباتی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ ایک ایسا معاون تعلیمی ماحول تشکیل دینے میں یہ نقطہ نظر انتہائی مؤثر ثابت ہوتا ہے جہاں طلباء نہ صرف علم حاصل کرتے ہیں بلکہ باہمی تعاون اور اشتراک کی اہمیت کو بھی سیکھتے ہیں۔ مؤثر نفاذ کے لیے اساتذہ کو منصوبہ بندی، نگرانی، اور طلباء کی شرکت کو یقینی بنانے پر توجہ دینی ہوتی ہے تاکہ کوآپریٹو پروچ کی کامیابی یقینی ہو۔

انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی (Personalized Approaches)

11.8

تعلیم میں انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی کا بنیادی مقصد ہر طالب علم کی انفرادی ضروریات، دلچسپیوں، اور صلاحیتوں کے مطابق سیکھنے کے تجربات کو ترتیب دینا ہے۔ یہ طریقہ کار طلباء کے انفرادی فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکھنے کے عمل کو بہتر بنانے اور طالب علم کی مجموعی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے اپنایا جاتا ہے۔ اس کا محور سیکھنے کے عمل کو ذاتی بنانا، تاکہ ہر طالب علم کو اس کے مخصوص انداز میں سیکھنے کے بہترین مواقع فراہم کیے جاسکیں۔

(Key Concepts in Individualized or Personalized Approaches)

- 1- انفرادی اکتساب کے منصوبہ (ILPs): انفرادی لرننگ پلانز (ILPs) ہر طالب علم کے لیے مخصوص طور پر تیار کیے جاتے ہیں۔ ان میں طالب علم کی ضروریات، صلاحیتوں، اور سیکھنے کے اہداف کے مطابق سیکھنے کے مقاصد، حکمت عملی، اور جائزے شامل ہوتے ہیں۔ ILPs کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ سیکھنے کے تجربات طالب علم کے لیے زیادہ متعلقہ، معنی خیز، اور نتیجہ خیز ہوں۔
 - 2- لچکدار سیکھنے کے راستے: انفرادی طرز سیکھنے کے لیے لچکدار سیکھنے کے راستے فراہم کیے جاتے ہیں، تاکہ طلباء مختلف طریقوں سے اپنے سیکھنے کے اہداف کو حاصل کر سکیں۔ یہ راستے کلاس روم کی روایتی ہدایات، ڈیجیٹل وسائل، پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے، یا ہینڈ آن سرگرمیوں پر مبنی ہو سکتے ہیں۔ طلباء اپنی سیکھنے کی رفتار اور ترجیحات کے مطابق بہترین راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔
 - 3- طالب علم کی پسند اور آواز: انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی میں طلباء کو اپنے سیکھنے کے عمل میں زیادہ آزادی اور خود مختاری دی جاتی ہے۔ اس حکمت عملی میں طلباء کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ کیا سیکھیں، کیسے سیکھیں، اور کب سیکھیں۔ یہ خود مختاری ان کی حوصلہ افزائی اور مشغولیت میں اضافہ کرتی ہے، اور سیکھنے پر ان کے احساس ملکیت کو فروغ دیتی ہے۔
 - 4- جاری تشخیص اور تاثرات: انفرادی نوعیت کے سیکھنے میں جاری تشخیص اور تاثرات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ مسلسل طالب علم کی ترقی کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کے مطابق ہدایات کو ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ تشخیص اور تاثرات بروقت اور مخصوص ہوتے ہیں تاکہ طلباء کو ان کی انفرادی ترقی میں مدد ملے اور ان کے سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنایا جاسکے۔
- انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی سیکھنے کے عمل کو ہر طالب علم کے لیے منفرد اور با معنی بناتی ہے۔ یہ طرز تدریس اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم کو اس کے سیکھنے کے انداز، رفتار، اور دلچسپیوں کے مطابق سیکھنے کا بہترین موقع ملے۔ اس سے نہ صرف علمی کامیابیاں بڑھتی ہیں بلکہ طالب علم کی خود اعتمادی اور سیکھنے میں دلچسپی بھی بڑھتی ہے۔

تدریس میں انفرادی نوعیت کے نقطہ نظر کا اطلاق (Application of Personalized Approaches in teaching)

- انفرادی یا ذاتی نوعیت کی تدریس اساتذہ کو ہر طالب علم کی منفرد ضروریات، دلچسپیوں، اور سیکھنے کے انداز کے مطابق ہدایات اور حکمت عملیوں کو اپنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ تدریس میں انفرادی طرز رسائی کے اطلاق کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:
- 1- تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instruction): تفریق شدہ ہدایات کا مطلب یہ ہے کہ اساتذہ اسباق کو اس طرح ڈیزائن کرتے ہیں کہ وہ طلباء کے مختلف سیکھنے کے انداز اور صلاحیتوں کو پورا کریں۔ مثلاً، ایک لینگویج آرٹس کی کلاس میں، کچھ طلباء ایک ناول پڑھ سکتے ہیں، دوسرے اسے آڈیو بک کی شکل میں سن سکتے ہیں، جبکہ کچھ طالب علم اس ناول کی فلمی موافقت دیکھ سکتے ہیں۔ یہ مختلف سیکھنے کے انداز کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریس کو مؤثر بناتا ہے۔

2- بلینڈڈ لرننگ (Blended learning): ملاوٹ شدہ سیکھنے میں روایتی کلاس روم تدریس کو ڈیجیٹل مواد کے ساتھ ملایا جاتا ہے تاکہ طلباء اپنی رفتار سے سیکھ سکیں۔ مثلاً، ریاضی کے استاد ایک آن لائن پلیٹ فارم استعمال کر سکتے ہیں جو طلباء کی کارکردگی کے مطابق مسائل کی پیچیدگی کو ایڈجسٹ کرتا ہے، جس سے انفرادی نوعیت کے چیلنجز فراہم ہوتے ہیں۔

3- پراجیکٹ پر مبنی اکتساب (Project-based learning): پراجیکٹ پر مبنی سیکھنے میں طلباء کو دلچسپی کے موضوعات پر کام کرنے کی آزادی دی جاتی ہے۔ اس سے وہ اپنی رفتار اور دلچسپی کے مطابق مضامین کو گہرائی میں دریافت کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، تاریخ کی کلاس میں، طلباء کسی تاریخی واقعہ یا شخصیت پر تحقیق کر سکتے ہیں جس میں ان کی دلچسپی ہو اور پھر اپنی پسند کے فارمیٹ میں اس کے نتائج پیش کر سکتے ہیں۔

4- ون آن ون ٹیوشن (One-on-one tutoring): انفرادی نوعیت کی تدریس میں ون آن ون سیشنز شامل ہو سکتے ہیں، جہاں استاد یا ٹیوٹر طلباء کے ساتھ انفرادی طور پر کام کرتے ہیں تاکہ ان کی مخصوص تعلیمی ضروریات اور اہداف کو پورا کیا جاسکے۔

انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی کی طاقتیں (Strength of Personalized Approaches)

- انفرادی نوعیت کی تعلیم طالب علم کی منفرد ضروریات اور سیکھنے کے انداز پر توجہ مرکوز کرتی ہے، جو ہر طالب علم کو اپنی پوری صلاحیت تک پہنچنے میں مدد کرتی ہے۔
- جب طلباء اپنی تعلیم میں اختیار رکھتے ہیں اور اپنے سیکھنے کے عمل میں دلچسپی محسوس کرتے ہیں، تو ان کی مشغولیت اور حوصلہ افزائی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- اپنی مرضی کے مطابق سیکھنے کے راستے طلباء کو ان کی دلچسپی کے مضامین میں گہرائی سے غور کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جس سے نہ صرف ان کی سمجھ گہری ہوتی ہے بلکہ علم کی طویل مدتی برقراری بھی بہتر ہوتی ہے۔

انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی کی حدود (Limitations of Personalized Approaches)

- انفرادی نوعیت کے سیکھنے کے منصوبے بنانا اور انہیں عملی جامہ پہنانا اساتذہ سے زیادہ وقت، محنت، اور وسائل کا تقاضا کرتا ہے۔
- اگر مناسب طریقے سے انتظام نہ کیا جائے، تو انفرادی نوعیت کی تعلیم کامیابیوں کے فرق کو بڑھا سکتی ہے، خاص طور پر اگر کچھ طلباء کو بہتر وسائل تک رسائی حاصل ہو اور دوسروں کو نہ ہو۔
- بڑی کلاسوں میں یا محدود وسائل کے ساتھ، ہر طالب علم کے لیے سیکھنے کے عمل کو انفرادی بنانا مشکل ہو سکتا ہے۔

تعلیم میں انفرادی یا ذاتی نوعیت کی طرز رسائی تدریس کے بارے میں ایک جدید سوچ کی عکاسی کرتی ہے، جہاں ہر طالب علم کی مخصوص ضروریات پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ اگرچہ اس طریقہ کار کے مؤثر نفاذ کے لیے وقت، وسائل اور محنت درکار ہوتی ہے، لیکن یہ طلباء کی سیکھنے کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ تکنالوجی اور جدید تدریسی طریقوں کو بروئے کار لا کر، اساتذہ طلباء کی ترقی اور کامیابی کے لیے انفرادی نوعیت کی تعلیم کو بہتر طریقے سے نافذ کر سکتے ہیں۔

کلی یا جامع طرز رسائی، جسے انگریزی میں "Holistic Approach" کہا جاتا ہے، تعلیم میں ایک ایسا طریقہ ہے جس میں طالب علم کی مجموعی شخصیت اور زندگی کے تمام پہلوؤں کی ترقی پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس میں طلباء کی فکری، جذباتی، سماجی، جسمانی، تخلیقی، اور روحانی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ اس نقطہ نظر کا مقصد ایسے افراد کی تربیت کرنا ہے جو علمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ سماجی اور جذباتی مہارتوں، جسمانی صحت، اور اخلاقی بنیادوں پر بھی مضبوط ہوں۔

کلی یا جامع طرز رسائی میں کلیدی تصورات (Key Concepts in Holistic Approach)

کلی طرز رسائی کے کلیدی تصورات درج ذیل ہیں:

- مکمل شخصی ترقی: کلی تدریس میں اساتذہ طلباء کی مجموعی نشوونما پر زور دیتے ہیں۔ اس میں ان کی فکری، جذباتی، جسمانی اور روحانی ترقی شامل ہوتی ہے۔ اس طریقے سے تعلیم طلباء کو زندگی کے مختلف پہلوؤں میں متوازن اور مکمل فرد بننے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے ذریعے طلباء نہ صرف علمی میدان میں مہارت حاصل کرتے ہیں بلکہ جذباتی ذہانت، سماجی مہارت، اور جسمانی صحت میں بھی بہتر ہوتے ہیں۔
- باہمی ارتباط: کلی طرز رسائی میں مختلف مضامین اور موضوعات کے درمیان ربط اور تعلق کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ یہ طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں وہ کس طرح مختلف زندگی کے شعبوں سے جڑا ہوا ہے۔ مثلاً، سائنس، سماجی علوم، اور آرٹس کے مضامین میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے، اسے حقیقی زندگی کے مسائل کے ساتھ جوڑنے سے سیکھنا زیادہ بامعنی اور مفید بن جاتا ہے۔
- تجرباتی آموزش: کلی تدریس میں تجرباتی سیکھنے کی اہمیت دی جاتی ہے، جہاں طلباء حقیقی دنیا کے مسائل اور سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اس میں ہینڈ آن سرگرمیاں، مسئلہ حل کرنے کی مشقیں، اور عملی تجربات شامل ہیں۔ اس طرح کا سیکھنا طلباء کو علم کو عملی زندگی میں استعمال کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔
- کمیونٹی اور تعلقات: اس طرز رسائی میں کمیونٹی کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ اساتذہ، طلباء، اور والدین کے درمیان مضبوط رشتے قائم کیے جاتے ہیں، جس سے طلباء میں ہمدردی، سماجی ذمہ داری، اور معاشرتی تعاون کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ طلباء کو تنوع کی قدر کرنے اور دوسروں کے نظریات کا احترام کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، جس سے وہ معاشرے کے ذمہ دار شہری بنتے ہیں۔
- ذہن سازی اور فلاح و بہبود: کلی طرز تدریس میں طالب علم کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی صحت پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ ذہن سازی، مراقبہ، اور جسمانی ورزش جیسے طریقے طلباء کو سکھائے جاتے ہیں تاکہ وہ بہتر سیکھ سکیں۔ فلاح و بہبود کو فروغ دینے سے طلباء کو اپنی زندگی میں تناؤ کو بہتر طریقے سے سنبھالنے، لچک پیدا کرنے، اور مثبت سوچ برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

تدریس میں کلی یا جامع طرز رسائی کا اطلاق (Application of holistic approach in teaching)

کلی یا جامع طرز رسائی کا اطلاق تعلیم میں اس طرح کیا جاتا ہے کہ طلباء کی مجموعی ترقی کو مد نظر رکھا جائے۔ اس میں ذہنی، جسمانی، جذباتی، سماجی اور فکری ترقی کو یکجا کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو ایک جامع اور متوازن تعلیم فراہم کی جاسکے۔ درج ذیل طریقے اس طرز تدریس میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں:

- منظم درمیانی خاکہ ڈیزائن: کلی طرز رسائی میں مختلف مضامین کو الگ الگ پڑھانے کے بجائے انہیں ایک مرکزی تھیم یا حقیقی دنیا کے مسئلے کے گرد مربوط کیا جاتا ہے۔ اساتذہ نصاب کی اکائیاں اس طرح تیار کرتے ہیں کہ طلباء مختلف مضامین کا تعلق سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر، "پائیداری" کے موضوع پر ایک اکائی میں سائنس (ماحولیاتی نظام اور توانائی)، سماجی علوم (ماحولیاتی تبدیلیوں کا انسانی سرگرمیوں پر اثر)، ریاضی (اعداد و شمار کا تجزیہ)، اور آرٹ (بیداری کے پوسٹرز) شامل ہو سکتے ہیں۔ اس سے طلباء میں بامعنی سیکھنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

- پروجیکٹ پر مبنی سیکھنا: اس طرز رسائی میں طلباء کو مختلف شعبوں سے سیکھے گئے علم کا عملی اطلاق کرنے کے لیے پروجیکٹس کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک طالب علم کمیونٹی گارڈن ڈیزائن کرنے کا پروجیکٹ کرتا ہے تو وہ حیاتیات (پودے کی نشوونما)، ریاضی (پیمائش اور حساب کتاب)، سماجی علوم (کمیونٹی کی ضروریات)، اور آرٹ (باغ کا تخلیقی ڈیزائن) کا علم استعمال کر سکتا ہے۔ اس سے طلباء میں عملی علم اور مسائل کے حل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

- سروس لرننگ: سروس لرننگ کے ذریعے طلباء کو کمیونٹی سروس اور تعلیمی اہداف کو یکجا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مثال کے طور پر، طلباء ایک پروجیکٹ کے ذریعے کسی خیراتی ادارے کے لیے خدمات انجام دے سکتے ہیں، جس سے انہیں سماجی مسائل سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور وہ ہمدردی اور سماجی ذمہ داری جیسے اہم پہلوؤں کو سیکھتے ہیں۔ اس سے طلباء کو حقیقی دنیا کے مسائل کا سامنا کرنے کا تجربہ بھی ملتا ہے۔

- ذہن سازی کی مشقیں: اسکول میں طلباء کی جذباتی اور ذہنی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے لیے ذہن سازی کی مشقیں شامل کی جاتی ہیں، جیسے مراقبہ، یوگا، اور خاموشی سے غور و فکر۔ ان مشقوں کے ذریعے طلباء کو تناؤ کا بہتر انتظام کرنا سکھایا جاتا ہے، اور ان کی توجہ اور جذباتی استقامت کو فروغ دیا جاتا ہے۔

- مجموعی فلاح و بہبود: کلی طرز رسائی میں طلباء کی جسمانی، جذباتی، اور ذہنی فلاح و بہبود کو فروغ دینے والی سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں۔ مثلاً، دن کی شروعات میں ذہن سازی کی مختصر مشقیں، ناشتے میں صحت مند غذائیں فراہم کرنا، اور روزمرہ کے معمولات میں جسمانی سرگرمیوں کے وقفوں کو شامل کرنا تاکہ طلباء ذہنی اور جسمانی طور پر متحرک اور توانا رہیں۔

تدریس میں کلی یا جامع طرز رسائی طلباء کی مجموعی شخصیت کو ترقی دینے کے لیے ایک جامع حکمت عملی ہے۔ یہ نہ صرف علمی سیکھنے پر زور دیتی ہے بلکہ طلباء کی جذباتی، جسمانی، اور سماجی ترقی کو بھی فروغ دیتی ہے، جس سے انہیں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں کامیابی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی کی طاقتیں (Strength of holistic approach)

- یہ طرز رسائی طالب علم کی نشوونما کے تمام پہلوؤں — فکری، جذباتی، جسمانی، سماجی، اور روحانی — پر توجہ دے کر انہیں اچھے افراد بنانے میں مدد کرتی ہے۔
- جب سیکھنے کا عمل طلباء کی زندگیوں اور دلچسپیوں سے منسلک ہوتا ہے، تو وہ زیادہ مصروف اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ تعلق سیکھنے کی عادت کو بڑھاتا ہے اور طلباء کی شمولیت میں اضافہ کرتا ہے۔
- کلاس روم اور وسیع تر کمیونٹی کے اندر مضبوط تعلقات کو فروغ دینے سے ایک معاون اور مثبت سیکھنے کا ماحول پیدا ہوتا ہے، جس میں طلباء اور اساتذہ کے درمیان اعتماد اور تعاون بڑھتا ہے۔
- یہ طرز رسائی مہارتوں اور رویوں کی نشوونما پر زور دیتی ہے جو طلباء کی زندگی بھر سیکھنے اور انفرادی ترقی کے لیے اہم ہیں۔ یہ انہیں خود مختار، ذمہ دار اور فعال شہری بننے کے لیے تیار کرتی ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی کی حدود (Limitations of holistic approaches)

- موثر طریقے سے کلی طرز رسائی کو نافذ کرنے کے لیے اہم وقت، کوشش، اور وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، جو بعض اوقات تعلیمی اداروں کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔
- معیاری ٹیسٹ کبھی کبھار جامع نقطہ نظر سے سیکھنے اور ترقی کے مکمل دائرہ کار کو درست انداز میں پیش نہیں کر پاتے، جس سے طالب علموں کی اصل قابلیت کا تعین مشکل ہو سکتا ہے۔
- جموعی نقطہ نظر کی کامیابی انفرادی اساتذہ اور تعلیمی اداروں کی عزم، صلاحیت، اور مہارت پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر اساتذہ اس طرز رسائی کے اصولوں کو اپنانے میں ناکام رہیں تو اس کے نتائج مایوس کن ہو سکتے ہیں۔
- تدریس کے لیے کلی یا جامع طرز رسائی طلباء کو ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے جو ان کی فکری، جذباتی، سماجی، جسمانی، اور روحانی نشوونما کو فروغ دیتا ہے۔ اگرچہ یہ کچھ چیلنجز پیش کرتا ہے، خاص طور پر وسائل اور تشخیص کے لحاظ سے، لیکن اس کے فوائد اسے عصری تعلیم میں ایک قابل قدر نقطہ نظر بناتے ہیں۔
- یہ طرز رسائی سیکھنے کے ماحول کو اس طرح ڈھالتی ہے کہ طلباء آپس میں جڑے رہیں، تجرباتی سیکھنے کی اہمیت کو سمجھیں، اور کمیونٹی میں مثبت کردار ادا کریں۔ اس طرح، اساتذہ طلباء کو زندگی کے تمام شعبوں میں کامیابی اور تکمیل کے لیے ضروری مہارتوں اور رویوں کو فروغ دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔

خلاصہ (Summary)

11.10

تدریسی طرز رسائی متنوع ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایک نقطہ نظر نہیں ہے جو تمام سیکھنے کے حالات کے مطابق ہو۔ تدریسی طریقوں کی ایک قسم کو سمجھنا اساتذہ کو اپنے طلباء کی متنوع ضروریات کے لیے زیادہ لچکدار اور جوابدہ ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ طرز عمل اور

ماحولیاتی محرکات کے ذریعہ ان کی تشکیل کے طریقوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ کلیدی تصورات میں کنڈیشننگ، کمک، اور رویے میں ترمیم شامل ہے۔ طرز عمل کی حکمت عملی بنیادی مہارتوں کو سکھانے میں خاص طور پر موثر ہیں جن کے لیے بار بار مشق اور بڑھتے ہوئے سیکھنے کے اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔

وقوفی طرز رسائی ذہنی عمل کی اہمیت پر زور دیتا ہے جیسے سوچ، یادداشت، اور سیکھنے میں مسئلہ حل کرنا۔ یہ اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح معلومات پر کارروائی، ذخیرہ اور بازیافت کی جاتی ہے۔ اساتذہ کو مواد کے ساتھ فعال مشغولیت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور علمی حکمت عملیوں کا استعمال کرنا چاہیے جیسے سیکھنے کو بڑھانے کے لیے خلاصہ اور تشبیہات پیدا کرنا۔

تعمیراتی طرز رسائی اس خیال پر مبنی ہے کہ سیکھنے والے تجربات اور عکاسی کے ذریعے اپنی سمجھ اور علم کی تشکیل کرتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر فعال سیکھنے، سماجی تعامل، اور مسئلہ پر مبنی سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ کلیدی تصورات میں تعمیر کے طور پر سیکھنا، سماجی تعمیر پسندی، اور قربت کی ترقی کا زون شامل ہیں۔

شرکتی نقطہ نظر طلباء کو ایک متحرک اور جمہوری تعلیمی ماحول کو فروغ دیتے ہوئے، تعلیمی عمل میں فعال شرکاء کے طور پر شامل کریں۔ کلیدی عناصر میں طلباء کی مصروفیت، تعاون، اور مواصلات شامل ہیں۔ گروپ پروجیکٹس، رول پلے نگ، اور ہم مرتبہ کی تعلیم جیسے طریقے شرکتی سیکھنے میں موثر ہیں۔

تعاونی طرز رسائی سیکھنے کو بڑھانے، کمیونٹی کے احساس کو فروغ دینے اور طلباء کے درمیان مشترکہ ذمہ داری کے لیے گروپ کی حرکیات کا استعمال کریں۔ جیگس اور گروپ انویسٹی گیشن جیسی تکنیکیں باہمی انحصار اور انفرادی احتساب پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ کوآپریٹو سیکھنے سے تفہیم اور برقرار رکھنے میں اضافہ ہوتا ہے، اعلیٰ سطحی سوچ کی مہارتیں پیدا ہوتی ہیں، اور سماجی مہارتوں کو بہتر بنایا جاتا ہے۔

انفرادی نوعیت کا طریقہ سیکھنے کے تجربات کو انفرادی ضروریات، صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق بناتا ہے۔ یہ نقطہ نظر ہر طالب علم کے منفرد سیکھنے کے سفر میں معاونت کے لیے انکولی سیکھنے کی ٹیکنالوجیز اور حسب ضرورت فیڈبک کا استعمال کرتا ہے۔ کلیدی عناصر میں انفرادی سیکھنے کے منصوبے، سیکھنے کے چکدار راستے، اور جاری تشخیص اور تاثرات شامل ہیں۔

کلی یا جامع طرز رسائی کا مقصد ایک فرد کے تمام پہلوؤں کو تیار کرنا، تعلیمی تعلیم کو صحت، بہبود، اور اخلاقی ترقی کے ساتھ مربوط کرنا ہے۔ یہ نقطہ نظر علم اور تجربات کے باہم مربوط ہونے پر زور دیتا ہے۔ کلیدی تصورات میں مکمل فرد کی نشوونما، تجرباتی سیکھنے، اور ذہن سازی کے طریقے شامل ہیں۔ تعمیری اور مجموعی دونوں نقطہ نظر فعال شرکت اور حقیقی دنیا کے تجربات کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتے ہیں۔ اس سے علم کی گہری سمجھ اور برقراری کو فروغ ملتا ہے۔

تمام طریقوں میں، معلم کا کردار اہم ہے۔ وہ طالب علم کی تعلیم کے سہولت کار، رہنما، اور معاون کے طور پر کام کرتے ہیں، اپنے طلباء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنی حکمت عملی کو اپناتے ہیں۔ مؤثر تدریس میں اکثر ایک بھرپور، پرکشش، اور جامع تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے متعدد طریقوں کو یکجا کرنا شامل ہوتا ہے۔ اساتذہ کو اپنے تدریسی طریقوں پر مسلسل غور و فکر اور جائزہ لینا چاہیے۔ طلباء کے تاثرات اور نتائج کی بنیاد پر حکمت عملیوں کی موافقت اور اصلاح مؤثر تدریس کی کلید ہے۔

- اس پونٹ کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو گئے ہیں کہ
- واضح طور پر ان کلیدی تصورات اور اصولوں کو بیان کر سکیں جو اس پونٹ میں شامل تدریسی طریقوں میں سے ہر ایک کے تحت ہیں۔
- طرز عمل، ادراک پسند، تعمیری، شراکتی، کوآپریٹو، شخصی، اور کلی یا جامع طرز رسائی کی ترقی میں بڑے نظریہ دانوں کی شراکت کا تجزیہ کر سکیں۔
- متنوع طلباء کی ضروریات کو مؤثر طریقے سے حل کرتے ہوئے مختلف تدریسی طریقوں کو شامل کرنے والے سبق کے منصوبوں کو ڈیزائن اور نافذ کر سکیں۔
- طالب علم کے اکتسابی نتائج اور مشغولیت کو بڑھانے میں مختلف تدریسی طریقوں کی تاثیر کا تنقیدی جائزہ لے کر سکیں۔
- ہر ایک نقطہ نظر کی طاقتوں اور حدود کی بنیاد پر تدریسی حکمت عملیوں کو اپنائیں، ایک متوازن اور جامع تعلیمی تجربہ تخلیق کر سکیں۔
- فعال سیکھنے کے ماحول کو سہولت فراہم کر سکیں جو طلباء کے تعاون، تنقیدی سوچ، اور مسئلہ حل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
- طلباء کی علمی، جذباتی، سماجی اور جسمانی نشوونما کو پورا کرنے والے طریقوں کو یکجا کر کے ان کی جامع تعلیم کی حمایت کر سکیں۔
- ان کے اپنے تدریسی طریقوں پر غور کریں، متنوع تدریسی طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے بہتری اور ترقی کے شعبوں کی نشاندہی کر سکیں۔

طرز عمل کی طرز رسائی	ایک تدریسی طرز رسائی جو قابل مشاہدہ طرز عمل پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور طرز عمل کی تشکیل میں ماحولیاتی محرکات کے کردار پر زور دیتا ہے۔
کلاسیکی کنڈیشننگ	ایک سیکھنے کا عمل جو ماحولیاتی محرک اور قدرتی طور پر پائے جانے والے محرک کے درمیان تعلق کے ذریعے ہوتا ہے۔
وقوفی طرز رسائی	ایک تعلیمی نقطہ نظر جو اندرونی ذہنی عمل کی اہمیت پر زور دیتا ہے جیسے سوچ، یادداشت، اور سیکھنے میں مسئلہ حل کرنا۔
تعمیراتی طرز رسائی	تدریسی طریقہ کار اس خیال پر مبنی ہے کہ سیکھنے والے تجربات اور عکاسی کے ذریعے اپنی سمجھ اور علم کی تشکیل کرتے ہیں۔

تعاون سے سیکھنا	ایک تدریسی حکمت عملی جہاں طلباء مشترکہ سیکھنے کے اہداف حاصل کرنے کے لیے چھوٹے گروپوں میں مل کر کام کرتے ہیں۔
تجرباتی تعلیم	براہ راست تجربے کے ذریعے سیکھنا، جس میں ہاتھ سے چلنے والی سرگرمیاں اور حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنا شامل ہے۔
لچکدار سیکھنے کے راستے	انفرادی نوعیت کی سیکھنے کی حکمت عملی جو طلباء کو ان کی انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں کی بنیاد پر اپنی رفتار سے ترقی کرنے دیتی ہے۔
جامع تعلیم	تعلیم کے لیے ایک نقطہ نظر جو فرد کے تمام پہلوؤں — فکری، جذباتی، سماجی، جسمانی، فنکارانہ اور روحانی ترقی پر مرکوز ہے۔
مابعد و قوف	اپنی سوچ کے عمل کے بارے میں آگاہی اور سمجھ، بشمول سیکھنے کی نگرانی اور جانچ کرنے کی حکمت عملی۔
آپریٹ کنڈیشننگ	روپے کی طاقت کو کمک یا سزا کے ذریعے تبدیل کیا جاتا ہے۔
شراکتی نقطہ نظر	تعلیمی طریقے جو تعلیمی عمل میں طلباء کو فعال طور پر شامل کرتے ہیں، تعاون اور مواصلات کو فروغ دیتے ہیں۔
انفرادی نوعیت کی تعلیم	ہر طالب علم کی منفرد ضروریات، صلاحیتوں اور دلچسپیوں کو پورا کرنے کے لیے سیکھنے کے تجربات کو تیار کرنا۔
مثبت تقویت	روپے کے بعد ایک فائدہ مند محرک کا اضافہ، اس روپے کے دوبارہ ہونے کے امکان کو بڑھاتا ہے۔
سہاروں۔	معاون تکنیک جو اساتذہ کے ذریعہ طلباء کو نئے تصورات سیکھنے میں مدد کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں، بتدریج مدد کو کم کرتی ہے کیونکہ سیکھنے والے زیادہ ماہر ہوتے ہیں۔
سکیماس	علمی ڈھانچے جو افراد کو ان کے پہلے سے موجود علم اور تجربات کی بنیاد پر معلومات کو ترتیب دینے اور اس کی تشریح کرنے میں مدد کرتے ہیں۔
قربت کی ترقی کا زون (ZPD)	ایک سیکھنے والا مدد کے بغیر کیا کر سکتا ہے اور ایک ہنرمند ساتھی کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے وہ کیا حاصل کر سکتا ہے کے درمیان فرق۔

11.13 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1- مندرجہ ذیل میں سے کون سا طرز عمل کی طرز رسائی کا کلیدی تصور ہے؟

Metacognition ((a)) مثبت تقویت ((b)) سماجی میل جول ((c)) لرنر پر وفا کلمز ((d))

2- کون کو گنیٹیوسٹ اپروچ کی ترقی میں ایک بڑا نظریہ دان سمجھا جاتا ہے؟

3- تعمیراتی طرز رسائی کس چیز پر زور دیتا ہے؟
 (a) بی ایف سکٹر (b) ایوان پاولوف (c) جین پیا جے (d) جان وائسن

(a) معلومات کا غیر فعال جذب (b) براہ راست ہدایات کے ذریعے سیکھنا
 (c) علم کی فعال تعمیر (d) رویے میں ترمیم

4- "Zone of proximal development" کی اصطلاح کس نظریہ دان سے وابستہ ہے؟

5- مشترکہ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے طالب علموں کو کس نقطہ نظر میں مل کر کام کرنا شامل ہے؟
 (a) جین پیا جے (b) لیو ویگوتسکی (c) بی ایف سکٹر (d) جیروم برونر

6- انفرادی نوعیت کی تعلیم میں اکثر شامل ہوتا ہے:
 (a) سلوک کرنے والا (b) ادراک رکھنے والا (c) تعاون (d) مجموعی

7- تجرباتی تعلیم پر زور دیتا ہے:
 (a) تمام طلباء کے لیے یکساں ہدایات (b) انفرادی ضروریات کے مطابق ہدایات
 (c) گروپ پر مبنی منصوبے (d) براہ راست تدریس کے طریقے

(a) لیکچر پر مبنی تعلیم (b) پیڈنڈ آن سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنا
 (c) حقائق کی یادداشت (d) جانچ اور تشخیص

8- کون سا تدریسی طرز رسائی طالب علم کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو تیار کرنے پر مرکوز ہے؟

(a) سلوک کرنے والا (b) ادراک رکھنے والا (c) تعمیر پسند (d) مجموعی

9- رویے کے دوبارہ ہونے کے امکان کو کیا بڑھاتا ہے؟

(a) سزا (b) منفی کمک (c) مثبت تقویت (d) معدومیت

10- شراکتی نقطہ نظر کا ایک اہم عنصر کیا ہے؟

(a) انفرادی تعلیم (b) اساتذہ پر مبنی ہدایات (c) سیکھنے والے کی مصروفیت (d) علم کا غیر فعال استقبال

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1- طرز عمل کی طرز رسائی اور اس کے کلیدی اصولوں کی وضاحت کریں۔

2- اسیکھے کیا ہیں، اور وہ کون گنیٹیوسٹ اپروچ میں کیسے کام کرتے ہیں؟

3- تعلیمی سیاق و سباق میں سہاروں کے تصور کی وضاحت کریں۔

4- تعمیراتی طرز رسائی میں سماجی تعامل کا کردار بیان کریں۔

- 5- کو آپریٹو سیکھنے سے طلباء کو کیسے فائدہ ہوتا ہے؟
- 6- انفرادی تعلیم کیا ہے، اور جدید تعلیم میں یہ کیوں ضروری ہے؟
- 7- قربت کے زون کے تصور پر بحث کریں۔
- 8- تجرباتی سیکھنا روایتی سیکھنے کے طریقوں سے کیسے مختلف ہے؟
- 9- ہولسٹک اپروچ کے بنیادی عناصر کیا ہیں؟
- 10- اساتذہ کلاس روم میں شراکتی طریقوں کو کیسے نافذ کر سکتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- ان کی طاقتوں اور حدود کو اجاگر کرتے ہوئے، تدریس کے لیے طرز عمل اور ادراک کے نقطہ نظر کا موازنہ اور ان کے برعکس کریں۔
- 2- تعمیراتی طرز رسائی کی نظریاتی بنیادوں اور کلاس روم میں ان کے اطلاق پر بحث کریں۔
- 3- طالب علم کی مصروفیت اور تعلیمی کامیابی کو بڑھانے میں کوآپریٹو لرننگ کی تاثیر کا جائزہ لیں۔
- 4- متنوع کلاس روم کی ترتیب میں انفرادی نوعیت کی تعلیم کو نافذ کرنے کے فوائد اور چیلنجوں کا تجزیہ کریں۔
- 5- جامع تعلیم کے اصولوں کی وضاحت کریں اور طلباء کی جامع ترقی کو فروغ دینے کے لیے اسے موجودہ تعلیمی نظام میں کیسے ضم کیا جاسکتا ہے۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key for Objective Type Questions)

1. (b) مثبت تقویت۔	2. (c) جین پیا جے۔
3. (c) علم کی فعال تعمیر۔	4. (b) لیوویگوسکی
5. (c) تعاون	6. (b) انفرادی ضروریات کے مطابق ہدایات
7. (b) بینڈ آن سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنا	8. (d) مجموعی
9. (c) مثبت تقویت	10. (c) طلباء کی مصروفیت

11.14 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- Aggarwal, J. C. (2009). *Educational psychology*. Vikas Publishing House.
- Aggarwal, S. (2012). *Educational innovations*. Shipra Publications.
- Disha Experts. (2018). *Child development and pedagogy*. Disha Publication.

- Hergenhahn, B. R., & Olson, M. H. (2008). *Theories of learning*. Pearson Education India.
- Kuppuswamy, B. (2001). *Psychology of learning and development*. Konark Publishers.
- Mangal, S. K. (2019). *Essentials of educational psychology*. PHI Learning.
- Mohan, R. (2011). *Innovative science teaching for physical science teachers*. PHI Learning.
- Rao, M. S. (2011). *Teaching of social studies: A practical approach*. Anmol Publications Pvt. Ltd.
- Rao, V. K. (2008). *Educational technology and management*. APH Publishing Corporation.
- Ruhela, S. P. (2000). *Foundations of education*. Indian Publishers Distributors.

اکائی 12- تدریس کے ماڈل

(Models of Teaching)*

اکائی کے اجزاء

تمہید (Introduction)	12.0
مقاصد (Objectives)	12.1
درس و تدریس کے ماڈل (Models of Teaching)	12.2
12.2.1 کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (جیروم برونر) (Concept Attainment Model (Jerome Bruner))	
12.2.2 ایڈوانس آرگنائزر (ڈیوڈ آؤسبل) (Advance Organizer Model (David Ausubel))	
12.2.3 جور سپر ڈیٹنشل انکوائری ماڈل یا قانونی انکوائری ماڈل (ڈونلڈ اولیور)	
(Jurisprudential Inquiry Model (Donald Oliver))	
12.2.4 انکوائری ٹریننگ ماڈل (سچمن) (Inquiry Training Model (Suchman))	
12.2.5 تدریسی ماڈلز کا تقابلی تجزیہ (Comparative Analysis of Teaching Models)	
خلاصہ (Summary)	12.3
اكتسابی نتائج (Learning Outcomes)	12.4
فرہنگ (Glossary)	12.5
نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)	12.6
تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)	12.7

12.0 تمہید (Introduction)

تعلیمی ماڈلز تدریسی عمل میں ایک کلیدی کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ اساتذہ کو ایک منظم اور موثر تدریسی ماحول بنانے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ یہ ماڈلز صرف مخصوص تدریسی حکمت عملیوں تک محدود نہیں ہوتے بلکہ ایک وسیع تعلیمی فلسفے کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں، جس میں تدریس کے نظریاتی اصولوں اور ان کے عملی نفاذ کے درمیان گہرا تعلق ہوتا ہے۔

* Dr. Faheem Anwar Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

"تعلیمی ماڈلز" کی یونٹ 4 ان ماڈلز کا جائزہ لیتی ہے جو جدید تعلیم پر گہرے اثرات مرتب کر چکے ہیں۔ ہر ماڈل اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ تعلیم کو زیادہ مؤثر، معنی خیز اور طلباء کی ترقی کے لیے کس طرح ڈھالا جاسکتا ہے۔ یہ ماڈلز اساتذہ کو تدریسی عمل میں مزید گہرائی اور جامعیت فراہم کرتے ہیں اور انہیں بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ مختلف تدریسی حکمت عملیوں کے استعمال سے طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتیں کیسے متاثر ہو سکتی ہیں۔

یہ اکائی اساتذہ کو ان کے تعلیمی اہداف اور طلباء کی ضروریات کے پیش نظر بہترین تعلیمی ماڈلز کے انتخاب اور مؤثر استعمال میں مدد دینے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اس یونٹ کے مطالعے سے اساتذہ کو یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ وہ کون سا تدریسی ماڈل منتخب کریں جو طلباء کے لیے زیادہ مفید اور نتائج خیز ہو، اور کس طرح وہ ماڈل طلباء کی تعلیمی ترقی کو فروغ دے سکتا ہے۔ یہ یونٹ نہ صرف اساتذہ کو جدید تدریسی ماڈلز کے بارے میں آگاہ کرتا ہے بلکہ انہیں تعلیمی میدان میں باخبر فیصلے کرنے کے لیے ضروری ہنر اور معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔

یہ یونٹ ایک جامع تعلیمی رہنمائی فراہم کرتا ہے جو اساتذہ کو مختلف ماڈلز کے عملی پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے تاکہ وہ اپنی تدریس میں مؤثر تبدیلیاں لاسکیں اور طلباء کی تعلیم کو بہترین ممکنہ انداز میں بہتر بنا سکیں۔

12.1 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائے یں گے کہ
- طلباء کانسیپٹ، ٹیٹیننٹ ماڈل، ایڈوانس آرگنائز ماڈل، جو سپر ڈینشل انکوائری ماڈل، اور انکوائری ٹریننگ ماڈل کے کلیدی اصولوں اور نظریاتی بنیادوں کی شناخت اور وضاحت کر سکیں۔
- طلباء کانسیپٹ، ٹیٹیننٹ ماڈل، ایڈوانس آرگنائز ماڈل، جو سپر ڈینشل انکوائری ماڈل، اور انکوائری ٹریننگ ماڈل کو تفصیلی سبق کے منصوبے بنانے میں استعمال کر سکیں۔
- طلباء مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں مختلف تدریسی ماڈلز کی مؤثریت کا تنقیدی تجزیہ اور موازنہ کر سکیں۔
- طلباء تدریسی ماڈلز کی مؤثریت کا اندازہ لگانے کے لیے معیاری اور مقداری پیمائش کا استعمال کرتے ہوئے طالب علم کے سیکھنے کے نتائج کا جائزہ لے سکیں۔
- طلباء اپنی تدریسی عملی تدابیر اور فلسفوں پر غور کریں، اور اس بات کا اظہار کر سکیں کہ مطالعہ کردہ ماڈل کو ان کی پیشہ ورانہ ترقی اور جاری تدریسی حکمت عملیوں میں کیسے ضم کیا جاسکتا ہے۔
- متعدد تدریسی ماڈلز کو مؤثر طریقے سے مربوط کرتے ہوئے طلباء جامع سبق کے منصوبے تیار کر سکیں تاکہ مختلف طلباء کی سیکھنے کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

تدریسی ماڈل ایک جامع اور منظم تدریسی فریم ورک ہوتا ہے جو اساتذہ کو اپنے تدریسی طریقوں کی منصوبہ بندی، عمل درآمد اور تشخیص میں مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک منظم طریقہ فراہم کرتا ہے جو مخصوص تدریسی حکمت عملیوں، تکنیکوں اور طریقوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کا مقصد خاص تعلیمی اہداف حاصل کرنا ہوتا ہے۔ تدریسی ماڈلز تعلیم اور ادراک کے نظریات پر مبنی ہوتے ہیں اور انہیں تعلیم کے میدان میں وسیع تحقیق اور عملی اطلاق کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ماڈل اساتذہ کو مؤثر اور مؤثر تدریسی ہدایات فراہم کرنے کے لئے ایک خاکہ فراہم کرتے ہیں۔

تدریسی ماڈل کے کلیدی اجزاء: (Key Components of a Model of Teaching)

- 1- نظریاتی بنیادیں: (Theoretical Foundations) ہر ماڈل ایک مخصوص تعلیمی نظریہ یا نظریات کے مجموعے پر مبنی ہوتا ہے جو استعمال کی جانے والی حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے پیچھے کی منطق فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کانسپٹ لٹیننٹ ماڈل بروئر کے نظریات پر مبنی ہے جو ادراک کی سیکھنے اور تصور کی تشکیل پر مبنی ہیں۔
 - 2- اکتسابی مقاصد: (Learning Objectives) تدریسی ماڈلز مخصوص تعلیمی نتائج حاصل کرنے کے لئے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔ یہ سیکھنے کے مقاصد پڑھائے جانے والے مواد، اسرگرمیوں اور تشخیص کے انتخاب کی رہنمائی کرتے ہیں۔ واضح مقاصد اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اساتذہ اور طلباء دونوں مطلوبہ تعلیمی نتائج پر مرکوز رہیں۔
 - 3- تدریسی حکمت عملی: (Instructional Strategies) ہر ماڈل تدریس کے لئے حکمت عملیوں اور طریقوں کا ایک سیٹ فراہم کرتا ہے۔ یہ حکمت عملیاں اساتذہ کے لئے تدریس کے دوران عمل کرنے کے لئے مرحلہ وار رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، انکوائری ٹریننگ ماڈل طلباء کو سائنسی انکوائری کے عمل کے ذریعے رہنمائی کرتا ہے۔
 - 4- استاد اور طالب علم کے کردار: (Teacher and Student Roles) تدریسی ماڈل تدریسی عمل میں اساتذہ اور طلباء دونوں کے کردار اور ذمہ داریوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ کچھ ماڈل اساتذہ کی ہدایت پر زور دیتے ہیں جبکہ کچھ طالب علم مرکوز سیکھنے کو فروغ دیتے ہیں۔ ان کرداروں کی سمجھ ایک مؤثر تعلیمی ماحول بنانے میں مدد کرتی ہے۔
 - 5- اندازِ قدر اور تعین قدر: (Assessment and Evaluation) مؤثر ماڈل میں طالب علم کی سیکھنے اور تدریس کی مؤثریت کی تشخیص کے طریقے شامل ہوتے ہیں۔ اس سے یہ یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ تعلیمی مقاصد حاصل ہو رہے ہیں اور مسلسل بہتری کے لئے فیڈبک فراہم کرتا ہے۔
- یہ اجزاء اجتماعی طور پر اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تدریس منظم، با مقصد، اور متنوع تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو۔

درس و تدریس کے ماڈل کی اہمیت (Importance of Models of Teaching)

تدریسی ماڈلز تعلیم و تعلم کے عمل کو منظم اور موثر بنانے کے لئے ایک جامع اور ثابت شدہ فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ یہ ماڈلز نہ صرف اساتذہ کی تدریسی منصوبہ بندی میں مدد کرتے ہیں بلکہ تدریس کے دوران طلباء کی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔ تدریسی ماڈلز کی اہمیت کو درج ذیل نکات میں واضح کیا جاسکتا ہے:

- 1- منظم فریم ورک: تدریسی ماڈلز ایک منظم فریم ورک فراہم کرتے ہیں جس سے اساتذہ کو اسباق کی منصوبہ بندی، تنظیم اور عمل درآمد میں مدد ملتی ہے۔ اس فریم ورک میں تدریس کے تمام اہم اجزاء جیسے مقاصد، مواد، طریقہ تدریس، اور تشخیص شامل ہوتے ہیں، جو کہ تدریسی عمل کو جامع اور موثر بناتے ہیں۔
 - 2- ثابت شدہ حکمت عملیوں کا استعمال: یہ ماڈلز تعلیمی تحقیق اور تجرباتی نتائج کی بنیاد پر تیار کیے گئے ہوتے ہیں۔ اساتذہ ان ماڈلز کی پیروی کرتے ہوئے ایسی حکمت عملیوں کو نافذ کرتے ہیں جو تحقیق سے ثابت شدہ ہوتی ہیں اور جو طالب علموں کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے اور ان کی دلچسپی کو بڑھانے میں مددگار ہوتی ہیں۔
 - 3- مستقل مزاجی اور مطابقت: تدریسی ماڈلز اساتذہ کے درمیان مستقل مزاجی اور مطابقت کو فروغ دیتے ہیں، خاص طور پر جب مشترکہ تعلیمی ماحول میں کام کرنا ہو۔ اس طرح یہ ماڈلز اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ مختلف اساتذہ ایک ہی تعلیمی اہداف کو حاصل کرنے کے لئے ہم آہنگ طریقے استعمال کریں۔
 - 4- تعلیمی مقاصد پر فوس: تدریسی ماڈلز اساتذہ کو تدریسی عمل کے دوران مخصوص تعلیمی مقاصد اور نتائج پر مرکوز رہنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ واضح رہنمائی فراہم کرتے ہیں کہ کیا پڑھانا ہے اور کیسے پڑھانا ہے، جس سے تدریسی اہداف سے انحراف کا امکان کم ہو جاتا ہے۔
 - 5- طلباء کی متنوع ضروریات کا خیال: تدریسی ماڈلز ایسے طریقے بھی فراہم کرتے ہیں جن کے ذریعے اساتذہ مختلف صلاحیتوں اور پس منظر کے حامل طلباء کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ یہ ماڈلز طلباء کی مختلف ضروریات کے مطابق ہدایات میں فرق پیدا کرنے کی حکمت عملی فراہم کرتے ہیں، جس سے تمام طلباء کو سیکھنے کے عمل میں شامل ہونے اور استفادہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔
 - 6- اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی: تدریسی ماڈلز اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لئے اہم آلات ہیں۔ یہ ماڈلز اساتذہ کو تدریسی نظریات اور عملی تدابیر کی بہتر سمجھ فراہم کرتے ہیں، جس سے وہ اپنی تدریسی صلاحیتوں میں بہتری لاسکتے ہیں اور اپنے تدریسی تجربات کو مزید موثر بنا سکتے ہیں۔
- تدریسی ماڈلز تدریسی عمل میں ایک رہنما اصول کے طور پر کام کرتے ہیں، جو تدریس کو منظم، موثر اور طالب علموں کی ضروریات کے مطابق بناتا ہے۔ اساتذہ کے لیے یہ ماڈلز نہ صرف تدریسی اہداف کو حاصل کرنے میں معاون ہوتے ہیں بلکہ تدریسی عمل میں مستقل مزاجی، لچک، اور موثریت کو بھی یقینی بناتے ہیں۔ ان ماڈلز کے ذریعے اساتذہ تدریسی طریقوں میں بہتری لا کر سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنا سکتے ہیں اور طلباء کی کامیابی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

12.2.1 تصور کے حصول کا ماڈل (جیروم برونر) (Concept Attainment Model (Jerome Bruner))

جیروم برونر، جو 20 ویں صدی کے ایک معروف امریکی ماہر نفسیات اور تعلیمی نظریہ ساز تھے، جس نے تعلیم میں کئی اہم تصورات کو متعارف کروایا۔ ان کا سب سے زیادہ اہم اور مؤثر کام ادراک کی نفسیات اور تدریسی عمل کے حوالے سے ہے۔ برونر نے تعلیم کے میدان میں سیکھنے کے طریقوں کو از سر نو تشکیل دیا، اور انہوں نے طلباء کی فعال شرکت اور دریافت پر مبنی سیکھنے کو اہمیت دی۔ ان کا ماننا تھا کہ طلباء اپنے ماحول کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے خود ہی اپنے سیکھنے کے تجربات بناتے ہیں اور اس طرح اپنی دنیا کی تفہیم کرتے ہیں۔

برونر نے یہ نظریہ پیش کیا کہ تعلیم کا اصل مقصد طلباء کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ نئے تصورات دریافت کریں، مسائل کو خود حل کریں اور اپنے علم کو تخلیقی طریقے سے استعمال کریں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، انہوں نے مختلف تدریسی ماڈلز تیار کیے، جن میں سے ایک نمایاں "کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل" ہے۔

تصور کے حصول کا تعارف

تصور کے حصول کا ماڈل برونر کا ایک ایسا تدریسی ماڈل ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلباء نئے تصورات کو کیسے سیکھتے ہیں اور انہیں اپنی علم کا حصہ کیسے بناتے ہیں۔ یہ ماڈل ادراک کی نفسیات کی بنیاد پر ہے اور ایک منظم طریقہ فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے طلباء نئے تصورات کو سمجھتے ہیں۔ اس ماڈل کا بنیادی اصول یہ ہے کہ سیکھنا ایک منظم عمل ہے، جس میں طالب علم کسی تصور کی اہم خصوصیات کی شناخت کرتے ہیں اور اسے اپنے ذہن میں مضبوطی سے بٹھاتے ہیں۔

تصور کے حصول کا ماڈل میں طلباء کو مثالوں اور غیر مثالوں کی مدد سے نئے تصورات کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس عمل میں، طلباء مثبت اور منفی مثالوں کا موازنہ کرتے ہیں، مفروضے بناتے ہیں، اور پھر ان مفروضوں کو مزید مثالوں اور اساتذہ کی رہنمائی کے ذریعے جانچتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر استاد "جمہوریت" کے تصور کی تعلیم دینا چاہتا ہے، تو وہ طلباء کو مختلف حکومتوں کی مثالیں دے گا، جن میں جمہوری اور غیر جمہوری دونوں اقسام شامل ہوں گی۔ طلباء ان مثالوں کا تجزیہ کرتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ کون سی خصوصیات جمہوری حکومتوں کو غیر جمہوری حکومتوں سے مختلف بناتی ہیں۔ اس دوران، طلباء مختلف مفروضے بناتے ہیں اور استاد کی رائے اور مزید مثالوں کے ذریعے ان مفروضوں کو پرکھتے ہیں۔

کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل کے کلیدی اصول

کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل سیکھنے کے ایک منظم اور مرحلہ وار طریقے پر زور دیتا ہے۔ اس ماڈل کے کچھ کلیدی اصول یہ ہیں:

1۔ مثالوں کی واضح پیشکش (Clear Presentation of Examples)

- مثبت اور منفی مثالیں (Positive and Negative Examples): کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل میں طلباء کو کسی تصور کی مثبت اور منفی دونوں مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثبت مثالیں وہ ہوتی ہیں جو اس تصور کی تمام خصوصیات کو ظاہر کرتی ہیں، جبکہ منفی مثالوں میں کچھ خصوصیات کی کمی ہوتی ہے۔ اس سے طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ تصور کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔

- تدریجی تعارف (Gradual Introduction): اس ماڈل میں، استاد شروع میں چند اہم اور منتخب مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ طلباء کی سوچ کو صحیح سمت میں رہنمائی فراہم کی جاسکے۔ جیسے جیسے سبق آگے بڑھتا ہے، مزید مثالیں فراہم کی جاتی ہیں تاکہ تصور کی صفات کو مزید گہرائی سے سمجھا جاسکے۔

2- موازنہ اور تضاد (Comparison and Contrasting)

- تجزیاتی عمل (Analytical Process): طلباء کو مثبت اور منفی مثالوں کا تفصیلی موازنہ اور تضاد کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس تجزیاتی عمل کے دوران وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کون سی صفات مثبت مثالوں میں پائی جاتی ہیں اور منفی مثالوں میں کون سی صفات موجود نہیں ہوتیں۔

- تنقیدی افکار (Critical Thinking): اس تجربہ کے ذریعے طلباء تنقیدی سوچ کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں کیونکہ وہ مثالوں کے درمیان تعلقات کو پہچاننے اور غیر متعلقہ صفات کو نظر انداز کرنے کا فن سیکھتے ہیں۔

3- مفروضے کی جانچ (Hypothesis Testing)

- مفروضے کی تشکیل (Formulating Hypotheses): مثالوں کے تجزیے کی بنیاد پر طلباء تصور کی صفات کے بارے میں مفروضے بناتے ہیں۔ یہ مفروضے دراصل تعلیم یافتہ اندازے ہوتے ہیں جنہیں مزید جانچنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مفروضوں کی جانچ (Testing Hypotheses): استاد مزید مثالیں پیش کرتا ہے، اور طلباء ان مثالوں کے ذریعے اپنے مفروضوں کی جانچ کرتے ہیں کہ آیا وہ درست ہیں یا نہیں۔ یہ عمل سیکھنے کے عمل کو مضبوط کرتا ہے اور طلباء کی غلط فہمیوں کو دور کرتا ہے۔

4- بازرسی کا طریقہ کار (Feedback Mechanisms)

- اساتذہ کی رائے (Teacher Feedback): استاد بروقت اور تعمیری رائے فراہم کرتا ہے، جو طلباء کو اپنے مفروضوں کو بہتر کرنے، اپنی سوچ کو ایڈجسٹ کرنے اور تصور کی بہتر سمجھ حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

- ہم جماعت ساتھی کی رائے (Peer Feedback): باہمی تعاون کے ماحول میں، طلباء ایک دوسرے کو بھی رائے دے سکتے ہیں۔ ہم مرتبہ کے ساتھ بحث و مباحثہ سیکھنے کو مزید موثر بنا سکتا ہے اور مختلف نقطہ نظر سے سوچنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

کنسپٹ ایٹمنٹ ماڈل ایک موثر تدریسی ماڈل ہے جو طلباء کو تصورات کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعے طلباء نہ صرف نئے تصورات سیکھتے ہیں بلکہ انہیں عملی حالات میں بھی لاگو کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ماڈل طلباء کو ایک خود مختار سیکھنے والے کے طور پر تیار کرتا ہے، جو اپنی تعلیم میں فعال شرکت کرتے ہیں اور اپنے تجربات کی بنیاد پر علم کو سمجھتے ہیں۔

تعلیم میں نفاذ کے لیے حکمت عملی (Strategies for Implementation in Education)

کسی تعلیمی ماحول میں کنسپٹ ایٹمنٹ ماڈل کو کامیابی سے لاگو کرنے کے لیے متعدد حکمت عملیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ حکمت عملیاں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ طلباء سیکھنے کے عمل میں بھرپور طور پر شامل ہوں، تنقیدی سوچ کی مہارتیں حاصل کریں، اور تعلیمی

اہداف کو بہتر طریقے سے پورا کریں۔ ذیل میں چند اہم نکات پیش کیے گئے ہیں جو کہ اس ماڈل کو کلاس روم میں مؤثر طریقے سے لاگو کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں:

1۔ منظم تفتیشی سرگرمیاں (Structured Inquiry Activities)

- رہنمائی پر محیط (Guided Inquiry): اساتذہ طلباء کے لیے ایسی سرگرمیاں تیار کرتے ہیں جہاں وہ مثالوں کی شناخت، تجزیہ، اور موازنہ کرنے میں خود شامل ہوتے ہیں۔ ان سرگرمیوں کو اس طرح بنایا جاتا ہے کہ طلباء کی تفہیم میں بتدریج اضافہ ہو، جس سے ان کی تجزیاتی مہارتیں مرحلہ وار پروان چڑھیں۔

- تعاملی سیشنز (Interactive Sessions): طلباء کے درمیان بحث و مباحثہ، گروپ ڈسکشن، اور ہم مرتبہ تجزیہ جیسے انٹرایکٹو سیشنز اس ماڈل کو مزید مؤثر بناتے ہیں۔ طلباء کو جوڑوں یا چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے ان سے مثالوں کا موازنہ اور تضاد کروایا جاسکتا ہے، جس سے وہ مفروضے بنا کر ان کا تجزیہ کر سکیں۔

2۔ فعال اکتساب کا فروغ (Promotion of Active Learning)

- سیکھنے کا مؤثر ماحول (Engaging Learning Environment): ایسا تعلیمی ماحول ترتیب دینا ضروری ہے جہاں طلباء خود کو سیکھنے کے عمل میں پوری طرح شامل محسوس کریں۔ اساتذہ مختلف طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے سرگرم سیکھنے کو فروغ دے سکتے ہیں جیسے تھنک-پیر-شیر، ذہنی نقشہ سازی (Mind Mapping)، اور دماغی طوفان (Brainstorming) کے سیشن۔
- طفل مرکوز پر مبنی نقطہ نظر (Student-Centred Approaches): تعلیم کا مرکز طالب علم ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے سیکھنے کے عمل میں سرگرم حصہ لے سکیں۔ اس ماڈل میں سرگرمیاں اس طرح ترتیب دی جاتی ہیں کہ طلباء کو خود تصورات کی کھوج اور دریافت کرنے کا موقع ملے، جبکہ استاد کی حیثیت سہولت کار کی ہوتی ہے نہ کہ ہدایت کار کی۔

3۔ ذمہ داری سے بتدریج نجات (Gradual Release of Responsibility)

- سکاٹولڈنگ سپورٹ (Scaffolding Support): ابتداء میں، استاد طلباء کو سیکھنے کے عمل میں بھرپور مدد فراہم کرتا ہے، جس میں تصور کے موازنہ اور تضاد کا طریقہ سکھانا، مفروضے کی تشکیل میں رہنمائی دینا اور تفصیلی تجزیہ کے لیے مثالیں فراہم کرنا شامل ہوتا ہے۔

- آزادانہ مشق (Independent Practice): جیسے جیسے طلباء زیادہ خود مختار ہوتے جاتے ہیں، استاد کی مدد کم ہو جاتی ہے، اور طلباء کو اپنے سیکھنے کی مزید ذمہ داری لینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہ تدریجی رہائی طلباء کے اندر خود اعتمادی اور خود کفالت پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

4۔ مختلف تدریسی طریقوں کا انضمام (Integration with Diverse Instructional Methods)

- تکمیلی تدریسی حکمت عملیاں (Complementary Techniques): کونسیپٹ اٹینمنٹ ماڈل کو دیگر تدریسی طریقوں کے ساتھ ضم کیا جاسکتا ہے جیسے مسئلہ پر مبنی سیکھنا، پراجیکٹ پر مبنی سیکھنا، اور تفریق شدہ ہدایات۔ مثال کے طور پر، ایک حقیقی مسئلہ پر مبنی سرگرمی میں طلباء کسی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ضروری تصورات کی شناخت اس ماڈل کے تحت کر سکتے ہیں۔

- بین مضامینی اطلاعات (Cross-Disciplinary Applications): یہ ماڈل مختلف مضامین میں لاگو کیا جاسکتا ہے جیسے ریاضی، سائنس، سماجی علوم اور زبان کی تعلیم۔ مختلف مضامین میں اس ماڈل کا استعمال طلباء کو بنیادی تصورات کی گہری سمجھ پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔

5۔ ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال (Effective Use of Technology)

- ڈیجیٹل وسائل (Digital Tools and Resources): ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال تدریس کو مزید دلچسپ اور مؤثر بنا سکتا ہے۔ اساتذہ انٹرایکٹو وائٹ بورڈ، آن لائن کوئزز، اور تعلیمی سافٹ ویئر استعمال کر کے مثالوں کو مزید واضح کر سکتے ہیں اور فوری فیڈبک فراہم کر سکتے ہیں۔

- ملٹی میڈیا کا استعمال (Use of Multimedia): ویڈیوز، انیمیشنز، اور سمیلیشنز جیسے ملٹی میڈیا وسائل طلباء کے لیے تصورات کو زیادہ قابل فہم اور پرکشش بنا سکتے ہیں۔ اس سے طلباء مختلف تناظرات میں تصور کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

6۔ تشخیص اور عکاسی (Assessment and Reflection)

- تشکیلی اندازہ قدر (Formative Assessment): فارمیٹو ایسمنٹ جیسے چھوٹے کوئزز، تصوراتی نقشے، اور خود عکاسی کے جرائد طلباء کی پیشرفت کی نگرانی اور ان کی سیکھنے کی صلاحیتوں میں بہتری کے لیے بہترین طریقے ہیں۔

- عکاسی کے مواقع (Reflective Practices): طلباء کو اپنے سیکھنے کے عمل پر غور کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے تاکہ وہ کنسپٹ اٹینمنٹ سرگرمیوں کے دوران استعمال ہونے والی حکمت عملیوں کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔ خود تشخیصی چیک لسٹ اور ہم مرتبہ کے فیڈبک سیشنز ان کی فکری صلاحیتوں کو گہرا کر سکتے ہیں۔

تعلیم میں کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل کو لاگو کرنے کے لیے تفکیلی شدہ انکوائری سرگرمیوں، فعال سیکھنے کو فروغ دینے، بتدریج ذمہ داری کی رہائی، مختلف تدریسی طریقوں کے ساتھ انضمام، ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال، اور تشخیص و عکاسی کی اہمیت ہے۔ یہ تمام حکمت عملیاں طلباء کو ایک مؤثر، متحرک اور جامع سیکھنے کا ماحول فراہم کرتی ہیں جس میں وہ نہ صرف تصورات کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں بلکہ اپنی تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو بھی فروغ دیتے ہیں۔

تصور کے حصول کا ماڈل کی تاثیر پر تنقید اور بحث

(Critique and discussion on the effectiveness of the Concept Attainment Model)

کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (Concept Attainment Model) کو تعلیم میں تصورات کو گہرائی سے سمجھنے اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، اس ماڈل کی کامیابی کے باوجود، کچھ اہم تنقیدات اور چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہے۔

- 1- مثالوں پر انحصار: یہ ماڈل بنیادی طور پر مثالوں کے ذریعے سیکھنے کی حکمت عملی پر منحصر ہے۔ تاہم، بعض اوقات پیچیدہ تصورات کو محض چند مثالوں کے ذریعے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض زیادہ تجریدی یا پیچیدہ تصورات اس ماڈل کے ذریعے مکمل طور پر سمجھنا مشکل ہو سکتے ہیں، کیونکہ ہر تصور کی صفات کو واضح کرنے کے لیے ہمیشہ واضح مثالیں دستیاب نہیں ہوتیں۔
- 2- طلباء کی مختلف صلاحیتوں کے مطابق نہ ہونا: کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل کے تحت، یہ فرض کیا جاتا ہے کہ تمام طلباء آخر کار ایک ہی تصوراتی سمجھ تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن کلاس رومز میں طلباء کی مختلف تعلیمی صلاحیتوں، پس منظر اور سیکھنے کے انداز کی وجہ سے یہ ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ، بعض طلباء کو اس عمل میں دشواری کا سامنا ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے پیشگی علم یا سوچنے کے انداز میں فرق ہوتا ہے۔

- 3- مختلف مضامین اور سیاق و سباق میں اثر پذیری: کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل کی تاثیر موضوع، عمر کے گروپ، اور کلاس روم کے سیاق و سباق کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، یہ ماڈل سائنس اور ریاضی جیسے مضامین میں زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے جہاں تصورات کی وضاحت کی جاسکتی ہے، لیکن ادب یا تاریخ جیسے مضامین میں یہ ہمیشہ اتنا مؤثر ثابت نہیں ہوتا۔
- ان تنقیدات کے باوجود، کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل تعلیمی ترتیبات میں ایک مضبوط اور مددگار طریقہ کار رہتا ہے۔ اس کا منظم اور تصوراتی فریم ورک سیکھنے والوں کو علم کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے، خاص طور پر ان مواقع پر جب انہیں علم کے نئے حصوں کو اپنے پہلے سے موجود علم سے جوڑنا ہوتا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعے طلباء نہ صرف سیکھتے ہیں بلکہ اپنی تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو بھی پروان چڑھاتے ہیں، جو کہ تعلیمی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

2.2.2 ایڈوانس آرگنائزر ماڈل (Advance Organizer Model) (David Ausubel)

ایڈوانس آرگنائزر ماڈل ایک اہم تدریسی حکمت عملی ہے جسے 1960 کی دہائی میں تعلیمی ماہر نفسیات ڈیوڈ آسوبل نے متعارف کرایا۔ یہ ماڈل خاص طور پر اس نظریے سے جڑا ہوا ہے جو آسوبل نے با معنی سیکھنے (meaningful learning) کے بارے میں پیش کیا تھا۔ ان کے نظریے کے مطابق، سیکھنا تب زیادہ مؤثر ہوتا ہے جب نئی معلومات کو طلباء کے موجودہ علم کے ساتھ مربوط کیا جائے، یعنی طلباء جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں اس کے ساتھ نئی معلومات کا گہرا ربط قائم کیا جائے۔ یہ روایتی رٹہ لگانے (rote learning) کے برعکس ایک زیادہ با معنی اور دیر پا سیکھنے کا طریقہ ہے۔

ایڈوانس آرگنائزر ماڈل تین بنیادی پہلوؤں پر زور دیتا ہے:

- 1- علم کی تنظیم: نصاب کے مواد کو اس طرح ترتیب دینا کہ طلباء کے لیے اسے سیکھنا آسان ہو۔ نصاب کی تشکیل اس بات کو مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے کہ طلباء کس طرح نئے خیالات کو سیکھتے اور سمجھتے ہیں۔
- 2- علمی عمل: یہ ان ذہنی طریقہ کار سے متعلق ہے جن کے ذریعے دماغ نئی معلومات کو حاصل کرتا ہے اور انہیں پروسس کرتا ہے۔ جب طلباء کچھ نیا سیکھتے ہیں تو ان کے ذہن میں پہلے سے موجود معلومات کے ساتھ ان نئے خیالات کو مربوط کرنا ضروری ہوتا ہے۔

3- اساتذہ کا کردار: یہ پہلو اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ اساتذہ کس طرح نئی معلومات کو طلباء کے سامنے مؤثر انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔ اساتذہ کو یہ خیال رکھنا ہوتا ہے کہ طلباء کے ذہنی ڈھانچے (Cognitive Structure) میں نئی معلومات کو شامل کرنے کے لیے کون سے طریقے سب سے زیادہ موزوں ہوں گے۔

اوسوبل کے ایڈوانس آرگنائزر ماڈل میں استاد کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ استاد اس طریقے سے علم اور مواد کو منظم اور پیش کرتا ہے کہ طلباء کو نئی معلومات کو سمجھنے اور پہلے سے موجود علمی ڈھانچے کے ساتھ جوڑنے میں آسانی ہو۔ مثال کے طور پر، جب استاد کوئی نیا موضوع متعارف کروا رہا ہوتا ہے، تو وہ ایڈوانس آرگنائزرز (جو تعارفی یا ابتدائی معلومات فراہم کرتے ہیں) کا استعمال کرتا ہے تاکہ طلباء کو نئے مواد کو پہلے سے موجود علم کے ساتھ مربوط کرنے میں مدد مل سکے۔ اس عمل میں لیکچرز، مطالعہ جات اور اسائنمنٹس شامل ہوتے ہیں جن کے ذریعے سیکھنے والے کو ضروری معلومات دی جاتی ہیں۔ اگرچہ استاد معلومات فراہم کرنے کا بنیادی ذریعہ ہوتا ہے، لیکن سیکھنے والے پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان معلومات کو سمجھیں اور ان کا مفہوم اخذ کریں۔ طلباء کو بنیادی تصورات اور اصولوں سے روشناس کرایا جاتا ہے جو ایڈوانس آرگنائزرز کی مدد سے پیش کیے جاتے ہیں، تاکہ وہ آسانی سے نئے خیالات کو اپنے علمی ڈھانچے میں ضم کر سکیں۔

اوسوبل کے مطابق، سیکھنے کے عمل میں سب سے اہم عنصر سیکھنے والے کا علمی ڈھانچہ (Cognitive Structure) ہے، یعنی وہ طریقہ جس میں ان کے دماغ میں پہلے سے موجود معلومات منظم ہوتی ہیں۔ جب کوئی نئی معلومات طلباء کو دی جاتی ہے، تو اس بات کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ ان کے موجودہ علمی ڈھانچے کے ساتھ یہ نئی معلومات کس حد تک مطابقت رکھتی ہیں۔ اگر ان کے ذہن میں موجود معلومات کو اچھی طرح سے منظم کیا گیا ہو، تو وہ نئی معلومات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے اور اسے زیادہ دیر تک یاد رکھ سکیں گے۔ اوسوبل کے نقطہ نظر کے مطابق، جس طرح نصاب یا مواد کو منظم کیا جاتا ہے، وہ سیکھنے والے کے دماغ میں معلومات کے انتظام کے طریقے سے مماثلت رکھتا ہے۔ یعنی، نصاب کی تنظیم اور علمی ڈھانچے کے درمیان گہرا تعلق ہوتا ہے۔ استاد کو اس بات کا خیال رکھنا ہوتا ہے کہ سیکھنے والے کے دماغ میں معلومات کس طرح ترتیب پاتی ہیں، تاکہ وہ نئی معلومات کو مؤثر طریقے سے پیش کر سکے۔

اوسوبل کے خیال میں، معلومات کو پیش کرنے کا طریقہ اتنا اہم نہیں جتنا کہ سیکھنے والے کی تیاری اور نصاب کی تنظیم ہے۔ یعنی، اگر مواد اچھی طرح سے منظم ہو اور سیکھنے والے کے علمی ڈھانچے سے مطابقت رکھتا ہو، تو اساتذہ کی جانب سے اس مواد کو کس طرح پیش کیا جاتا ہے، وہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔

اوسوبل کا ایڈوانس آرگنائزر ماڈل اساتذہ کو ایک منظم اور با معنی طریقے سے مواد پیش کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس ماڈل کی بنیاد پر، سیکھنے کا عمل تب بہتر ہوتا ہے جب نئی معلومات سیکھنے والے کے موجودہ علمی ڈھانچے سے ہم آہنگ ہو۔ اساتذہ کا کردار صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ ان معلومات کو اس انداز میں پیش کرنا ہے کہ وہ طلباء کے ذہنی ڈھانچے میں آسانی سے مربوط ہو جائیں۔

ایڈوانس آرگنائزر ماڈل کے کلیدی اصول (Key Principles of the Advance Organizer Model)

ایڈوانس آرگنائزر ماڈل، جو ڈیوڈ اوسوبل کے با معنی سیکھنے (Meaningful Learning) کے نظریے پر مبنی ہے، تدریسی عمل کو مزید مؤثر اور مفید بنانے کے لیے کچھ اہم اصول فراہم کرتا ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں کہ طلباء جو کچھ سیکھ رہے

ہیں وہ صرف وقتی یا حفظ پر مبنی نہ ہو، بلکہ گہری فہم پیدا کرے اور طویل مدت تک ذہن میں محفوظ رہے۔ یہاں ایڈوانس آرگنائزر ماڈل کے چند کلیدی اصول بیان کیے جا رہے ہیں:

1- بامعنی اکتساب بمقابلہ روٹ لرننگ (Meaningful Learning vs. Rote Learning)

● بامعنی سیکھنا (Meaningful Learning): بامعنی سیکھنے سے مراد وہ سیکھنے کا عمل ہے جس میں نئی معلومات کو طلباء کے ذہن میں پہلے سے موجود علمی ڈھانچے سے مربوط کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں نئے آئیڈیاز کو موجودہ علم کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، جس سے طلباء کو نہ صرف نئے تصورات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ان معلومات کو طویل مدت تک یاد بھی رکھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم پانی کے چکر کے بارے میں سیکھ رہا ہے، تو استاد اس چکر کو موسم کے پیٹرن سے جوڑ کر اس کی اہمیت سمجھا سکتا ہے۔ اس طرح سیکھنے والا طالب علم قدرتی دنیا کے بارے میں گہری فہم پیدا کر سکتا ہے۔

● رونا (Rote Learning): اس کے برعکس، روٹ لرننگ میں معلومات کو صرف یاد کر لینا شامل ہوتا ہے، بغیر اس کے معنی یا مقصد کو سمجھنے کے۔ اس طریقے سے علم کی سطحی فہم پیدا ہوتی ہے، جو زیادہ دیر تک یاد نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم تاریخی واقعات کی تاریخیں یاد کر لیتا ہے، لیکن ان واقعات کے پس منظر یا اہمیت کو نہیں سمجھتا، تو یہ فہم گہری نہیں ہو سکتی اور وہ معلومات جلد فراموش بھی ہو سکتی ہے۔

2- علمی ساخت (Cognitive Structure): علمی ساخت سے مراد دماغ میں معلومات کی تنظیم کا طریقہ ہے۔ ایک مضبوط اور منظم علمی ڈھانچہ طلباء کو آسانی سے نئی معلومات کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ایڈوانس آرگنائزر کا مقصد اسی علمی ڈھانچے کو بہتر بنانا ہے، تاکہ نئے خیالات کو پہلے سے موجود علم میں ضم کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر، اگر طلباء نظام انہضام کے بارے میں سیکھ رہے ہیں، تو استاد پہلے سے موجود معلومات جیسے جسم کے مختلف اعضاء کے افعال کا جائزہ لے کر ایڈوانس آرگنائزر تیار کر سکتا ہے۔ اس سے طلباء کو نئے خیالات کو زیادہ آسانی سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

3- ایڈوانس آرگنائزرز (Advance Organizers): ایڈوانس آرگنائزرز وہ مواد ہوتے ہیں جو کسی نئے سبق کے آغاز میں طلباء کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد نئے مواد کو طلباء کے موجودہ علم کے ساتھ جوڑنا ہوتا ہے، تاکہ سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور مفہوم کے لحاظ سے بامعنی ہو۔

مثال کے طور پر، اگر استاد فوٹو سنتھیسس (Photosynthesis) کے بارے میں سکھانا چاہتے ہیں، تو وہ پہلے طلباء کو ایک ایسا ایڈوانس آرگنائزر دے سکتے ہیں جو توانائی کی منتقلی کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس سے طلباء کو اس نئے تصور کو سمجھنے میں مدد ملے گی، اور وہ اسے اپنی پہلے سے موجود معلومات کے ساتھ جوڑ پائیں گے۔

ایڈوانس آرگنائزرز کی اقسام (Types of Advance Organizers)

ایڈوانس آرگنائزرز کی مختلف اقسام ہیں، جو تدریسی سیاق و سباق اور سیکھنے کے مقاصد کے لحاظ سے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ یہاں ان اقسام کی وضاحت دی گئی ہے:

1- ایکسپوزیٹری ایڈوانس آرگنائزرز (Expository Advance Organizers): ایکسپوزیٹری ایڈوانس آرگنائزرز طلباء کو سیکھنے کے مواد سے متعلق نئی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان کا مقصد نئے تصورات، اصطلاحات یا نظریات کو متعارف کرانا ہوتا ہے، جنہیں بعد میں سبق میں مزید تفصیل سے پڑھایا جائے گا۔

مثال کے طور پر، ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا یونٹ شروع کرنے سے پہلے، استاد "برطانوی راج" اور "ہندوستان چھوڑو تحریک" جیسی اہم اصطلاحات کی وضاحت کر سکتا ہے، تاکہ طلباء موضوع کی بنیادی سمجھ پیدا کر سکیں۔

2- بیانیہ ایڈوانس آرگنائزرز (Narrative Advance Organizers): بیانیہ ایڈوانس آرگنائزرز میں کہانیوں کا استعمال کر کے طلباء کو نئے مواد سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد طلباء کی دلچسپی بڑھانا اور انہیں مواد کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے میں مدد دینا ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر، ہندوستان میں صنعتی انقلاب کے بارے میں تاریخ کا سبق شروع کرنے سے پہلے، استاد ایک نوجوان فیکٹری ورکر کی زندگی کی کہانی سناتے ہوئے سبق کا آغاز کر سکتا ہے، تاکہ طلباء کو تاریخی پس منظر کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے میں مدد ملے۔

3- تقابلی ایڈوانس آرگنائزرز (Comparative Advance Organizers): یہ ایڈوانس آرگنائزرز طلباء کو نئی معلومات کو پہلے سے موجود علم کے ساتھ موازنہ کرنے میں مدد دیتے ہیں، تاکہ طلباء کو فرق اور مماثلت کا بہتر اندازہ ہو سکے۔

مثال کے طور پر، اگر استاد قابل تجدید اور غیر قابل تجدید توانائی کے ذرائع کے بارے میں پڑھا رہے ہیں، تو وہ شمسی اور ہوا کی توانائی کا موازنہ کوئلے اور تیل سے کر سکتے ہیں، تاکہ طلباء کو دونوں ذرائع کی خصوصیات اور فوائد کا علم ہو سکے۔

4- گرافک ایڈوانس آرگنائزرز (Graphic Advance Organizers): گرافک ایڈوانس آرگنائزرز میں چارٹ، خاکے یا نقشے کا استعمال کر کے نئے مواد کو بصری طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر استاد مانسون کے نظام کے بارے میں پڑھا رہے ہیں، تو وہ ایک فلو چارٹ کے ذریعے اس عمل کو وضاحت کر سکتے ہیں، تاکہ طلباء مختلف موسمی عوامل کی ترتیب کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

5- تصوراتی ایڈوانس آرگنائزرز (Conceptual Advance Organizers): تصوراتی ایڈوانس آرگنائزرز میں بڑے اور تجربی خیالات پیش کیے جاتے ہیں جو طلباء کو نئے مواد کے بنیادی فریم ورک کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر استاد پریم چند کے ناول "گودن" کا مطالعہ شروع کر رہے ہیں، تو وہ سماجی اصلاح اور دیہی زندگی جیسے اہم موضوعات کی وضاحت کر کے طلباء کو ناول کی تفہیم کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔

6- مسئلہ حل کرنے والے ایڈوانس آرگنائزرز (Problem-Solving Advance Organizers): مسئلہ حل کرنے والے ایڈوانس آرگنائزرز طلباء کے سامنے ایک سوال یا مسئلہ رکھ کر سبق کا آغاز کرتے ہیں، تاکہ ان کی سوچ اور تجسس کو ابھارا جاسکے۔

مثال کے طور پر، ریاضی کے سبق میں استاد طلباء کو ایک مسئلہ دے سکتا ہے جس کے لیے انہیں ایک نیا تصور سیکھنا ضروری ہو، جیسے فاسد زرعی پلاٹ کے رقبہ کا حساب لگانے کے لیے انٹیگرل کیلکولس کا استعمال۔

ایڈوانس آرگنائزرز کے استعمال سے اساتذہ طلباء کے سیکھنے کے عمل کو زیادہ منظم اور با معنی بنا سکتے ہیں۔ ہر قسم کے ایڈوانس آرگنائزرز کا اپنا ایک مخصوص مقصد ہوتا ہے، اور ان کو سبق میں ضم کر کے طلباء کو نئے مواد کو بہتر طور پر سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ ایڈوانس آرگنائزرز ماڈل کا نفاذ اور حکمت عملی

(The implementation and strategy of the advanced organizer model)

ایڈوانس آرگنائزرز کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے اساتذہ کو منظم طریقے سے کچھ حکمت عملیوں پر عمل کرنا چاہیے، تاکہ طلباء کی سیکھنے کی صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے۔ یہ حکمت عملی نہ صرف تدریسی عمل کو بہتر بناتی ہیں بلکہ طلباء کی معلومات کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کو بھی بڑھاتی ہیں۔

- 1- پہلے کے علم کی شناخت کریں (Identify Prior Knowledge): طلباء کے پہلے سے موجود علم کا اندازہ لگانا ضروری ہے۔ اسمنٹ کوئز، مباحثے، یادمانی طوفان (Brainstorming) کے ذریعے معلوم کریں کہ طلباء پہلے سے اس موضوع کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔ یہ معلومات اساتذہ کو اس بات میں مدد دیتی ہیں کہ وہ ایڈوانس آرگنائزرز کو طلباء کی موجودہ علمی سطح کے مطابق ترتیب دیں۔
- 2- مناسب ایڈوانس آرگنائزرز کا انتخاب کریں (Select Appropriate Advance Organizers): ایک ایسے ایڈوانس آرگنائزرز کا انتخاب کریں جو سیکھنے کے مقاصد اور مواد کی نوعیت کے مطابق ہو۔ اساتذہ کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ طلباء کی پیشگی معلومات اور تیاری ایڈوانس آرگنائزرز کی مؤثریت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- 3- آرگنائزرز کا تعارف کروائیں (Introduce the Organizer): نیا مواد پیش کرنے سے پہلے ایڈوانس آرگنائزرز کو متعارف کروائیں۔ یہ تعارف مختصر لیکچر، بیانیہ، تقابلی بحث، بصری امداد، یا مسئلے کی وضاحت کے ذریعے دیا جاسکتا ہے، تاکہ طلباء کے ذہن میں نئے مواد کے لیے ایک فریم ورک تیار ہو۔
- 4- نئے مواد سے تعلق جوڑیں (Relate to New Content): ایڈوانس آرگنائزرز کو نئے مواد سے واضح طور پر جوڑیں۔ یہ بتائیں کہ نئی معلومات کس طرح سے پہلے سے موجود معلومات یا آرگنائزرز میں دی گئی معلومات کی توسیع ہے۔ اس سے طلباء کو نئے مواد کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملے گی۔
- 5- فعال مشغولیت کی حوصلہ افزائی کریں (Encourage Active Engagement): طلباء کو ایڈوانس آرگنائزرز اور نئے مواد کے ساتھ فعال طور پر مشغول کریں۔ ان کی سمجھ کو بہتر کرنے کے لیے سوالات، مباحثے، اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کریں۔ یہ سرگرمیاں طلباء کی سیکھنے کے عمل میں گہری شرکت کو بڑھاتی ہیں۔
- 6- جائزہ لیں اور تقویت دیں (Review and Reinforce): وقتاً فوقتاً ایڈوانس آرگنائزرز اور نئے مواد کے درمیان تعلق کا جائزہ لیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء نے نئے مواد کو صحیح طریقے سے سمجھا اور اس کو اپنے ذہن میں مضبوط کیا۔ اس طرح کے جائزے طلباء کی معلومات کو برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔

ایڈوانس آرگنائزر ماڈل کے فوائد (Benefits of the Advance Organizer Model)

- ایڈوانس آرگنائزرز نئی معلومات کو طلباء کے پہلے سے موجود علم سے جوڑ کر گہری فہم کو فروغ دیتے ہیں۔ اس سے طلباء کے لیے مشکل تصورات کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔
- یہ نئے علم کے لیے ایک منظم فریم ورک فراہم کرنا ہے، جو طلباء کو زیادہ دیر تک یاد رکھنے میں مدد دیتا ہے۔
- ایڈوانس آرگنائزر طلباء کو سیکھنے کے مواد کی مطابقت اور سیاق و سباق فراہم کرتے ہیں، جس سے سیکھنے کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ پیچیدہ معلومات کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے طلباء کے علمی بوجھ کو کم کرتے ہیں، جس سے مواد کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں ایڈوانس آرگنائزرز کی طاقتیں اور حدود

(Strengths and Limitations in Diverse Educational Contexts)

ایڈوانس آرگنائزر ماڈل نہایت مؤثر ہے اور مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں طلباء کو سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ تاہم، اس کی کچھ حدود بھی ہیں جنہیں اساتذہ کو مؤثر نفاذ کے لیے ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

طاقتیں (Strengths):

- ایڈوانس آرگنائزر طلباء کو نئی معلومات کو پہلے سے موجود علم سے جوڑنے میں مدد دیتے ہیں، جس سے بامعنی سیکھنے اور بہتر یادداشت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔
- طلباء کو ایک واضح اور منظم فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جس سے پیچیدہ موضوعات کو زیادہ قابل رسائی بنایا جاتا ہے۔
- ایڈوانس آرگنائزرز کو طلباء کی علمی سطح اور سیکھنے کے مختلف انداز کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے، جس سے متنوع سیکھنے والے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
- آرگنائزرز طلباء کو مغلوب ہونے سے بچاتے ہیں اور نئے مواد کو مؤثر طریقے سے پروسس کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔

حدود (Limitations):

- ایڈوانس آرگنائزرز کی مؤثریت طلباء کے پہلے سے موجود علم پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر طلباء کے پاس پیشگی معلومات کی کمی ہے تو ایڈوانس آرگنائزرز کم مؤثر ہو سکتے ہیں۔
- مؤثر ایڈوانس آرگنائزر تیار کرنے کے لیے اساتذہ کو محتاط منصوبہ بندی اور تیاری کرنی ہوتی ہے، جو کہ وقت طلب ہو سکتی ہے۔
- کبھی کبھی آرگنائزرز پیچیدہ تصورات کو زیادہ آسان بنانے کا باعث بن سکتے ہیں، جو غلط فہمیوں یا سطحی سیکھنے کا سبب بن سکتے ہیں۔
- ایڈوانس آرگنائزرز کی تاثیر موضوع کے لحاظ سے، نئے مواد کی پیچیدگی، اور طلباء کے انفرادی فرق کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔

ڈیوڈ اوسوبل کا ایڈوانس آرگنائزر ماڈل ایک مؤثر تدریسی حکمت عملی ہے، جو طلباء کو نئی معلومات کو موجودہ علم سے مربوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اگر اس ماڈل کو صحیح طریقے سے لاگو کیا جائے تو یہ فہم کو بہتر بناتا ہے، متنوع طلباء کی مدد کرتا ہے، اور گہرے سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ تاہم، اس کی کامیابی طلباء کی پیشگی معلومات اور مواد کی پیچیدگی پر منحصر ہوتی ہے۔ اساتذہ کو اس ماڈل کی طاقتوں اور حدود کو سمجھ کر اس کا مؤثر نفاذ یقینی بنانا چاہیے۔

12.2.3 قانونی انکوائری ماڈل (ڈونلڈ اولیور) (Jurisprudential Inquiry Model (Donald Oliver))

ڈونلڈ اولیور ایک ممتاز تعلیمی ماہر اور فلسفی تھے جنہوں نے طلباء میں تنقیدی سوچ، فلسفیانہ غور و فکر، اور اخلاقی استدلال کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے قانونی انکوائری کا ماڈل تیار کیا۔ اس ماڈل کا بنیادی مقصد طلباء کو اہم سماجی اور اخلاقی مسائل کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرنے میں مدد دینا ہے، تاکہ وہ ان مسائل کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں اور ان پر بہتر فیصلے کر سکیں۔

قانونی انکوائری ماڈل اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے کہ طلباء کو مختلف زاویوں سے پیچیدہ مسائل پر غور کرنے، دلائل کا تجزیہ کرنے، اور متعدد نقطہ نظر سے مسائل کا حل نکالنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کے ذریعے، طلباء کو معاشرتی اقدار، قوانین، اور انصاف کے تصورات کو گہرائی سے سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

ڈونلڈ اولیور نے 1960 کی دہائی میں یہ ماڈل متعارف کرایا تھا۔ ان کا طریقہ سقراطی انداز تدریس سے بہت متاثر تھا، جو طلباء سے سوالات پوچھ کر ان کی سوچ کو چیلنج کرتا ہے اور انہیں گہرائی میں جا کر موضوعات کو سمجھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ ماڈل قانون اور فلسفہ کے اصولوں پر مبنی ہے اور اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ معاشرتی قوانین کو کیسے نافذ، سمجھا، اور تبدیل کیا جاتا ہے۔

یہ طریقہ کار طلباء کو "قانونی ماہرین" یا فقہاء کی طرح سوچنے کی ترغیب دیتا ہے، جہاں وہ شواہد کو دیکھ کر مختلف زاویوں پر غور کرتے ہیں اور معقول فیصلے کرتے ہیں۔ اس ماڈل میں اخلاقی، فلسفیانہ، اور تنقیدی سوچ کو باہم ملا کر طلباء کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ گہرائی سے مسائل پر غور کریں اور معقولیت پر مبنی نتائج اخذ کریں۔

قانونی انکوائری ماڈل کے بنیادی اصول (Key Principles of the Jurisprudential Inquiry Model)

قانونی انکوائری ماڈل تین اہم اصولوں پر مبنی ہے:

- 1۔ فلسفیانہ تحقیق (Philosophical Inquiry): یہ اصول طلباء کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ بڑے اخلاقی اور سماجی سوالات کے بارے میں گہرائی سے سوچیں۔ اس ماڈل میں سوالات پوچھنا، مختلف زاویوں سے مسائل کا تجزیہ کرنا، اور گہرے اخلاقی مسائل کو سمجھنا شامل ہوتا ہے۔ طلباء کو سقراطی طریقہ کار کے ذریعے مباحثوں میں شامل کیا جاتا ہے، جس میں استاد اور طلباء کے درمیان مکالمہ ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے خیالات کا تجزیہ کر سکیں۔

2- تنقیدی فکر (Critical Thinking): اس ماڈل کا دوسرا اہم پہلو تنقیدی سوچ کی تربیت ہے۔ طلباء کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے یا دلیل کو مختلف زاویوں سے دیکھیں، اس کے مفروضات اور نتائج کا جائزہ لیں، اور پھر اس کی درستگی کا تعین کریں۔ اس طریقے سے طلباء میں تجزیاتی مہارتوں کو فروغ ملتا ہے اور وہ مختلف نقطہ نظر کو بہتر طریقے سے سمجھ پاتے ہیں۔

3- اخلاقیاتی استدلال (Ethical Reasoning): طلباء کو اخلاقی مسائل پر غور کرنے اور ان مسائل کو حل کرنے میں مدد دینے کے لیے مختلف اخلاقی نظریات سکھائے جاتے ہیں، جیسے افادیت پسندی (جس میں نتائج پر توجہ دی جاتی ہے)، ڈیونٹولوجی (جس میں اصولوں کی پابندی پر زور دیا جاتا ہے)، اور فضیلت اخلاقیات (جس میں کردار پر زور دیا جاتا ہے)۔ طلباء کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ حقیقی زندگی کے مسائل میں ان نظریات کا استعمال کر کے بہتر فیصلے کر سکیں۔

قانونی تحقیقاتی ماڈل کا نفاذ (Implementation of the Jurisprudential Inquiry Model)

قانونی تحقیقاتی ماڈل کو کلاس میں نافذ کرنے کے لیے چند اہم مراحل ہیں جو اساتذہ کو طلباء کی مدد کے لیے فراہم کرتے ہیں۔ اس ماڈل کے ذریعے طلباء کو پیچیدہ سماجی اور قانونی مسائل کو سمجھنے، ان پر بحث کرنے، اور ان کا حل نکالنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہاں آسان اور وضاحتی انداز میں ان مراحل کو بیان کیا گیا ہے:

1- مسائل کا انتخاب (Selection of Issues): اساتذہ پہلے ان سماجی اور قانونی مسائل کا انتخاب کرتے ہیں جو طلباء کے لیے اہم ہوں اور جن پر وہ گہری تحقیق کر سکیں۔ ان مسائل میں انسانی حقوق، ماحولیاتی انصاف، تقریر کی آزادی، یا تعلیم میں مساوات جیسے موضوعات شامل ہو سکتے ہیں۔ مثال: استاد "آزادی کا اظہار" کے مسئلے کا انتخاب کرتا ہے اور بحث اس بات پر مرکوز ہوتی ہے کہ آیا سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو صارفین کے مواد کو ریگولیٹ کرنا چاہیے یا نہیں۔

2- مقدمات کی پیشکش (Presentation of Cases): اس کے بعد استاد ایک کیس یا منظر نامہ پیش کرتا ہے جو منتخب مسئلے سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیس طلباء کو اس مسئلے کے پس منظر کی تفصیلات فراہم کرتا ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔ اس میں مختلف وسائل شامل ہو سکتے ہیں جیسے مطالعے کے لیے مواد، ویڈیوز، یا متعلقہ افراد سے ملاقات۔ مثال: استاد ایک کیس پیش کرتا ہے جس میں ایک سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے غلط معلومات پھیلانے کی وجہ سے ایک صارف کا اکاؤنٹ معطل کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ خبریں، پلیٹ فارم کی پالیسیاں، اور وہ مواد پیش کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے معطلی ہوئی۔

3- سوالات کی تشکیل (Formulation of Questions): طلباء کو اس کیس کے بارے میں سوالات تیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہ سوالات وہ نکات ہوتے ہیں جو بحث کو آگے بڑھاتے ہیں اور مسئلے کی گہرائی کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ مثال: طلباء درج ذیل سوالات تشکیل دیتے ہیں:

- غلط معلومات کا کیا مطلب ہے؟
- کیا سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو صارف کے مواد کو سنسر کرنے کا اختیار ہونا چاہیے؟
- سوشل میڈیا پر اظہار رائے کی آزادی کا اطلاق کیسے ہوتا ہے وغیرہ؟

4- تحقیق اور معلومات جمع کرنا (Research and Information Gathering): طلباء کیس کے بارے میں مزید معلومات جمع کرتے ہیں، جس میں وہ مختلف ذرائع سے معلومات لیتے ہیں، جیسے قانونی کتابیں، خبریں، اور ماہرین کی رائے۔ یہ معلومات ان کے تجزیہ اور دلائل کو مضبوط بناتی ہیں۔ مثال: طلباء آزادی کے اظہار کے قانون کا مطالعہ کرتے ہیں، مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی پالیسیوں کا جائزہ لیتے ہیں، اور ماہرین کی رائے جانتے ہیں۔

5- تجزیہ اور بحث (Analysis and Discussion): طلباء کلاس روم میں بحث کرتے ہیں جہاں وہ مختلف نقطہ نظر سے مسئلے کا تجزیہ کرتے ہیں۔ استاد اس بحث کی رہنمائی کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سبھی کی رائے سنی جائے اور بحث مرکوز رہے۔ مثال: طلباء سنسرشپ کے اخلاقی مسائل پر غور کرتے ہیں اور اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا پر غلط معلومات پھیلانے سے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔

6- بحث اور استدلال (Debate and Argumentation): طلباء باقاعدہ مباحثوں میں حصہ لیتے ہیں، اپنے دلائل پیش کرتے ہیں، اور مخالف دلائل کا جواب دیتے ہیں۔ یہ قدم طلباء کی منطقی استدلال اور بحث و مباحثے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ مثال: طلباء کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ایک گروپ سوشل میڈیا پر مواد کو ریگولیٹ کرنے کی حمایت کرتا ہے جبکہ دوسرا گروپ اس ضابطے کے خلاف ہے۔ ہر گروپ اپنے دلائل دیتا ہے اور دوسروں کے نکات کو چیلنج کرتا ہے۔

7- نتیجہ اور عکاسی (Conclusion and Reflection): آخر میں، طلباء بحث کے اختتام پر اپنے خیالات کا جائزہ لیتے ہیں اور اس بارے میں غور کرتے ہیں کہ اس پورے عمل سے انہوں نے کیا سیکھا۔ مثال: طلباء اپنے تاثرات لکھتے ہیں، اس پر غور کرتے ہیں کہ ان کی سوچ کس طرح بدلی ہے اور انہوں نے آزادی اظہار اور مواد کے ضابطے کے بارے میں کیا سیکھا۔

ان اقدامات پر عمل کرتے ہوئے، قانونی تحقیقاتی ماڈل طالب علموں کو اہم سماجی اور قانونی مسائل کے ساتھ گہرائی سے مشغول ہونے، تنقیدی سوچ، اخلاقی استدلال، اور موثر مواصلت کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔

قانونی تحقیقاتی ماڈل کے فوائد (Benefits of the Jurisprudential Inquiry Model)

قانونی انکوائری ماڈل طلباء کے لیے کئی اہم فوائد پیش کرتا ہے:

- اس ماڈل سے طلباء کی تنقیدی سوچ اور منطقی تجزیہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ وہ مختلف مسائل کا گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں۔

- طلباء کو پیچیدہ اخلاقی مسائل پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے، جس سے وہ بہتر فیصلے کر سکتے ہیں۔

- حقیقی دنیا کے سماجی اور قانونی مسائل پر تحقیق اور بحث سے طلباء زیادہ باخبر شہری بن جاتے ہیں، جو کہ جمہوری معاشرت میں اہم ہے۔

- منظم بحثوں اور مباحثوں کے ذریعے، طلباء اپنی بات چیت کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

چیلنجز اور ملحوظات (Challenges and Considerations)

اگرچہ قانونی تحقیقاتی ماڈل بہت سے فوائد پیش کرتا ہے، لیکن یہ کچھ چیلنجز بھی پیش کرتا ہے:

- اس ماڈل کو نافذ کرنے میں کافی وقت درکار ہوتا ہے، جو سخت نصاب میں مشکل ہو سکتا ہے۔
 - بعض مسائل اتنے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ طلباء کو ان کو سمجھنے اور ان پر بحث کرنے میں دشواری ہو سکتی ہے۔
 - استاد کو مباحثوں کی رہنمائی کرنے اور مختلف نقطہ نظر کو سنبھالنے کے لیے بہترین سہولت کاری کی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔
 - بعض متنازعہ مسائل طلباء میں تنازعہ یا اختلاف پیدا کر سکتے ہیں، جنہیں سنبھالنے کے لیے استاد کو تیار ہونا چاہیے۔
- قانونی تحقیقاتی ماڈل، ڈونالڈ اولیور کی جانب سے تیار کردہ ایک اہم تعلیمی حکمت عملی ہے جو طلباء میں تنقیدی سوچ، اخلاقی استدلال، اور پیچیدہ سماجی مسائل پر غور کرنے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ماڈل طلباء کو مسائل کی گہرائی تک پہنچنے اور مؤثر بحث میں شامل ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے، جس سے ان کی فکری صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

12.2.4 انکوائری ٹریننگ ماڈل (سچمن) (Inquiry Training Model (Suchman))

رچرڈ سچمن ایک مشہور تعلیمی ماہر تھے جنہوں نے 1960 کی دہائی میں "انکوائری ٹریننگ ماڈل" (Inquiry Training Model) تیار کیا۔ ان کا ماننا تھا کہ بہترین سیکھنے کا طریقہ طلباء کو فعال طور پر شامل کر کے ان کے تجسس کو بڑھانا ہے۔ سچمن کا یہ ماڈل طلباء کی فطری تجسس کو مضبوط کرنے کے لیے بنایا گیا ہے تاکہ وہ سائنسی طریقوں اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں میں ترقی کر سکیں۔

یہ ماڈل اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلباء خود اپنی سمجھ بوجھ پیدا کریں، یعنی وہ سوالات کریں، معلومات حاصل کریں اور سیکھنے کے عمل میں خود کو شامل کریں۔ اس طرح سیکھنا ایک متحرک، فعال اور دلچسپ عمل بن جاتا ہے جہاں طلباء اپنے سوالات کے ذریعے معلومات تک پہنچتے ہیں۔

انکوائری ٹریننگ ماڈل کے بنیادی اصول

- 1- فعال انکوائری اور تحقیق (Active Inquiry and Exploration): انکوائری ٹریننگ ماڈل میں طلباء کو سوالات کرنے اور خود تحقیق کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ وہ تجربات کرتے ہیں، مفروضے قائم کرتے ہیں، اور اپنے جوابات تک پہنچنے کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔ اس طرح، طلباء غیر فعال سیکھنے کے بجائے فعال طور پر سیکھتے ہیں، اور ان کی سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔
- 2- آموزش بذریعہ (Learning by Doing): اس ماڈل کا سب سے اہم حصہ یہ ہے کہ طلباء سائنسی طریقوں میں عملی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ وہ سوالات تیار کرتے ہیں، تجربات بناتے ہیں، ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں اور پھر نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ اس عمل سے وہ سائنسی طریقوں کی منطقی سوچ اور سیکھنے کی مہارتیں سیکھتے ہیں۔

3- تنقیدی فکر کی مہارتوں کا فروغ (Development of Critical Thinking Skills): انکوائری ٹریننگ ماڈل طلباء کی تنقیدی سوچ کو بہتر بنانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ طلباء شواہد کا تجزیہ کرتے ہیں، ڈیٹا کو جانچتے ہیں، اور اپنے مفروضوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اس عمل سے ان کی سوچنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے، جو نہ صرف تعلیمی چیلنجز بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

4- تجسس اور مشغولیت کا فروغ (Fostering Curiosity and Engagement): اس ماڈل کے ذریعے طلباء کا تجسس بڑھتا ہے، کیونکہ وہ اپنے سوالات کی کھوج میں مصروف ہوتے ہیں۔ جب طلباء اپنے سوالات کے جوابات تلاش کرتے ہیں، تو ان میں سیکھنے کی دلچسپی بڑھتی ہے اور وہ اپنے تعلیمی سفر میں زیادہ مشغول ہو جاتے ہیں۔

5- باہمی اشتراک پر مبنی سیکھنے کا ماحول (Collaborative Learning Environment): یہ ماڈل ایک ایسا ماحول بناتا ہے جہاں طلباء گروپ میں کام کرتے ہیں، خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں اور اپنے نتائج پر گفتگو کرتے ہیں۔ باہمی تعاون ان کی مواصلاتی صلاحیتوں، ٹیم ورک اور مختلف خیالات کی سمجھ کو بہتر بناتا ہے۔

6- عکاسی اور مابعد و قوف (Reflection and Metacognition): انکوائری ٹریننگ ماڈل میں عکاسی اور میٹا کognition (Metacognition) اہم عناصر ہیں۔ طلباء اپنے سیکھنے کے طریقوں پر غور کرتے ہیں، اپنی سمجھ بوجھ کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کے مطابق اپنے سیکھنے کے عمل میں بہتری لاتے ہیں۔ یہ مسلسل غور و فکر اور بہتری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور سائنسی تصورات کی گہری سمجھ کو فروغ دیتا ہے۔

یہ اصول اساتذہ کو سیکھنے کے دلچسپ تجربات پیدا کرنے میں رہنمائی کرتے ہیں جو طلباء میں آزادی، تنقیدی سوچ اور زندگی بھر سیکھنے کی مہارت کو فروغ دیتے ہیں۔ انکوائری ٹریننگ ماڈل کو لاگو کر کے، ماہرین تعلیم طلباء کو پیچیدہ چیلنجز سے نمٹنے اور تعلیمی اور پیشہ ورانہ ماحول میں با معنی تعاون کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔

انکوائری ٹریننگ ماڈل کا خاکہ (Inquiry Training Model Framework)

انکوائری ٹریننگ ماڈل ایک ایسا خاکہ ہے جسے طلباء کو سیکھنے کے عمل میں شامل کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے، جہاں وہ اپنی دلچسپیوں کے مطابق سوالات پیدا کرتے ہیں، ان پر تحقیق کرتے ہیں اور اس تحقیق کے نتیجے میں نتائج اخذ کرتے ہیں۔ یہ ماڈل طلباء کو نہ صرف معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے بلکہ انہیں سائنسی طریقوں کو سمجھنے اور استعمال کرنے کے قابل بھی بناتا ہے۔ یہ فریم ورک تین بنیادی مراحل پر مشتمل ہے:

1- آمادگی والے سوالات (Initiating Questions)

یہ پہلا مرحلہ ہے جس میں طلباء کی توجہ اور تجسس کو بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ سیکھنے کے عمل میں خود کو سرگرم رکھ سکیں۔

● تجسس کا فروغ (Stimulating Curiosity): انکوائری ٹریننگ ماڈل کا آغاز استاد کی طرف سے ایک ایسا سوال یا صورتحال پیش کرنے سے ہوتا ہے جو طلباء کے تجسس کو ابھارتا ہے۔ استاد ایک ایسی صورتحال دیتا ہے جو طلباء کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کے پیچھے کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، حیاتیات کی کلاس میں استاد طلباء کو تالاب کے پانی کا ایک برتن دکھا سکتا ہے جس میں مختلف قسم کے خوردبینی جاندار موجود ہوتے ہیں۔ یہ منظر طلباء میں تجسس پیدا کرتا ہے کہ یہ جاندار کون سے ہیں اور کیسے رہتے ہیں۔

● سوالات کی تشکیل (Formulating Questions): طلباء اس دی گئی صورتحال کے بارے میں مختلف سوالات کرتے ہیں۔ استاد ان کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ وہ ایسے سوالات بنائیں جو سائنسی طور پر جانچے جاسکیں اور ان کی تحقیق ہو سکے۔ مثال کے طور پر، طلباء یہ سوال کر سکتے ہیں:

- تالاب کے پانی میں کون سے جاندار موجود ہیں؟
- یہ جاندار کس طرح ماحول کے ساتھ تعامل کرتے ہیں؟
- تالاب کے پانی کے ماحولیاتی عوامل ان جانداروں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟
- مفروضے کی تشکیل (Hypothesis Generation): سوالات کے بعد، طلباء ممکنہ جوابات یا وضاحتوں کی پیشین گوئی کرتے ہیں، جنہیں ہم مفروضے کہتے ہیں۔ یہ مفروضے تجربات اور تحقیق کی بنیاد پر سائنسی طریقے سے جانچے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، طلباء یہ مفروضہ بنا سکتے ہیں:
- تالاب کے پانی میں موجود زیادہ تر جاندار پروٹوزوا کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔
- ماحولیاتی عوامل جیسے درجہ حرارت اور غذائیت کی سطح تالاب کے پانی میں جانداروں کی تعداد اور تنوع کو متاثر کرتی ہے۔

2- تحقیق کی منصوبہ بندی اور ڈیزائننگ (Designing Investigations)

- دوسرے مرحلے میں طلباء اپنی تحقیق کو منظم اور منصوبہ بند کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے مفروضوں کی جانچ کر سکیں۔
- انکوائری کی منصوبہ بندی (Planning the Inquiry): طلباء استاد کی مدد سے اپنی تحقیق کے منصوبے بناتے ہیں، جس میں یہ طے کرتے ہیں کہ کون سے ڈیٹا اکٹھے کرنے ہیں، کون سی تکنیکیں استعمال کی جائیں، اور تجربات کو کیسے انجام دیا جائے۔ مثال کے طور پر، وہ تالاب کے مختلف علاقوں سے پانی کے نمونے جمع کرنے اور خوردبینی مشاہدات کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔
- تجربات کا انعقاد (Conducting Experiments): طلباء اپنے منصوبہ بند تجربات کو انجام دیتے ہیں اور تجرباتی مشاہدے کرتے ہیں۔ وہ خود مشاہدہ کرتے ہیں، ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے مفروضوں کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس دوران استاد طلباء کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے تاکہ تجربات صحیح طریقے سے انجام پائیں۔

- معطیات جمع کرنا اور تجزیہ (Data Collection and Analysis): تجربات کے بعد، طلباء ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں اور اسے تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات کو معروضی طور پر جانچتے ہیں اور سائنسی اصولوں کی بنیاد پر ان سے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ یہ دیکھنے کی کوشش کر سکتے ہیں کہ آیا ماحولیاتی متغیرات اور تالاب کے پانی میں جانداروں کے درمیان کوئی تعلق موجود ہے۔

3۔ نتائج اخذ کرنا (Drawing Conclusions)

- یہ آخری مرحلہ ہے جس میں طلباء اپنی تحقیق سے سیکھے ہوئے نتائج کو خلاصہ کرتے ہیں۔
- نتائج کی تشریح (Interpreting Results): طلباء اپنے تجربات اور اکٹھے کیے گئے ڈیٹا کی بنیاد پر اپنے مفروضوں کی درستی کا تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ آیا ان کا مفروضہ درست تھا یا نہیں، اور اس نتیجے تک پہنچتے ہیں کہ ان کے تجربات نے ان کے سوالات کے کیا جوابات دیے۔
- نتائج کی ترسیل (Communicate Findings): طلباء اپنے تحقیقی نتائج کو کلاس کے ساتھ شیئر کرتے ہیں، جس میں وہ اپنے تجربات، ان کے نتائج اور یہ کہ ان کے مفروضوں کے مطابق کیا سچ نکلا، سب کچھ پیش کرتے ہیں۔ یہ اشتراک کلاس میں دوسروں کے لیے بھی سیکھنے کا ایک موقع بن جاتا ہے۔
- تحقیق پر غور و فکر (Reflecting on the Inquiry Process): تحقیق کے بعد، طلباء اپنے سیکھنے کے عمل پر غور کرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ ان کے سوالات کیسے پیدا ہوئے، ان کے تجربات کیسے چلے، اور کیا ان کے نتائج نے مزید نئے سوالات پیدا کیے۔ یہ غور و فکر انہیں سائنسی سوچ کے عمل کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔
- ان تین مراحل کے ذریعے انکوائری ٹریننگ ماڈل طلباء کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ سائنسی مظاہر کا مشاہدہ کریں، سوالات کریں، تحقیق کریں اور نتائج اخذ کریں۔ یہ ماڈل نہ صرف کلاس روم کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے بلکہ طلباء کو عملی زندگی میں سائنسی تحقیق کا حصہ بننے کے لیے بھی تیار کرتا ہے۔

انکوائری پر مبنی سیکھنے کے طریقوں کے فوائد (Benefits of Inquiry-Based Learning Approaches)

- انکوائری پر مبنی سیکھنے کے طریقے تعلیمی میدان میں بہت سے اہم فوائد فراہم کرتے ہیں، جو طالب علموں کی سیکھنے کی صلاحیت کو بہتر بناتے ہیں اور ان کی تخلیقی اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتے ہیں۔ ان فوائد میں درج ذیل شامل ہیں:
- انکوائری پر مبنی سیکھنے میں، طلباء کو سیکھنے کے عمل میں براہ راست شامل کیا جاتا ہے، جس سے ان کا تجسس اور سیکھنے میں دلچسپی بڑھتی ہے۔ جب طلباء خود اپنے سوالات تیار کرتے ہیں اور اپنے مسائل کا حل خود تلاش کرتے ہیں، تو ان کا سیکھنے کے عمل میں مشغول ہونا مزید گہرا ہو جاتا ہے۔

• یہ طریقہ سیکھنے کو صرف کتابوں تک محدود نہیں رکھتا بلکہ طلباء کو حقیقی دنیا کے مسائل اور قدرتی مظاہر کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ان کی داخلی تحریک (intrinsic motivation) میں اضافہ ہوتا ہے اور ان میں اپنے ماحول کو بہتر سمجھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

• انکوائری ٹریننگ ماڈل طلباء کو مسائل کو حل کرنے اور تجرباتی طور پر سوچنے کی تربیت دیتا ہے۔ وہ مفروضے بنانا، تجربات کو ڈیزائن کرنا، اور ڈیٹا کا تجزیہ کرنا سیکھتے ہیں، جو ان کی تنقیدی سوچ اور مسائل کے حل کے لئے حکمت عملیوں کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

• طلباء اس طریقے میں اپنے تجربات کے نتائج کی بنیاد پر ثبوت پر مبنی فیصلے کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ وہ ڈیٹا کا تجزیہ کر کے اس کی وشو سنیتا (reliability) اور درستگی (accuracy) کا جائزہ لیتے ہیں، جس سے انہیں درست اور مدلل نتائج اخذ کرنے کی تربیت ملتی ہے۔

• طلباء انکوائری پر مبنی سیکھنے کے دوران عملی تجربات میں حصہ لیتے ہیں، جس سے وہ سائنسی تصورات کو بہتر طور پر سمجھ پاتے ہیں۔ وہ تجرباتی ڈیزائن، ڈیٹا اکٹھا کرنے اور اس کا تجزیہ کرنے کی بنیادی مہارتیں سیکھتے ہیں، جو سائنسی خواندگی کے لئے ضروری ہیں۔

• یہ طریقہ طلباء کے تجسس کو بڑھاتا ہے اور انہیں زندگی بھر سیکھنے کی عادت پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ سوال پوچھنے، جوابات تلاش کرنے اور معلومات حاصل کرنے کی عادت ڈالتے ہیں جو کہ انہیں زندگی بھر تعلیمی اور عملی مسائل میں مدد دیتی ہے۔

انکوائری ٹریننگ کو تدریسی طریقوں میں ضم کرنے کے لیے عملی حکمت عملی

انکوائری ٹریننگ کو عملی طور پر کلاس روم میں نافذ کرنے کے لیے، اساتذہ کو مختلف حکمت عملیوں کو اپنانا پڑتا ہے تاکہ طلباء کو تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے اور سائنسی استدلال کرنے میں مدد ملے۔ کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں:

• مناسب منصوبہ بندی اور تیاری: انکوائری پر مبنی سیکھنے کے کامیاب نفاذ کے لیے، اساتذہ کو کافی وقت اور وسائل مختص کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلباء انکوائری کے تمام مراحل سے گزر سکیں۔ اس میں طلباء کے لیے تحقیقات کرنے اور نتائج پر غور کرنے کے مواقع فراہم کرنے کی منصوبہ بندی شامل ہے۔

• نصاب اور انکوائری کا توازن: انکوائری پر مبنی سیکھنے کے لیے درکار وقت کو نصاب کی ضروریات کے ساتھ متوازن کرنا چیلنجنگ ہو سکتا ہے۔ اساتذہ کو محتاط طور پر نصاب کے مواد کا احاطہ کرنے کے لیے انکوائری کی سرگرمیوں کو دیگر تدریسی طریقوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

• اساتذہ کی تربیت: انکوائری پر مبنی سیکھنے کے مؤثر نفاذ کے لیے، اساتذہ کو انکوائری کی تکنیکوں سے اچھی طرح واقف ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے اساتذہ کو تربیت دینا اور ان کی پیشہ ورانہ ترقی کو فروغ دینا اہم ہے تاکہ وہ خود اعتمادی کے ساتھ اس طریقے کو اپنا سکیں۔

- معاون اسکول ماحول: انکوائری پر مبنی سیکھنے کے لیے ایک مثبت اور معاون اسکول کا ماحول ضروری ہے۔ اس میں اساتذہ کے لیے مطلوبہ وسائل کی فراہمی، انتظامی مدد، اور اساتذہ کے درمیان تعاون کے مواقع شامل ہیں۔
- مناسب انداز قدر کے طریقے: روایتی امتحانات انکوائری کی مہارتوں کو پوری طرح سے پرکھنے میں ناکام ہو سکتے ہیں۔ اساتذہ کو ایسے طریقے اپنانے چاہئیں جو انکوائری کے پورے عمل، جیسے مشاہدہ، تجزیہ، اور عکاسی کا جائزہ لیں۔
- انداز قدر اور حکمت عملی کا انضمام: اساتذہ کو تشخیصی عمل میں مختلف حکمت عملیوں کا استعمال کرنا چاہیے، جیسے کہ مشاہدات، عکاسی، تحقیقی رپورٹس، اور پیشکشیں تاکہ طلباء کی سیکھنے کی مکمل تصویر حاصل کی جاسکے۔
- سیکھنے کی مختلف ضروریات کا خیال رکھنا: طلباء کے سیکھنے کے مختلف انداز اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے، انکوائری پر مبنی سیکھنے میں فرق کیا جانا چاہیے۔ اس میں جدوجہد کرنے والے طلباء کے لیے اضافی مدد فراہم کرنا اور جدید طلباء کے لیے چیلنجنگ سرگرمیاں شامل ہیں۔
- مشمولاتی اور قابل رسائی تدریس: یہ ضروری ہے کہ انکوائری پر مبنی سیکھنے کو تمام طلباء، بشمول معذور طلباء، کے لیے قابل رسائی بنایا جائے۔ اساتذہ کو کلاس روم میں جامعیت (inclusivity) کو یقینی بنانے کے لیے سرگرمیوں میں ترمیم کرنی چاہیے اور اگر ضروری ہو تو معاون ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا چاہیے
- انکوائری ٹریننگ ماڈل ایک مؤثر تدریسی فریم ورک ہے جو طلباء میں تجسس، تنقیدی سوچ اور سائنسی خواندگی کو فروغ دیتا ہے۔ اس ماڈل کے تحت طلباء نہ صرف مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتیں اور ثبوت پر مبنی استدلال سیکھتے ہیں، بلکہ ان کی سیکھنے کی عادات میں بھی پائیدار تبدیلی آتی ہے۔ اس ماڈل کے مؤثر نفاذ کے لیے اساتذہ کو باقاعدہ تربیت، منصوبہ بندی، اور مناسب وسائل کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام طلبہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکے

12.2.5 تدریسی ماڈلز کا تقابلی تجزیہ (Comparative Analysis of Teaching Models)

مندرجہ ذیل جدول Concept Attainment Model، Advance Organizer Model، Jurisprudential Inquiry Model اور Inquiry Training Model کی اہم خصوصیات، اطلاقات اور طاقت و کمزوریوں کا تقابلی تجزیہ فراہم کرتا ہے۔

پہلو	کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (جیروم برونر)	ایڈوانس آرگنائزر ماڈل (David Ausubel)	قانونی تحقیقاتی ماڈل (ڈونلڈ اولیور)	انکوائری ٹریننگ ماڈل (رچرڈ سوچمین)
کلیدی اصول	● تصور کی تشکیل ● مثالوں اور غیر مثالوں کا استعمال	● نئی معلومات کو پہلے کے علم سے جوڑنا	● فلسفیانہ تحقیقات ● تنقیدی فکر	● تجسس ● کافروغ

مثالیں	● مفروضے کی جانچ ● فیڈبیک میکانزم	● نمائشی اور تقابلی تنظیمیں ● تصوراتی فریم ورک	● اخلاقی استدلال ● سوالات کی تشکیل ● ڈیزائننگ تحقیقات ● نتیجہ تک پہنچنا
تدریسی حکمت عملی	● مثالیں پیش کرنا ● رہنمائی موازنہ اور متضاد ● مفروضے کی تشکیل اور جانچ کی حوصلہ افزائی کرنا	● ہدایت سے پہلے تنظیمیں کو فراہم کرنا ● خاکے، چارٹ اور خلاصے کا استعمال ● کلیدی تصورات اور تعلقات کو اجاگر کرنا	● منظم مباحثے اور مباحثے ● کیس اسٹڈی تجزیہ ● کردار سازی اور نقالی ● منصوبہ بندی کرنا اور تحقیقات کرنا ● معطیات جمع کرنا اور تجزیہ کرنا ● انکوائری کے عمل پر غور کرنا
استاد کا کردار	● سہولت کار ● مثالیں پیش کرتا ہے۔ ● موازنہ اور مفروضے کی جانچ کی رہنمائی کرتا ہے۔ ● تاثرات پیش کرتا ہے۔	● تنظیمیں کا فراہم کنندہ ● نئی معلومات کو موجودہ علم سے جوڑتا ہے۔ ● سمجھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔	● بات چیت کا سہولت کار ● اخلاقی استدلال کی رہنمائی کرتا ہے۔ ● نقطہ نظر کی کھوج کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ● تفتیش کا سہولت کار ● سوالات کی تشکیل اور تفتیش کی رہنمائی کرتا ہے۔ ● ڈیٹا تجزیہ اور عکاسی کی حمایت کرتا ہے۔
طالب علم کا کردار	● فعال شریک ● موازنہ اور مفروضے کی جانچ میں مشغول ہے۔	● فعال سیکھنے والا ● پیشگی معلومات کے ساتھ نئی معلومات کو مربوط کرتا ہے۔	● فعال شریک ● بحث و مباحثہ میں مشغول رہتا ہے۔ ● سوالات کی تشکیل کرتا ہے۔

	● تاثرات وصول کرتا ہے اور اس پر غور کرتا ہے۔ ● تصورات کو سمجھنے کے لیے منتظمین کا استعمال کرتا ہے۔ ● اخلاقی مسائل اور کیس اسٹڈیز کا تجزیہ کرتا ہے۔ ● تحقیقات کرتا ہے۔ ● نتیجہ اخذ کرتا ہے اور عکاسی کرتا ہے۔		
اپیلی کیشنز	● تصور کی تفہیم ● الفاظ کی ترقی ● تھیمز کی شناخت	● پیچیدہ مواد کی گہری سمجھ ● پڑھنے اور نظریاتی اسباق میں فہم کو بڑھاتا ہے۔ ● اخلاقی استدلال ● سماجی انصاف کے مسائل ● شہری تعلیم	● سائنسی تحقیقات ● مسئلہ حل کرنا ● تحقیقی سرگرمیاں
تدریسی نتائج	● تصورات کی وضاحت ● بہتر تنقیدی فکر ● بہتر برقرار رکھنا	● بہتر فہم ● با معنی تعلیم ● برقرار رکھنے میں اضافہ ● بہتر اخلاقی استدلال ● اہم سوچ ● فیصلہ سازی سے آگاہ کیا۔	● سائنسی خواندگی میں اضافہ ● مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت ● زندگی بھر سیکھنے کا رویہ
طائفتیں	● تصورات کی گہری تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔ ● فعال شرکت اور تنقیدی فکر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ● علمی حکمت عملیوں کے ذریعے برقراری کو بڑھاتا ہے۔	● نئی معلومات کو سابقہ علم سے جوڑ کر با معنی سیکھنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ● پیچیدہ مواد کو سمجھنے کے لیے ایک واضح فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ ● تنقیدی فکر اور اخلاقی استدلال کی مہارتوں کو تیار کرتا ہے۔ ● طلباء کو با معنی مباحثوں اور مباحثوں میں مشغول کرتا ہے۔ ● متعدد نقطہ نظر کی	● تجسس، تخلیقی صلاحیتوں اور سائنسی افکار کو فروغ دیتا ہے۔ ● بینڈ آن سیکھنے اور مسئلہ حل کرنے

		● برقرار رکھنے اور فہم کو بڑھاتا ہے۔	تلاش کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔	کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
کمزوریاں	● خلاصہ تخیل میں جدوجہد کرنے والے طلباء کے لیے چیلنجنگ ہو سکتا ہے۔ ● مثالوں اور غیر مثالوں کے محتاط انتخاب کی ضرورت ہے۔	● طلباء کو موثر استعمال کے لیے کافی پیشگی معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ● موثر منتظمین تیار کرنے میں وقت لگ سکتا ہے۔	● بڑے یا متنوع کمرہ جماعت میں انتظام کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ ● فلسفیانہ انکوائری کی سہولت کے لیے استاد کی اہم مہارت درکار ہے۔	● وسائل کی گہرائی اور وقت لینے والا ہو سکتا ہے۔ ● استاد کی طرف سے محتاط منصوبہ بندی اور سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ● ان طلباء کے لیے مشکل ہو سکتا ہے جنہیں زیادہ منظم رہنمائی کی ضرورت ہے۔

اس تقابلی تجزیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر تدریسی ماڈل میں منفرد طاقتیں اور اطلاقات ہوتے ہیں۔ کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل تصور کی وضاحت اور تنقیدی فکر کو بڑھاتا ہے، جو سائنس اور ریاضی کے لیے بنیاد ہے۔ ایڈوانس آرگنائزر ماڈل نئی معلومات کو سابقہ علم سے جوڑتا ہے، جو پیچیدہ مضامین کے لیے موزوں ہے۔ قانونی انکوائری ماڈل مباحثوں کے ذریعے اخلاقی استدلال اور تنقیدی افکار کو فروغ دیتا ہے، جو سماجی انصاف اور اخلاقیات کے لیے مفید ہے۔ انکوائری ٹریننگ ماڈل سائنسی افکار کو فروغ دیتا ہے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے، سائنس

اور پروجیکٹ پر مبنی آموزش کے لیے بہترین ہے۔ منصوبہ بندی، اساتذہ کی مہارت، اور وسائل کے انتظام کے چیلنجوں سے نمٹنا ان کی تاثیر کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے ضروری ہے۔

12.3 خلاصہ (Summary)

ہر تدریسی ماڈل تعلیمی نظریات پر مبنی ہوتا ہے جو اس کی ساخت اور طریقہ کار کا تعین کرتے ہیں۔ ان نظریات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ہر ماڈل میں استعمال کی جانے والی حکمت عملیوں اور طریقوں کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ تدریسی ماڈل مخصوص تعلیمی مقاصد کو ذہن میں رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ وہ سیکھنے کے مخصوص پہلوؤں کو بڑھانے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، جیسے تنقیدی سوچ، تصوراتی تفہیم، یا اخلاقی استدلال۔ ہر ماڈل کے مطلوبہ مقصد کو پہچاننا سیکھنے کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ان کو مؤثر طریقے سے لاگو کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ہر ماڈل میں اساتذہ اور طلباء کے کردار اور ذمہ داریوں کی واضح وضاحت کی گئی ہے۔ یہ کردار براہ راست ہدایت سے لے کر سہولت فراہم کرنے تک اور غیر فعال استقبال سے لے کر فعال مشغولیت تک ہیں۔ ایک مؤثر اور متحرک تعلیمی ماحول کو فروغ دینے کے لیے واضح طور پر بیان کردہ کردار بہت اہم ہیں۔

تدریسی ماڈل کے کامیاب نفاذ کے لیے ایک حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے جس میں منصوبہ بندی، موافقت اور عکاسی شامل ہو۔ اساتذہ کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ان ماڈل کو ان کے تدریسی انداز کی تکمیل اور اپنے طلباء کی منفرد ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کس طرح بہترین طریقے سے استعمال کیا جائے۔ تشخیص تمام تدریسی ماڈل کے لیے لازمی ہے۔ مؤثر ماڈل میں طلباء کی پیشرفت اور ہدایات کی تاثیر کا اندازہ لگانے کے لیے ابتدائی اور خلاصہ دونوں تشخیصات شامل ہوتے ہیں۔ مسلسل تشخیص اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ تدریسی مقاصد پورے ہو رہے ہیں اور بہتری کے لیے ضروری رائے فراہم کرتا ہے۔

قائم کردہ تدریسی ماڈل کی ایک طاقت ان کی موافقت ہے۔ اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے طلباء کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ان ماڈل میں ترمیم کریں، بشمول سیکھنے کے انداز، فکری صلاحیتوں، اور ثقافتی پس منظر میں فرق۔ مختلف تدریسی ماڈل کے ساتھ مشغول ہونا اساتذہ کو پیشہ ورانہ ترقی کا راستہ فراہم کرتا ہے۔ یہ ماڈل اساتذہ کے لیے تدریسی حکمت عملیوں کے بارے میں ان کی سمجھ کو گہرا کرنے اور ان کے تدریسی طریقوں کو بہتر بنانے کے لیے آلات کے طور پر کام کرتے ہیں۔ مختلف تدریسی ماڈل سے اخذ کردہ متنوع تدریسی حکمت عملی طلباء کی مصروفیت اور حوصلہ افزائی کو نمایاں طور پر بڑھا سکتی ہے۔ فعال سیکھنے کی تکنیک، جیسے کہ مسائل کو حل کرنے کے کام، گروپ ڈسکشنز، اور ہیڈ آن پروجیکٹس، خاص طور پر طلباء کی دلچسپی اور شرکت کی اعلیٰ سطح کو برقرار رکھنے میں مؤثر ہیں۔

اساتذہ کے لیے اپنی تدریسی حکمت عملیوں کا جائزہ لینے اور ان کو بڑھانے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر تدریسی ماڈل میں عکاسی مشق کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ عکاسی کے ذریعے، اساتذہ طلباء کی تعلیم پر اپنی ہدایات کے اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اس کے مطابق اپنے تدریسی انداز کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے باخبر فیصلے کر سکتے ہیں۔ تدریسی ماڈل کو استعمال کرنے کا حتمی مقصد سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنانا

ہے۔ ایسی حکمت عملیوں کو بروئے کار لا کر جو تحقیق کی حمایت یافتہ ہیں اور واضح تعلیمی اہداف کے ساتھ منسلک ہیں، معلمین طالب علم کی سمجھ، برقرار رکھنے اور علم کے اطلاق کو بڑھا سکتے ہیں۔

12.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- اس یونٹ کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو گئے ہیں کہ
- طلباء کانسیپٹ لٹیننٹ ماڈل، ایڈوانس آرگنائزر ماڈل، جور سپر ڈینشنل انکوائری ماڈل، اور انکوائری ٹریننگ ماڈل کے اصولوں اور نظریاتی بنیادوں کی واضح سمجھ کا مظاہرہ کر سکیں۔
- طلباء کانسیپٹ لٹیننٹ ماڈل، ایڈوانس آرگنائزر ماڈل، جور سپر ڈینشنل انکوائری ماڈل، اور انکوائری ٹریننگ ماڈل کے اصولوں کو شامل کرتے ہوئے مؤثر سبق کے منصوبے بنا سکیں، جو مخصوص تعلیمی اہداف اور طلباء کی ضروریات کے مطابق ہوں گے۔
- طلباء مختلف تدریسی ماڈلز کی مضبوطیوں اور کمزوریوں کا تنقیدی تجزیہ کر سکیں، اور ان کی مؤثریت کی مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں مضبوطی سے حمایت شدہ تجزیے فراہم کر سکیں۔
- طلباء مختلف تدریسی ماڈلز کا استعمال کرتے ہوئے تخلیقی تدریسی سیشنز کا انعقاد کر سکیں، اور عملی تدریسی منظر ناموں میں نظریاتی علم کو عملی طور پر لاگو کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- طلباء تدریسی ماڈلز کی مؤثریت کو جانچنے کے لئے جائزہ کے آلات تیار اور نافذ کر سکیں، اور معیاری اور مقداری ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کے سیکھنے کے نتائج کا جائزہ لے سکیں۔
- طلباء عکاس عمل میں مشغول ہوں کر سکیں، اور اظہار کر سکیں کہ مطالعہ کردہ تدریسی ماڈل ان کی تدریسی حکمت عملیوں اور پیشہ ورانہ ترقی کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں۔
- طلباء جامع سبق کے منصوبے تیار اور پیش کر سکیں جو متعدد تدریسی ماڈلز کو مربوط کریں گے، اور مختلف طلباء کی سیکھنے کی ضروریات کے مطابق ڈھلنے اور جواب دینے کی صلاحیت کا مظاہرہ کر سکیں۔

12.5 فرہنگ (Glossary)

نظریاتی بنیادیں (Theoretical Foundations)	بنیادی تعلیمی نظریات جو تدریسی ماڈل کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، یہ بتاتے ہیں کہ کیوں اور کیسے مخصوص تدریسی حکمت عملی اور تکنیکیں مؤثر ہیں۔
تدریسی حکمت عملی (Instructional Strategies)	سیکھنے کی سہولت کے لیے تدریس میں استعمال ہونے والی مخصوص تکنیکیں، طریقے، اور نقطہ نظر، جیسے کہ گائیڈڈ بات چیت، سرگرمیوں پر ہاتھ، یا منظم پوچھ گچھ۔

طالب علم مرکز تعلیم (Student Centered Learning)	ایک تعلیمی نقطہ نظر جو طالب علم کی انجمنی اور خود مختاری پر زور دیتا ہے، جہاں سیکھنے کے تجربات انفرادی طلباء کی ضروریات کے مطابق ہوتے ہیں اور فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔
استاد کی ہدایت کی ہدایت (Teacher Directed Instruction)	تعلیم کا ایک روایتی ماڈل جہاں استاد سیکھنے کے ماحول، مواد کی ترسیل، اور رفتار کو کنٹرول کرتا ہے، جس میں اکثر لیکچرز اور براہ راست ہدایات شامل ہوتی ہیں۔
تشکیلی تشخیص (Formative Assessment)	تدریس کے دوران طلباء کی سیکھنے کی پیشرفت پر نظر رکھنے کے لیے جاری جائزوں کا استعمال کیا جاتا ہے، جو اساتذہ کو تدریسی طریقوں کو ایڈجسٹ کرنے اور طلباء کو ان کی سمجھ اور مہارت کو بہتر بنانے کے لیے فیڈبک فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے۔
تمیمی تشخیص (Summative Assessment)	پہلے سے طے شدہ مقاصد کے خلاف طلباء کے سیکھنے کے نتائج کی پیمائش کرنے کے لیے تدریسی یونٹ کے آخر میں ہونے والی تشخیصات، جو اکثر درجہ بندی کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔
عکاسی کی مشق (Reflective Practice)	وہ عمل جس کے ذریعے اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں اور فیصلوں کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں تاکہ ان کی تاثیر کو مسلسل بڑھایا جاسکے اور طالب علم کی ضروریات کے مطابق ہو سکے۔
علمی بوجھ (Cognitive Load)	سیکھنے کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے علمی بوجھ کو منظم کرنے کے لیے تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ، ورکنگ میموری میں استعمال کی جا رہی ذہنی کوششوں کی مقدار۔
تفریق شدہ ہدایات (Differentiated Instructions)	ایک ایسا نقطہ نظر جہاں اساتذہ اپنے تدریسی طریقوں، وسائل اور اسائنمنٹس کو ایک ہی کلاس روم میں طالب علم کی مختلف تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایڈجسٹ کرتے ہیں۔
تدریسی طرز عمل (Pedagogical Practices)	تدریس کا فن اور سائنس؛ وہ طریقے اور حکمت عملی جو اساتذہ سیکھنے کی سہولت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
پیشہ ورانہ ترقی (Professional Development)	مسلسل تربیت اور تعلیم جس سے اساتذہ اپنی مہارتوں اور علم کو بہتر بنانے کے لیے گزرتے ہیں، تعلیمی تحقیق اور طرز عمل کے ساتھ موجود رہتے ہیں۔
اخلاقی استدلال (Ethical Reasoning)	کسی دی گئی صورتحال میں اخلاقی طور پر صحیح یا غلط کیا ہے اس کا جائزہ لینے کا عمل، اکثر مختلف اخلاقی اصولوں اور فریم ورک پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

تقصیدی سوچ کو متحرک کرنے اور خیالات اور بنیادی مفروضوں کو نکالنے کے لیے سوالات پوچھنے اور جواب دینے پر مبنی افراد کے درمیان تعاون پر مبنی بحثی مکالمے کی ایک شکل۔	سقراطی طریقہ (Socratic Method)
پیشین گوئیاں یا مفروضے بنانے اور پھر تجربات یا مشاہدات کے ذریعے ان کی جانچ کرنے کا عمل یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا وہ درست ہیں یا نہیں۔	مفروضے کا امتحان (Hypothesis Testing)
تعلیم کے لیے ایک متحرک اور طالب علم پر مبنی نقطہ نظر جہاں طلبہ محض استاد کی بات سننے کے بجائے براہ راست تجربہ میں مشغول ہو کر سیکھتے ہیں۔	انکوائری پر مبنی سیکھنا (Inquiry Based Learning)

12.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1- تدریس کا کون سا ماڈل جیروم برونر کے علمی تعلیم کے نظریات پر مبنی ہے؟
(a) ایڈوانس آرگنائزنگ ماڈل (b) انکوائری ٹریننگ ماڈل (c) کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (d) قانونی تحقیقاتی ماڈل
- 2- ایڈوانس آرگنائزنگ ماڈل کا بنیادی مقصد کیا ہے؟
(a) طلباء کو مباحثوں میں شامل کرنا (b) پیشگی معلومات کے ساتھ نئی معلومات کو ملانا
(c) اخلاقی استدلال کو فروغ دینا (d) ہینڈ آن تجربات کی سہولت کے لیے
- 3- کون سا ماڈل مباحثوں کے ذریعے اخلاقی استدلال اور تقصیدی سوچ پر توجہ دیتا ہے؟
(a) انکوائری ٹریننگ ماڈل (b) کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (c) قانونی تحقیقاتی ماڈل (d) ایڈوانس آرگنائزنگ ماڈل
- 4- انکوائری ٹریننگ ماڈل میں، انکوائری کے عمل کا ابتدائی مرحلہ کیا ہے؟
(a) ڈیٹا اکٹھا کرنا (b) ایک مفروضہ وضع کرنا
(c) ایک پریشان کن صورت حال پیش کرنا (d) تجربات کرنا
- 5- تحقیق اور مسائل کے حل پر زور دینے کی وجہ سے سائنس کی تعلیم میں کون سا تدریسی ماڈل خاص طور پر موثر ہے؟
(a) ایڈوانس آرگنائزنگ ماڈل (b) انکوائری ٹریننگ ماڈل (c) کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (d) قانونی تحقیقاتی ماڈل
- 6- ایڈوانس آرگنائزنگ ماڈل فہم کو بڑھانے کے لیے کیا استعمال کرتا ہے؟

(a) ساختی مباحث (b) ہینڈ آن تجربات (c) ہدایات سے پہلے علمی (d) مفروضے کی جانچ
آلات

- 7- کون سا ماڈل تصورات کو واضح کرنے کے لیے مثالوں اور غیر مثالوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؟
(a) قانونی تحقیقاتی ماڈل (b) انکوائری ٹریننگ ماڈل (c) کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل (d) ایڈوانس آرگنائزر ماڈل
- 8- مندرجہ ذیل میں سے کون سا قانونی تحقیقاتی ماڈل کا کلیدی جزو ہے؟
(a) سائنسی استدلال (b) تصوراتی منتظمین (c) فلسفیانہ تحقیقات (d) علمی سہاروں
- 9- انکوائری ٹریننگ ماڈل مندرجہ ذیل میں سے کس پر زور دیتا ہے؟
(a) طلباء پر مبنی تعلیم (b) اساتذہ کی ہدایت (c) حقائق کی یادداشت (d) غیر فعال سیکھنا
- 10- ایڈوانس آرگنائزر ماڈل کے مؤثر استعمال کی ضرورت ہے:
(a) طالب علم کو پیشگی علم (b) تکنیکی آلات کا خصوصی استعمال
(c) تشخیص کی کسی بھی شکل سے گریز (d) صرف تجربی تصورات پر توجہ دیں۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل میں استاد کے کردار کی وضاحت کریں۔
- 2- وضاحت کریں کہ ایڈوانس آرگنائزر ماڈل طالب علموں کے لیے علمی بوجھ کو کم کرنے میں کس طرح مدد کرتا ہے۔
- 3- انکوائری ٹریننگ ماڈل کے اہم اجزاء کیا ہیں؟
- 4- سماجی علوم میں قانونی تحقیقاتی ماڈل کے استعمال کے دو فوائد کی نشاندہی کریں۔
- 5- ایڈوانس آرگنائزر ماڈل سیکھنے کو بڑھانے کے لیے پیشگی معلومات کا استعمال کیسے کرتا ہے؟
- 6- کلاس روم کی ترتیب میں انکوائری ٹریننگ ماڈل کو لاگو کرنے میں شامل اقدامات کا خاکہ بنائیں۔
- 7- کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل میں فیڈبک میکانزم کی کیا اہمیت ہے؟
- 8- بیان کریں کہ ایک استاد موجودہ سماجی مسئلے کو حل کرنے کے لیے قانونی تحقیقاتی ماڈل کا استعمال کیسے کر سکتا ہے۔
- 9- کنسپٹ اٹینمنٹ ماڈل میں مفروضے کی جانچ کے عمل کی وضاحت کریں۔
- 10- انکوائری ٹریننگ ماڈل میں طالب علم کے سوالات کے کردار پر بحث کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- کانسیپٹ، ایٹینمنٹ ماڈل اور ایڈوانس آرگنائزر ماڈل کے تدریس اور سیکھنے کے نقطہ نظر کے حوالے سے موازنہ اور تضاد بیان کریں۔ ان سیاق و سباق پر بحث کریں جن میں ہر ماڈل زیادہ مؤثر ہو گا۔
- 2- جو سپر ڈینشل انکوائری ماڈل کس طرح عالمی سیاق و سباق میں اخلاقی مسائل کی تفہیم کو بڑھا سکتا ہے، اس پر بات کریں۔ اس ماڈل کو ہائی اسکول کے نصاب میں استعمال کرنے کی مثالیں فراہم کریں۔
- 3- سائنس کے نصاب میں انکوائری ٹریننگ ماڈل کو شامل کرنے کے عمل اور تعلیمی فوائد کی وضاحت کریں۔ اس ماڈل کے ذریعے سائنسی خواندگی اور تنقیدی سوچ کو کیسے فروغ دیا جاتا ہے، مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔
- 4- مڈل اسکول کے تعلیمی سال میں متعدد تدریسی ماڈلز کے استعمال کی موثریت کا جائزہ لیں۔ طلباء کی مشغولیت، سیکھنے کے نتائج، اور استاد کی موافقت جیسے عوامل پر غور کریں۔
- 5- طلباء کی ضروریات اور تعلیمی اہداف کی بنیاد پر مناسب تدریسی ماڈل کے انتخاب کی اہمیت کی وضاحت کریں۔ ایسے منظر نامے فراہم کریں جہاں غلط ماڈل کا انتخاب سیکھنے کے نتائج پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

1- (c) کنسیپٹ ایٹینمنٹ ماڈل۔	2- (b) پیشگی معلومات کے ساتھ نئی معلومات کو ملانا۔
3- (c) قانونی تحقیقاتی ماڈل۔	4- (c) ایک پریشان کن صورتحال پیش کرنا
5- (b) انکوائری ٹریننگ ماڈل	6- (b) ہدایات سے پہلے علمی آلات
7- (c) کنسیپٹ ایٹینمنٹ ماڈل	8- (c) فلسفیانہ تحقیقات
9- (c) طلباء پر مبنی تعلیم	10- (c) طالب علم کو پیشگی علم۔

تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials) 12.7

- Aggarwal, J. C. (2014). *Educational psychology*. Vikas Publishing House.
- Chauhan, S. S. (1985). *Principles and techniques of teaching*. Vikas Publishing House.
- Kochhar, S. K. (1997). *Teaching of science*. Sterling Publishers.
- Lal, M. (2005). *Models of teaching*. APH Publishing Corporation.
- Lulla, B. P., & Malhotra, S. L. (1981). *Educational theories and modern practices*. Sterling Publishers.
- Mangal, S. K., & Mangal, U. (2019). *Teaching of mathematics*. PHI Learning Pvt. Ltd.

- Mohan, R. (2007). *Innovative science teaching*. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Pathak, R. P. (2012). *Teaching of social studies*. Pearson Education India.
- Sampath, K., Pannirselvam, A., & Santhanam, S. (1981). *Educational technology and management*. Sterling Publishers.
- Sharma, T. C. (2004). *Modern methods of teaching*. Sarup & Sons.

اکائی 13- تدریس بطور ایک پیشہ

(Teaching as a Profession)*

اکائی کے اجزاء

تمہید (Introduction)	13.0
مقاصد (Objectives)	13.1
تدریس بطور ایک پیشہ (Teaching as a Profession)	13.2
معلم کا رول اور کردار (Role and Functions of a Teacher)	13.3
معلم کے لیے درکار صلاحیت و مہارت اور قابلیت (Skills and Abilities required for a Teacher)	13.4
اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی (Professional Development of Teachers)	13.5
13.5.1 معلم کے پیشہ ورانہ ترقی کی اہمیت و افادیت	
(The Importance and Usefulness of Teachers' Professional Development)	
معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل	13.6
(Factors Influencing Teachers' Professional Development)	
13.6.1 ذاتی عوامل (Personal Factor)	
13.6.2 موقعتاتی عوامل (Contextual Factor)	
خلاصہ (Summary)	13.7
اكتسابی نتائج (Learning Outcomes)	13.8
فرہنگ (Glossary)	13.9
نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)	13.10
تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)	13.11

* Dr. Mohd Bahaiddin, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

تعلیم کا شعبہ ایک متحرک اور کثیر جہتی ڈومین ہے جو افراد کی فکری، سماجی اور جذباتی ترقی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس تبدیلی کے عمل کے مرکز میں ایک استاد کی شخصیت ہے، جس کا اثر کلاس روم کی دیواروں سے بہت آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ یونٹ بطور پیشہ تدریس کے بنیادی پہلوؤں، اس کے پیچیدہ کرداروں، مؤثر تدریس کے لیے درکار ضروری مہارتوں اور قابلیتوں، اور پیشہ ورانہ طرز عمل کی رہنمائی کرنے والے اخلاقی تقاضوں کے مطالعے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں یہ یونٹ اساتذہ کی ترقی کے تصور کو بیان کرتا ہے، ذاتی اور متعلقہ عوامل سے بحث کرتی ہے جو اساتذہ کے مسلسل ارتقا کو متاثر کرتے ہیں۔ ان اہم جہتوں کا جائزہ لے کر، ہم نہ صرف تدریس کے فن اور سائنس کو بلکہ سیکھنے والوں کی مجموعی ترقی پر اس کے گہرے اثرات کو سمجھنے کے لیے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ مزید یہ خواہشمند اساتذہ کے لیے ایک مکمل اور اثر انگیز پیشہ ورانہ سفر شروع کرنے کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے۔

مقاصد (Objectives)

13.1

- اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- تدریس بطور پیشہ کے تصور کو سمجھ سکیں۔
- معلم کے مختلف کردار اور رول کو کا کا جائزہ لے سکیں۔
- مؤثر تدریس کے لیے درکار مہارت اور استعداد کی شناخت کر سکیں۔
- تدریسی میدان میں پیشہ ورانہ طرز عمل کی رہنمائی کرنے والے اخلاقی تحفظات اور معیارات کا تجزیہ کر سکیں۔
- معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کے تصور اور اس کے کثیر جہتی نوعیت کو سمجھ سکیں۔
- معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے ذاتی اور متعلقہ عوامل کی نشاندہی کر سکیں۔

تدریس بطور پیشہ (Teaching as a Profession)

13.2

تدریس ایک عظیم پیشہ کے طور پر اس حصے میں، ہم ایک ممتاز اور قابل احترام پیشہ کے طور پر تدریس کے تصوراتی دائرے کا جائزہ لینگے۔ تدریس محض ایک روزگار کا ایک ذریعہ نہیں ہے بلکہ ایک متبرک تصور کی جاتی ہے۔ پیشہ ہے جس میں آموزگار کی فکری اور کردار سازی کے لیے گہری وابستگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک پیشے کے طور پر تدریس آموزگار میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک وقف اور منظم انداز پر مشتمل ہے، جس میں افراد کو علم و ہنر اور اقدار کی فراہمی شامل ہے۔ اس میں معلومات کی ترسیل سے آگے بڑھ کر فکری، جذباتی اور سماجی نشوونما کو فروغ دینے کے لیے سیکھنے والوں کی ہمہ جہت ترقی کا عزم شامل ہے۔ تدریس ایک پیشہ کے طور پر بہت وسیع اور اہمیت کا حامل ہے۔ تدریسی عمل میں آموزگار کے فروغ کے لیے عزم شامل ہے۔ جس میں مستقبل کی نسلوں کی تشکیل میں معلم کا کردار

نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔ مؤثر تدریس تب ہی ممکن ہے جب استاد مناسب طریقوں اور حکمت عملیوں کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کو مواد مضمون کو سمجھانے میں مدد فراہم کرے اور اور نتیجتاً طلبہ کو کامیابی و کامرانی حاصل ہو۔

مندرجہ ذیل کلیدی عناصر تدریس کو بطور پیشہ متعارف کراتا ہے۔

- تجربہ اور تخصص: معلم کو اپنے مضامین کے شعبوں اور تدریسی طریقوں میں خصوصی علم حاصل ہوتا ہے جو تعلیم و تربیت اور تجربے کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔
 - اخلاقی معیارات: معلم اخلاقی معیارات اور پیشہ ورانہ ضابطوں کی پابند ہوتے ہیں۔ وہ دیانتداری اور پیشہ ورانہ مہارت کو برقرار رکھتے ہوئے طلبہ کی فلاح و بہبود اور ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کو ترجیح دیتے ہیں۔
 - مسلسل سیکھنا: تدریس ایک متحرک پیشہ ہے جو مسلسل سیکھنے اور پیشہ ورانہ ترقی کو ضروری سمجھتا ہے۔ اساتذہ اپنے شعبے میں ہونے والی ترقی کے بارے میں اپ ڈیٹ رہتے ہیں اور اپنے تدریسی سرگرمی میں جدید تدریسی طریقوں کو شامل کرتے ہیں۔
 - طلبہ کی ترقی کی ذمہ داری: اساتذہ طلبہ کی فکری، سماجی اور جذباتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ سیکھنے کا ایک سازگار ماحول پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں جو تجسس، تنقیدی سوچ اور اکتساب سے محبت کو فروغ دیتے ہیں۔
 - خدمت پر مرکوز: تدریس کو اکثر خدمت پر مبنی پیشہ سمجھا جاتا ہے جہاں اساتذہ تعلیم کے ذریعے افراد کو باختیار بنا کر معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار نبھاتے ہیں۔
 - مساوات اور شمولیت کا عزم: اساتذہ ایک جامع اور مساوی تعلیمی ماحول پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہیں جو طلبہ کی متنوع ضروریات کو پورا کرتا ہے، اور ہر ایک کے لیے اپنے تعلق کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔
 - پروفیشنل کمیونٹی: اساتذہ اکثر پیشہ ورانہ کمیونٹی میں مشغول ہوتے ہیں، ساتھیوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، پیشہ ورانہ تنظیموں میں حصہ لیتے ہیں، اور تعلیم کے معیار کو بڑھانے کے لیے بہترین طریقوں کے ذریعہ اشتراک کرتے ہیں۔
- خلاصہ یہ کہ ایک پیشے کے طور پر تدریس میں سماجی تناظر میں افراد کی نشوونما اور ترقی کو فروغ دینے کے بنیادی مقصد کے ساتھ حوصلہ افزائی، رہنمائی اور تعلیم دینے کی دعوت شامل ہے۔

معلم کا کردار اور فرائض (Role and Functions of a Teacher)

13.3

کوٹھاری کمیشن (1964-66) نے کہا تھا کہ "ہندوستان کی تقدیر اس کے کمرہ جماعت میں تخلیق ہو رہی ہے"۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب روایتی کلاس روم کی تدریس سے آگے بڑھ کر تعلیم کے میدان میں اساتذہ کثیر جہتی رول اور مختلف کردار نبھائیں۔ مندرجہ ذیل میں ہم ان مختلف اور اہم ذمہ داریوں کی کا تجزیہ کر رہے ہیں جو اساتذہ ایک تعلیمی ماحول میں انجام دیتے ہیں۔

آموزش کا تسہیل کار (Facilitator of Learning): اساتذہ ایک تسہیل کار کے طور پر اسباق کی پرکشش منصوبہ بندی کے ذریعہ اکتسابی عمل کی رہنمائی کرتے ہیں، تجسس کو فروغ دیتے ہیں اور فعال شرکت اور تنقیدی سوچ کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتے ہیں۔

علم کی منتقلی کرنے والا (Knowledge Transmitter): موضوع سے متعلق علم کی ترسیل ایک معلم کے بنیادی کرداروں میں سے ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کو یقینی بنانا کہ طلبہ نصاب کی بنیادی سمجھ حاصل کریں۔

سرپرست اور رہنما (Mentor and Guide): معلم ایک سرپرست اور رہنما کا کردار بھی بخوبی نبھاتے ہیں۔ یہ طلبہ کو رہنمائی اور مدد فراہم کرتے ہیں۔ مزید برآں طلبہ کو درپیش تعلیمی مسائل سے نبرد آزما ہونے میں ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ بلاشبہ ایک استاد طلبہ کی شخصیت اور کیریئر کی ترقی کے لیے مشعل راہ بھی ہے۔

کلاس روم مینیجر: اساتذہ موثر ناظم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ ایک مثبت اور منظم تعلیمی ماحول کو قائم رکھتے ہیں۔ اس میں نظم و ضبط کا نفاذ، وسائل کا نظم و نسق اور تمام طلبہ کے لیے ایک محفوظ اور شاملاتی ماحول کو یقینی بنانا شامل ہے۔

ناظم امتحان اور تعین قدر کرنے والا: اساتذہ طالب علم کے نشوونما کی پیماؤں کرتے ہیں۔ طلبہ کے تعلیمی پیشرفت کا اندازہ لگانے کے ساتھ ساتھ ایک معلم احتساب کی منصوبہ بندی، اس کا نظم و نسق اور تعمیری تاثرات فراہم کرتے ہیں۔

نصاب تیار کرنے والا: اساتذہ نصاب کو تیار کرنے اور اس کی منصوبہ بندی کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ وہ کوشاں رہتے ہیں کہ تعلیمی مواد اکتسابی مقاصد کے ہم آہنگ، سماجی ضروریات کو پورا کرنے والا اور متعلقہ شعبوں میں فروغ کا ضامن ہو۔

تنقیدی افکار فروغ کرنے والا: اساتذہ طلبہ میں تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دیتے ہیں۔ جس کے لئے وہ طلبہ کو معلومات کا تجزیہ کرنے، مفروضات کی تفتیش کرنے اور علم سے متعلق دانشمندانہ نقطہ نظر رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

مشمولاتی تخلیق کار: اس تنوع کے عہد میں شاملاتی ماحول کے فروغ میں اساتذہ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ تنوع کا جشن منانے میں یقین رکھتے ہیں اور اکتساب کے مختلف انداز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اساتذہ ہر طالب علم کے لیے اپنے تئیں تعلق کے احساس کو فروغ دیتے ہیں۔

لواحقین کے ساتھ تعاون کرنے والا: اساتذہ والدین، منتظمین اور دیگر اراکین اور متعلقہ افراد کے ساتھ باہمی تعاون پر مبنی تعلیمی ماحولیاتی نظام کی تشکیل دیتے ہیں۔ یہ تعاون طلبہ کے مجموعی تعلیمی تجربے میں اضافہ کرتا ہے۔

تاعمر آموزگار: اساتذہ تاعمر سیکھنے کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے علم کو مسلسل اپڈیٹ کرتے رہتے ہیں۔ اساتذہ نئے طریقہ کار و تدابیر کو اپناتے رہتے ہیں اور تعلیمی ارتقاء سے باخبر رہتے ہیں۔

مندرجہ بالا خدمات اور کردار کے سبب اساتذہ تعلیمی نشوونما کے لیے جزائینفک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اساتذہ طلبہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور سماجی تانے بانے کا خیال رکھتے ہوئے تعلیمی اہداف کو وسیع کرنے میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔

13.4 معلم کے لیے درکار صلاحیت و مہارت اور قابلیت (Skills and Abilities required for a Teacher)

درس و تدریس کوئی آسان کام نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے۔ درس و تدریس ایک فن ہے جس کے لیے مختلف صلاحیت اور مہارتیں درکار ہیں۔ ایک موثر تدریس کے لیے علم اور مواد مضمون پر عبور حاصل ہونے کے علاوہ مختلف مہارتوں اور صلاحیتوں پر دسترس ہونا لازم ہے۔ یونٹ کے ایک چھوٹے حصے میں اساتذہ کے لیے درکار تمام مہارتوں کا احاطہ کرنا ناممکن ہے مگر درج ذیل میں چند اہم اور ضروری مہارتوں کو پیش کیا جا رہا ہے جو جدید دور کے تقاضوں کے مد نظر نظر ترقی پذیر تعلیم کے لیے ضروری ہے۔

مواد مضمون میں مہارت: ایک معلم کی اہم ترین تعلیمین مہارتوں میں سے یہ ہے کہ اسے مواد مضمون پر دسترس حاصل ہو۔ اور اپنے مضمون سے متعلق معلومات اور نئے نئے انکشافات سے واقف ہو۔ تاکہ وہ طلبہ کو حسب ضرورت تدریس سے متعلق معلومات فراہم کر سکیں۔

کلاس روم مینجمنٹ: اس مہارت سے مراد نظم و ضبط برقرار رکھنا، اکتساب کے لیے ایک مثبت ماحول پیدا کرنا اور طلبہ کو تعلیمی سرگرمی میں مشغول کرنا ہے۔ اور ان کے لیے موثر حکمت عملیوں کی فہم اور اس پر عمل درآمد ہونا ضروری ہے۔

ترسیل کی مہارت (Communication Skills): اس سے مراد زبانی اور غیر زبانی مواصلات میں مہارت ہے۔ تاکہ معلومات کو واضح طور پر بہم پہنچایا جاسکے، تفہیم کو آسان بنایا جاسکے اور معلم و متعلم کے مابین مثبت تعلقات کو فروغ ملے۔

درس و تدریس میں ٹیکنالوجی کی شمولیت: ایک معلم میں یہ قابلیت ہونی چاہیے کہ وہ ٹیکنالوجی اور ان کے آلات کو تدریسی عمل میں شامل کر سکے، ڈیجیٹل خواندگی کو فروغ دے سکے اور ملٹی میڈیا وسائل کے ذریعے اکتسابی تجربات کو فروغ دے سکے۔ عہد حاضر میں ٹیکنالوجی کی اہمیت کا ہم انکار نہیں کر سکتے۔ بایں وجہ ایک استاد کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا استاد کو تعلیمی ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا بخوبی آنا چاہیے۔

مطابقت اور لچک (Adaptability and Flexibility): اس سے مراد تدریسی عمل میں طلبہ کے سیکھنے کے مختلف انداز کو ہم آہنگ کرنے، طلبہ کی انفرادی ضروریات کو پورا کرنے اور تعلیمی ماحول میں غیر متوقع مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے مختلف طریقہ تدریس کو اپنانا ہے۔

باہمی تعاون اور ٹیم ورک کی مہارتیں: تعلیمی ماحول کے فروخت کے لیے شریک کار منتظمین اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے بہترین طریقے سے تعاون کرنا ایک اہم مہارت ہے۔

تخلیق اور اختراع (Creativity and Innovation): درس و تدریس کے لیے ایک تخلیقی اور اختراعی صلاحیت کا مالک ہونا بہت ضروری ہے۔ تاکہ حسب ضرورت تدریس کے لیے نئے نئے طریقے، بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مناسب لائحہ عمل اور عمدہ منصوبہ سبق تیار کر سکے۔

جذباتی پختگی / ذہانت: اس سے مراد ایک معلم کا اپنے اور دوسروں کے جذبات سے آگاہی، اسے سمجھنے، اس سے منظم کرنا اور حسب ضرورت اس کا اظہار کرنے کی قابلیت ہے۔

تعیین قدر کی مہارت: درس و تدریس اور تعلیم و تعلم میں اصلاح اور ترقی کے لیے تعین قدر اور تعمیری تاثرات غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا ایک معلم کو چاہیے کہ وہ احتساب کے مختلف طریقے، آلات اور ڈیزائن سے واقف ہو۔ اور انہیں تعمیری فیڈبیک مہیا کرے۔ یہ وہ اہم مہارتیں ہیں جن کے حصول اور استعمال کے ذریعہ ایک استاد اپنے کلاس روم میں اپنی تاثیر بڑھا سکتے ہیں اور طلبہ کے سیکھنے کی صلاحیت کو بڑھانے میں با معنی و نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

13.5 اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی (Professional Development of Teachers)

اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی تدریسی عمل کے دوران علم و ہنر اور مہارت کو فروغ دینے کے لیے ان تمام پروگرام اور سرگرمیوں پر مشتمل ہے جو اساتذہ مختلف مقامات پر انجام دیتے ہیں۔ اس عہد میں حصول علم کے مختلف ذرائع ہیں اور طلبہ ان ذرائع سے مستفید ہو رہے ہیں۔ طلبہ کی صحیح رہنمائی اور انہیں ضروری تعلیم دینے کے لیے لازم ہے کہ معلم بدلتے زمانے کے ساتھ خود کو بدلیں۔ معلم کے اسی مثبت بدلاؤ کو پیشہ ورانہ فروغ یا ترقی کہا جاتا ہے۔ ایک استاد کو عہد حاضر کے ضروریات کے پیش نظر طلبہ کے نشوونما کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی ایک متحرک اور مسلسل چلنے والا سفر ہے جو کہ ابتدائی دور کی تربیت اور سند یافتہ ہونے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جس میں اکتساب ایک لگاتار چلنے والا عمل ہے اور معلم جدید طریقہ تدریس میں مہارت اور آئی سی ٹی پر مبنی تعلیم و تربیت کے ہنر کو سیکھتے رہتے ہیں۔

معلم کے پیشہ ورانہ ترقی میں استاد کے علم و ہنر کے فروغ کے لیے غور و فکر، اکتساب اور سرگرمی کا ایک مسلسل عمل شامل ہے۔ جس سے معلم کی شخصیت اور طریقہ تدریس میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور نتیجتاً اس سے طلبہ کے اکتسابی عمل پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کا مقصد ایک جامع دستور العمل کو اپنا کر معلم کی شخصیت کو سنوارنا اور ان کے معمولات و برتاؤ کو بہتر سے بہتر بنانا ہے۔ یہ ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے جو ایک معلم کے تا عمر تدریسی عمل کی ترقی کی حمایت کرتا ہے۔

13.5.1 معلم کے پیشہ ورانہ ترقی کی اہمیت و افادیت (The Importance and Usefulness of Teachers Professional Development)

❖ معلم بطور آموزگار: چونکہ ایک معلم کی حیثیت خود ایک آموزگار کی ہے۔ لہذا اسے اپنی پیشہ ورانہ صلاحیت اور قابلیت کو فروغ دیتے رہنا چاہیے۔ Dylan William نے اساتذہ کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد کہا ہے کہ ہر استاد کو بہتر سے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے نہیں کہ وہ اچھے نہیں ہیں بلکہ اس لیے کہ وہ اور بھی بہتر ہو سکتے ہیں۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کا بھی مقصد معلم کو بہتر سے بہتر بنانا ہے۔

❖ طلبہ پر اساتذہ کا اثر: تحقیقات اس بات کی شاہد ہیں کہ اساتذہ کی شخصیت، ان کے اندازِ تکلم، طریقہ تدریس اور تعامل کا اثر طلبہ کی شخصیت اور نشوونما پر پڑتا ہے۔ ہم اس بات کا ماقبل ذکر کر چکے ہیں کہ اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی سے ان کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے اور نتیجتاً طلبہ کی کامیابی میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔

❖ اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور تحریک میں اضافہ: ایک معلم پیشہ ورانہ ترقی کے پیش نظر مختلف سرگرمیوں اور پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ جس سے ان کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات وہ ان صلاحیت اور مہارت پر عبور حاصل کر لیتے ہیں جس میں یا تو پہلے کمزور تھے یا پھر ان کے دسترس میں نہیں تھا۔ اس سے معلم کو داخلی طور پر تحریک و ترغیب ملتی ہے۔ "جب اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی پر خود مختاری حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ملازمت سے ایک اعلیٰ درجے کے اطمینان کا اظہار کرتے ہیں" (Worth and Van den Brande, 2020)

❖ ادارے کے لیے فوائد: جب ایک معلم اپنی پیشہ ورانہ ترقی میں مشغول ہوتے ہیں تو اس سے منسلک ادارہ، اسکول یا تنظیم کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ بایں طور کہ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کے نتیجے میں طلبہ کی کامیابی میں اضافے کے سبب ادارے کے شہرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس ادارہ کا شمار ان اداروں میں ہونے لگتا ہے جہاں ماہر اور پیشہ ور اساتذہ موجود ہیں۔

13.6 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors Influencing Teacher Development)

طلبہ کی ترقی کا ایک حد تک دار و مدار اسکول میں طلبہ کے تجربات اور سرگرمی پر ہوتا ہے۔ تدریس کا معیار اساتذہ کے معیار کی عکاسی کرتا ہے۔ یعنی ایک معلم کا معیار جتنا بہتر ہو گا طلبہ کی اکتسابی کامیابی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ معلم کی ترقی متعدد عوامل سے متاثر ہوتی ہے جو معلم کی پیشہ ورانہ ترقی اور اکتسابی تجربات کو تشکیل دیتے ہیں۔ بالفاظ دیگر معلم کی پیشہ ورانہ ترقی پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ عوامل معلم کی نشوونما کے متحرک اور ارتقا پذیر نوعیت اور ان تدریسی حکمت عملیوں، انتخابی صلاحیتوں اور ترجیحات کو متاثر کرتے ہیں جو ایک معلم اپنی بہتری اور اصلاح کے لیے اپناتے ہیں۔ معلم کی نشوونما پر اثر انداز ہونے والے ان مختلف اور متعدد عوامل کو دو گروپ میں زمرہ بند کیا جا سکتا ہے۔

1- ذاتی عوامل (Personal Factors) اور

2- مواقعاتی عوامل (Contextual Factors)

13.6.1 ذاتی عوامل (Personal Factors)

اس سے مراد معلم کی ترقی کو متاثر کرنے والے ایسے عوامل ہیں جس کا تعلق براہ راست معلم کی شخصیت یا معلم کی ذات سے ہو۔ ان میں سے چند اہم عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

داخلی تحریک (Intrinsic Motivation): خارجی تحریک و ترغیب کے بالمقابل داخلی یا اندرونی تحریک و ترغیب غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ چنانچہ داخلی تحریک کے سبب اساتذہ طلبہ کی کامیابی کے لیے پر عزم اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے مختلف سرگرمی میں فعال اور مواقع کی تلاش میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ تحریک مسلسل سیکھنے اور ترقی کی راہ پر گامزن رہنے کے لیے ایک ڈرائیونگ فورس کی حیثیت رکھتی ہے۔ معلم کے اقدار و نظریات: ایک معلم کے ذاتی اقدار و نظریات تدریسی عمل پر نمایاں طور سے اثر انداز ہوتی ہے۔ معلم جن نظریات و اقدار کے حامل ہوتے ہیں ان کا اثر طلبہ کی کامیابی و نشوونما پر ہوتا ہے۔ مثلاً وہ اساتذہ درس و تدریس کے میدان اور پیشہ ورانہ ترقی کی راہ میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں جن کے اقدار و نظریات طلبہ مرکوز اکتساب، ثقافتی و سماجی ذمہ داری کے احساس اور تدریسی عمل میں اختراع و جدت پسندی پر مبنی ہوتے ہیں۔

انعکاس کی عادت (Reflective Practice): ایک معلم کو چاہیے کہ وہ اپنے منصوبے سبق اور تدریس کا جائزہ لیتے رہیں اور اس بات کی نشان دہی کریں کہ ان کا تدریسی عمل کتنا کامیاب ہے۔ جن معلم کو اس طرح کے مشق کی عادت ہوتی ہے وہ اعلیٰ درجے کی خود آگاہی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے سبب معلم کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع تلاش کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

تاعمر اکتساب کی طرف رغبت (Lifelong Learning Orientation): تاعمر اکتساب کی طرف رجحان رکھنے والے اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی کو ایک جاری سفر کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بایں وجہ وہ اس ترقی کی راہ میں جدید علوم کو اپنانے، مہارت کے حصول اور وقت ضرورت تعلیم میں بدلاؤ کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

پیشہ ورانہ امکنگیں (Professional Aspirations): پیشہ سے متعلق انفرادی خواہشات جیسے کیریئر کی نشوونما، قائدانہ کردار یا بعض شعبوں میں مہارت وغیرہ اساتذہ کی ترقی کی سمت کو متاثر کرنے میں غیر معمولی کردار کا حامل ہے۔ اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی کو اپنی خواہشات کے مطابق سانچے میں ڈھالتے ہیں اور ترقی کے مواقع کے لحاظ سے اپنے انتخابات کو ترتیب دیتے ہیں۔

جسمانی تندرستی (Physical Wellbeing): کسی بھی شعبے میں ترقی کے لیے انسانی جسم کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں انسان ترقی کے زینے چڑھنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ ترقی کے لیے بھی استاد کا جسمانی طور پر صحت مند رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ضروری سرگرمی بنا جسمانی صحت کے ممکن نہیں۔ جسمانی صحت کے سبب جسم کے مختلف اعضاء صحیح سے کام کرتے ہیں۔ جس کے سبب ایک معلم اپنے کیریئر اور پیشہ ورانہ ترقی کی راہ میں آنے والی مختلف رکاوٹوں سے بآسانی نبرد آزما ہوتے ہیں۔

ذہنی صحت (Mental Health): معلم کی پیشہ ورانہ ترقی پر نہ صرف جسمانی صحت بلکہ زندگی کے تمام شعبوں یعنی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور روحانی میں توازن اور عدم توازن کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ اس سے مراد ایسی حالت ہے جو معلم کو روزمرہ کی زندگی بالخصوص پیشہ ورانہ زندگی میں درپیش مشکلات اور دباؤ سے نبرد آزما ہونے، اپنی صلاحیت کا ادراک کرنے، اچھی طرح سیکھنے و سکھانے اور اپنی کمیونٹی میں حصہ لینے کے قابل بناتی ہے۔

جذباتی پختگی (Emotional Maturity): جذباتی پختگی میں اپنے اور دوسروں کے جذبات و احساسات کی سمجھ، وقت و ضرورت کے لحاظ سے جذبات کا اظہار اور اپنے جذبات کی تنظیم شامل ہے۔ ایک معلم کے پیشہ ورانہ ترقی پر جذباتی پختگی کا غیر معمولی اثر مرتب ہوتا ہے۔ اگر

ایک معلم میں جذباتی پختگی میں کمی ہو تو وہ اپنے پیشہ ورانہ ترقی پر توجہ مرکوز نہیں کر پاتے ہیں۔ اور انہیں مختلف ذہنی پریشانی جیسے دباؤ، ڈپریشن اضطراب وغیرہ کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ معلم جذباتی پختگی کے سبب اپنی صلاحیت و مہارت کا بخوبی استعمال کر پاتے ہیں اور پیشہ ورانہ فروغ کے لیے ضروری اقدامات کرنے میں کسی قسم کا دباؤ یا اضطراب محسوس نہیں کرتے ہیں۔

13.6.2 13.6.2 موافقاتی عوامل (Contextual Factors)

اس سے مراد معلم کی ترقی کو متاثر کرنے والے ایسے عوامل ہیں جس کا تعلق ماحول، حالات یا صورت حال سے ہو۔ قابل ذکر اور اہم موافقاتی عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

اسکول کی قیادت اور ماحول (School Leadership and Culture): معاون قیادت اور ایک مثبت تنظیمی ماحول اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے سازگار ماحول کو فروغ دیتی ہے۔ وہ اسکول جو رہنمائی، باہمی تعاون اور قدر شناسی کے ذریعہ پیشہ ورانہ ترقی کو ترجیح دیتے ہیں ایسے ادارے میں اساتذہ کے پیشہ ورانہ ترقیاتی سرگرمیوں میں مشغول ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

وسائل کی دستیابی: مناسب وسائل بشمول فنڈنگ، وقت، پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق پروگراموں تک رسائی وغیرہ ایسے اہم عوامل ہیں جو معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرتے ہیں۔ محدود وسائل ایک معلم کے لیے بامعنی اور پائیدار ترقی میں مشغول ہونے کے مواقع میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

پالیسی اور اصلاحی اقدامات: قومی، علاقائی یا ادارہ جاتی سطح پر تعلیمی پالیسیاں اور اصلاحی اقدامات اساتذہ کی ترقی کے لیے مناسب ماحول کو تشکیل دیتے ہیں۔ پالیسی میں مثبت تبدیلی کا اثر اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی اور طریقہ تدریس میں نمایاں دیکھا ہے۔

طلبہ میں تنوع (Student Diversity): طلبہ کی آبادی کا تنوع اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کی ضروریات کو متاثر کرتا ہے۔ مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے ساتھ کام کرنے والے اساتذہ پیشہ ورانہ ترقی میں زیادہ مشغول ہوتے ہیں۔ جس کے سبب اساتذہ میں ثقافتی قابلیت، شمولاتی طریقہ تدریس اور اکتساب کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکمت عملیوں کا فروغ ہوتا ہے۔

تعاون پر مبنی اکتساب کی کمیونٹی: تعلیمی اداروں میں باہمی تعاون پر مبنی اکتساب سے پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ایک معاون اور سازگار ماحول پیدا ہوتا ہے۔ جس میں اساتذہ مشترکہ تجربات، ہم رتبہ مصاحب کے تعاون اور اجتماعی مسائل کے حل سے سودمند ہوتے ہیں۔

خارجی چیلنج اور دباؤ: مندرجہ بالا عوامل کے علاوہ کچھ خارجی عوامل ایسے ہیں جو اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی پر غیر معمولی اثر انداز ہوتے ہیں۔ معیاری جانچ کا دباؤ، سماجی توقعات اور اقتصادی مسائل چند اہم خارجی عوامل کی مثالیں ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق تمام خارجی عوامل کی شناخت کرے اور حسب ضرورت موثر لائحہ عمل اختیار کرے۔

13.7 خلاصہ (Summary)

تدریس محض پیشہ یا سرگرمی نہیں بلکہ ایک عظیم خدمت ہے جس پر طلبہ کا مستقبل منحصر ہے۔ لہذا ایک استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے طلبہ کی کامیابی کے لیے کثیر جہتی رول اور مختلف کردار نبھاتا ہے۔ چونکہ ایک معلم کو مختلف کردار نبھانا پڑتا ہے اور ایک کلاس روم میں مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ موجود ہوتے ہیں اس لیے معلم کو مختلف صلاحیت و قابلیت پر دسترس حاصل ہونا چاہیے۔ طلبہ کی صحیح سمت میں رہنمائی اور انہیں عہد جدید کے تقاضے کے مطابق تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے معلم کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی کو جاری رکھنا چاہیے۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے مختلف عوامل ہیں۔ ایک معلم کے لیے لازم ہے کہ وہ ان عوامل سے واقف ہوں اور وقت ضرورت مناسب اقدامات اٹھاسکے۔

13.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے پڑھا کہ تدریس محض ایک پیشہ نہیں بلکہ ایک عظیم خدمت ہے جس میں طلبہ کی نشوونما کے لیے گہری وابستگی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اساتذہ کو کثیر جہتی رول اور مختلف کردار نبھانا پڑتا ہے۔ تدریس کو موثر اور آموزش کے فروغ کے لیے معلم کو مختلف صلاحیت، مہارت اور قابلیت سے آراستہ ہونا پڑتا ہے۔ طلبہ کی ضرورت اور زمانے کے تقاضے کے مطابق اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی میں مشغول ہونا چاہیے۔ چونکہ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل مختلف ہیں لہذا ان عوامل کو ذہن میں رکھ کر اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے فروغ کے لیے ضروری اقدامات اٹھانا چاہیے۔

13.9 فرہنگ (Glossary)

❖ تدریس	:	Teaching ایک معلم کے ذریعہ طلبہ تک معلومات، علم یا اقدار کی رسائی
❖ پیشہ	:	Profession وہ ذریعہ معاش جس کے لیے خصوصی قابلیت مہارت اور صلاحیت درکار اور جس میں متعینہ اصول و قواعد پر عمل کیا جاتا ہے۔
❖ پیشہ ورانہ ترقی	:	Professional Development
❖ تخصص	:	Specialisation
❖ اخلاقی معیارات	:	Professional Ethics رہنمائی کے وہ مخصوص اصول جن کی پیروی کسی خاص پیشہ لوگوں کے لیے لازم ہو۔
❖ موقع فراہم کرنے والا	:	Facilitator
❖ سرپرست	:	Mentor
❖ مطابقت	:	Adaptability

❖ اختراع	:	Innovation
❖ جذباتی پختگی	:	Emotional Maturity
		کرنے اور حسب ضرورت اس کے اظہار کی قابلیت
❖ ذاتی عوامل	:	Personal Factors
❖ مواقعاتی عوامل	:	Contextual Factors
❖ داخلی تحریک	:	Intrinsic Motivation
❖ تنوع	:	Diversity

13.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1- تدریسی پیشہ میں ایک آموزگار کو کس چیز سے وابستگی کی ضرورت پڑتی ہے۔
 (a) فکری (b) کردار سازی (c) دونوں (d) کوئی نہیں
- 2- آموزگار کے مستقبل کے فروغ میں کس کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔
 (a) والدین (b) اساتذہ (c) ڈاکٹر (d) دوست
- 3- اساتذہ کے لئے مسلسل سیکھنے کا کیا مطلب ہے۔
 (a) اپ ڈیٹ رہنا (b) نئے تجربہ سے روبرو ہونا
 (c) تدریسی سرگرمی میں نئے تجربہ کو شامل کرنا (d) مندرجہ بالا تمام
- 4- "ہندوستان کی تقدیر اس کے کلاس روم میں بن رہی ہے" یہ قول کس کا ہے؟
 (a) اے پی جی عبدالکلام (b) کوٹھاری کمیشن (c) مہاتما گاندھی (d) سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن
- 5- مسلسل اکتساب کا کیا مطلب ہے۔
 (a) کلاس روم میں حاصل کیا جانے والا علم (b) کلاس روم کے باہر کی دنیا سے حاصل کیا جانے والا علم
 (c) دونوں (d) مائیں کی گود سے قبر تک حاصل کیا جانے والا علم
- 6- کلاس روم مینیجمنٹ کا اہم پہلو کونسا ہے۔
 (a) نظم و ضبط (b) مثبت ماحول (c) تعلیمی سرگرمی (d) موثر حکمت عملی
- 7- مواصلات کا مطلب
 (a) زبانی مواصلات (b) غیر زبانی مواصلات (c) دونوں (d) کوئی نہیں

8- طلبہ پر اساتذہ کے کن چیزوں کا اثر پڑتا ہے۔

(a) شخصیت (b) تکلم (c) طریقہ تدریس (d) مندرجہ بالا تمام

9- داخلی عوامل کیا ہے۔

(a) جن کا تعلق انسان کے ایک پہلو سے (b) انسان کی ذات سے براہ راست ہو (c) دونوں (d) کوئی نہیں ہو

10- جذباتی پختگی کیا ہے۔

(a) صرف اپنے جذبات کی سمجھ (b) دوسروں کی جذبات کی سمجھ (c) دونوں (d) کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1- آپ کی نظر میں تدریس بطور پیشہ ہے یا نہیں اس کی وضاحت کیجئے۔

2- اساتذہ کی پیشہ وارانہ ترقی کو اپنے الفاظ میں قلم بند کریں۔

3- معلم کی پیشہ وارانہ ترقی کی اہمیت کی نشاندہی کیجئے۔

4- موثر تدریس کے لئے درکار مہارت اور استعداد کی نشاندہی کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1- معلم کے کردار کا جائزہ لیجئے۔

2- معلم کے لئے درکار صلاحیت اور مہارت کو تفصیل سے بیان کیجئے۔

3- معلم کی پیشہ وارانہ ترقی کو متاثر کرنے والے چند عوامل کی فہرست بنائیں۔

4- تدریسی میدان میں پیشہ وارانہ طرز عمل کی رہنمائی کرنے والے اخلاقی تحفظات اور معیارات کا تجزیہ کریں۔

معروضی سوالات کی جوابی کنجی (Answer Key of MCQs)

(d)5	(b)4	(d)3	(b)2	(c)1
(c)10	(b)9	(b)8	(c)7	(a)6

13.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں و سعید معاذ حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
- تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ و شاذیہ رشید، جدران پبلیکیشنز

- تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ۔
- تعلیمی نفسیات: پروفیسر طلعت عزیز، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی

- Aggarwal, J. C. (2014). *Educational psychology*. Vikas Publishing House.
- Chauhan, S. S. (1985). *Principles and techniques of teaching*. Vikas Publishing House.
- Kochhar, S. K. (1997). *Teaching of science*. Sterling Publishers.
- Lal, M. (2005). *Models of teaching*. APH Publishing Corporation.
- Lulla, B. P., & Malhotra, S. L. (1981). *Educational theories and modern practices*. Sterling Publishers.
- Mangal, S. K., & Mangal, U. (2019). *Teaching of mathematics*. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Mohan, R. (2007). *Innovative science teaching*. PHI Learning Pvt. Ltd.
- Pathak, R. P. (2012). *Teaching of social studies*. Pearson Education India.
- Sampath, K., Pannirselvam, A., & Santhanam, S. (1981). *Educational technology and management*. Sterling Publishers.
- Sharma, T. C. (2004). *Modern methods of teaching*. Sarup & Sons.

اکائی 14۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق طرزِ رسائی

(Approaches to Teacher Development)*

اکائی کے اجزاء

تمہید (Introduction)	14.0
مقاصد (Objectives)	14.1
معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرزِ رسائی (Approach to Teacher Professional Development)	14.2
خود ہدایتی طرزِ رسائی (Self-Directed Approach)	14.3
14.3.1 خود ہدایتی طرزِ رسائی کی وسعت اور حدود	
(The Scope and limitations of Self-Directed Approach)	
14.3.2 فوائد (It's Benefit)	
امدادِ باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی (Mutual and Collaborative Approach)	14.4
14.4.1 اہم خصوصیات (Key Features)	
معلم اور کمرہ جماعت کا نظم و نسق (Teacher and classroom Management)	14.5
14.5.1 کلاس روم کے نظم و نسق سے متعلق حکمت عملی (Classroom Management Strategies)	
خلاصہ (Summary)	14.6
اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)	14.7
فرہنگ (Glossary)	14.8
نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)	14.9
تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)	14.10

14.0 تمہید (Introduction)

تعلیم کے مسلسل بدلتے ہوئے ماحول میں اساتذہ کا کردار محض معلومات کی فراہمی نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ طلبہ کی مشغولیت کو سود مند بنانا، مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کو فروغ دینا اور اکتساب کے لیے ایک سازگار ماحول بنانا اساتذہ کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ سابقہ یونٹ میں ہم نے تدریس بطور پیشہ، معلم کے مختلف رول، تدریس کے لیے مختلف مہارت و استعداد، معلم کے پیشہ ورانہ فروغ اور

* Dr. Mohd Bahauddin, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

اس کو متاثر کرنے والے مختلف عوامل کو پڑھا۔ اس یونٹ میں ہم معلم کی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق مختلف طرزِ رسائی کو زیرِ بحث لانے اور ان سے متعلق پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنے کے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ بطور معلم ہم اپنے ہنر میں مسلسل ترقی اور بہتری کی اہمیت کے قائل ہیں۔ لہذا اس یونٹ میں ان مختلف طرزِ رسائی کو زیرِ بحث لایا گیا ہے جو ہمیں اپنی تدریسی حکمت عملیوں اور کلاس روم کے انتظام و انصرام سے متعلق مہارتوں کو فروغ دینے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ طلبہ کی نشوونما اور تعلیمی کامیابی کو فروغ دینے کے لیے آئیے ہم خود ہدایتی اکتساب اور تعاون پر مبنی اکتساب کے ساتھ ساتھ مختلف طرزِ رسائی اور طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

14.1 مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- ◀ معلم کی ترقی کے لیے مختلف طرزِ رسائی کو دریافت کر سکیں۔
- ◀ موثر تدریسی سرگرمی اور کلاس روم مینجمنٹ کے کلیدی اجزاء کی نشاندہی کر سکیں۔
- ◀ اکتساب کے لیے مثبت ماحول کو پیدا کرنے میں معلم اور کلاس روم مینجمنٹ کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ◀ پیشہ ورانہ ترقی کو فروغ دینے اور طریقہ تدریس کو بہتر بنانے کے لیے بصیرت حاصل کر سکیں۔
- ◀ طلبہ کی کامیابی کو فروغ دینے اور اکتساب کے لیے ایک سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے خود ہدایتی طرزِ رسائی، امدادِ باہمی طرزِ رسائی، اشتراکی طرزِ رسائی اور کلاس روم مینجمنٹ کی حکمت عملیوں کا اطلاق کر سکیں۔

14.2 معلم کی ترقی کی طرزِ رسائی (Approach to Teacher Professional Development)

روایتی اور عمومی طور پر معلم سے متعلم تک علم کی منتقلی کو تدریس سمجھا جاتا ہے۔ تاہم جدید طریقہ تدریس کے مطابق موثر تدریس محض معلومات کی ترسیل کا نام نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اس عہدِ جدید میں اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ مواد کو فراہم کرنے کے علاوہ اپنے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں، ان میں خود اعتمادی پیدا کریں اور طلبہ کے لیے سیکھنے کا مثبت ماحول بنائیں۔ لہذا اس امید اور توقع پر کھرا اترنے کے لیے ایک معلم کو اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں میں مسلسل نکھار پیدا کرنا چاہیے۔ انہیں نہ صرف کلاس روم کی سرگرمیوں تک محدود رہنا چاہیے بلکہ اپنے طلبہ کو تاحیات سیکھنے والا بننے کے لیے بھی تیار کرنا چاہیے۔ اساتذہ کو روز بروز چیلنجوں اور مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن میں طریقہ تدریس، مواد اور اس کی فراہمی، مختلف مہارت اور طرزِ عمل میں تبدیلیاں شامل ہیں۔

سرکاری ادارے اور معاشرے کی بڑھتی ہوئی توقعات کو پورا کرنے اور عہدِ جدید کے ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اساتذہ کو چاہیے کہ اپنے کیریئر کے دوران مسلسل اکتسابی عمل میں مشغول رہنے کو پُر عزم رہے۔ اس کے سبب ان میں پائیدار دانشورانہ صلاحیت اور پیشہ ورانہ ترقی کو فروغ ملے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے جب اساتذہ کو مختلف طرزِ رسائی اور اکتساب کی مختلف سرگرمیوں پر دسترس حاصل ہو۔ جیسے تجربات کے ذریعہ سیکھنا (Experiential Learning)، خود ہدایتی طرزِ رسائی، امدادِ باہمی طرزِ رسائی، اشتراکی طرزِ رسائی، کلاس

روم منجمنٹ، مجازی آموزش و غیرہ۔ یہ سرگرمیاں اور طرزِ رسائی ایک معلم کو مسلسل بدلتے ہوئے تعلیمی ماحول سے مطابقت پیدا کرنے اور اپنے کردار میں مسلسل بہتری لانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

14.3 خود ہدایتی طرزِ رسائی (Self-Directed Approach)

خود ہدایتی طرزِ رسائی معلم کی ذاتی تحریک، پہل کرنے اور مضبوط قوت ارادی پر مبنی ہے۔ اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی میں پیش پیش رہتے ہیں اور اس میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ طرزِ رسائی عام طور سے گائیڈڈ طریقوں سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی کا آغاز کر کے خود پر غور و خوض کرنے، خود کی عکاسی کرنے، خود کا مشاہدہ کرنے اور خود کا احتساب کرنے جیسی صلاحیتوں اور مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔ جو اساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں مسلسل بہتری لانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

اس طرزِ رسائی میں اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ تجربات پر قابو پانے اور اس میں مسلسل نکھار اور بہتری کے لئے جدوجہد سے لے کر مختلف چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے اور وسائل کی فراہمی تک تمام ذمہ داری خود اٹھانی پڑتی ہے۔ یہ طرزِ رسائی اساتذہ کو اپنے تجربات سے فائدہ اٹھانے اور ان مسائل یا کاموں کو ترجیح دینے کا اختیار دیتا ہے جو انہیں با معنی معلوم ہوتے ہیں۔ مزید برآں خود ہدایتی طرزِ رسائی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے اساتذہ کی رضا کارانہ اور دانستہ کاوشوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

اساتذہ کا اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کا تخمینہ لگانا خود ہدایتی طرزِ رسائی میں پیشہ ورانہ ترقیاتی سرگرمیوں میں شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ اور اس کے سبب ایک معلم ان علاقوں اور شعبوں کی نشان دہی کرتا ہے جہاں انہیں اپنے علم و ہنر کو مزید نکھارنے کی گنجائش باقی ہو۔ نتیجتاً اس کے لیے وہ فعال اقدامات اٹھاتے اور مختلف سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اساتذہ اپنی کمیوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں کا تخمینہ بھی لگاتے ہیں اور اسے دور کرنے کے لیے مختلف لائحہ عمل بناتے ہیں۔ اساتذہ کا اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے بذات خود مختلف سیمینار، کانفرنس، ورک شاپ اور سیمپوزیم میں شرکت کرنا، تحقیقاتی عمل اور پروجیکٹ میں مشغول ہونا، کتب و جرائد اور اخبارات کا مطالعہ کرنا، ماہرین، ذی علم اور حسب ضرورت رفیق کار اور ساتھیوں دان شورانہ تعامل کرنا، انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا وغیرہ خود ہدایتی طرزِ رسائی کی مثالیں ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ طرزِ رسائی اکتساب کے رسمی اور غیر رسمی دونوں مواقع پر محیط ہوتی ہے۔ جس کے سبب اساتذہ اپنی مخصوص ضروریات اور دلچسپیوں کو پورا کرنے کے لیے اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے فروغ میں مصروف رہتے ہیں۔

4.3.1 خود ہدایتی طرزِ رسائی کی وسعت اور حدود (The Scope and limitations of Self-Directed Approach)

خود ہدایتی طرزِ رسائی اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے مختلف مہارت اور علوم پر دسترس اور بہتری کے لیے مختلف سرگرمیوں اور لائحہ عمل کو چننے کے لیے با اختیار بناتی ہے۔ درج ذیل میں چند مثالیں پیش کی گئیں ہیں۔

◀ سیمینار اور ویڈیو میں شرکت

- ◀ کانفرنس میں شرکت
- ◀ ورکشاپ میں شرکت
- ◀ بلاگ: تدریسی حکمت عملیوں، کلاس روم مینجمنٹ تکنیک اور جدید خیالات کو دریافت کرنے کے لیے تعلیمی بلاگ کو لکھنا و پڑھنا۔
- ◀ تدریسی ویب سائٹ اور آن لائن پلیٹ فارم پر جانا
- ◀ میسج آن لائن کورسز۔ موکس (MOOCs): درس و تدریس یا تدریسی مہارت میں بہتری کے لیے موکس میں داخلہ لینا۔
- ◀ سوشل نیٹ ورکنگ
- ◀ انعکاسی جرنل
- ◀ احتسابِ نفس یا مشاہدہ باطن (Introspection)
- ◀ کلاس روم میں تجربہ کرنا
- ◀ تبادلہ خیال اور تکلم
- ◀ مشاہدہ
- ◀ مطالعہ
- ◀ ایکشن ریسرچ اور دیگر تحقیقات کا انعقاد
- ◀ تحریر و اشاعت
- ◀ آن لائن وسائل کو جمع کرنا اور ترتیب دینا
- ◀ ویڈیو ریکارڈنگ
- ◀ آڈیو ریکارڈنگ وغیرہ

14.3.2 فوائد (It's Benefit)

- موافقت (Customization): خود ہدایتی طرزِ رسائی میں اساتذہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی انفرادی ضرورت، دلچسپی اور ترقی کے لحاظ سے مختلف اور جدا لائحہ عمل کا استعمال کر سکیں۔
- خود مختاری (Autonomy): یہ طرزِ رسائی اساتذہ کو اپنے لیے اہداف چننے، اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کے لیے مختلف سرگرمیوں اور وسائل کا انتخاب کرنے کا اختیار دیتی ہے۔
- موزونیت (Relevance): اس طرزِ رسائی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں معلم براہ راست اپنے تعلیمی اہداف، تدریسی فلسفے اور کلاس روم کے چیلنجوں کے مطابق اپنی پیشہ ورانہ ترقیاتی سرگرمیوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

- مسلسل اصلاح (Continuous Improvement): اس طرزِ رسائی سے متعلق سرگرمیوں میں مشغول رہنے سے اساتذہ صلاحیت و مہارت کو مسلسل فروغ ملتا ہے اور اس میں بہتری آتی رہتی ہے۔
 - اختیار بنانا (Empowerment): اپنی پیشہ ورانہ ترقی کا کنٹرول سنبھالنے سے اساتذہ کی حوصلہ افزائی ہوتی اور وہ خود کو با اختیار محسوس کرتے ہیں۔ نتیجتاً ان میں اعتماد، تحریک اور پیشہ کے تئیں اطمینان جیسی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔
 - پیشہ ورانہ تشخص (Professional Recognition): خود ہدایتی پیشہ ترقی میں مشغول ہونے کے سبب اساتذہ کا پیشہ کی عزم ظاہر ہوتا ہے۔ اس لگن کو اسکول انتظامیہ، رفیق کار اور دانشوران کے ذریعے تسلیم کیا جاتا ہے۔ جو کہ ممکنہ طور پر کیریئر کی ترقی کے مواقع کا باعث بنتی ہے۔
- الغرض خود ہدایتی طرزِ رسائی اساتذہ کو با اختیار بناتی ہے کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی سے متعلق سرگرمی اور سیکھنے کے ذرائع کو خود تلاش کریں، اس سے متعلق خود فیصلے لیں اور طالب علم کی کامیابی اور بہتری کے لیے خود لائحہ عمل تیار کریں۔

14.4 امدادِ باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی (Mutual and Collaborative Approach)

اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے امدادِ باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی دراصل پیشہ ورانہ ترقی کے روایتی ٹاپ-ڈاؤن ماڈل سے ہٹ کر ایک نیا اور عمدہ ماڈل یا طرزِ رسائی ہے۔ اس طرزِ رسائی میں ماہرین سے معلومات کے حصول کے بجائے اساتذہ آپس میں ایک ٹیم بنا کر ایک دوسرے سے علم و معلومات کو ساجھا کرنے، نئی صلاحیتوں اور مہارتوں کے فروغ اور مسائل سے نبرد آزما میں یقین رکھتے ہیں۔ یہ طرزِ رسائی مشترکہ تجربات، مکالمے اور مل کر مسائل کے حل کے ذریعہ سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اساتذہ کو ایک دوسرے سے سیکھنے، اجتماعی مہارت کو فروغ دینے اور باہمی تعاون کے ساتھ چیلنجز سے نپٹنے میں مدد کرتا ہے۔ تعاون پر مبنی نظریہ ایک ایسا عمل ہے اس کے ذریعہ اساتذہ ایک ٹیم بنا کر اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے مختلف طریقوں، حکمت عملیوں اور سرگرمیوں میں ایک ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔ ٹیم ممبر کی تعداد حسب ضرورت کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ ممبران کی تعداد کم ہو یا زیادہ مگر یہ آپس میں مل جل کر ایک دوسرے کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔

14.4.1 اہم خصوصیات (Key Features)

پروفیشنل لرننگ کمیونٹی: اساتذہ چھوٹے گروپوں میں کام کرتے ہیں جو تدریسی طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے، وسائل کا اشتراک کرنے طلبہ کے معطیات کا تجزیہ کرنے اور تدریسی مسائل کو حل کرنے کے لیے حسب معمول ملتے رہتے ہیں۔

رفیق کار کا مشاہدہ اور بازسی: اساتذہ ایک دوسرے کے اسباق، تحریک تدریس اور برتاؤ کا مشاہدہ کر کے ایک دوسرے کو اپنے تاثرات پیش کرتے ہیں۔ اس باہمی عمل سے ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے اور بہتری کے لیے ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں۔

مشترکہ علم اور تجربہ: اساتذہ ایک دوسرے کی کامیابیوں اور ناکامیوں سے سیکھتے ہیں۔

نئی مہارتوں کو فروغ: اساتذہ ایک دوسرے کی صلاحیت سے سیکھتے ہیں۔ دوسروں کے مشورے پر عمل کرتے ہیں اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مسائل کا بہتر حل: چونکہ اساتذہ مل کر کام کرتے ہیں تو درپیش مسائل اور چیلنجوں مل کر بہتر اور عمدہ حل نکالتے ہیں۔
تحریک و ترغیب اور مشغولیت میں اضافہ: اس طرز رسائی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اساتذہ کی حوصلہ افزائی ہوتی رہتی جس کے سبب انہیں اپنے پیشہ ورانہ ترقی میں مزید سرگرم ہونے کی تحریک ملتی ہے۔
ایکشن ریسرچ: اساتذہ کے ذریعے نشان دہی کردہ مسائل سے متعلق معطیات جمع کرنا، اس کا تجزیہ کرنا اور قابل عمل حل تلاش کر کے اس پر عمل کرنا اس طرز رسائی کے خصوصیات میں شامل ہے۔

پیشہ ورانہ مکالمہ: اساتذہ کا ایک گروپ میں ایک دوسرے کے تدریسی عمل انعکس کے ذریعہ بحث و مباحثہ کرنے کے لیے یکجا ہوتے ہیں۔ جو انہیں اپنے تدریسی نظریات، تاریخی اور نتائج کا تنقیدی جائزہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ذاتی تجربات اور بصیرت کا اشتراک مثبت فکر اور اجتماعی تعاون پر مبنی اکتساب کو فروغ دیتا ہے۔

مشترکہ درسیات کی تشکیل: اکتسابی معیارات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اساتذہ نصابی مواد تیار کرنے یا اس پر نظر ثانی کرنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ جس سے طلبہ کی متنوع ضروریات پوری ہوتی ہے۔ درسیات کی مشترکہ تشکیل سے معتبریت بڑھ جاتی ہے اور یہ اساتذہ کو مختلف نقطہ نظر کو شامل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

طلبہ کے آموزش میں نکھار: جب اساتذہ کی مہارت اور صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے تو اس سے طلبہ بھی فیض یاب ہوتے ہیں اور ان کی آموزش میں اضافہ ہوتا ہے۔

امداد باہمی و اشتراکی طرز رسائی کو اپنانے سے مشترکہ اکتسابی تجربات اور اجتماعی طور پر مسائل حل کرنے کے ذریعے اساتذہ اپنی پیشہ ورانہ ترقی کو بڑھا سکتے ہیں۔ اساتذہ کی ترقی کے لیے امداد باہمی و اشتراکی طرز رسائی کو اپنانے سے اساتذہ کے لیے زیادہ معاون اور حوصلہ افزا ماحول کی تخلیق ہوتی ہے جس سے طلبہ کو سیکھنے کا بہتر موقع ملتا ہے۔ اور یہ طرز رسائی بالآخر طریقہ تدریس کو بہتر بنانے اور طلبہ کے لیے مثبت نتائج کی طرف لے جاتا ہے۔

14.5 معلم اور کمرہ جماعت کا نظم و نسق (Teacher and classroom Management)

اگرچہ معلم اپنی کلاس میں مختلف کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سب سے اہم کردار کلاس روم مینیجر کا ہوتا ہے۔ کیونکہ موثر تدریس اور اچھی آموزش ایک منظم کلاس میں ہی ممکن ہے۔ ایک ناقص نظم والے کمرہ جماعت میں موثر تدریسی و اکتسابی عمل وقوع پذیر نہیں ہو سکتا۔ ایک موثر استاد اپنے کمرہ جماعت میں تنوع کے ساتھ طلبہ کی کامیابی کے لیے کوشاں نظر آتا ہے۔ کلاس روم مینیجمنٹ کا تصور طلبہ کے کنٹرول اور انہیں نظم و ضبط میں رکھنے کے تصور سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ روایتی اور محدود معنی میں کلاس روم مینیجمنٹ سے مراد تشکیل شدہ قوانین کا استاد کے ذریعہ کمرہ جماعت میں نفاذ ہے۔ لیکن آج کے سائنسی دور میں کلاس روم مینیجمنٹ میں وہ تمام عمل شامل ہیں جو

ایک معلم کو کمرہ جماعت میں طلبہ کی تعلیمی شمولیت، آموزشی ترقی اور کمرہ جماعت کی سرگرمیوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے کیے جاتے ہیں تاکہ آموزش کا ایک سازگار ماحول بنایا جاسکے۔ اس میں مندرجہ ذیل عمل اور کام شامل ہیں:

• آموزگار ان برتاؤ اور رویوں کو کم کرنا جو آموزش میں مخل ہے۔ جیسے لڑائی، جھگڑا، شور و غل وغیرہ۔

• قریب سے مشاہدہ کرنا۔

• کلاس روم میں اکتساب کے لیے مواد کا انتظام کرنا۔

• مخصوص ضروریات کے حامل بچوں کے لیے مخصوص انتظام اور لائحہ عمل کا استعمال کرنا۔ مثلاً اکتسابی معذوری

سماعت میں معذوری یا آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر (Dyslexia, Dyscalculia, Dysgraphia, etc) کا شکار بچے نابینا یا بصری پروسیسنگ ڈس آرڈر (VPD) والے بچے،

سماعت میں معذوری یا آڈیٹری پروسیسنگ ڈس آرڈر (APD) والے بچے، شرمیلے بچے، پس ماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے بچے، ارتکاز توجہ کی کمی اور اضطرابی طرز عمل (ADHD) میں مبتلا بچے وغیرہ۔

کلاس روم کے نظم و نسق کو زیادہ وسیع اور جامع معنی میں دیکھا جائے تو اس کے تحت تدریس سے لے کر کلاس روم کے ماحول تک کلاس روم سے متعلق تمام عناصر شامل ہیں۔ اس میں کلاس روم کی تنظیم و ترتیب، طلبہ میں امید جگائے رکھنا، ان کے توقعات کو پورا کرنا، اکتسابی عمل میں طلبہ کے تعاون کی حوصلہ افزائی کرنا، کلاس روم سے متعلق ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

الغرض الحاصل دور حاضر میں کلاس روم مینجمنٹ کا وسیع نظریہ بڑھتی مشغولیت اور سرگرمی کو بڑھاتا ہے، نامناسب، تخریبی طرز عمل اور خلل ڈالنے والے رویوں میں کمی کا تقاضا کرتا ہے، تعلیم کے طلبہ کی ذمہ داری کو فروغ دینے کی وکالت کرتا ہے اور طلبہ کے بہتر تعلیمی کارکردگی کا خواہاں ہے۔ جبکہ دوسری طرف کلاس روم مینجمنٹ سے متعلق تنگ نظریہ صرف نظم و ضبط اور کنٹرول سے متعلق ہے۔

14.5.1 کلاس روم کے نظم و نسق سے متعلق حکمت عملی (Classroom Management Strategies)

اکتساب کے لیے سازگار اور مثبت ماحول بنانے کے لیے کلاس روم مینجمنٹ کی حکمت عملی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ ان حکمت عملیوں میں متعدد تکنیکوں اور طریقوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد خلل انداز ہونے والے طرز عمل کو کم کرتے ہوئے طلبہ کی مشغولیت، تعاون اور تعلیمی کامیابی کو فروغ دینا ہے۔ کلاس روم کے نظم و نسق سے متعلق چند موثر حکمت عملیوں کو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

❖ واضح توقعات اور اصول: کمرہ جماعت میں ایک متعلم کا رویہ اور برتاؤ کیسا ہونا چاہیے اس سے متعلق ادارے اور معلم کے توقعات اور اصول بالکل واضح ہونے چاہیے۔

❖ مثالی طرز عمل کی نمائش: رفیق کار کے ساتھ تعامل کے ذریعے طلبہ کے سامنے مطلوبہ طرز عمل اور گفت و شنید کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

❖ غیر زبانی مواصلات کا استعمال: ایسے غیر زبانی اشاروں کا استعمال کرنا چاہیے جو طلبہ میں مثبت برتاؤ اور رویوں کو تقویت دے اور منفی برتاؤ سے روکے۔

- ❖ والدین سے مثبت مواصلات: ایک معلم کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی پیشرفت پر ان کے والدین سے گفت و شنید کریں اور ان کی تعلیمی سرگرمی پر فیڈبیک فراہم کریں۔ مزید برآں بچوں کی تعلیم میں والدین کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
 - ❖ ہم جماعتی تدریس اور ہم جماعتی اکتساب: تعاون اور اکتساب کے فروغ کے لیے ہم جماعتی تدریسی سرگرمیوں اور ہم جماعتی اکتسابی عمل میں طلبہ کو شامل کرنا چاہیے۔
 - ❖ مثبت تعلقات استوار کرنا: طلبہ کے ساتھ مثبت تعلق قائم کرنے سے اعتماد و احترام فروغ ملتا ہے۔ اس سے تعاون پر مبنی اکتساب کے ماحول کو فروغ ملتا ہے۔
 - ❖ فعال طریقہ تدریس کا استعمال: فعال تدریسی طریقوں کے نفاذ کے بہت فوائد ہیں۔ اس کے سبب طلبہ کو مختلف سرگرمیوں میں مشغول کر کے خلل انداز ہونے والے طلبہ کے برتاؤ پہلے ہی روکا جاسکتا ہے۔
 - ❖ کمرہ جماعت میں موثر مواصلات: کلاس روم کے سازگار ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے واضح ہدایات اور موثر مواصلات ضروری ہے۔ بسا اوقات کلاس روم کے ناقص نظم و نسق کی وجہ سے مواصلات میں کمی یا خلج ہوتی ہے۔
 - ❖ بامعنی تدریس: کلاس روم میں طلبہ کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے تدریس کو بامعنی اور دلچسپ بنانا ضروری ہے۔
 - ❖ مثبت تقویت: مطلوبہ طرز عمل کی حوصلہ افزائی کرنے اور طلبہ کے اعتماد اور تحریک کے فروغ کے لیے مثبت تقویت اور تعریف کا استعمال کرنا چاہیے۔
- مندرجہ بالا حکمت عملیوں کو مستقل طور سے شامل کر کے اساتذہ ایک معاون اور تعلیمی نشوونما کے لیے مناسب ماحول کو فروغ دے سکتے ہیں جہاں طلبہ کا تعلیمی اور سماجی نشوونما ہو سکے۔

14.6 خلاصہ (Summary)

مندرجہ بالا تمام طرز رسائی طلبہ مرکوز اکتسابی ماحول کے فروغ میں معاون ہیں جہاں طلبہ فعال طور پر کمرہ جماعت کی سرگرمی میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ آموزگار کو آموزش کے لیے متحرک کرتے ہیں اور ان کی تعلیمی اور ذاتی فروغ میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ جہاں خود ہدایتی طرز رسائی طلبہ کو اکتسابی سرگرمی میں شامل کرنے ان کے مابین باہمی تعاون کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے وہیں دوسری طرف کلاس مینجمنٹ کی موثر حکمت عملیوں کو نافذ کرنے سے اساتذہ ایسے ماحول پیدا کر سکتے ہیں جہاں طلبہ میں تجسس کو فروغ ملے، ان میں تنقیدی فکر پیدا ہو اور اور طلبہ اپنی تمام صلاحیت و مہارت کا استعمال سیکھ سکیں۔

14.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے پڑھا کہ موثر تدریس محض معلومات کی ترسیل کا نام نہیں بلکہ حسب ضرورت مختلف طرز رسائی کے استعمال کے ذریعہ طلبہ کے علم، معلومات، تحریک، دلچسپی، خود اعتمادی اور مختلف سماجی ثقافتی، نفسیاتی و جذباتی صلاحیت و مہارت کی ہمہ جہت ترقی کا نام

ہے۔ خود ہدایتی طرزِ رسائی خود پر غور و خوض کرنے، خود کی عکاسی کرنے، خود کا مشاہدہ کرنے اور خود کا احتساب کرنے جیسی صلاحیتوں اور مہارتوں کو فروغ دیتا ہے جس سے اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کو فروغ ملتا ہے۔ اس طرزِ رسائی میں اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی میں نکھار اور بہتری کے لئے خود ذمہ داری اٹھانی پڑتی ہے۔ امداد باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی انفرادی طور سے معلومات کے حصول کے بجائے ٹیم بنا کر ایک دوسرے سے علم و معلومات کے اشتراک نہیں، ایک دوسرے کے تعاون سے صلاحیتوں اور مہارتوں کے فروغ اور مل کر مسائل سے نبرد آزما ہونے کی وکالت کرتا ہے۔ اس سے اجتماعی مہارت اور باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے۔ اچھی اور موثر تدریس کے لیے منظم کلاس روم کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کلاس روم مینجمنٹ کا تصور طلبہ کے کنٹرول سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ اس میں وہ تمام عمل شامل ہیں جو ایک معلم کلاس میں طلبہ کی تعلیمی شمولیت، آموزشی ترقی اور کمرہ جماعت کی سرگرمیوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے کرنا چاہتا ہے۔

14.8 فرہنگ (Glossary)

❖ طرزِ رسائی: Approach کسی عمل یا سرگرمی (مثلاً اکتساب، تدریس یا ترقی) سے متعلق اصول و نظریات اور لائحہ عمل کا مجموعہ جس سے اس عمل کو فروغ ملے اور زیادہ سے زیادہ بہتر نتائج برآمد ہوں۔

❖ خود ہدایتی طرزِ رسائی: Self-Directed Approach

❖ مشاہدہ باطن: Introspection

❖ اختیار بنانا: Empowerment

❖ شناخت: Recognition

❖ امداد باہمی: Cooperative

❖ اشتراکی: Collaborative

❖ رفیق کار: Peer/Colleague

❖ مخصوص ضروریات کے حامل بچے: Children with Special Needs

❖ اکتسابی معذوری: Learning Disability ایسی معذوری جس کے سبب آموزگار کو آموزش میں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے۔

❖ غیر زبانی مواصلات: Non Verbal Communication

14.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ روایتی طور پر معلم سے متعلم تک علم کی منتقلی کو عام طور سے کیا کہا جاتا ہے

- (a) تدریس (b) تربیت (c) اکتساب (d) آموزش
- 2- طلبہ کی کامیابی کو فروغ دینے اور اکتساب کے لئے ایک سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے کون سی حکمت عملی کا استعمال کرنا چاہیے۔
 (a) معلومات کی ترسیل (b) علم کی منتقلی (c) مواد کی فراہمی (d) کلاس روم مینجمنٹ
- 3- کون سی طرزِ رسائی معلم کی ذاتی تحریک پہل کرنے اور مضبوط قوت ارادی پر مبنی ہے۔
 (a) خود ہدایتی طرزِ رسائی (b) امداد باہمی طرزِ رسائی (c) اشتراکی طرزِ رسائی (d) ان میں سے کوئی نہیں
- 4- خود ہدایتی طرزِ رسائی اکتساب کے کون سے موقع پر محیط پر مبنی ہوتا ہے۔
 (a) رسمی (b) غیر رسمی (c) رسمی و غیر رسمی (d) ان میں سے کوئی نہیں
- 5- خود ہدایتی طرزِ رسائی اساتذہ کو اپنی پیشہ وارانہ ترقی کے لئے مختلف مہارت اور علوم پر دسترس حاصل کرنے کے لیے کون سی حکمت عملی کا استعمال کرتے ہیں۔
 (a) سیمینار اور ویبینار میں شرکت (b) سوشل نیٹ ورکنگ (c) مشاہدہ باطن (d) مندرجہ بالا سبھی
- 6- کس طرزِ رسائی میں ماہرین سے معلومات کے حصول کے بجائے اساتذہ آپس میں ایک ٹیم بنا کر ایک دوسرے سے علم و معلومات کو ساجھا کرتے ہیں۔
 (a) خود ہدایتی طرزِ رسائی (b) امداد باہمی رسائی (c) اشتراکی طرزِ رسائی (d) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- معلم کی ترقی کے لئے مختلف طرزِ رسائی کی اہمیت پر ایک نوٹ تحریر کریں۔
- 2- خود ہدایتی طرزِ رسائی کی وسعت و حدود قلمبند کریں۔
- 3- آپ کی نظر میں خود ہدایتی طرزِ رسائی معلم کی ترقی کے لئے کس طرح سودمند ہے، مختصر اور روشنی ڈالیں۔
- 4- امداد باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی کی کلیدی خصوصیات کا تجزیہ پیش کریں۔
- 5- طلبہ کے آموزش میں نکھار کے لئے امداد باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی کے رول سے بحث کریں۔
- 6- کلاس روم کے نظم و نسق سے متعلق حکمت عملیوں کو قلمبند کریں۔
- 7- کلاس روم کے نظم و نسق کے محدود اور وسیع معنی کا موازنہ پیش کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- خود ہدایتی طرزِ رسائی کے تصور اور اہمیت و افادیت کو بالتفصیل قلمبند کریں۔
- 2- امدادِ باہمی و اشتراکی طرزِ رسائی سے آپ کیا سمجھتے ہیں اور یہ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی میں کیسے معاون ہیں تفصیل سے بیان کیجئے۔
- 3- کمرہ جماعت کا نظم و نسق میں معلم کے کردار سے بحث کریں۔
- 4- کلاس روم کے نظم و نسق سے متعلق حکمت عملیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

Q.No	Answer Key	Q.No	Answer Key
1	A	6	C
2	D	7	D
3	A	8	B

14.10 تجویز کردہ تعلیمی وسائل ((Suggested Learning Resources))

- خاں، آفاق ندیم، و حسین، سعید معاذ۔ (تاریخ اشاعت ندارد)۔ تعلیمی نفسیات کے پہلو۔ علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- موسیٰ، ملک محمد، ورشید، شاذیہ۔ (تاریخ اشاعت ندارد)۔ تعلیمی نفسیات اور رہنمائی۔ لاہور: جدران پبلیکیشنز۔
- خاں، محمد شریف۔ (تاریخ اشاعت ندارد)۔ تعلیم اور اس کے اصول۔ علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- عزیز، طلعت۔ (تاریخ اشاعت ندارد)۔ تعلیمی نفسیات۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔
- Aggarwal, J. C. (n.d). *Essentials of educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Berk, L. E. (2017). *Child development* (9th ed.). Pearson India.
- Driscoll, M. P. (2014). *Psychology of learning for instruction*. Pearson Education Limited.
- Koffka, K. (1924). *The growth of the mind*. Routledge and Kegan Paul.
- Lewin, K. (1951). *Field theories in social science*. Harper and Row.
- Mangal, S. K. (2007). *Advanced educational psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Schultz, D. P., & Schultz, S. E. (2013). *Theories of personality*. Wadsworth, Cengage Learning.
- Vygotsky, L. S. (1978). *Mind in society: The development of higher mental processes*. Harvard University Press.

اکائی 15۔ اکتساب و تدریس کے نظریات

(Theories of Learning and Teaching)*

اکائی کے اجزاء

- 15.0 تمہید (Introduction)
- 15.1 مقاصد (Objectives)
- 15.2 رابرٹ ملس گینگے کا اکتساب کے مراتب کا نظریہ (Robert M Gagne Theory of Level of Acquisition)
 - 15.2.1 اکتسابی نتائج (Acquiring Results)
 - 15.2.2 اکتساب کا نظام مراتب (Hierarchy of Learning)
- 15.3 دماغ پر مبنی اکتساب (Brain Based Learning)
 - 15.3.1 دماغ پر مبنی اکتساب کے اصول (Principles of Brain-Based Learning)
 - 15.3.2 اہمیت و افادیت (significance and Utility)
- 15.4 برونر کا انکشافی اکتساب کا نظریہ (Bruner's Discovery Learning)
 - 15.4.1 انکشافی اکتساب کے اصول (Principles of Bruner's Discovery Learning)
 - 15.4.2 فوائد (Benefits)
- 15.5 آسوبیل کے با معنی / معنی خیز اکتساب کا نظریہ (Ausubel's Theory of Meaningful Attribution)
 - 15.5.1 مراحل (Steps)
 - 15.5.2 معنی خیز اکتساب کی خصوصیات (Characteristics of meaningful Attribution)
- 15.6 خلاصہ (Summary)
- 15.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
- 15.8 فرہنگ (Glossary)
- 15.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
- 15.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Dr. Mohd Bahauddin, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

یہ بلاک تدریس بطور پیشہ اور اکتساب و تدریس کے نظریہ پر مشتمل ہے۔ سابقہ دو یونٹ میں ہم نے تدریس بطور پیشہ اور اس سے متعلق پہلو کا احاطہ کیا۔ اس یونٹ میں ہم اکتساب و تدریس سے متعلق مختلف نظریات کو زیر بحث لانے جارہے ہیں۔ اس یونٹ میں اکتساب و تدریس کے مختلف نظریات پر جامع اور سیر حاصل گفتگو کی جائے گی۔ تدریس بنا اکتساب بے معنی ہے۔ لہذا ایک استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی تدریس کو معنی خیز بنائے۔ اس کے لیے انہیں اکتساب کو یقینی بنانا چاہیے۔ جس کے لیے مختلف لائحہ عمل، حکمت عملیوں، طریقہ تدریس، اور نقطہ نظر سے استفادہ حاصل کرنے اور انہیں استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ اکتساب و تدریس سے متعلق نظریات اکتسابی عمل اور درس و تدریس میں استعمال کی جانے والی حکمت عملیوں اور لائحہ عمل کے بارے میں غیر معمولی بصیرت فراہم کرتی ہے۔ اور یہ نظریات اساتذہ کو اکتسابی عمل کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ لہذا اکتساب و تدریس کے نظریات کا جاننا موثر تدریس کے لیے ضروری ہے۔ ان نظریات کو سمجھنا نہ صرف اساتذہ بلکہ ماہر تعلیم اور آموزگار کے لیے بھی یکساں طور پر ضروری ہے۔ اکتساب سے متعلق نظریات ان مختلف فلسفیانہ اور نفسیاتی نظریات پر مبنی ہے جو انسانی فطرت اور سیکھنے کے طریقے سے بحث کرتی ہے۔ تاریخ میں بہت سارے مفکرین، ماہرین اور اسکالرز نے اکتساب و تدریس سے متعلق نظریات کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ ان نظریات نے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک انسان کس طرح سے اکتساب کرتا ہے، اکتساب کے لیے کس کس صلاحیت کی ضرورت ہے، اس اکتسابی عمل کو کیسے سہل بنایا جاسکتا ہے اور اکتساب کے لیے سازگار ماحول کی تشکیل کے لیے کیا کیا لائحہ عمل اختیار کیا جاسکتا ہے۔ آئیے اس فکری سفر کا آغاز کریں۔

اکتساب و تدریس سے متعلق اہم نظریات جس پر ہم سیر حاصل گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں درج ذیل ہیں:

- 1- رابرٹ ایم گینگے کا اکتساب کا نظام مراتب
- 2- دماغ پر مبنی اکتساب اور
- 3- تعمیری نظریات (بروز کا انکشافی اکتساب اور ڈیوڈ آسومیل معنی خیز اکتساب)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- 1- تدریسی ہدایات سے متعلق رابرٹ ایم گینگے کے نظریہ کا جائزہ لے سکیں۔
- 2- اکتسابی نظام مراتب کے تعلیمی مضمرات کی نشاندہی کر سکیں۔
- 3- دماغ پر مبنی اکتساب کے معنی و مفہوم سے واقف ہو سکیں۔
- 4- اکتساب و تدریس کے لئے دماغ پر مبنی اکتساب کا تجزیہ کر سکیں۔

- 5- اکتسابی اکتساب کے لئے ضروری لائحہ عمل کی نشاندہی کر سکیں۔
6- اکتسابی عمل کو موثر بنانے کے لئے آسویبل معنی خیز اکتساب کے کثیر جہتی نوعیت پر بحث کر سکیں۔

15.2 رابرٹ ملس گینگنے کا اکتساب کے نظام مراتب کا نظریہ

(Robert M Gagne Theory of Level of Acquisition)

رابرٹ ایم گینگنے (1916-2002) ایک امریکی تعلیمی نفسیات کے ماہر اور تعلیمی نفسیات کے شعبہ میں ایک ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے کیریئر کی شروعات دوسری جنگ عظیم میں بطور ہوائی پائلٹ شروع کی۔ بعد ازاں ان کو تعلیمی نفسیات میں دلچسپی ہوئی اور انہوں نے اس میدان میں نمایاں کارکردگی کی۔ تعلیم اور نفسیات پر انہوں نے طبع آزمائی کی۔ ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں مگر ان کو شہرت ان کی معرکہ الآرا کتاب "The Conditions of Learning" سے ملی۔ جس میں انہوں نے اکتسابی مقاصد کے تجزیہ کو بیان کیا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ ان مختلف مقاصد کے حصول کے لیے کون کون سے تدریسی ڈیزائن مناسب ہوں گے۔ اپنی کتاب میں انہوں نے موثر اکتساب کے لیے ضروری ذہنی و دماغی حالات، تدریسی مراحل اور اکتسابی نتائج کی درجہ بندی کو زیر تحریر لایا ہے۔ گینگنے اپنے 'اکتساب اور تدریسی ہدایات' پر مشتمل موثر نظریات کے لیے کافی مشہور ہے۔ ان کے کام نے ایک معلم کے اکتسابی عمل کو سمجھنے کے طریقے کو کافی متاثر کیا ہے اور اسے مزید سودمند بنانے کے لیے غیر معمولی سہولت فراہم کی ہے۔

گینگنے کی 'اکتساب کے مختلف مراحل اور مختلف اکتسابی کیفیات' میں بصیرت غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ اکتساب میں تعاون فراہم کرتی ہے اور تدریس و درسیات کی منصوبہ بندی کے لیے جدید طرز رسائی کی تشکیل کرتی ہے۔

گینگنے نے اکتساب کے پانچ اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)، اکتساب کے مراتب (Hierarchy of Learning) اور تدریسی کے مراحل (Events of Instruction) تفصیل سے بیان کئے ہیں۔

15.2.1 اکتسابی نتائج (Acquiring Results)

گینگنے کے مطابق اکتساب کے پانچ اقسام ہیں:

1- ادراکی لائحہ عمل (Cognitive Strategies)

2- ذہنی مہارت (Intellectual Skills)

3- زبانی معلومات (Verbal Information)

4- رویہ یا برتاؤ (Attitudes)

5- حرکی مہارتیں (Motor skills)

مندرجہ بالا اکتساب کے اقسام میں پہلے تین کا تعلق وقوفی علاقہ (Cognitive Domain) سے ہے جبکہ چوتھے کا تعلق جذباتی علاقہ (Affective Domain) اور پانچویں کا تعلق حسی و حرکی علاقہ (Psychomotor Domain) سے ہے۔

15.2.2 اکتساب کے مراتب (Hierarchy of Learning)

1. ادراکی لائحہ عمل

2. ذہنی مہارت

3. زبانی معلومات

5. حرکی مہارتیں

4. رویہ یا برتاؤ

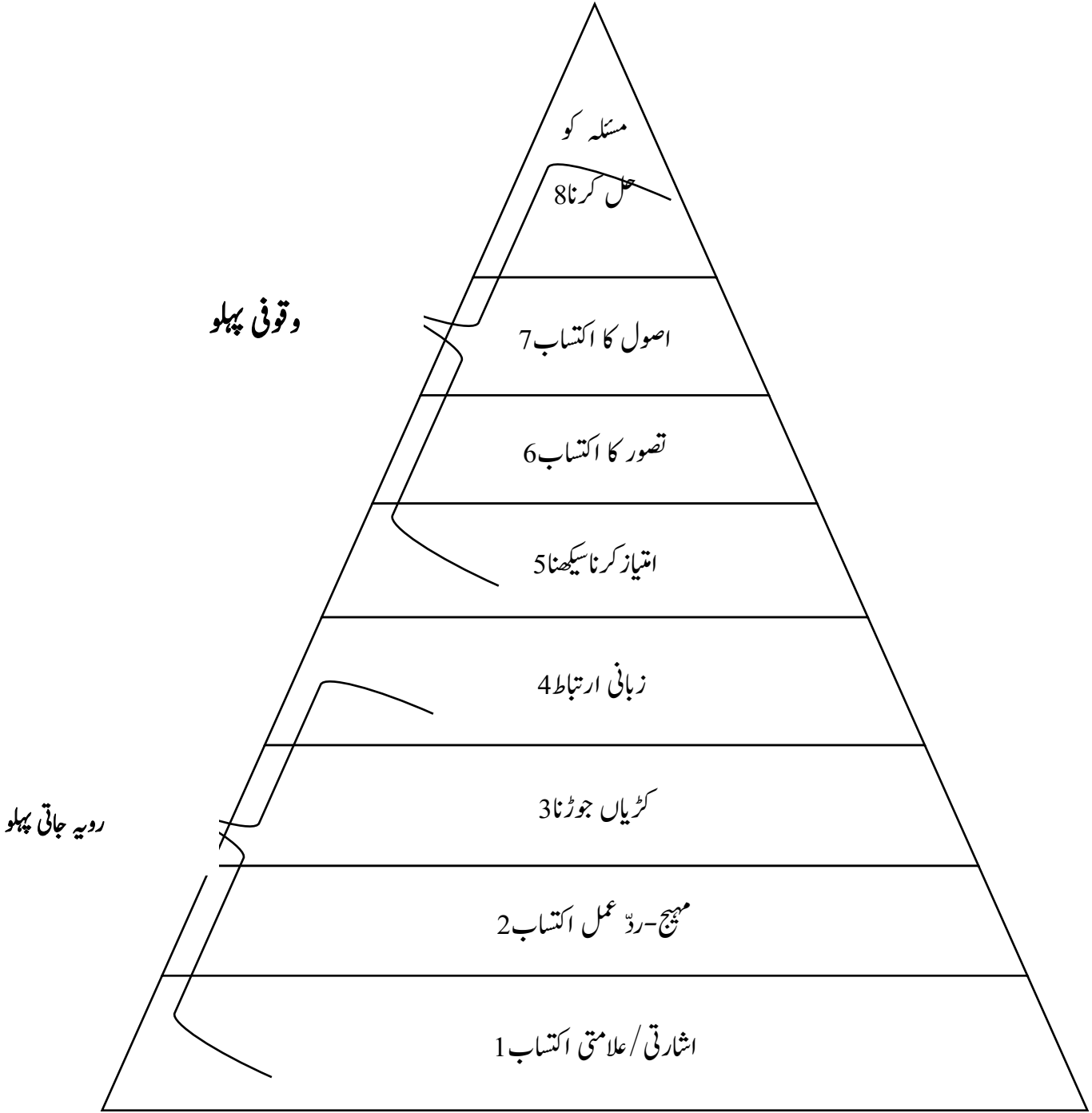
5. حسی و حرکی علاقہ

6. جذباتی علاقہ

7. وقوفی علاقہ

گیگنہ کا ماننا تھا کہ اکتساب کے تصور اور اکتسابی عمل کو سمجھنے کے لیے اکتسابی تقاضوں یا اکتسابی حالات (Conditions of Learning) کا جاننا اور سمجھنا ضروری ہے۔ تدریسی عمل یادداشت سے انعکاس سطح تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ اس کے مطابق اکتساب کے ہر مرحلہ میں سہولت فراہم کرنے، اکتسابی تقاضوں کو پورا کرنے اور سیکھنے کے لیے سازگار ماحول بنانے کا عمل تدریسی ہے۔ گیگنہ نے آٹھ مختلف اقسام کے حالات یا مراحل کا خاکہ پیش کیا جس کے تحت انسان سیکھتا ہے۔ جسے اکتساب کا نظام مراتب (Hierarchy of Learning) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اکتساب کا نظام مراتب سے مراد گیگنہ کے ذریعہ تیار کردہ ایک ماڈل ہے جو اکتساب کے ان مختلف مراحل یا سطح کا خاکہ پیش کرتا ہے جن سے ایک آموزگار علم یا مہارتوں کے حصول کے وقت گزرتا ہے۔ اس درجہ بندی کو اکثر مراحل کی ایک سیریز کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ گیگنہ نے اس درجہ بندی میں اکتساب کے مختلف آٹھ مراحل کو سادہ سے مشکل کی طرف بالترتیب پیش کیا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ ہر فرد کو ان مراحل سے بالترتیب ہی گزرنا پڑتا ہے۔ ہر مرحلہ کی بنیاد قبل کے مرحلہ پر ہوتی ہے اور بتدریج یہ مرحلہ پیچیدہ وقوفی عمل کی طرف جاتا ہے۔ یہ ماڈل برتاؤ پسندانہ نظریہ اور وقوفی نظریہ کا انوکھا امتزاج پیش کرتا ہے۔ آٹھ مراحل میں سے پہلے چار مراحل کا تعلق کردار اور رویے سے جب کہ اخیر کے چار مراحل کا تعلق وقوفی عمل سے ہے۔



1۔ اشارتی/علامتی اکتساب (Signal Learning)

یہ اکتساب کا پہلا مرحلہ اور سیکھنے کا سب سے آسان ذریعہ ہے۔ یہ اکتساب مکمل برتاؤی (behavioural) ہے۔ اس ابتدائی مرحلہ میں انسان محرک اور رد عمل کے مابین سادہ ربط اور وابستگی (Association) کو جان کر سیکھتا ہے۔ جہاں ایک مخصوص اشارہ کسی خاص رویہ، رد عمل یا برتاؤ کے رونما ہونے کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے، جو کہ کلاسیکی مشروطیت کی بنیاد ہے۔ اس مرحلہ میں ایک فرد یا بچہ کسی اشارہ یا علامت کو دیکھ کر رد عمل کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بہت حد تک پاؤلو (Ivan Pavlov) کے کلاسیکی مشروطیت سے ملتا جلتا

ہے۔ لہذا اچھوٹے بچوں کو تربیت دینے کی ضرورت ہے کہ ایک اشارہ اور علامت کا کیا مطلب ہے۔ مثلاً ایک شور و غل سے بھری کلاس میں معلم کا اچانک خاموش ہو جانا۔ جس سے بچے سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اچانک معلم خاموش کیوں ہو گئے۔ معلم کے اس عمل میں بچوں کے لیے اشارہ 'معلم کی خاموشی' ہے۔ معلم کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو بار بار ہدایات دینے کے بجائے اسی طرح کے اشارے مہیا کروائے۔

2- مہیج-رد عمل اکتساب (Stimulus-Response Learning)

اس مرحلہ میں فرد کسی خاص مہیج کی طرف مسلسل جوابی رد عمل پیش کرتا ہے۔ یہ مرحلہ پہلے مرحلے سے زیادہ منظم اکتسابی سرگرمیوں اور رویہ جاتی رد عمل سے متعلق ہے۔ اس میں ایک شخص کسی خاص مہیج یا محرکہ کی طرف رد عمل کرتا ہے اور اس کے اس سے صحیح رد عمل پر انعام سے نوازا جاتا ہے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ مرحلہ بھی رویہ جاتی ہے۔ گینگے کے اکتسابی نظام مراتب کا یہ مرحلہ بی، ایف، اسکینر (B. F. Skinner) کے عملی مشروطیت (Operant Conditioning) پر مبنی ہے یا اس سے ملتا جلتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ مرحلہ اسکینر کے عملی مشروطیت کے نظریہ اشتراک کرتا ہے کہ ایک فرد کیسے کسی مہیج کی طرف جواب رد عمل پیش کرتا ہے۔ بایں وجہ اسے 'کمک کے نتیجے میں اکتساب' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ جب ایک فرد کو یا بچے کو کسی کام یا برتاؤ کے بعد کوئی انعام ملتا ہے یا اس کے ساتھ کچھ اچھا ہوتا ہے یا اس عمل کے بعد اسے اچھا محسوس ہوتا ہے تو اس فرد کے اس برتاؤ کو تقویت ملتی ہے اور وہ پھر سے وہ برتاؤ یا وہ کام کرنا چاہتا ہے۔ لہذا تعلیم میں کمک جی بہت اہمیت ہے۔ ایک معلم کو طلبہ میں مناسب برتاؤ اور رویوں کے فروخت کے لیے مثبت و منفی دونوں قسم کے کمک کا استعمال کرنا چاہیے۔

3- کڑیاں جوڑنا (Motor Chain/Chaining)

یہ اکتساب کا تیسرا مرحلہ ہے اور سابقہ دونوں مراحل سے اعلیٰ ہے۔ اس مرحلہ میں ایک فرد دو یا دو سے زیادہ مہیج-رد عمل کے مابین ہم رشتگی کو ایک ساتھ جوڑتا ہے۔ ظاہر ہے دو یا دو سے زیادہ مہیج-رد عمل کے مابین ہم رشتگی کو ایک ساتھ جوڑنا زیادہ پیچیدہ عمل ہے جس کے لیے اعلیٰ درجے کے مہارت درکار ہے۔ اس مرحلہ میں مختلف نظریہ اور مختلف مہارت کی مرحلہ وار ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے جیسے بچہ بڑھتا رہتا ہے اس کے لیے اکتساب مزید پیچیدہ عمل بنتا رہتا ہے۔ ایک وقت تھا جب بچہ صرف ایک مہیج-رد عمل سے منسلک تھا لیکن اب وہ ماضی میں سیکھے ہوئے دو یا اس سے زیادہ مہیج-رد عمل کے مابین ہم رشتگی کو مربوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

4- زبانی ارتباط (Verbal Association)

اس مرحلہ میں آموزگار کسی زبانی یا علامتی اشارے کو تصورات یا اعمال کے ساتھ ہم ربط کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس میں زبان کو سمجھنا اور اس سے کسی خاص مطلب، پیغام یا ہدایت پہنچانے کے لیے استعمال کرنا شامل ہے۔ مثلاً ایک بچہ کسی خاص شے کو پہچان کر اس سے اس کے صحیح نام سے بلاتا ہے جیسے ایک پھل کو دیکھ کر بچے کا "آم" پکارنا۔ اس مرحلہ میں بچہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ یا خیالات کو آپس میں جوڑنا سیکھتا ہے۔ ہم نے ماقبل میں یہ پڑھا کہ گینگے کے اکتساب نظام مراتب کے پہلے چار مراحل کا تعلق رویہ جاتی پہلو سے ہے۔ اس لحاظ سے یہ مرحلہ رویہ جاتی پہلو سے تعلق رکھنے والے تمام مراحل میں سب سے اعلیٰ درجہ کا مرحلہ ہے۔

5- امتیاز کرنا سیکھنا (Discrimination Learning)

یہ پانچواں مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ کا تعلق وقوفی پہلو سے ہے۔ اس مرحلہ میں ایک فرد ایک جیسے مختلف مہیج یا رد عمل ماں بہن فرق کرنا سیکھتا ہے۔ اس مرحلہ میں آموزگار نے ماقبل میں جو حسی و حرکی اور زبانی صلاحیت کو حاصل کیا ہے ان کے مابین کسی بھی طرح کی تبدیلی کو وہ پہچاننے اور ان کے مابین فرق کرنے لگتا ہے۔ ایک سیٹ میں موجود مختلف اشیاء کی طرف اس کا رد عمل مختلف ہوتا ہے۔ اس مرحلہ میں آموزگار میں مختلف پیٹرن کو پہچاننے اور ان میں فرق کرنے کی مزید بہتر مہارت پیدا ہوتی ہے۔ متعدد طریقوں سے امتیاز کرنے کی صلاحیت زیادہ پیچیدہ عمل ہے اور متعدد طریقوں سے امتیاز کرنے کے قابل ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بایں وجہ ضروری ہے کہ ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیے جو بالکل سادہ نہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ انسان کو ان کاموں اور سرگرمیوں میں شامل ہونا چاہیے جو بہت آسان نہ ہو۔

6- تصور کا اکتساب (Concept Learning)

اس مرحلہ میں ایک شخص کسی مہیج یا محرکہ کی طرف تجریدی (Abstract) طریقے سے رد عمل پیش کرتا ہے۔ آموزگار کسی محرکہ کو اس کی تجریدی خصوصیات جیسے شکل رنگ وغیرہ کی شناخت کر کے رد عمل کرتا ہے۔ یہاں فرد تجریدی تصورات اور زمرہ بندی کو سمجھتا ہے اور مختلف نظریات یا عناصر کے مابین تعلقات کی سمجھ حاصل کرتا ہے۔ اس مرحلہ میں آموزگار اشیاء یا نظریات کی شناخت ان کی مشترکہ خصوصیات کی بنیاد پر کرتا ہے۔ یہ بات توجہ طلب ہے کہ اس مرحلہ میں آموزگار مقرون (Concrete) سے مجرد (Abstract) کی طرف پیش قدمی کرتا ہے جہاں آموزگار کے ایک عمل کا کوئی ایک مطلب نہیں ہوتا بلکہ مختلف مطلب ہو سکتا ہے۔ اس میں مختلف محرکات کے لیے مستقل رد عمل پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا شامل ہے جو کہ ایک عام کلاس یا کسی قسم کی زمرہ بندی کی تشکیل کرتا ہے۔ یہ اکتساب تعلیم کرنے، درجہ بندی کرنے وغیرہ کی صلاحیت کی بنیاد بنتی ہے۔

7- اصول کا اکتساب (Rule Learning)

یہ بہت اعلیٰ سطح کا وقوفی عمل ہے جس میں ایک آموزگار مختلف تصورات کے درمیان تعلقات کو سمجھتا ہے اور ان تعلقات کو مختلف حالات میں لاگو کرنا سیکھتا ہے، بشمول ان حالات کے جن کا پہلے کبھی سامنا نہیں ہوا۔ یہ مرحلہ عام اصول اور دستور العمل سیکھنے کی بنیاد بنتا ہے۔ اس مرحلہ میں آموزگار عام اصول کو سمجھتا ہے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے ان کا اطلاق کے طریقے جانتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اصول کا اکتساب انفرادی تصورات سے بالاتر ہے کیونکہ اس میں بنیادی اصولوں کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کا اطلاق کرنا شامل ہے۔

8- مسئلہ حل کرنا (Problem Solving)

گیگنے کے اکتساب کے نظام مراتب میں مسئلہ کو حل کرنا سب سے اعلیٰ ترین سطح ہے۔ اس سطح میں سیکھی ہوئی معلومات اور مہارتوں کا استعمال پیچیدہ مسائل کو حل کرنے یا چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت اور تاثرات پر مبنی حکمت عملیوں کو اپنانے کی صلاحیت درکار ہے۔ یہ خالص وقوفی ہے۔ گیگنے کے مطابق یہ وقوفی عمل کی اعلیٰ ترین سطح ہے۔ جس میں کسی خاص مسئلہ کو حل کرنے کے لیے پیچیدہ اصول، الگوریڈم یا مناسب طریقہ کار کو ایجاد کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا اور پھر اسی نوعیت کے دیگر

مسائل کو حل کرنے کے لیے اس کا استعمال کرنا شامل ہے۔ اس مرحلہ میں آموزگار اپنے حاصل شدہ علم و ہنر، تجربات اور صلاحیت کا استعمال نئے اور غیر مانوس حالات سے نمٹنے ہونے کے لیے کرتا ہے۔ اس کے لیے وہ اپنے تجربات کے نتیجے میں حاصل شدہ مختلف خیالات، نظریات اصول اور قوانین کو یکجا کر کے درپیش مسائل کے حل کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ اس میں عام طور سے چار چیزیں شامل ہیں۔

- پہلا مسئلہ کی نشاندہی کرنا اور اسے سمجھنا۔
- دوسرا ماضی کے تجربات کے نتیجے میں حاصل شدہ تمام معلومات اصول، قوانین، خیالات اور نظریات یکجا کرنا۔
- تیسرا ان یکجا کیے ہوئے تجربات میں سے مناسب اور مفید تجربہ کو ترجیح دینا اور اس سے اخذ کرنا۔
- چوتھا اور آخری یہ ہے کہ تجربات کی ترجیحی فہرست کی بنیاد پر مسئلہ کا تجربہ کرنے کے بعد حل تلاش کرنا۔

الغرض گینگے کا یہ نظام مراتب اساتذہ کے لیے ایک بیش قیمتی مشعل راہ ہے۔ جس کی مدد سے اساتذہ بامعنی اکتسابی عمل پر مبنی تدریس کو فروغ دے سکتے ہیں اور طلبہ کو حصول علم کے زینے پر چڑھنے کے لیے باختیار بنا سکتے ہیں۔ اکتساب کا یہ نظام مراتب تدریسی حکمت عملیوں کو ڈیزائن کرنے کے لیے ایک ایسا فریم ورک فراہم کرتا ہے جو ہر مرحلہ میں شامل و قونی عمل سے ہم آہنگ ہو۔ بایں طور کے یہ اساتذہ کو یہ سمجھ مہیا کرتا ہے کہ آموزگار اکتساب کے کس مرحلہ سے گزر رہا ہے اور اس مرحلہ کی کیا ضروریات ہیں۔ تاکہ وہ طلبہ کے اکتسابی نتائج کو بہتر بنانے کے لیے اپنے تدریسی طریقہ کار اور مواد کے لیے بہتر سے بہتر منصوبہ بندی کریں۔

15.3 دماغ پر مبنی اکتساب (Brain-Based Learning)

روایتی کلاس میں عام طور سے اس بات کو زیر بحث نہیں لائے جاتا کہ ہمارا دماغ قدرتی طور پر کیسے سیکھتا ہے۔ دماغ پر مبنی اکتساب کا نظریہ ایک ایسا طرز رسائی یا نقطہ نظر ہے جو علم الاعصاب (Neuroscience) اور فن تعلیم کے درمیان فرق کو ختم کرتا ہے۔ یہ تعلیم کا وہ نظریہ ہے جو علم الاعصاب کی بصیرت کو اکتساب اور تدریسی اصولوں کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ دماغ پر مبنی اکتساب نظریہ ایسے اکتسابی تجربات پر زور دیتا ہے جو دماغی عمل، دماغ کے حصول معلومات کے طریقے اور دماغ کے معلومات کو جذب کرنے کے نظام عمل سے مطابقت رکھتا ہو۔ بنیادی طور پر یہ نظریہ اکتسابی عمل کے فروغ کے لیے دماغ کی ساخت اور اس کے فنکشن کو سمجھنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق یہ بھی ممکن ہے جب ایک معلم تدریسی حکمت عملیوں اور اس کے منصوبہ بندی میں اس بات کا خیال رکھیں کہ انسان کا دماغ قدرتی طور پر کیسے سیکھتا ہے۔ اس سے ایک معلم زیادہ موثر اور سرگرم اکتسابی سرگرمی کا انعقاد کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر دماغ کے قدرتی طور پر سیکھنے کے طریقوں کے ساتھ تدریسی حکمت عملیوں کو ہم آہنگ کر کے اساتذہ زیادہ موثر اور دلچسپ اکتسابی تجربات کی تخلیق کر سکتے ہیں۔

دماغ پر مبنی اکتساب مقصد اصلی معلومات کو محض حفظ کرنے سے بامعنی اکتساب کی طرف منتقل ہونا ہے۔

15.3.1 دماغ پر مبنی اکتساب کے اصول (Principles of Brain-Based Learning)

Caine and Caine (2002) نے دماغ پر مبنی اکتساب کے 12 اصول دیے ہیں۔ مندرجہ ذیل اصول دماغ پر مبنی اکتساب کے لیے عام نظریاتی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

- 1- دماغ بیک وقت مسلسل مختلف اور بہت سارے کام انجام دیتا ہے۔ اس میں خیالات، جذبات، تخیل، وقوفی عمل اور رجحانات ایک ساتھ وقوع پذیر ہوتے۔
- 2- اکتسابی عمل مکمل طور سے جسمانی عمل ہے۔ سیکھنا اتنا ہی قدرتی ہے جتنا سانس لینا۔ اسکول اور زندگی کے تجربات دماغ کو متاثر کرتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو ہمارے جسمانی کام کو متاثر کرتی ہے وہ ہمارے اکتسابی صلاحیت کو بھی متاثر کرتی ہے۔
- 3- معنی کی تلاش یا ہمارے تجربات کو سمجھنے کا عمل فطری ہے۔ اس سے کسی بھی طریقے سے روکا نہیں جاسکتا۔
- 4- معنی کی تلاش نمونہ بندی یا نقشہ سازی (Patterning) کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہمارا دماغ ایک طرح سے سائنس داں ہے اور فنکار بھی جو با معنی پیٹرن کو سمجھتا بھی ہے اور اس کی تخلیق بھی کرتا ہے۔
- 5- نمونہ بندی کے لیے جذبات بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اکتساب جذبات سے بہت متاثر ہوتا ہے۔ بایں وقوفی عمل اور جذبات کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔
- 6- ہر دماغ بیک وقت اجزاء اور کل کو حاصل بھی کرتا ہے اور اس کی تخلیق بھی کرتا ہے۔ ہمارا دماغ بیک وقت دو عمل میں مصروف رہتا ہے۔ ایک حاصل شدہ معلومات کو ٹکڑوں میں بانٹ کر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ دوسرا اس معلومات کو بطور کل سمجھنے کے عمل میں مصروف رہتا ہے۔
- 7- دماغ ان معلومات کو تو جذب کرتا ہی ہے جس سے وہ براہ راست واقف ہوں اور جس پر وہ توجہ دے رہا ہو مگر ساتھ ہی ساتھ وہ ان معلومات کو بھی جذب کرتا ہے جو کہ اس کے فوری توجہ کے دائرہ سے باہر ہوتے ہیں۔
- 8- اکتساب میں ہمیشہ شعوری اور لاشعوری دونوں عمل شامل ہوتے ہیں۔
- 9- دماغ کے پاس دو طرح کا حافظہ ہے ایک Spatial Memory System اور دوسری System for Rote Learning۔
- 10- ہمارا دماغ اس وقت زیادہ بہتر طریقے سے سمجھتا ہے اور یاد رکھتا ہے جب حقائق اور مہارت Natural Spatial Memory سے ہم آہنگ ہو۔
- 11- چیلنج سے اکتساب کو فروغ ملتا ہے جب کہ خطرات سے اس میں رکاوٹ۔
- 12- بے شمار مماثلت اور یکسانیت کے باوجود ہر شخص کا دماغ انوکھا اور بے مثل ہوتا ہے۔

15.3.2 اہمیت و افادیت (Significance and Utility)

- یہ متعدد حواس قوت باصرہ، سامعہ، لامسہ، ذائقہ وغیرہ کے استعمال پر زور دیتا ہے۔ جس سے اکتساب کو فروغ ملتا ہے۔
- یہ نظریہ فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- دماغ پر مبنی اکتساب اس بات کی وکالت کرتا ہے کہ نئی معلومات کو اچھے طریقے سے تبھی سمجھا جاسکتا ہے جب اسے سابقہ معلومات سے جوڑا جائے۔ جس سے طلبہ میں نئے تصورات کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنتی ہے۔

- اعادہ اور مشق کو فروغ: یہ نظریہ اس بات کی وکالت کرتا ہے کہ حاصل شدہ معلومات، تجربات اور اکتساب کی وقفہ وقفہ پر اعادہ اور مشق ہونی چاہیے۔
- جذبات اور سماجی تعلقات کا استعمال: اس نظریہ کے مطابق جذبات اور سماجی تعامل اکتسابی عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دماغ پر مبنی اکتساب میں تجسس پیدا کرنے والے، اکتساب کے لیے سازگار ماحول بنانے والے اور تعاون کی حوصلہ افزائی کرنے والے عناصر کو شامل کیا جاتا ہے۔
- یہ نظریہ تحریک و ترغیب اور مشغولیت کو فروغ دیتا ہے۔
- اکتساب کے لیے مختلف طریقے کا استعمال کر کے یہ نظریہ یادداشت اور حافظہ کو بہتر بناتا ہے
- طلبہ کی فعال شرکت کے ذریعہ مسائل کو حل کرنے کی طرف راغب کر کے یہ نظریہ طلبہ میں تنقیدی سوچ کی مہارت کی نشوونما کرتا ہے۔
- طلبہ کی مختلف ضروریات اور خصوصیات کہ پیش نظریہ دماغ پر مبنی اکتساب خصوصی اکتسابی تجربات کی بھی وکالت کرتا ہے۔
- الحاصل دماغ پر مبنی اکتساب اساتذہ کے لیے حوصلہ کن اور موثر اکتسابی ماحول کی تخلیق کے لیے ایک مضبوط آلہ ہے۔ یہ نظریہ تمام اکتسابی استعداد کی قفل کشائی کرتا ہے اور طلبہ کو تاحیات آموزش کرنے والا بننے کے لیے با اختیار بناتا ہے۔

15.4 برونر کا انکشافی اکتساب کا نظریہ (Bruner's Discovery Learning)

جیروم برونر تعلیمی نفسیات کے میدان میں ایک عظیم شخصیت اور ماہر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ جنہوں نے بیسویں صدی کے وسط میں اپنے انکشافی اکتساب کے نظریہ سے متعارف کروایا۔

ایک ایسے کمرہ جماعت کا تصور کریں جہاں طلبہ کو معلومات کو رٹنے پر نہیں زور دیا جاتا بلکہ انہیں خود سے سیکھنے اور معلومات کو خود دریافت کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ برونر کے نظریے کا لب لباب ہے۔ انکشافی اکتساب کا نظریہ ایک تعمیراتی نظریہ (Constructivist Approach) ہے۔ یہ نظریہ طلبہ کی اپنی تفہیم کی تعمیر کے لیے مواد کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہونے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ انکشافی نظریہ آموزگار میں اکتساب سے متعلق لگاؤ کو فروغ دیتا ہے اور انہیں آزادانہ اور فعال (Active) طور پر سیکھنے اور مسائل کو حل کرنے والی مہارتوں سے آراستہ کرتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق اکتساب اس وقت سب سے زیادہ موثر ہوتا ہے جب طلبہ غیر فعال طور پر محض معلومات کے حصول کے بجائے علم کی دریافت کے پروسیس میں فعال طور پر شامل ہوں۔ برونر کا نظریہ اکتسابی عمل میں انکوائری، تحقیق اور مسائل کے حل کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ بایں وجہ اس سے تفتیش پر مبنی تدریسی ہدایت (Inquiry-Based Instruction) کا طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مشہور نظریہ آموزگار کو اپنے سابقہ تجربات، علم و فہم اور معلومات پر نئے علم کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ مزید برآں یہ نظریہ طلبہ کو یہ ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنی بصیرت، تخیل، تخلیقی صلاحیتوں اور نئے معلومات کی جستجو کے ذریعہ

حقائق، باہمی تعلقات اور مسائل کا حل دریافت کریں۔ بروئر کے مطابق بچے اپنے گرد و نواح کے ماحول کے ساتھ فعال تعامل اور تجربہ کے ذریعے علم اور معنی کی تعمیر کرتے ہیں۔

15.4.1 انکشافی اکتساب کے اصول (Principles of Bruner's Discovery Learning)

بروئر کے انکشافی اکتساب نظریہ کے بنیادی اور اہم اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

- فعال مشغولیت (Active Engagement): بروئر کا ماننا ہے کہ بچے اس وقت بہترین سیکھتے ہیں جب وہ اکتسابی عمل میں فعال طور پر مشغول ہوں۔ محض معلم کی ہدایات اور توضیحات سننے کے بجائے اس مشغولیت میں تفتیش، سوال پوچھنا اور تجربہ کرنا شامل ہے۔
- تعمیریت (Constructivism): چونکہ انکشافی اکتساب کا نظریہ ایک تعمیراتی نظریہ ہے۔ اس لیے اس نظریہ میں بھی تعمیراتی نظریہ کے اصول کو اپنا چاہتا ہے۔ جہاں آموزگار اپنے موجودہ علم اور تجربات کی بنیاد پر نئے علم کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس عمل میں نئی معلومات کو پہلے سے حاصل شدہ معلومات سے جوڑا جاتا ہے۔
- داخلی تحریک (Intrinsic Motivation): جب طلبہ کو دریافت کرنے اور تفتیش کی ازادی ملتی ہے تو ان میں داخلی تحریک کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ داخلی تحریک اکتسابی عمل میں طلبہ کی مشغولیت اور استقامت کو فروغ دیتی ہیں۔
- مسئلہ حل کرنا (Problem Solving): بروئر نے اکتسابی عمل میں مسئلہ حل کرنے کے کردار کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ مسائل کا سامنا کر کے اس کا حل تلاش کرنے سے طلبہ میں تنقیدی سوچ کو فروغ ملتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ عملی میدان میں اپنے علم کے اطلاق کے ہنر کو بھی سیکھتے ہیں۔
- اسکافولڈنگ (Scaffolding): اس میں آموزگار کو عارضی مدد فراہم کی جاتی ہے جب اسے کسی چیز کو سیکھنے کے لیے مدد درکار ہو۔ جیسے جیسے آموزگار ماہر ہونے لگتا ہے اس مدد کو آہستہ آہستہ ہٹا دیا جاتا ہے۔
- مرغولے دار نصاب (Spiral Curriculum): بروئر ایسے نصاب کی وکالت کرتا ہے جہاں شروعات میں پیچیدہ خیالات کو ایک اسان شکل میں متعارف کرایا جاتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے باریک پہلوؤں پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ یہ تکراری نقطہ نظر طلبہ کو اپنے علم کو بتدریج فروغ دینے میں معاون ہے۔

15.4.2 فوائد (Benefits)

- یہ نظریہ طلبہ مرکوز طرز رسائی کو فروغ دیتا ہے۔
- یہ آموزگار کی فعال شرکت کو یقینی بناتا ہے۔
- یہ نظریہ طلبہ کے سابقہ علم تجربات اور معلومات کے استعمال سے نئے علم اور معلومات کو سمجھنے کی وکالت کرتا ہے۔

- یہ نظریہ اشیاء اور مادی چیز کے ساتھ جسمانی تعامل اور تجربات کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔
- برونر کا یہ نظریہ بصری صلاحیتوں کے استعمال کے ذریعہ اکتساب کی بھی حمایت کرتا ہے۔
- یہ تجریدی علامتوں اور زبان کے ذریعہ سیکھنے پر بھی زور دیتا ہے۔
- یہ نظریہ طلبہ کو وقت ضرورت ماہرین کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- طلبہ کی داخلی ترغیب و تحریک کو نظر میں رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔
- طلبہ میں تنقیدی فکر اور مسائل کو حل کرنے کی مہارت کو فروغ دیتا ہے۔
- یہ نظریہ سہل سے مشکل کی طرف جانے کی وکالت کرتا ہے۔
- یہ نظریہ طلبہ کو باختیار اور بذات خود دریافت کرنے والا بناتا ہے۔
- یہ نظریہ طلبہ کو منطقی غور و فکر، تفتیشی عمل اور تحقیق کی طرف راغب کرتا ہے۔

مجملہ انکشافی اکتساب کا نظریہ سیکھنے کے عمل میں فعال مشغولیت، دریافت اور مسائل کے حل کی اہمیت کو اجاگر کر کے تعلیمی طریقوں میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس نے ایک ایسے ماحول کے فروغ دیا جہاں طالب علموں کو اپنے لئے علم دریافت کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، اساتذہ گہری تفہیم، تنقیدی سوچ، اور تاحیات اکتساب کی محبت کو فروغ دے سکتے ہیں۔ برونر کی ڈسکوری لرننگ سیکھنے کی محبت کو فروغ دینے طلبہ کو آزادانہ سیکھنے والے اور مسائل حل کرنے والے بننے کی مہارتوں سے لیس کرنے کے لئے ایک قابل قدر نقطہ نظر پیش کرتی ہے۔

15.5 آسوبیل کے بامعنی اکتساب کا نظریہ (Ausubel's Meaningful Learning Theory)

ڈیوڈ آسوبیل ایک ممتاز ماہر تعلیمی نفسیات تھے۔ جنہوں نے 1963 کی دہائی میں معنی خیز اکتساب کا نظریہ پیش کیا۔ برونر کے انکشافی اکتساب کے نظریہ کی طرح آسوبیل کا معنی خیز اکتساب بھی تعمیراتی نقطہ نظر پر مبنی ہے اور اس کا شمار بھی تعمیراتی نظریوں میں ہوتا ہے۔ یہ نظریہ بامعنی اکتساب کے لیے سابقہ علم سے مربوط ہونے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ آسوبیل کا یہ نظریہ رٹ کر حصول علم یا سیکھنے کے بالکل متضادم ہے۔ اگرچہ یہ ایک تعمیراتی نظریہ ہے مگر آسوبیل جیروم برونر کے انکشافی اکتساب سے بھی اتفاق نہیں رکھتے۔ اس کا ماننا ہے کہ لوگ درحقیقت تحصیل سے سیکھتے ہیں نہ کہ انکشافی عمل سے۔ مگر آسوبیل نے برونر کے اس بات اتفاق کیا ہے کہ نئی معلومات کو سابقہ معلومات سے مربوط کرنے سے بہتر اکتساب ہوتا ہے۔ آسوبیل کی معنی خیز لرننگ تھیوری کہتی ہے کہ اکتساب کا وجود اس وقت ہوتا ہے جب نئی معلومات اس سے متعلق ہوتی ہے جو سیکھنے والا پہلے سے جانتا ہے۔ آسوبیل کے مطابق تصورات، اصول اور نظریات کی فہم استخراجی استدلال کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اس کا ماننا ہے کہ بامعنی اکتساب رٹ کر یاد کرنے سے بہتر ہے۔ بایں وجہ وہ روٹ میمورائزیشن کے برخلاف بامعنی سیکھنے کا مضبوطی سے حمایت کرتے ہیں۔ اور اپنی کتاب Educational Psychology: A Cognitive View کے دیباچہ میں بایں طور پر طراز ہوتے ہیں کہ:

"If [he] had to reduce all of educational psychology to just one principle, [he] would say this: The most important single factor influencing learning is what the learner already knows. Ascertain this and teach him accordingly". (Ausubel, 1968)

یعنی اگر پورے تعلیمی نفسیات ایک اصول میں سمیٹا جائے تو وہ یہ ہے کہ آموزش کو متاثر کرنے والا سب سے اہم اور واحد عنصر آموزگار کی سابقہ معلومات ہے۔ ہمیں معلوم کر کے اسکے مطابق سکھانا چاہیے۔

15.5.1 مراحل (Steps)

یہ نظریہ تین مراحل پر مبنی ہے۔

- 1- سابقہ علم سے ارتباط: آموزگار نئی معلومات کو موجودہ تصورات اور نظریات سے جوڑ کر جذب کرتے ہیں۔ مثلاً معلم کسی نئے تدریس نقطہ کو سمجھانے کے لیے ایسے معلومات کا سہارا لے جن سے طلبہ پہلے سے واقف ہوں۔
- 2- اس بات کو یقینی بنانا کہ سیکھنے والے سیکھنے کے لیے تیار ہیں: لہذا مقاصد کو آموزگار کی ضروریات کے مطابق بنایا جانا چاہیے۔
- 3- جدید اور منظم معلومات کی فراہمی: اسی لیے معلم کو چاہیے کہ تدریس میں پہلے سیکھے گئے مضامین اور نئے علم دونوں کا احاطہ کرنا چاہیے، اور دونوں کا موازنہ کرنا چاہیے۔ آسونیل کے معنی خیز اکتساب کا نظریہ اساتذہ کو یہ سمجھنے کے لیے ایک اہم فریم ورک فراہم کرتا ہے کہ طلبہ کیسے سیکھتے ہیں اور بحیثیت استاد اس اکتسابی عمل کو کیسے بڑھایا جاسکتا ہے۔ اسی لیے آسونیل کا کہنا ہے کہ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو سابقہ معلومات سے جوڑ کر اپنے تدریسی نکات کو پیش کریں جس سے اکتساب زیادہ موثر اور دیرپا ہوتا ہے۔

15.5.2 معنی اکتساب کی خصوصیات (Characteristics of Ausubel's Theory of Meaningful Attribution)

آسونیل کے معنی خیز اکتساب کے اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

- سابقہ معلومات: آسونیل کے مطابق سیکھنے کو متاثر کرنے والا سب سے اہم واحد ان وہ ہے جو آموزگار پہلے سے جانتا ہے۔ موثر تدریس میں اس موجودہ علم کی شناخت اور اسے بنیاد بنانا چاہیے۔
- بامعنی تحصیل اکتساب: انکشافی اکتساب کے برعکس آسونیل نے بامعنی تحصیل اکتساب کی وکالت کی ہے۔ جہاں مواد کو واضح اور منظم انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔
- ایڈوانس آرگنائزرز: آسونیل ایڈوانس آرگنائزرز کہ تصور کو متعارف کرایا جو کہ اکتسابی عمل سے پہلے پیش کیے جانے والے تعارفی مواد ہیں۔ یہ آرگنائزرز طلباء کو مدد فراہم کرتی ہے نئی معلومات کو ان کے موجودہ علم سے جوڑنے میں۔
- شمول (Subsumption): اس عمل کے تحت آموزگار کے علمی ڈھانچے میں پہلے سے موجود زیادہ عمومی اور جامع تصورات کے تحت نئی معلومات کو شامل کرنا شامل ہے۔ یہ نئے علم کو بامعنی طور پر منظم اور مربوط کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

● انجذاب کا نظریہ: یہ اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ موجودہ وقوفی ڈھانچہ میں نئی معلومات کیسے جذب ہو گئی۔ انجذاب کا یہ عمل اکتساب کو زیادہ با معنی بناتا اور بھول جانے کے امکان کو کم کرتا ہے۔

● امتیاز (Differentiation): معنی خیز اکتساب میں عموماً تفریق شامل ہوتی ہے۔ اس عمل میں آموزگار نئی معلومات کو بہتر تو کرتے ہی ہیں ساتھ ہی ساتھ وہ نئی معلومات اور پہلے سے حاصل شدہ معلومات کے مابین فرق بھی کرتے ہیں اور بہتر امتیازات و باریکیوں کو سمجھتے ہیں۔

خلاصہ: آسونیل کے با معنی اکتساب کا نظریہ ان اساتذہ کے لیے ایک قابل قدر فریم ورک ہے جو اپنے طلبہ میں دقیق علمی فہم اور اکتساب کی طویل مدتی برقراری کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ یہ نظریہ ایسے تعلیمی تجربات کی تخلیق کے لیے ایک مضبوط فریم ورک فراہم کرتی ہے جو طلبہ کے موجودہ علم و فہم سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ یہ سابقہ معلومات کی اہمیت، منصوبہ بند مواد کی پیشکش اور ایڈوانس آرگنائزرز کے استعمال پر زور دیتی ہے۔

آسونیل کے اس نظریے کا مقصد اکتساب کو مزید با معنی، پائیدار اور قابل منتقل بنانا ہے۔ یہ نظریہ ان اساتذہ کے لیے قابل قدر بصیرت پیش کرتا ہے جو اپنی تدریسی کی گہرائی اور تاثیر کو بڑھانا چاہتے ہیں اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ نئی معلومات صرف سیکھی ہی نہیں جاتی بلکہ سیکھنے والے کے وقوفی فریم ورک میں سمجھی اور مربوط بھی ہوتی ہے۔

15.6 خلاصہ (Summary)

اکتساب و تدریس کے نظریات اساتذہ کو بہتر اور موثر تدریسی حکمت عملی کے فروغ میں معاون ہوتی ہے۔ مختلف نظریات ہمارے سامنے مختلف مطمح نظر پیش کرتا ہے جس سے ہم میں تنقیدی سوچ کو فروغ ملتا ہے۔ اکتساب کو یقینی بنانے کے لیے مختلف لائحہ عمل، حکمت عملیوں، طریقہ تدریس اور نقطہ نظر سے استفادہ حاصل کرنا اور انہیں استعمال میں لانے کی ضرورت ہے۔ اور ان کے لیے مندرجہ بالا نظریات ہمارے سامنے غیر معمولی بصیرت فراہم کرتی ہے۔

15.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے بالتفصیل اکتساب و تدریس سے متعلق اہم نظریات پر بحث کی۔ ہم نے رابرٹ ملس گیگنے کے اکتساب کا تدریسی ہدایات کا نظریہ کے تحت اکتساب کا نظام مراتب، اکتسابی نتائج کی درجہ بندی اور تدریس کے مختلف مراحل کو زیر بحث لایا۔ ہم نے دماغ پر مبنی اکتساب کا ذکر کرتے ہوئے اس کے اصول پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ مزید برآں تعمیری نظریات میں ہم نے برونر کے انکشافی اکتساب اور آسونیل کے معنی خیز اکتساب کی عہد جدید میں تعلیمی مضمرات کو جاننے کی کوشش کی۔

- نظام مراتب : Hierarchy
- تدریسی ہدایات : Instructions
- اکتسابی نتائج : Learning Outcomes
- درجہ بندی : Taxonomy
- وقوفی علاقہ : Cognitive Domain
- جذباتی علاقہ : Affective Domain
- نفسی و حرکی علاقہ : Psychomotor Domain
- ذہنی : Intellectual
- مہیج-رد عمل : Stimulus-Response
- عملی مشروطیت : Operant Conditioning
- تقویت : Reinforcement
- ارتباط : Association
- دماغ پر مبنی اکتساب : Brand-Based Learning
- علم الاعصاب : Neuroscience
- انکشافی اکتساب : Discovery Learning
- معنی خیز : Meaningful

15.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- 1- The Conditions of Learning کس ماہر نفسیات تصنیف ہے۔
 - (a) پاولو
 - (b) اسکینر
 - (c) گینگے
 - (d) مندرجہ بالا کوئی نہیں
- 2- گینگے کے مطابق اکتساب کے کتنے اقسام ہیں؟
 - (a) 6
 - (b) 5
 - (c) 4
 - (d) 3
- 3- گینگے نے کتنے اکتساب کے مراحل پیش کیے جن کے تحت انسان سیکھتا ہے۔

- 4- علامتی اکتساب کس ماہرین کے نظریہ سے ملتا جلتا ہے
 (a) کلاسیکی مشروطیت (b) عملی مشروطیت (c) دونوں (d) مندرجہ بالا کوئی نہیں
- 5- اکتساب کے نظام مراتب میں ذیل میں کونسا مرحلہ اکتساب کا پہلا مرحلہ ہے۔
 (a) اشارتی / علامتی اکتساب (b) مہیج رد عمل اکتساب (c) جوڑنا (d) زبانی ارتباط کا اکتساب
- 6- کس ماہر نفسیات نے انکشافی اکتساب کے نظریہ سے متعارف کروایا۔
 (a) ایوان پاولو (b) جیروم برونر (c) اسکینر (d) روبرٹ گینگے
- 7- معنی خیز اکتسابی نظریہ کے مطابق:
 (a) رٹ کر بہتر آموزش ہوتی ہے۔ (b) انکشافی عمل سے بہتر آموزش ہوتی ہے۔
 (c) تحصیل سے بہتر آموزش ہوتی ہے۔ (d) مندرجہ بالا سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- رابرٹ ملز گینگے کے تدریسی ہدایات کے نظریہ کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیں۔
- 2- اکتسابی نتائج کی درجہ بندی سے آپ کیا سمجھتے ہیں قلمبند کریں۔
- 3- اکتساب کے اقسام تحریر کریں۔
- 4- دماغ پر مبنی اکتساب کی اہمیت و افادیت پر ایک نوٹ لکھیں۔
- 5- دماغ پر مبنی اکتساب اور موثر تدریس پر روشنی ڈالیں
- 6- انکشافی اکتساب سے آپ کیا سمجھتے ہیں قلمبند کریں۔
- 7- انکشافی اکتساب کے فوائد تحریر کریں
- 8- معنی خیز اکتساب کی خصوصیات سے بحث کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- دماغ پر مبنی اکتساب کے اصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔
- 2- دماغ پر مبنی اکتساب کے تصور کو بالتفصیل قلمبند کریں۔
- 3- انکشافی اکتساب کے اصول اکتسابی عمل کو کس طرح بہتر بناتا ہے، تجزیہ کریں۔
- 4- معنی خیز اکتساب کا تفصیلی جائزہ پیش کریں۔

5۔ اکتساب کے نظام مراتب پر سیر حاصل گفتگو کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات (Answer Key of Objective Type Questions)

B-7	B-6	B-5	C-4	D-3	A-2	C -1

15.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

- Aggarwal, J. C. (n.d.). *Essential of educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Berk, L. E. (2017). *Child development* (9th ed.). Pearson India.
- Driscoll, M. P. (2014). *Psychology of learning for instruction*. Pearson Education Limited.
- Koffka, K. (1924). *The growth of the mind*. Routledge and Kegan Paul.
- Lewin, K. (1951). *Field theories in social science*. Harper and Row.
- Mangal, S. K. (2007). *Advanced educational psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Schultz, D. P., & Schultz, S. E. (2013). *Theories of personality*. Wadsworth, Cengage Learning.
- Vygotsky, L. S. (1978). *Mind in society: The development of higher mental processes*. Harvard University Press.
- - علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس . تعلیمی نفسیات کے پہلو (n.d.). - خاں، آفاق ندیم، حسین، سید معاذ
- - لاہور: جدران پبلیکیشنز . تعلیمی نفسیات اور رہنمائی (n.d.). - موسیٰ، ملک محمد، ورشید، شاذیہ
- - علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس . تعلیم اور اس کے اصول (n.d.). - خاں، محمد شریف
- - نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان . تعلیمی نفسیات (n.d.). - عزیز، طلعت

اکائی 16- تعمیری طریقہ تدریس

(Constructive Methods of Teaching)*

اکائی کے اجزاء

تمہید (Introduction)	16.0
مقاصد (Objectives)	16.1
تعمیری طریقہ تدریس (Constructive Teaching Method)	16.2
16.2.1 تعمیری طریقہ تدریس کے فوائد (Benefits of Constructive Teaching Method)	
16.2.2 تعمیری تعلیم کے لیے ضروری اجزاء	
(Essential Components for Constructivist Education)	
16.2.3 تعمیری تدریسی طریقے (Constructivist Teaching Methods)	
تعاون پر مبنی اکتساب (Cooperative Learning)	16.3
16.3.1 تعاون پر مبنی اکتساب کے کلیدی اصول (Key Principles of Collaborative Learning)	
16.3.2 تعاون پر مبنی اکتساب کے فوائد (Benefits of Collaborative Learning)	
برین اسٹورمنگ (Brainstorming)	16.4
16.4.1 تعلیم کے میدان میں برین اسٹورمنگ کے طریقہ کار کے استعمال کے پیچھے فلسفہ (Uses of Brainstorming Methods in the field of Education)	
16.4.2 برین اسٹورمنگ کے مقاصد (Objectives of Brainstorming Method)	
16.4.3 تعمیری تعلیم میں برین اسٹورمنگ کے فوائد (Benefits of Brainstorming in Constructive Education)	
تصور کی خاکہ بندی (Concept Mapping)	16.5
16.5.1 تدریس میں تصور کی خاکہ بندی کے فوائد (Benefits of Concept Mapping in Teaching)	
16.5.2 کلاس روم میں تصور کی خاکہ بندی کا استعمال (Using Concept Mapping in the Classroom)	

* Dr. Mohd Bahauddin, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

16.6	معکوسی تدریس (Reciprocal Teaching)
16.6.1	چار حکمت عملی (Four Strategies)
16.6.2	طریقہ کار (procedure)
16.6.3	معکوس تدریس کی خصوصیات (Characteristics of Concept Mapping)
16.7	خلاصہ (Summary)
16.8	اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)
16.9	فرہنگ (Glossary)
16.10	نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
16.11	تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

16.0	تمہید (Introduction)

تدریس ایک عظیم پیشہ ہے۔ اور ہر پیشے کی کامیابی کا انحصار اس میں استعمال ہونے والے طریقے اور لائحہ عمل پر ہوتا ہے۔ اسی طرح تدریس عمل کو انجام دینے کے لیے مختلف طریقے اور لائحہ عمل کا استعمال ہوتا ہے تاکہ تدریس کو با معنی اور موثر بنایا جائے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی ہونے کے ساتھ ساتھ اکتساب دیر پاؤ۔ ہم اس سے بخوبی واقف ہیں کہ تدریس میں استعمال ہونے والے مختلف طریقے اور طرز رسائی مختلف نظریات اور نقطہ نظر پر مبنی ہوتے ہیں۔ سابقہ یونٹ میں ہم نے مختلف نظریات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ جس میں رابرٹ ایم گینگے کے اکتساب کے نظام مراتب، دماغ پر مبنی اکتساب اور تعمیری نظریات میں بروز کا انکشافی اکتساب اور ڈیوڈ آسوبیل کا با معنی خیز اکتساب شامل ہیں۔ اس یونٹ میں ہم تعمیری نظریہ پر مبنی تدریسی طریقوں کو زیر بحث لائیں گے۔ اور یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ایک معلم کے لیے یہ طریقے تدریس کس طرح سے سودمند ہیں۔ مزید برآں ان طریقوں کے استعمال سے کس طرح ایک معلم اپنی تدریس کو بہتر اور موثر بنا سکتے ہیں۔

16.1	مقاصد (Objectives)

- اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- تعمیری نظریہ کا جائزہ لے سکیں۔
- موثر تدریس کے لیے تعمیری نظریہ کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- تعاون پر مبنی اکتسابی نظریہ کا تجزیہ کر سکیں۔
- معلم کے لیے برین ایسٹو منگ طریقہ تدریس کی اہمیت کو شناخت کر سکیں۔

- تصور کی خاکہ بندی کے لیے درکار عناصر کی نشاندہی کر سکیں۔
- معکوسی اکتساب کے کہ کثیر جہتی نوعیت کو سمجھ سکیں۔

16.2 تعمیری طریقہ تدریس (Constructive Teaching Method)

تعمیری تدریسی طریقے تعمیری نظریہ پر مبنی ہیں، جس کا نقطہ نظریہ ہے کہ سیکھنے والے تجربات، تعاملات اور عکاسی کے ذریعے سرگرم ہو کر اپنی سمجھ اور علم کی تعمیر کرتے ہیں۔ یہ طریقے طالب علم کے سیکھنے، تعاون، انکوائری، اور تجربات پر مبنی ہوتے ہیں۔ تعمیری نظریہ کے مطابق آموزگار کو غیر فعال طور پر معلومات حاصل کرنے کے بجائے فعال طور پر علم کی تعمیر کرنا چاہیے۔ جب لوگ دنیا کا تجربہ کرتے ہیں اور ان تجربات پر غور کرتے ہیں، تو وہ اپنی نمائندگی کرتے ہیں اور نئی معلومات کو اپنے پہلے سے موجود علم (اسکیم) میں شامل کرتے ہیں۔

16.2.1 تعمیری طریقہ تدریس کے فوائد (Benefits of Constructive Teaching Method)

- طلبہ غیر فعال طور پر معلومات حاصل کرنے سے زیادہ طلبہ تجربہ کے ذریعہ معلومات بہتر طریقے سے حاصل کرتے ہیں۔
- سیکھنا فطری طور پر ایک سماجی عمل ہے کیونکہ یہ ایک سماجی تناظر میں فروغ پاتا ہے کیونکہ طلبہ اور اساتذہ علم کی تعمیر کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔
- چونکہ علم براہ راست طلبہ کو نہیں دیا جاسکتا، اس لیے تدریس کا مقصد ہے کہ ایسے تجربات فراہم کرنا ہے جو طلبہ کو علم کی تعمیر کرنے میں سہولت فراہم کرے۔

16.2.2 تعمیری تعلیم کے لیے ضروری اجزاء (Essential Components for Constructivist Education)

- اسباق کو تعمیری طریقہ تدریس کے مطابق ڈیزائن کرنے کے لئے مختلف عناصر کو شامل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ضمن میں Baviskar, Hartle & Whitney (2009) نے مندرجہ عناصر کا ذکر کیا ہے۔
- سابقہ معلومات: سابقہ علم کے بنیاد پر نئے علم کی تخلیق کرنا ماقبل، غیر رسمی انٹرویوز اور چھوٹے گروپ وارم اپ سرگرمیاں جن کے ذریعے سابقہ معلومات کو یاد کیا جاسکتا ہے
 - وقوفی اختلاف: ایسے مسائل اور سرگرمیاں تفویض کریں جو طلبہ کے لیے چیلنج پیدا کرے اور جس سے نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑے۔ علم کی تخلیق اس وقت ہوتی ہے جب طلبہ کو موجودہ اسکیم پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ جب وہ چیلنجنگ مسئلہ پر کام کرتے ہیں جس سے طلبہ کے علم میں اضافہ ہوتا رہیگا۔

- بازاری کے ساتھ علم کا اطلاق: طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ تاکہ وہ نئی معلومات کا جائزہ لیں اور موجودہ علم میں ترمیم کریں۔ طلبہ کی سرگرمیوں (پیش گوئی، چھوٹے گروپ یا کلاس روم میں بحث و مباحثہ) کو پہلے سے موجودہ اسکیم کو جدید صورت حال سے موازنہ کرنا چاہیے۔
- اکتساب پر عکاسی: طلبہ سرگرمیوں کے ذریعہ خود کو پیش کرنے کے مواقع ملنے چاہئے کہ وہ دکھاسکیں کہ انہوں نے کیا سیکھا ہے۔ ان سرگرمیوں میں پیشکش، اضطرابی مقالے یا کسی دوسرے طالب علم کے لیے مرحلہ وار ٹیوٹوریل بنانا شامل ہو سکتے ہیں۔

16.2.3 تعمیری تدریسی طریقے (Constructivist Teaching Methods)

نظریہ تعمیریت پر مبنی طریقہ تدریس درج ذیل ہیں:

- Problem-Based Learning (PBL)
- Inquiry-Based Learning (IBL)
- Project-Based Learning (PBL)
- Cooperative Learning
- Socratic Questioning
- Constructivist Labs and Experiments
- Concept Mapping and Visualization
- Problem-Solving Scenarios
- Brainstorming
- Peer Teaching and Tutoring
- Reflective Practices and Metacognition
- Reciprocal Teaching

ان میں چند کی وضاحت ذیل میں بیان کی جا رہی ہے۔

16.3 تعاون پر مبنی اکتساب (Cooperative Learning)

تعاون پر مبنی اکتسابی نظریہ تعمیر پسندی کی ایک شاخ ہے جو سابقہ معلومات کی بنیاد پر نئے علم کی تعمیر کرنے کا عمل ہے۔ اس میں اس خیال کو شامل کیا گیا ہے کہ بہترین تعلیم اس وقت ہوتی ہے جب، مختلف صلاحیت والے طلبہ سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر مشغول ہوتے ہیں اور مشترکہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے طلبہ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

حالانکہ تعمیر پسندی نئے مواد کو سیکھنے کی بنیاد کے لئے ذاتی تجربے پر توجہ مرکوز کرتی ہے لیکن تعاون پر مبنی آموزش نہ صرف طالب علم کے اپنے تجربے کو علم کو مستحکم کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے، بلکہ دوسروں کے تجربات کو بھی استعمال کرتی ہے۔ تعاون پر مبنی اکتساب میں تعمیری تکنیکوں کو شامل کیا جاسکتا ہے جو طلبہ کو تجربہ کرنے، قیاس کرنے، اور حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ طلبہ پھر اپنے حاصل کردہ نئے علم پر غور کرتے ہیں اور بحث و مباحثہ کرتے ہیں کہ وہ کیا سیکھا ہے اور اپنے فہم و ادراک میں کیسے تبدیلی لائے۔ سیکھنے کا یہ تعمیری نظریہ مشاہدے اور سائنسی مطالعہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان تجربات تجربے پر عکاسی کے ذریعے دنیا کے بارے میں اپنی فہم و ادراک اور علم کی تشکیل کرتے ہیں۔ نئے علم کو ہم اپنے سابقہ خیالات اور تجربات سے ہم آہنگ کرتے ہیں۔ طلبہ کو سرگرم ہو کر اپنے علم کا تخلیق کار بننے کے لیے آموزش کے لیے سوالات پوچھنے، دریافت کرنے اور اپنے تجربات کا جائزہ لینے کے قابل بناتے ہیں۔

1960 کی دہائی میں تعاون پر مبنی اکتساب سے نسبتاً ماہرین تعلیم انجان تھے اور اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ ابتدائی، ثانوی، اور یونیورسٹی کی تعلیم پر مسابقتی اور انفرادی تعلیم کا غلبہ تھا۔ جب کہ مقابلہ تعلیمی سوچ پر حاوی تھا، اسے انفرادیت پسندانہ اکتساب کے ذریعہ چیلنج کیا جا رہا تھا جس کی بنیاد بی ایف سکسز کے پروگرام شدہ سیکھنے اور طرز عمل میں تبدیلی پر تھی۔ دھیرے دھیرے تعلیمی طرز عمل اور سوچ میں تبدیلی آئی۔

16.3.1 تعاون پر مبنی اکتساب کے کلیدی اصول (Key Principles of Collaborative Learning)

جانسن اینڈ جانسن نے ایک کامیاب کلاس روم کے لیے تعاون پر مبنی اکتساب کے پانچ ضروری عناصر کی شناخت کی ہے۔ جو مندرجہ

ذیل ہیں:

1. مثبت باہمی انحصار: کامیابی ایک مشترکہ مقصد ہے۔ گروپ ممبران ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انفرادی کامیابی گروپ کی کامیابی سے جڑی ہوئی ہے۔ طلبہ کو اپنے گروپ میں مکمل طور پر حصہ لینا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے۔ ہر گروپ کے ممبر کو ایک کام / کردار کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس لیے یہ یقین کرنا چاہیے کہ وہ اپنے اکتساب اور اپنے گروپ کے لیے ذمہ دار ہیں۔ طلبہ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ اس میں ایک ساتھ ہیں، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ہر رکن کی انفرادی کوشش نہ صرف اس کی مدد کرے گی بلکہ پورے گروپ کی کرے گی۔ ہر طالب علم کا گریڈ دوسرے گروپ کے اراکین کی کوشش پر منحصر ہے۔
2. انفرادی اور گروہی احتساب: ہر رکن گروپ کے اہداف اور اکتسابی عمل میں حصہ داری کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ہر طالب علم کو زیر مطالعہ مواد پر مہارت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہر طالب علم اپنے اکتساب اور کام اور ساتھ ہی ساتھ گروپ میں ان کی اپنی شراکت کے لیے جوابدہ ہے، اس لیے 'سوشل لوٹنگ' کو ختم کرنا ضروری ہے۔

3. روبرو تعامل: ممبران ایک دوسرے کے اکتساب میں تعاون، مدد اور حوصلہ افزائی میں فعال طور پر مشغول ہوتے ہیں۔ اراکین ایک دوسرے کی کامیابی کو فروغ دیتے ہیں۔ طلبہ ایک دوسرے کو بتاتے ہیں کہ ان کے پاس کیا ہے اور کیا سیکھے ہیں اور تفویضات کو سمجھنے اور مکمل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔
4. گروہی عمل: گروہی عمل اس وقت ہوتا ہے جب گروپ کے ممبر اس بات پر غور کرتے ہیں کہ کون سے ممبر کے اعمال معاون ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ کس کام کو جاری رکھنا ہے یا تبدیل کرنا ہے۔ گروہی عمل کا مقصد اس تاثیر کو واضح اور بہتر بنانا ہے جس کے ساتھ ممبران گروپ کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے ضروری عمل کو انجام دیتے ہیں۔
5. سماجی مہارت: تعاون پر مبنی اکتساب کے کامیاب ہونے کے لیے سماجی مہارتوں کو سکھایا جانا چاہیے۔ اس عمل میں نہ صرف تعلیمی مضامین سیکھتے ہیں بلکہ سماجی مہارت سیکھتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

- قیادت
- فیصلہ سازی
- اعتماد سازی
- دوستی کی ترقی
- مواصلات
- تنازعات کے انتظام سے متعلق مہارتیں

2.3.6 تعاون پر مبنی اکتساب کے فوائد (Benefits of Collaborative Learning)

- گہری تفہیم: بحث مباحثہ اور تعاون کے ذریعہ آموزگار تصورات کی زیادہ جامع تفہیم حاصل کرتے ہیں۔
- تنقیدی سوچ کی مہارت: تعاون پر مبنی اکتساب آموزگار کو متعدد زاویوں سے معلومات کا تجزیہ کرنے، جانچنے اور ترکیب کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- مواصلات اور تعاون کی مہارتیں: آموزگار گروہی تعامل کے ذریعے اہم بین شخصی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔
- مثبت سماجی اور جذباتی ترقی: تعاون سے تعلق، برادری اور ذمہ داری کے احساس کو فروغ ملتا ہے۔
- حوصلہ افزائی اور مشغولیت میں اضافہ: مشترکہ اہداف کے لیے کام کرنا حوصلہ کن ہوتا ہے اور سیکھنے میں فعال شرکت کو فروغ دے سکتا ہے۔
- عکاسی اور تشخیص: تعاون پر مبنی اکتساب طلبہ کو اپنے باہمی تجربات پر غور کرنے، گروپ کی حرکیات کا جائزہ لینے، انفرادی شرکت کا اندازہ لگانے اور بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

- مشترکہ علم کی تعمیر: باہمی تعاملات کے ذریعے، طلبہ مشترکہ علم کی تعمیر میں مشغول ہوتے ہیں۔ گفت و شنید اور اتفاق رائے کا یہ عمل سیکھنے کے نتائج کو بڑھاتا ہے اور گہری تصوراتی تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔
 - مساوی شرکت داری اور شمولیت: تعاون پر مبنی اکتساب قابلیت، پس منظر، یا سیکھنے کے انداز میں فرق سے قطع نظر، تمام گروپ ممبران کی مساوی شرکت اور شمولیت کو فروغ دیتی ہے۔ یہ شمولیت اپنے تعلق، تنوع کا احترام، اور ہم مرتبہ سیکھنے اور مدد کے مواقع کو فروغ دیتی ہے۔
 - اعلیٰ سطح کی غور و فکر کی مہارتوں کا فروغ دینا: تعاون پر مبنی اکتساب کے کاموں کو تنقیدی سوچ، تجزیہ، ترکیب، اور معلومات کی تشخیص کو تحریک دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ باہمی تعاون کے ساتھ مسائل کو حل کرنے میں مشغول ہو کر، طلبہ اعلیٰ سطح کی مہارتوں کا فروغ کرتے ہیں اور پیچیدہ تصورات کے بارے میں اپنی سمجھ کو گہرا کرتے ہیں۔
- الحاصل تعاون پر مبنی اکتساب سیکھنے کے ان اسلوب سے بھی مطابقت رکھتا ہے جو بصری-فضائی، صوتی-سمعی، زبانی-لسانی، حرکیاتی، منطقی-ریاضیاتی اور سماجی-ذاتی ہوتے ہیں۔ جہاں تعاون پر مبنی اکتساب خود اعتمادی میں اضافے، اسکول کے لیے زیادہ پسندیدگی، بہتر بین روابط، اور بہتر پیچیدہ سوچ کے ممکنہ فوائد پیش کرتی ہے وہیں تعاون پر مبنی اکتساب یہ امید بھی پیش کرتی ہے کہ ہم تنازعات اور مسابقت کی غیر صحت بخش شکلوں سے نکل کر باہمی تعاون کے ماحول کی طرف بڑھیں۔ تعاون پر مبنی اکتساب طلبہ کو غیر فعال طور پر علم بوجھنے والے استاد سے ایک ایسے استاد کی طرف منتقل کرتے ہیں جو سہولت کار کے طور پر کام کرتا ہے جو طلبہ کو تربیت دیتا ہے، رہنمائی کرتا ہے، تحریک و ترغیب دیتا ہے اور طلبہ کی سمجھ کو ترقی دینے اور اس کا اندازہ لگانے میں مدد فراہم کرتا ہے جب وہ خود سیکھ رہے ہوں۔

16.4 برین اسٹورمنگ (Brainstorming)

برین اسٹورمنگ نظریہ تعمیر پسندی میں ایک تدریسی طریقہ ہے جو طلبہ کو اپنے علم کو دریافت کرنے اور سوالات پوچھ کر یا طلبہ کو ایسی کیفیت میں مشغول کر کے نئے خیالات پیدا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ فعال اکتساب کی ایک قسم ہے جس میں گروپ کے مسائل حل کرنے کا طریقہ شامل ہوتا ہے جہاں طلبہ ایک مقررہ وقت کے اندر تخلیقی خیالات اور حل فراہم کرتے ہیں۔ اس کا مقصد بہت سے خیالات کو تیزی سے پیدا کرنا، اور پھر اتفاق رائے تک پہنچنے کے لیے ان پر تبادلہ خیال، انضمام اور ان کو بہتر بنانا ہے۔

برین اسٹورمنگ تعمیری تعلیم کے تناظر میں فعال اکتساب اور علم کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک قابل قدر تکنیک ہے۔ یہ آموزگار کو غیر فیصلہ کن ماحول میں آزادانہ طور پر خیالات کا اشتراک کرنے، مختلف نقطہ نظر کو دریافت کرنے اور ایک دوسرے کے خیالات پر عکاسی کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

16.4.1 تعلیم کے میدان میں برین اسٹورمنگ کے طریقہ کار کے استعمال کے پیچھے فلسفہ

(Uses of Brainstorming Methods in the field of Education)

تعلیم میں برین اسٹورمنگ کا طریقہ استعمال کرنے کا بنیادی فلسفہ تعمیری ہے۔ تدریس کے تعمیری طریقے تعمیری اکتساب کے نظریات پر مبنی ہیں۔ تعمیری نظریات ہمیں بتاتے ہیں کہ سیکھنا اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب آموزگار اکتسابی عمل میں فعال طور پر شامل ہوتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق اکتساب والے اپنے معنی اور علم خود بناتے ہیں۔ برین اسٹورمنگ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنیاد پر تعمیری اصولوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے:

- سابقہ علم کو فعال بنانا: برین اسٹورمنگ آموزگار کو اپنے موجودہ علم اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیتی ہے جو نئی تفہیم کی تعمیر کے لیے ایک بنیاد کا کام کرتا ہے۔
- علم کی سماجی تعمیر: خیالات کے اشتراک اور تبادلہ خیال کے ذریعہ آموزگار باہمی تعاون سے معنی پیدا کرتے ہیں اور تصورات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں۔
- متعدد نقطہ نظر: برین اسٹورمنگ متنوع نقطہ نظر کی قدر کرتی ہے اور آموزگار کو مختلف طریقوں اور حل پر غور کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- طلبہ مرکوز طرز رسائی: اس عمل میں توجہ طلبہ کی شرکت اور اکتسابی عمل میں طلبہ کی فعال مشغولیت پر ہوتی ہے۔

16.4.2 برین اسٹورمنگ کے مقاصد (Objectives of Brainstorming Method)

- موضوع پر توجہ مرکوز کرنا: طلبہ کی توجہ کسی خاص موضوع پر مرکوز کریں۔
- اختلافات کو قبول کرنا اور ان کا احترام کرنا: انفرادی اختلافات کے لیے قبولیت اور احترام سکھائیں۔
- اپنے آئیڈیا کے لئے جو کھم مول لینا: آموزگار کو اپنے خیالات اور آراء کو ساجھا کرنے میں جو کھم اٹھانے کی ترغیب دیں۔
- یہ سمجھنا کہ ان کے علم کی قدر ہے: طلبہ کو یہ ظاہر کریں کہ ان کے علم اور ان کی زبان کی قابلیت قابل قدر ہے اور قبول کی جاتی ہے۔
- مسائل کو لکھنے یا حل کرنے سے پہلے خیالات مرکوز کرنا: کام شروع کرنے سے پہلے خیال جمع کرنے کی مشق کو متعارف کروائیں جیسے لکھنا یا مسائل حل کرنا۔
- طلبہ کو اپنے خیالات کا اشتراک کرنے اور اپنے موجودہ علم کو دوسرے کے تعاون پر فروغ دینے کا موقع فراہم کرنا۔

16.4.3 تعمیری تعلیم میں برین اسٹورمنگ کے فوائد

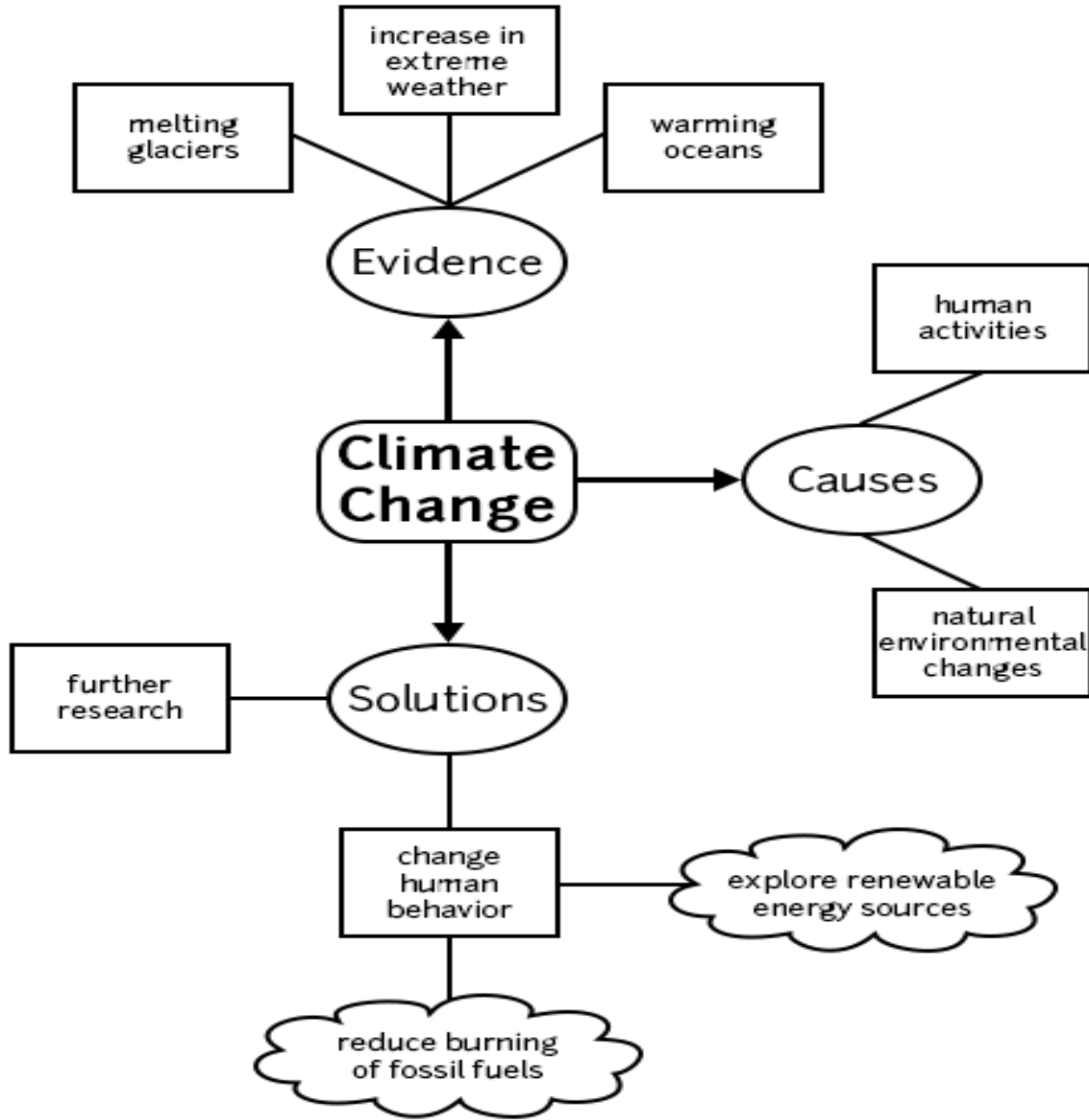
(Benefits of Brainstorming in Constructive Education)

- تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو فروغ: برین اسٹورمنگ مختلف سوچ کو فروغ دیتی ہے، آموزگار کو متعدد امکانات تلاش کرنے اور صورت حال سے باہر سوچنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- مسائل کو حل کرنے کی مہارت میں بہتری: آموزگار میں مسائل کا تجزیہ کرنے، حل کو تلاش کرنے اور مختلف اختیارات کا جائزہ لینے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- مشغولیت اور ترغیب کو فروغ: برین اسٹورمنگ میں مشغول ہو کر اکتساب کے عمل میں آموزگار کی دلچسپی اور سرگرمی بڑھتی ہے۔
- مواصلات اور تعاون کی مہارتوں کی ترقی: برین اسٹورمنگ سے آموزگار کے میں موثر مواصلات، فعال سماعت اور باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے۔

الغرض برین اسٹورمنگ اساتذہ کے لیے ایک قابل قدر آلہ ہے جو سرگرم اکتساب، تعاون اور علم کی تعمیر کو فروغ دیتا ہے۔ ایک معاون ماحول بنا کر اور آموزگار کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اشتراک کرنے کی ترغیب دے کر، برین اسٹورمنگ تخلیقی صلاحیتوں کو جنم دے سکتی ہے، مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو بڑھا سکتی ہے اور گہری تفہیم کا باعث بن سکتی ہے۔

16.5 تصور کی خاکہ بندی (Concept Mapping)

- تصور کی خاکہ بندی ایک تدریسی طریقہ ہے جو مختلف تصورات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے ایک مضبوط آلہ ہے کیونکہ یہ سرگرمی اکتساب کو سہل اور مستحکم کرتی ہے اور معلومات کو ترتیب دینے اور سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ مندرجہ ذیل طریقہ سے کام کرتا ہے۔
- تصورات خانوں یا دائروں میں بند ہوتا ہے: یہ کلیدی خیالات یا عنوانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔
 - متصل لائنیں ربط کی وضاحت کرتی ہیں: یہ لائنیں، جو اکثر جوڑنے والے الفاظ یا جملے کے ساتھ لگائی جاتی ہیں، یہ ظاہر کرتی ہیں کہ تصورات کیسے جڑے ہوئے ہیں۔
 - درجہ بندی کا ڈھانچہ: نقشہ اکثر مرکزی تصور سے شروع ہوتا ہے اور متعلقہ خیالات تک شاخیں بناتے ہوئے علم کا جال بناتا ہے۔



Source: The Leaner Centre, University of North Carolina

(<https://learningcenter.unc.edu/tips-and-tools/using-concept-maps/>)

16.5.1 تدریس میں تصور کی خاکہ بندی کے فوائد (Benefits of Concept Mapping in Teaching)

- افہام و تفہیم میں اضافہ: دیکھنے سے طلبہ کو خیالات کے درمیان پیچیدہ تعلقات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، جس سے گہرا فہم ہوتا ہے۔
- سرگرم ہو کر سیکھنا: تصوراتی نقشے بنانا ایک فعال عمل ہے، جس میں طلبہ کو مواد کے ساتھ مشغول ہونے اور تنقیدی انداز میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- بہتر حافظہ: تصوراتی نقشوں کی بصری نوعیت حافظہ کو برقرار رکھنے اور معلومات کو یاد کرنے میں مدد کرتی ہے

- تنظیم اور ساخت: تصوراتی نقشے طلبہ کو وضاحت اور منظم طریقے سے ترتیب دینے میں مدد کرتے ہیں، اور موثر طریقے سے اکتساب کو فروغ دیتی ہیں۔
- علمی خلا کی نشاندہی: نقشے بنا کر، طلبہ ان علاقوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جہاں ان کی سمجھ کی کمی ہے اور انہیں مزید جستجو کی ضرورت ہے۔
- تشخیصی آلہ: تصوراتی نقشے کا استعمال اساتذہ کے ذریعہ کسی موضوع کے بارے میں طلبہ کی سمجھ کا اندازہ لگانے اور ان علاقوں کی نشاندہی کرنے کے لیے کیا جاسکتا ہے جہاں زیادہ مدد درکار ہوتی ہے۔

16.5.2 کمرہ جماعت میں تصور کی خاکہ بندی کا استعمال (Using Concept Mapping in the Classroom)

- برین اسٹورمنگ: نیا موضوع شروع کرنے سے پہلے خیالات پیدا کرنے اور تعلقات کو دریافت کرنے میں۔
 - معلومات کا خلاصہ: لیکچر یا متن سے کلیدی نکات کا بصری جائزہ لینے میں۔
 - تحریری اسائنمنٹس کی منصوبہ بندی: خیالات اور ساخت کے مضامین یا رپورٹس کو منظم کرنے میں۔
 - مسئلہ حل کرنا: کسی مسئلے کے مختلف پہلوؤں اور ممکنہ حل کا تلاش کرنے میں۔
 - ٹیسٹ کا جائزہ لینا: علم کو مضبوط کرنے اور مزید مطالعہ کی ضرورت والے علاقوں کی نشاندہی کرنے میں۔
- مجموعی طور پر، تصور کی خاکہ بندی ایک وسیع النظر اور موثر تدریسی طریقہ ہے جو سرگرم اکتساب، گہرائی سے سمجھنے، اور بہتر علم کو برقرار رکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ طلبہ کے لیے اکتساب کے تجربے کو بڑھانے کے لیے اسے مختلف مضامین اور سطحوں پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

16.6 معکوسی تدریس (Reciprocal Teaching)

معکوسی تدریسی طریقہ کو "مکالمہ کے ذریعے سیکھنا" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ تدریس کا ایک منظم طریقہ ہے جو طلبہ کے زیر قیادت بحث و مباحثہ اور فعال شرکت پر زور دیتا ہے۔ یہ طلبہ کو پڑھنے کے چار اہم حکمت عملیوں کو تیار کرنے میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے: پیشین گوئی کرنا، سوال کرنا، وضاحت کرنا، اور خلاصہ کرنا۔ معکوسی تدریسی طریقہ ایک باہمی تعاون پر مبنی اکتساب کا طریقہ ہے جو طلبہ کو اپنے اکتساب کی ذمہ داری سنبھالنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس میں طلبہ اور استاد کے درمیان مکالمہ شامل ہے، جہاں وہ چار کلیدی حکمت عملیوں کا استعمال کرتے ہوئے بحث کی قیادت کرتے ہیں۔

16.6.1 حکمت عملی (Four Strategies)

- پیشین گوئی: طلبہ پڑھنے سے پہلے متن کے مواد کے بارے میں پیشین گوئی کرتے ہیں۔
- سوال کرنا: طلبہ تفہیم کو واضح کرنے اور متن کو مزید دریافت کرنے کے لیے سوالات کرتے ہیں۔
- واضح کرنا: طلبہ کسی بھی الجھن یا مشکلات کی نشاندہی کرتے ہیں اور انہیں پڑھتے ہوئے ان کا سامنا کرتے ہیں۔
- خلاصہ: طلبہ فہم کو مستحکم کرنے کے لیے متن کے اہم نکات کا خلاصہ کرتے ہیں۔

16.6.2 طریقہ کار (Procedure)

- معلم کی نقل: ابتدا میں استاد چاروں حکمت عملیوں کا مظاہرہ کر کے بحث کی قیادت کرتا ہے۔ وہ پیشین گوئیاں کرنے، سوالات پوچھنے، الجھے ہوئے حصوں کو واضح کرنے اور متن کے اہم نکات کا خلاصہ کرتا ہے۔
- ذمہ داری سے بتدریج سبکدوشی: جیسے جیسے طلبہ حکمت عملیوں سے واقف ہوتے جاتے ہیں استاد دھیرے دھیرے قائدانہ کردار ان کو منتقل کرتے رہتے ہیں۔ طلبہ باری باری استاد بن کر بحث کی قیادت کرتے ہیں اور چار حکمت عملیوں کا استعمال کرتے ہیں۔
- تعاون پر مبنی اکتساب: مکالمے اور بات چیت کے ذریعے، طلبہ ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں، غلط فہمیوں کو واضح کرتے ہیں، اور متن کے بارے میں اپنی سمجھ کو گہرا کرتے ہیں۔ یہ طریقہ باہمی تعاون کے ساتھ اکتساب کے ماحول کو فروغ دیتا ہے جہاں طلبہ ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات پر اپنے نظریات بناتے ہیں۔ متن سے متعلق اپنی فہم کو مزید بڑھانے کے بعد طلبہ مکالمے میں مشغول ہوتے ہیں، سوال پوچھتے ہیں، اور اپنی سوچ کی وضاحت کرتے ہیں۔

16.6.3 معکوس تدریس کی خصوصیات (Characteristics of Concept Mapping)

- سرگرم ہو کر سیکھنا: طلبہ اکتسابی عمل میں فعال طور پر مصروف رہتے ہیں، گہری سمجھ بوجھ اور معلومات کو برقرار رکھنے کو فروغ دیتے ہیں۔
- تنقیدی سوچ کی مہارت: چاروں حکمت عملی طلبہ کو متن کے بارے میں تنقیدی سوچ، معلومات کا تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔
- پڑھنے کی سمجھ: پیشین گوئی کرنا، سوال کرنا، وضاحت کرنا، اور خلاصہ کرنا پڑھنے کی فہم کی مہارت کو نمایاں طور پر بہتر بناتا ہے۔
- تعاون اور مواصلات: یہ طریقہ تعاون اور مواصلات کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے کیونکہ طلبہ مل کر کام کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا اشتراک کرتے ہیں۔
- خود ساختہ تعامل: معکوس تدریس میں استاد ابتدائی طور پر ہر حکمت عملی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ پھر دھیرے دھیرے طلبہ پر ذمہ داری منتقل کرتا ہے۔ طلبہ باری باری بحث کی قیادت کرتے ہیں اور حکمت عملیوں کو آزادانہ طور پر یا گروپوں میں نافذ کرتے ہیں۔
- مکالمہ اور تعاون: معکوس تدریس مکالمے اور تعاون پر زور دیتی ہے، جس میں طلبہ فعال طور پر بات چیت میں مشغول ہوتے ہیں، سوالات پوچھتے اور جواب دیتے ہیں، ساتھیوں کو تصورات کی وضاحت کرتے ہیں، اور معنی کی تعمیر کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔
- تاثرات اور عکاسی: معکوس تدریس میں طلبہ کو مباحثوں کے دوران ان کے تعاون کی بنیاد پر بازسی فراہم کرنا شامل ہے۔ یہ اکتساب کے تجربات اور استعمال شدہ حکمت عملیوں پر غور کرنے کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- تشخیص اور نگرانی: اساتذہ معکوس تدریس کے ذریعہ طلبہ کی سمجھ اور فہم کا اندازہ لگاتے ہیں۔ طلبہ کی مصروفیت، شراکت، اور حکمت عملیوں کے استعمال کرنے سے پہلے ہدایت کو تیار کرنے اور انفرادیت اکتساب کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مجموعی طور پر معکوسی تدریس ایک اہم تدریسی طریقہ ہے جو فعال اکتساب، تنقیدی سوچ، اور پڑھنے کی سمجھ کو فروغ دیتا ہے۔ طلبہ کو بات چیت کی قیادت کرنے اور ایک دوسرے سے اکتساب کے لیے بااختیار بنا کر یہ ایک متحرک اور دلکش اکتساب کا ماحول بناتا ہے۔

16.7 خلاصہ (Summary)

تعمیری طریقہ تدریس آموزگار کو تجربات تعاملات اور عکاسی کے ذریعہ فعال طور سے اپنی فہم و فراست اور علم کی تعمیر کی وکالت کرتا ہے۔ تعمیری نظریہ پر مبنی تمام تدریسی طریقے طلبہ کو اکتسابی عمل میں فعال اور سرگرم ہونے کے لیے ترغیب دیتا ہے۔ یہ تدریسی طریقے حاصل شدہ معلومات کو نئے علم سے مربوط کر کے اکتساب کرنے، باہمی تعاون، انکوائری، بامعنی تحصیل یا اکتساب اور تجربات پر مبنی ہیں۔ ایک معلم کے ذریعہ اپنی کلاس میں تعمیری تدریسی طریقے اور ان کے اصولوں پر عمل آوری تدریس کی کامیابی اور بہتر اکتساب کی ضامن ہے۔

16.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے تعمیری تدریسی طریقہ کی اہمیت و افادیت پر بحث کی۔ مزید اس تدریسی طریقہ کی اساتذہ کے لیے ضرورت پر بھی بحث کی۔ ہم نے اس یونٹ میں تعاون پر مبنی اکتساب، برین اسٹومنگ طریقہ تدریس، تصور کی خاکہ بندی اور معکوسی اکتساب کو بالتفصیل پڑھا۔ ہم نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ باہمی تعاون پر مبنی اکتساب کس طرح سے طلبہ میں مثبت باہمی انحصار، انفرادی اور گروہی احتساب، گروہی تعامل و تعاون اور مختلف سماجی مہارت کے فروغ میں تعاون فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح برین اسٹومنگ مختلف آرا کی قدر، تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کو فروغ اور مسائل کے حل کرنے کی مہارت میں بہتری کے لیے ایک عمدہ آلہ ہے۔ تصور کی خاکہ بندی کے ذریعے ہم کس طرح سے کلیدی خیالات یا کو بصری طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے طلبہ کے فہم و ادراک میں اضافہ، فعال اکتساب اور بہتر یادداشت کا فروغ ہوتا ہے۔ معکوسی تدریس کے تحت ہم نے پیشگوئی، سوال کرنا، وضاحت اور خلاصے کے ساتھ ساتھ معلم کے نقل کی اہمیت اور بندرتج ذمہ داری سے سبکدوشی کے نتائج پر تفصیلی بحث کی۔

16.9 فرہنگ (Glossary)

- تعمیری : Constructive
- وقوفی اختلاف : Cognitive Dissonance نظریہ، رویہ یا طرز عمل میں تضاد ہونے کے سبب پریشانی یا تکلیف
- سابقہ معلومات : Prior Knowledge
- عکاسی : Reflection
- بازرسی یا تاثرات : Feedback
- تعاون پر مبنی اکتساب : Cooperative Learning

- باہمی انحصار : Interdependence ایک دوسرے پر منحصر ہونا۔
- روبرو تعامل : Face-to-face Interaction
- گروہی عمل : وہ عمل جو پورے گروپ کی ذمہ داری ہو
- سماجی مہارت : Social Skill
- مشترکہ علم : Shared Knowledge
- شمولیت : Inclusion تمام ممبران کو کسی عمل میں شامل ہونے کا مساوی موقع فراہم ہونا۔
- فعال : Active
- غیر فعال / انفعالی : Passive
- تصور کی خاکہ بندی : Concept Making
- علمی خلا : Knowledge Gap
- معکوسی : Reciprocal
- نقل : Modelling
- ذمہ داری سے سبکدوشی : Release of Responsibility
- مکالمہ : Dialogue

16.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

- درج ذیل بیانات کو بغور پڑھیں اور ہر بیان کے سامنے صحیح یا غلط کا نشان لگا کر اپنی بہترین صلاحیت کا مظاہرہ کریں۔
- 1- تدریس کی کامیابی کا انحصار تدریس میں استعمال ہونے والے طریقے اور لائحہ عمل پر ہے۔
- 2- تعمیری نظریہ کا مطمح نظریہ ہے کہ آموزگار تجربات، تعاملات اور عکاسی میں سرگرم ہو کر اپنے علم کی تعمیر کرتے ہیں۔
- 3- تعمیری نظریہ اس بات کی وکالت کرتا ہے کہ بہترین تدریس وہ ہے جس کے دوران طلبہ انفعالی طور پر خاموشی سے اساتذہ کی بات سنیں۔
- 4- تعمیری نظریہ کے مطابق صرف ذہین طلبہ کو کلاس کی سرگرمی میں شامل ہونے اور کلاس میں بولنے کا موقع دینا چاہیے باقی طلبہ کو خاموشی سے بغور ان کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔
- 5- تعاون پر مبنی اکتسابی نظریہ مشروطیت پر مبنی ہے۔

- 6- 1960 کی دہائی میں تعاون پر مبنی اکتساب سے ماہرین تعلیم انجان تھے۔
- 7- برین اسٹورمنگ کا مقصد بہت سے خیالات کو تیزی سے پیدا کرنا ہے اور پھر اتفاق رائے تک پہنچنے کے لیے ان پر تبادلہ خیال کرنا ہے۔
- 8- تصور کی خاکہ بندی میں کلیدی تصورات کو خانوں یا دائروں میں بند کر کے پیش کیا جاتا ہے۔
- 9- معکوسی تدریسی طریقہ میں مکالمہ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔
- 10- معکوسی تدریسی عمل میں توجہ طلبہ کی شرکت اور اکتسابی عمل میں طلبہ کی فعال مشغولیت پر ہوتی ہے۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

- 1- تعمیری طریقہ تدریس کے فوائد قلمبند کریں۔
- 2- تعمیری تعلیم کے لیے ضروری اجزاء سے بحث کریں۔
- 3- تعاون پر مبنی اکتساب میں پہلے سے حاصل شدہ معلومات پر روشنی ڈالیں۔
- 4- تعاون پر مبنی اکتساب کے کلیدی اصول کی اہمیت کا تجزیہ کریں۔
- 5- تعلیم میں برین اسٹورمنگ کے طریقہ کار کے استعمال کے بنیادی فلسفہ پر مختصر نوٹ لکھیں۔
- 6- تعمیری تعلیم میں برین اسٹورمنگ کے فوائد قلمبند کریں۔
- 7- کلاس روم میں تصور کی خاکہ بندی کے استعمال پر اپنے تاثرات پیش کریں۔
- 8- معکوسی تدریس میں تعاون پر مبنی اکتساب کی اہمیت تحریر کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

- 1- تعمیری تدریسی طریقے کی اہمیت و افادیت کو بالتفصیل قلمبند کریں۔
- 2- تدریسی عمل میں تعاون پر مبنی اکتساب کے فوائد سے بحث کریں۔
- 3- برین اسٹورمنگ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ تفصیل روشنی ڈالیں۔
- 4- تصور کی خاکہ بندی کے معنی و مفہوم اور اس کے پروسیس کا تجزیہ کریں۔
- 5- معکوسی تدریس اور اس کی خصوصیات تحریر کریں۔

تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

16.11

- Aggarwal, J. C. (n.d.). *Essentials of educational psychology*. Vikas Publishing House Pvt. Ltd.
- Berk, L. E. (2017). *Child development* (9th ed.). Pearson India.

- Driscoll, M. P. (2014). *Psychology of learning for instruction*. Pearson Education Limited.
- Koffka, K. (1924). *The growth of the mind*. Routledge and Kegan Paul.
- Lewin, K. (1951). *Field theories in social science*. Harper and Row.
- Mangal, S. K. (2007). *Advanced educational psychology*. Prentice Hall of India Pvt. Ltd.
- Schultz, D. P., & Schultz, S. E. (2013). *Theories of personality*. Wadsworth, Cengage Learning.
- Vygotsky, L. S. (1978). *Mind in society: The development of higher mental processes*. Harvard University Press.
- خان، آفاق ندیم، و حسین، سعید معاذ (n.d.). - تعلیمی نفسیات کے پہلو . علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- موسیٰ، ملک محمد، ورشید، شاذیہ (n.d.). - تعلیمی نفسیات اور رہنمائی . لاہور: جدران پبلیکیشنز۔
- خاں، محمد شریف (n.d.). - تعلیم اور اس کے اصول . علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس۔
- عزیز، طلعت (n.d.). - تعلیمی نفسیات . نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔

نمونہ امتحانی سوالات

(Model Examination Questions)

اكتساب اور تدریس

وقت: 3 گھنٹے

جملہ نشانات: 70

ہدایات:

یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر حصہ کے لیے علیحدہ الفاظ کی تعداد اشارہ ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔

(Marks 10 = 1 × 10)

2. حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دو سو (200) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔ ہر سوال کے لیے 6 نمبرات مختص ہیں۔

(Marks 30 = 6 × 5)

3. حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) الفاظ پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔

(Marks 30 = 10 × 3)

حصہ اول

سوال (1):

(i) نفسیاتی علاقہ، جذباتی علاقہ اور وقوفی علاقہ یہ کس کے مقاصد ہیں؟

(A) ورثی مقاصد (B) تدریسی مقاصد (C) تخلیقی مقاصد (D) تجرباتی مقاصد

(ii) نقل کرنا دست کاری کی مہارت فطری جذبہ کس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں

(A) نفسیاتی حرکی علاقہ (B) جذباتی علاقہ (C) وقوفی علاقہ (D) تجرباتی علاقہ

(iii) ان میں سے کون سی چیز تخلیقیت سے متعلق ہے؟

(A) نئی چیزوں کی دریافت (B) کھانا (C) ایمانداری (D) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) Spearman کے نظریہ میں 'g' کسی چیز کو بتاتا ہے۔

(A) General Factor (B) Specific Factor (C) Group Factor (D) ان میں سے کوئی نہیں

(v) IQ اگر 130 سے اوپر ہے تو کیا کہتے ہیں؟

(A) بارڈر لائن (B) درمیانہ ذہنی پسماندگی (C) کم اوسط ذہانت (D) بہت اعلیٰ ذہانت

(vi) رویہ کے تین اجزاء کون ہیں؟

(A) جذباتی، جسمانی، وقوفی (B) وقوفی، تاثراتی اور طرزِ عمل

(C) مثبت، منفی اور نیوٹرل (D) ان میں سے کوئی نہیں

(vii) تدریس کی دوہری نوعیت سے کیا مراد ہے؟

(e) نظریاتی اور عملی دونوں طرح کی تعلیم۔ (f) تدریس ایک فن اور سائنس دونوں کے طور پر۔

(g) سرکاری اور نجی دونوں طرح کی تعلیم۔ (h) روایتی اور جدید دونوں طرح کی تعلیم۔

(viii) Wallas کے مطابق تخلیقی عمل کا پہلا مرحلہ کون سا ہے؟

(A) پڑھنا (B) مسلسل بڑھتے رہنا (C) تیاری (D) ان میں سے کوئی نہیں

(ix) سوچ کے اقسام ہیں۔

(A) مجرد سوچ (B) تنقیدی سوچ (C) تخلیقی سوچ (D) ان میں سے سبھی

(x) خود مرکزیت کا مطلب ہے۔

(A) اپنے نظریے سے دیکھنا (B) دوسرے کے نظریے سے دیکھنا (C) A اور B دونوں (D) ان میں سے کوئی نہیں

حصہ دوم

مختصر جوابی سوالات

(2) تدریسی اصول کو بیان کیجیے۔

(3) نفسیاتی حرکی علاقہ اس تدریسی مقصد کے کوئی چار نکات مع مثال بیان کیجیے۔

(4) رویہ کی تعریف بیان کریں۔

(5) تعمیراتی طرزِ سائنس میں سماجی تعامل کا کردار بیان کریں۔

(6) تدریسی ماڈل کیا ہے۔ اس کی خصوصیات لکھیے۔

(7) آپ معلم میں کن کردار و افعال کو دیکھتے ہیں، فہرست تیار کریں۔

(8) انکوائری ٹریننگ ماڈل کے اہم اجزاء کیا ہیں؟

(9) مؤثر تدریس کے لئے درکار مہارت اور استعداد کی نشاندہی کیجئے۔

حصہ سوم

طویل سوالات

(10) مختلف فکری مکاتب کے لحاظ سے تدریس کی نوعیت پر روشنی ڈالیے۔

(11) تعاون پر مبنی تدریس سے طلباء میں معلومات کی تعمیر ہوتی ہے۔ بحث کریں۔

(12) تصویر کی تعمیر / خاکہ بندی سے کیا مراد ہے؟

(13) معنی خیز اکتساب پر مبنی کسی بھی مضمون پر منصوبہ سبق تیار کیجئے۔

(14) اسکینر کے نظریہ برائے اکتساب کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

